# میری روح میں بسا ہے تو
تحریر :مارخ شیخ

ہر طرف ڈھول اور شہنائیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔ بلوچوں کی شادیاں ہمیشہ دیکھنے لائق ہوتی تھیں۔۔۔ وہ آج بھی پورے دل اور جوش و خروش سے تمام قدیم رسمیں دوہراتے تھے۔۔۔

سردیوں کی اِس ٹھٹھرتی رات میں بولان کے سب سے معزز سردار قبیلے میں مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا۔۔۔ وسیع و عریض کھلے میدان میں شامیانے لگائے بڑے پیمانے پر مرد حضرات کے لیے فنکشن ارینج کیا گیا تھا۔۔۔

عورتوں کا انتظام حویلی کے اندر ہی تھا۔۔۔

تقریباً تمام مرد رواج کے مطابق سفید پگڑیاں پہنے ہوئے تھے۔۔۔

رات کے اندھیرے میں چاروں طرف جلتی برقی قمقمیں اور سرد ہوا میں پھڑپھڑاتے دیے بہت دلفریب منظر پیش کررہے تھے۔۔۔ ایک طرف بڑی بڑی دیگیں چڑھا کر مہمانوں کے لیے لعزیز کھانوں کی تیاریاں جاری تھیں۔۔۔ کوئلوں پر بھنتی سجی کی اشتہار انگیز خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

ٹھنڈ کی شدت میں کمی کے لیے آگ جلا کر گرمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ وہاں آئے دوست احباب اور کاندان کے تمام جوشیلے نوجوان ڈھول کی تھاپ پر اپنا مخصوص دو تالی اور تین تالی رقص کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

یہاں شادی کے فنکشنز پورا ہفتہ چلا کرتے تھے۔۔۔

جتوئی خاندان کی شادیاں تو ویسے ہی اردگرد کے تمام قبیلوں میں مشہور تھیں۔۔

لوگ اِن کی شادیوں میں شرکت کرنا اپنا اعزاز سمجھتے تھے۔۔۔

وہ سب رقص انجوائے کرنے کے ساتھ ساتھ سردار ذاکوان جتوئی کی آمد کے بھی منتظر تھے۔۔۔

سردار ذاکوان جتوئی وہاں کا سردار تھا۔۔۔ بولان اور اُس کے اردگرد کے علاقوں میں آتے پچاس سے زائد قبائل کا اختیار اُسی کے ہاتھ میں تھا۔۔۔ خاندانی رسم کی وجہ سے اُسے یہ اتنی بڑی زمہ داری بہت کم عمری میں ہی مل گئی تھی۔۔۔ مگر وہ اِسے پوری خوش اسلوبی کے ساتھ نبھاتا آ رہا تھا۔۔۔

اُس کا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہوتا تھا۔۔۔ کسی میں جرأت نہیں تھی اُس سے انحراف کرنے کی۔۔۔ مگر وہاں ایک قبیلہ ایسا بھی تھا جو مسلسل کچھ نہ کچھ اُلٹا سیدھا کرکے سردار ذاکوان جتوئی سے بغاوت کرکے دشمنی مول لے رہا تھا۔۔۔ جو ہمیشہ سے جتوئی خاندان سے سرداری چھیننا چاہتا تھا۔۔ خان قبیلے والے ہر بار منہ کی کھانے کے باوجود بھی نئی سازش کرنے سے باز نہیں آتے تھے۔۔۔

"لگتا ہے اب سردار سائیں ! اپنے خاندان کی شادیوں میں بھی شرکت کرنا پسند نہیں کریں گے۔۔۔ یا شاید ہم موجود ہیں اِس میں اِس لیے۔"

جابر خان اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا ایک طرف فون ہر کچھ ٹائپ کرنے میں مصروف اسجد جتوئی کے پاس آیا تھا۔۔۔

"زیادہ خسش فہمیاں مت پالیں خان صاحب۔۔۔ آپ کے لیے ہی اچھا ہے کہ سردار لالہ یہاں موجود نہیں ہیں۔۔۔۔ ورنہ اُن کے سامنے زیادہ دیر ٹک نہیں پاتے آپ۔۔۔۔"

اسجد کو جابر خان ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔

وہ انتہائی شرپسند انسان تھا۔۔۔ جسے بس ہر وقت دنگا فساد ہی چاہیئے تھا۔۔۔

پاس کھڑے اقبال جتوئی کے اشارے پر اسجد نے خود کو مزید کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔۔۔

مگر جابر کی نفرت بھری نظریں اسجد پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ یہ سردار ذاکون کی خاطر دو بار اُس کی بے عزتی کر چکا تھا۔۔۔

"اِسے چیلے کو تو میں اب سبق سیکھا کر ہی رہوں گا۔۔۔ کب تک سردار ذاکوان اِن سب کو اپنے پروں میں چھپا کر رکھے گا۔۔۔ دیکھتا ہوں میں بھی۔۔۔"

مونچھوں کو تاؤ دیتے جابر خان اپنی نئی چال سوچ چکا تھا۔۔۔

"سردار سائیں آ گئے۔۔۔"

دِل شیر کی پکار کے ساتھ ہی کچھ لوگ انٹرنس کی جانب بڑھے تھے۔۔ جبکہ باقی سب کی نظریں اُس طرف جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد وائٹ کلف لگے قمیض شلوار میں بلیک شال مضبوط چوڑے شانوں پر پھیلائے سردار ذاکوان جتوئی کسی فاتح کی طرح اندر داخل ہوا تھا۔۔ اُس کے تیکھے مغرور نقوش اور اعنابی لبوں سے اُوپر موجود سیاہ گھنی مونچیں۔۔۔ اُس کی وجاہت میں مزید اضافہ کردیتی تھیں۔۔۔

وہ یونانی دیوتاؤں جیسا حُسن رکھنے والا اپنے دور کا بے تاج بادشاہ مانا جاتا تھا۔۔ جو مشکل سے مشکل سچویش کو بھی اپنے ہاتھ میں کرنا اچھے سے جانتا تھا۔

سر پر پہنی وائٹ پگڑی اُس کی رعب دار شخصیت کو مزید چار چاند لگا رہی تھی۔ جب اپنے ساتھ چلتے اپنے رائٹ ہینڈ دل شیر کی بات پر وہ ہولے سے مسکایا تھا۔ جس پر اُس کے دونوں گالوں پر واضح ہوتے خوبصورت گڑھے دیکھنے والی آنکھوں کو اپنا اسیر بنانے کے لیے کافی تھے،،،،،،

اُس نے وہاں آکر سٹیج پر بیٹھے فیضان جتوئی سے بغل گیر ہوتے وہاں ہوتی تمام چہ مگیوں کو بند کر دیا تھا۔،،،،،

جابر خان کی حسد بھری آگ اگلتی نظریں سردار ذاکوان کے مسکراتے روشن چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔

جس طرح باقی قبیلوں کے بڑے لوگ جھک جھک کر سردار ذاکوان کو مل رہے تھے۔۔۔
اِس بات نے اُس کے حاسدوں کو جلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا جابر خان۔۔۔ آپ تو بہت شدت سے منتظر تھے سردار لالہ کے آنے کا۔۔۔
اب جا کر ملیں گے نہیں اُن سے۔۔۔"

اسجد جابر خان کی مانند پڑتی رنگت دیکھ استہزایہ لہجے میں مخاطب ہوا تھا۔۔۔

اردگرد متوجہ لوگوں کی وجہ سے جابر خان کو ناچار اُٹھ کر جانا پڑا تھا۔

"سلام سردار سائیں۔۔۔"

سردار ذاکوان سے ہاتھ ملاتے اُس نے باقی سب کی طرح جھک کر اُس کے ہاتھ پر ماتھا ٹیکا تھا۔۔۔

"کیسے ہو جابر خان؟"

سردار ذاکوان نے ٹانگ پر ٹانگ رکھے اپنے مخصوص مغرور لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"اللہ کا کرم ہے سردار سائیں۔۔۔"

جابر خان مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے اپنا لہجہ ٹھیک رکھتے بولا۔۔۔

"ہممہ بہت بہتر۔۔۔"

ذاکوان خوشی کے موقع پر کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔۔ خانوں سے اُن کے کارناموں کا حساب کل جرگے میں ہی مانگنے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اُف کتنی ٹھنڈ ہے۔ مجھے لگتا ہے میں تو اِس ٹھنڈ میں ہی جم جاؤں گی،،،، اگر آج اسائمنٹ سبمنٹ نہ کروانی ہوتی تو میں کبھی نہ آتی۔۔۔"

دونوں ہاتھوں کو آپس میں مسلتے عنائشہ سردی سے کانپتے ہوئے بولی تھی،،،،

اُس کے ساتھ چلتی زرجان نے نگاہیں موڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

نیوی بلو جینز کے اُوپر پنک کلر کا لانگ کوٹ پہنے، سر پر سٹائلش سی گرم پنک کلر کی ہی کیپ پہنے وہ سردی سے لال گلابی ہوتی ہمیشہ کی طرح بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اُس کے سیاہ بال کیپ سے نکلتے شانوں پر پھیلے ہوئے تھے۔۔ جبکہ روئی جیسے نرم گال سردی کی شدت سہتے گلابی ہوچکے تھے۔۔۔۔ زرجان اِس چلتی پھرتی آفت کو دیکھ مسکرا دی تھی۔۔۔۔

یہ نازک سی گڑیا یونی کے ہر لڑکے کی اولین خواہش تھی۔۔۔ بھنوروں کی طرح اُس کے گرد منڈلاتے رہتے تھے۔۔۔ مگر عنائشہ نے آج تک کبھی کسی کی جانب مُڑ کر دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔۔

وہ حلیے سے جتنی ماڈرن اور نک چڑی معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔ درحقیقت اُتنی ہی سافٹ سپوکن اور اپنی حدود کی پاسداری کرنے والی تھی۔۔۔

بچپن سے جس پہناوے کی عادت تھی وہ چھوڑنا اُس کے لیے کافی مشکل تھا۔۔۔۔

"اب اگر آ گئی ہو تو کلاسز تو لو۔۔۔ اتنی ٹھنڈ بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ تھوڑا سا تو برداشت کرنا سیکھو۔۔۔"

زرجان اُسے واپسی کے لیے پر طولتے دیکھ بولی۔۔۔

"نہیں میں سب کچھ برداشت کرسکتی ہوں۔۔ مگر یہ ٹھنڈ بالکل بھی نہیں۔۔۔ میں تو کہتی ہوں۔۔۔ تم بھی چلی جاؤں اپنے ہاسٹل۔۔۔۔"

عنائشہ اُس کے ساتھ کیفے ٹیریا میں داخل ہوتی مفید مشورے سے نوازتے بولی۔۔۔

زرجان عنائشہ کے مقابلے میں بالکل مختلف لڑکی تھی۔۔۔ ہمیشہ بڑی سی چادر کا نقاب لیے، اُس میں خود کو چھپائے رکھنے والی تحمل مزاج سی۔۔۔۔ جبکہ اُس کی نسبت عنائشہ تھوڑی بولڈ تھی۔۔۔ اور اُس سے کہیں زیادہ سٹائلش۔۔۔

کوئی بھی اُنہیں دیکھ کر اِس بات پر یقین نہیں کرسکتا تھا کہ یہ دونوں بیسٹ فرینڈز ہیں۔۔۔۔

عنائشہ ہائی سوسائٹی کی ایک ماڈرن فیملی سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ جبکہ زرجان کا تعلق بلوچستان کے قبائلی علاقے سے تھا۔۔۔ اُن علاقے میں جہاں ابھی تک دقیانوسی سوچ کے مالک لوگ رہتے تھے۔۔۔ وہیں کچھ ایسے بھی تھے۔۔۔ جو گھر کی بیٹیوں کو بھی بیٹوں کے برابر اہمیت دیتے تھے۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ زرجان اور اُس کی کزن رامین کو بھی اعلٰی تعلیم حاصل کرنے کے لیے کوئٹہ بھیجا گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں ہاسٹل میں مقیم تھیں۔۔۔۔ اور ہر دو مہینے بعد اپنے گھر جاتی تھیں۔۔۔۔

جہاں زرجان کی عنائشہ سے بہت دوستی تھی۔۔۔ وہیں رامین اور عنائشہ کی بالکل بھی نہیں بنتی تھی۔۔۔۔ رامین کو وہ یونی کی سب سے زیادہ مغرور اور موڈی لڑکی لگتی تھی۔۔۔ جسے اپنے حُسن پر بہت ناز ہو۔۔۔ عنائشہ بھی رامین سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔۔۔ اُس کی اب تک کی لائف میں پہلی دفعہ کوئی اچھی دوست بنی تھی اور وہ تھی زرجان۔۔۔۔ وہ زرجان کے علاوہ کسی اور لڑکی سے بھی زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔۔۔

اُس کے اِس مزاج کی وجہ سے یونی میں اُسے مختلف القابات سے نوازا جاتا تھا۔۔ مگر عنائشہ کو کسی کے کچھ بھی کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔

"تمہارا واقعی کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

زرجان نے اُس کی بات پر افسوس سے سر ہلایا۔

جب اُسی لمحے اُنہیں ساتھ والے ٹیبل سے کچھ شوخ و شریر لڑکوں کے قہقے کی آواز آئی تھی۔۔ جہاں وہ ابھی اُن کے تھوڑی دیر بعد ہی آکر بیٹھے تھے۔۔

"اوہ تو اب سمجھی میں یہ اُلو کے پٹھے ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔۔ زرجان سچ بتانا یہ وہیں لڑکے ہیں کیا؟"

عنائشہ اُن لڑکوں کو دیکھتے دانت پیس کر بولی۔۔

"ہاں وہی ہیں۔۔ مگر چھوڑو تم۔۔ خود ہی بکواس کر کے چپ ہو جائیں گے۔۔۔"

زرجان عنائشہ کے غصے سے واقف تھی۔۔ اِس لیے نارمل سے انداز میں بولی۔۔

یہ لڑکے پچھلے کئی دنوں سے اُسے تنگ کررہے تھے۔۔۔ اُس نے عنائشہ کو اِس بارے میں بتایا تھا۔۔۔ اور آج پہلی بار ہی تھا کہ وہ عنائشہ کے سامنے یہ سب کررہے تھے۔۔۔

"ہم لڑکیاں یہی کمزوری دکھا کر۔۔۔ اِن آوارہ چھچھوروں کو شے دے دیتی ہیں۔۔۔ اِنہیں خاموشی کی زبان بالکل سمجھ نہیں آتی۔۔۔ جتنا ڈرو گی یہ اُتنا شیر بنیں گے۔۔۔۔"

عنائشہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔۔۔ کیونکہ اب اُن لڑکوں نے آہستہ آواز میں زرجان کے نقاب پر فقرے کسنا شروع کردیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟ پہلی بار چادر میں لڑکی دیکھی ہے۔۔۔ گھر میں ماں بہن چادریں نہیں اوڑھتیں۔۔۔ یا اُن کو بھی چادریّ اوڑھتے دیکھ ایسے ہی سیٹیاں مارتے ہو۔۔۔ بولو اب۔۔ بولتی کیوں بند ہوگئی؟ اُنہیں بھی ایسے ہی غلیظ نگاہوں سے گھورتے ہو؟"...

عنائشہ کا پارہ چڑھ چکا تھا۔۔۔

باقی سٹوڈنٹس بھی اُن کی جانب متوجہ ہوچکے تھے۔۔۔ زرجان نے اُسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ اِس وقت سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

"اے لڑکی زبان سنبھال کے بات کر۔۔۔"

اُن میں سے ایک لڑکا عنائشہ کی بات پر آگ بھگولا ہوتا اُنگلی اُٹھا کر عنائشہ کو مزید کچھ بولنے ہی والا تھا۔۔۔ جب عنائشہ نے سامنے پڑی اُسی کی گرم چائے اُٹھاتے اُس پر اُنڈیل دی تھی۔۔۔

"عنائشہ اعظم خان کہ سامنے آئندہ اُنگلی اُٹھا کر بات کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ آج تو صرف جلائی ہے اگلی بار توڑ دوں گی۔۔۔ اور اگر آئندہ میری دوست یا کسی لڑکی کو بھی تنگ کیا تو کسی کو شکل دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گی میں۔۔۔"

عنائشہ اُسے غضب ناک نگاہوں سے وارن کرتی زرجان کا ہاتھ پکڑتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

پورے کیفے میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔ عنائشہ اعظم خان کسی کو گھاس نہیں ڈالتی تھی۔۔۔ اِس بات پر سب کو غصہ آتا تھا۔۔۔

مگر جب وہ کسی سے بات کرتی تھی تو دو پل میں ایسے ہی عزت اُتار کر رکھ دیتی تھی۔۔۔

اِس لیے اب سب خود ہی اُس سے دور رہتے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میم ابھی آدھے گھنٹے بعد آپ کی بیرسٹر آفندی صاحب کے ساتھ میٹنگ ہے۔۔۔ یہ اُس کی فائل جو آپ نے منگوائی تھی۔۔"

مہناز بیگم کی سیکرٹری اُن کے پاس کھڑی اُنہیں ریمانڈ کرواتے بولی۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔"

مہناز بیگم اپنی پیشانی مسلتے اُسے وہاں سے جانے کا اشارہ کر گئی تھیں۔۔۔

اُس کے جاتے ہی اُنہوں نے موبائل پر کوئی نمبر ڈائل کرتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

تیسری بیل پر کال اٹینڈ کرلی گئی تھی۔۔۔

"سردار ذاکوان جتوئی سپیکنگ۔"

دوسری جانب سے اُبھرتی بھاری آواز مہناز بیگم جیسی خاتون کے ماتھے پر بھی پسینے کی بوندے چھوڑ گئی تھی۔۔۔

"میری بیٹی کو طلاق دینے کی کیا قیمت چاہتے ہیں آپ۔۔۔ میں بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ آپ کو اُس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ ماضی میں کی گئی میری غلطیوں کی سزا اُسے مت دیں۔۔۔ وہ بہت معصوم اور نازک ہے آپ کی حویلی کا سخت دستور برداشت نہیں کرسکتی،،،"

مہناز بیگم آج پھر اُس قلعے سے سر پھوڑنے کا ارادہ کرچکی تھیں۔

مہناز بیگم کی بات کے جواب میں سردار ذاکوان کا جاندار قہقہ سپیکر پر اُبھرا تھا۔

"میری سابقہ چچی جان بہت اچھے سے جانتی ہیں آپ مجھے۔ یہ سچ ہے مجھے آپ کی بیٹی میں ایک پرسنٹ بھی دلچسپی نہیں ہے۔ مگر سردار ذاکوان کی جس شے پر مہر لگ جائے وہ اُسے کبھی اپنے نام سے جدا نہیں کرتا۔۔۔ مجھے کریم جتوئی سمجھنے کی بھول مت کیجئے گا۔ اور یہ

سب وکیلوں کے چکر میں اُلجھ کر آپ اپنی بیٹی کے لیے مشکلات کھڑی کررہی ہیں۔۔۔ کیونکہ آنا تو ایک دن اُسے میری دسترس میں ہی ہے۔ چاہے اپنی مرضی سے آئے یا زبردستی۔۔۔ چوائس اُسی کے پاس رہے گی۔"

سردار ذاکوان اپنے مخصوص لہجے میں بولتا مہناز بیگم کو خاموش کروا گیا تھا۔

"میں اپنی بیٹی کو ایسی جگہ کبھی نہیں بھیجوں گی،،،، جہاں اُس کی حق تلفی ہو،،، بنا مقصد کے اُسے خاندانی رسم و رواجوں کی زنجیروں میں جکڑا جائے۔۔۔ جو کچھ میں خود پر برداشت کرچکی ہوں،،،،، اپنی بیٹی کے ساتھ کسی قیمت پر نہیں ہونے دوں گی،،،،، مجھے معلوم ہے آپ میری بیٹی کی رخصتی کے بعد خاندان کے باقی مردوں کی طرح دوسری شادی کرلیں گے،،،،، میری بیٹی یہ سب برداشت نہیں کرسکتی۔۔۔"

مہناز بیگم اپنی بیٹی کی خاطر ہر جنگ لڑنے کے لیے خود کو تیار کرچکی تھیں۔۔۔

"سردار ذاکوان جتوئی کو اپنی مرضی کرنے سے آج تک کوئی نہیں روک پایا،،،، نہ آج تک ایسا کرنے والا کوئی پیدا ہوا ہے،،،، آپ کی بیٹی میری بیوی ہے،،،، آپ اُس کے نام کے ساتھ بے شک عنائشہ اعظم خان جوڑ دیں،،،، مگر وہ رہے گی ہمیشہ عنائشہ ذاکوان جتوئی۔۔۔ اِس قبیلے کی سردارنی،،،،،، میں صرف اُس کی پڑھائی تک کی مہلت دے رہا ہوں،،،، اُس کے بعد وہی ہو گا جو میں چاہوں گا،،،،،"

سردار ذاکوان اپنا حکم جاری کرتا فون بند کر گیا تھا،،،،

مہناز بیگم نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا تھا،،،،

جتوئی قبیلے اور خان قبیلے کے مردوں سے ٹکر لے کر وہ یہاں کوئٹہ میں آن آباد ہوئی تھیں،،،، کوئی اُن کی ضد کا مقابلہ نہیں کرپایا تھا،،،، مگر اب وقت بدل چکا تھا،،،،

آج اُن کے سامنے سردار ذاکون جتوئی کھڑا تھا،،، جس کے آگے آج تک کوئی نہیں ٹک پایا تھا،،، جسے فیصلہ کرنا ہی نہیں،، اُسے منوانا بھی اچھے سے آتا تھا،،،

اپنی پوری زندگی کی سٹرگل کے بعد بھی وہ اپنی بیٹی کو اُس دلدل سے بچانے میں ناکام ہورہی تھیں،،،،، جس جگہ اُن کا دم گھٹتا تھا،،، وہاں بھلا اُن کی نازک اندام بیٹی کیسے رہ سکتی تھی،،،،

عنائشہ کو سردار ذاکوان جتوئی سے بچانے کا سوچ سوچ کر اُن کا دماغ ماؤف ہوچکا تھا،،، مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آپایا تھا،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جتوئی حویلی میں نئ نویلی دلہن کی منہ دیکھائی کی رسم جاری تھی،،،، رواج کے مطابق آج گھر کی تمام خواتین بلوچی لباس میں ملبوس پوری طرح روایتی ہار سنگھار کیے ہوئے تھیں،،،،

فل کامدار بھاری فراک جن کے اگلے حصے پر ریشم کے مختلف دھاگوں اور شیشے کا کام کیا گیا تھا،،، اپنے روایتی چاندی کے زیور اور ماتھا پٹی کے ساتھ سروں پر دوپٹے ایک طریقے سے اوڑھے وہ سب خواتین بہت حسین لگ رہی تھیں،،،،

حویلی کی بہو، بیٹیاں اور باقی تمام رشتہ دار خواتین فنکشن پوری طرح انجوائے کرنے میں مصروف تھیں،،،، جب باہر سے ملازمہ نے آکر سردار ذاکوان اور حویلی کے باقی مرد حضرات کے آمد کی اطلاع دی تھی،،،

رسم کے مطابق اُنہوں نے دلہن کے سر ہاتھ رکھ کر شفقت سے نوازنے کے ساتھ شال اور نیگ دینا تھا،،،

حویلی کے علاوہ باقی خواتین مردوں کو اندر آتا دیکھ اپنے دوپٹے کے پلو سے چہرا ڈھک گئی تھیں،،،،،

جبکہ زیادہ تر کی نظریں زمان جتوئی کے ساتھ سب سے آگے اندر چل کر آتے سردار ذاکوان جتوئی پر ٹکی ہوئی تھیں،،،،

سردار ذاکوان کی وجاہت کے چرچے دور دور تک پھیلے ہوئے تھے،،،، خاندان کی تقریباً ہر لڑکی کی اولین خواہش سردار ذاکوان کی زوجہ بن کر اُس کی ریاست کے ساتھ ساتھ اُس کے دل پر راج کرنا تھی،،،،،

لیکن ذاکوان جتوئی نے آج تک کسی بھی لڑکی کی جانب نظر اُٹھا کر نہیں دیکھا تھا،،،،،

کوئی اِسے اُس کا غرور کہتے تھے تو کوئی اُس کی شرافت،،،،،

لیکن سفینہ جتوئی اپنے پوتے کی تین شادیاں تو ہر صورت کروانا چاہتی تھیں،،،،،

اُن کی اِس خواہش سے حویلی کی تمام خواتین واقف تھیں،،،،،

سفینہ جتوئی کی دائیں جانب بیٹھی خولہ والہانہ نظروں سے سردار ذاکوان جتوئی کو تکے جا رہی تھی،،،،،

مگر ذاکوان جتوئی کی نگاہیں کسی کی جانب بھی نہیں اُٹھی تھیں،،،،، وہ رسم پوری کرتا اپنے مخصوص مغرورانہ ایٹی ٹیوڈ کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا،،،، اُس کے دروازے سے اوجھل ہونے تک نجانے کتنی نگاہوں نے پیچھا کیا تھا،،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یار کتنی مشکل لائف ہوتی ہے نا تم لوگوں کی؟؟؟ مجھے تو یہ سب سوچ کر ہی کوفت ہو رہی ،،،،،"

عنائشہ زرجان کی باتوں پر جھڑ جھڑی لیتے بولی،،،

جبکہ اُس کے انداز پر زرجان مسکرا دی تھی،،،،

"جب تمہیں ہم بلوچوں سے اتنی ہی نفرت ہے تو تم نے مجھ سے دوستی کیوں کی؟"

زرجان نے مصنوعی خفگی دیکھاتے اُس سے پوچھا،،،

"نفرت کی بات نہیں ہے یار،،،، بس جہاں تک مجھے پتا ہے،،، وہاں کے مرد عجیب سے انا پرست اور عورتوں پر دھونس جمانے والے ہوتے ہیں،،، بڑی بڑی حویلیوں میں عورتوں کو قید کرکے رکھا جاتا ہے،،،، اُن کے لیے عورتوں کی اہمیت باندیوں سے زیادہ نہیں ہوتی،،،،، اور اپنی بیویوں پر سوکنے لاکر بیٹھانا تو اُن کی فطرت ہوتی ہے،،،،،،"

عنائشہ نے اپنی ساری بھڑاس زرجان کے سامنے نکالی تھی،،،،

"اوہ ہو عنائشہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے،،، جو تم کہہ رہی ہو،،،، یقین مانو جتنی عزت بلوچ اپنی عورتوں کو دیتے ہیں شاید ہی اُتنی عزت کسی اور علاقے کے مرد دیتے ہوں،،،، عورت کے ایک بار چل کر جانے پر بڑی بڑی دشمنیاں ختم کردی جاتی ہیں،،، باقی چھوڑو میں تمہیں

ہمارے علاقے کے سردار کا قصہ سناتی ہوں،،،، جن کے سگے بھائی کا قتل کیا گیا،،،، وہ اُس کا بدلہ لینے کی طاقت بھی رکھتے اور ارادہ بھی،،،، مگر دشمنوں کے گھر سے عورتوں کے چل کر آنے اور خون معاف کرنے کی درخواست پر نہ صرف دشمنی وہیں ختم کردی سردار سائیں نے بلکہ اُن عورتوں کو اپنی حویلی سے سروں پر چادریں اوڑھا کر رخصت کیا،،،،

تم بولو ایسا بڑا دل یہاں کے مردوں میں پایا جاتا ہے،،، اور رہی بات قید کرکے رکھنے کی،،، تو اُنہیں قید نہیں کیا جاتا،،،، اِسے تحفظ دینا کہتے ہیں،،،، اور ہاں تمہیں وہاں کے مردوں کی تین تین اور چار چار شادیوں سے بھی بہت مسئلہ ہے نا تو میں بتاتی ہوں،،،، مرد دو دو اور تین تین شادیاں اپنی بیویوں کا حق مار کر اپنی خوشی کے لیے نہیں کرتے بلکہ عورتوں کو اُن کے حصے کی خوشیاں دینے کے لیے کرتے ہیں،،،،"

زرجان جب بولنے پر آئی تھی تو بولتی چلی گئی تھی،،،، اُس کی آخری بات پر عنائشہ نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا تھا،،،

"زیادہ شادیوں کا رواج صرف اُن خاندانوں میں ہے جہاں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ہیں،،،، ہمارے ہاں خاندان سے باہر بیٹی دینے کا رواج نہیں ہے،،،، اِس لیے بے جوڑ

رشتوں سے بچنے کے لیے ایک ہی لڑکے سے اُس کے جوڑ کی لڑکیوں کی شادی کروا دی جاتی ہے،،،، تو پھر چاہے دو بیویاں ہوں یا تین ایک ہی چھت کے نیچے ہنسی خوش رہتی ہیں،،،، وہاں کی عورتیں اِس حقیقت کو دل سے تسلیم کرچکی ہیں،،، اِس لیے اب کسی کو زیادہ فرق نہیں پڑتا،،،،"

زرجان نے اُسے تفصیل سے آگاہ کیا،،

مگر عنائشہ اُس کی اتنی لمبی تقریر کے جواب میں ایسے انگڑائی لیتی سیدھی ہوئی، جیسے گہری نیند سے بیدار ہوئی ہو،،،،،

"تم اُس جگہ کا حصہ ہو،،، اُنہیں کبھی غلط نہیں کہو گی،،، مگر میری ماما نے مجھے وہاں کے لوگوں کی ساری اصلیت پہلے ہی بتا رکھی ہے،،،، میں تو کسی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتی کہ میرا ہزبینڈ دوسری شادی کرے،،،، اتنا بڑا دل میرا تو بالکل بھی نہیں ہے،،،،، اور پلیز اب اِس ٹاپک کو چھوڑو،،،،، میں بور ہوگئی ہوں،،،، چلو کچھ کھا کر آتے ہیں،،،،"

عنائشہ طویل ہوتی گفتگو سے اُکتاتے اُٹھ گئی تھی،،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جتوئی حویلی بلوچستان کے شہر بولان کے قبائلی علاقے میں واقع تھی،،، وسیع و عریض رقبے پر پھیلی یہ موجودہ دور کی سب سے شاندار عمارت جانی جاتی تھی،،،، اِس حویلی کے اندر مقیم لوگوں کا رہن سہن بھی شہنشاہوں سے کم نہیں تھا،،،،

جتوئی حویلی کے حصے میں ہی ہمیشہ صدارتی کرسی رہی تھی،،، بہت سے قبیلوں کی بہت کوششوں کے بعد بھی کوئی چھین نہیں پایا تھا،،،،

سردار جہانگیر جتوئی نے اپنے قبیلے کی روایات کو قائم رکھتے دو شادیاں کی تھیں،،، ایک اپنی چچا زاد سفینہ جتوئی سے اور دوسری شمیم جتوئی سے،،،، مگر سردارنی کا عہدہ صرف پہلی بیوی کو ہی ملتا تھا،،،، اِس لیے سردارنی سفینہ جتوئی کی ہی حویلی کے اندر حکمرانی چلتی تھی،،،،

سفنیہ جتوئی سے جہانگیر جتوئی کی چار اولادیں تھیں،،،، سب سے بڑے حسن جتوئی جن کی پہلی شادی خالہ زاد یاسمین بیگم سے ہوئی تھی،،، اُن کے دو بیٹے تھے بڑا ذاکوان جتوئی اور حمزہ جتوئی جس کا ایک جھگڑے میں قتل ہو چکا تھا،،،، حسن جتوئی کی دوسری شادی فریحہ جتوئی سے ہوئی تھی،،، جن سے اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی،،،،

دوسرے نمبر پر یوسف جتوئی تھے،،، جن کی پہلی شادی گلناز جتوئی سے ہوئی تھی،،،، اُن کا ایک بیٹا اسجد اور دو بیٹیاں پلوشہ اور غزالہ تھیں،،،، اور دوسری شادی صبورہ بیگم سے ہوئی تھی جن ایک بیٹی انعم تھی،،،،

تیسرے اور چوتھے نمبر شبانہ جتوئی اور سائرہ جتوئی تھیں جن کی شادیاں خاندان میں ہی کی گئی تھیں،،،،

جبکہ سردار جہانگیر جتوئی کی شمیم جتوئی سے دو اولادیں تھیں،،،، بیٹا کمال جتوئی اور بیٹی حلیمہ جتوئی،،،،،

اُن کے ہاں خاندان سے باہر شادی کرنے کا رواج نہیں تھا،،،، مگر کمال جتوئی نے اپنی ماں کی شے پر سب خاندان والوں سے بغاوت کرکے اپنے مخالف خان قبیلے کی بیٹی مہناز اعظم خان کو بیاہ کر حویلی لایا تھا،،، مہناز نازوں میں پلی کافی موڈی لڑکی تھی،،، جس سے حویلی میں رہ پانا کافی مشکل ثابت ہورہا تھا،،،، شادی کے دو سال بعد اُنھوں نے ایک خوبصورت سی لڑکی کو جنم دیا تھا،،، جس کا نام شمیم جتوئی نے بہت پیار سے عنائشہ کمال جتوئی رکھا تھا،،، کچھ عرصے بعد جہانگیر جتوئی کی خواہش پر اُن کے بڑے پوتے ذاکوان جتوئی اور

عنائشہ جتوئی کا نکاح کردیا گیا تھا،،، مہناز بیگم نے اِس بات پر بہت اعتراض اُٹھایا تھا مگر اُن کی اِس معاملے میں نہیں سنی گئی تھی،،،،

مہناز بیگم ہر روز کمال جتوئی سے حویلی چھوڑ کر شہر شفٹ ہونے کی بات کرتیں،،،، مگر کمال جتوئی اپنوں سے مزید بغاوت کرنے کے حق میں نہیں تھے،،، اُنہیں پہلے ہی اِس بغاوت کی معافی نہیں مل پائی تھی اپنے باپ سے،،،،

جب اُنہیں دنوں کمال جتوئی کی دوسری شادی کا فیصلہ کیا گیا تھا،،، جسے سنتے ہی مہناز بیگم نے ایک ہنگامہ کھڑا کردیا تھا،،، وہ اپنے شوہر کو اِس بات کی اجازت نہیں دے رہی تھیں،،،، مگر یہاں پر بھی اُن کی نہیں سنی گئی تھی اود کمال جتوئی کی دوسری شادی اُن کی پھوپھو زاد سے کردی گئی تھی،،، جس کے بعد مہناز بیگم نے وہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کرلیا تھا،،،

اور اپنے بھائیوں سے مدد مانگتے ایک دن رات کے اندھیرے میں وہ اپنی بیٹی کو لے کر حویلی سے فرار ہوگئی تھیں،،،، کمال جتوئی نے اُنہیں واپس لانے اور اپنی بیٹی حاصل کرنے کی پوری کوشش کی تھی،،،، مگر مہناز بیگم نے کورٹ سے رجوع کرتے نہ صرف اُن سے

طلاق لے لی تھی بلکہ اپنی بیٹی کی کسٹڈی بھی حاصل کرلی تھی،، لیکن وہ اپنی بیٹی کے نام کے ساتھ جڑا ذاکوان جتوئی کا نام نہیں ہٹا پائی تھیں،،،، وہ اب شہر میں مقیم تھیں اور ایک کامیاب بزنس وومین تھیں،،،، مگر ذاکوان جتوئی نام کو خطرہ اُنہیں ہمیشہ اپنے سر پر منڈلاتا محسوس ہوتا تھا،،،

اِن سب چیزوں کے باوجود یہ پورا خاندان حویلی کے اندر ایک ساتھ ہنسی خوشی رہ رہا تھا،،

آٹھ سال پہلے اچانک جہانگیر جتوئی اور حسن جتوئی ایک حادثے میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے،،،، پوری حویلی جہاں اِس واقع سے صدمے کی لپیٹ میں آگئی تھی،،،، وہیں پورے قبیلے میں ایک ہی سوال کھڑا ہوا تھا کہ اب سردار کون بنے گا،،،،

اصول کے مطابق جہانگیر جتوئی کے بڑے بیٹے حسن جتوئی یا آگے سے اُن کے بڑے بیٹے ذاکوان جتوئی حقدار تھے،،،،

مگر حویلی میں جہانگیر جتوئی کے باقی بیٹوں کی جانب سے اعتراض اُٹھائے جانے پر جہانگیر جتوئی کی وصیت نکلوائی گئی تھی،،،، مگر وہاں بھی ذاکوان جتوئی کا ہی نام کندہ دیکھ کوئی

اعتراض نہیں کر پایا تھا،،، اور بیس سال کی عمر میں ذاکوان جتوئی کو صدارتی کرسی سونپ دی گئی تھی،،،،

ہمیشہ سے ایک سردار کو حویلی کے اندر اور باہر سے بہت سی پوشیدہ سازشوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور سردار ذاکوان جتوئی بھی کرتا آرہا تھا،،،

جہانگیر جتوئی کی دوسری بیوی شمیم جتوئی کو ہمیشہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہوئی نا انصافی کھٹکتی آئی تھی،،، وہ چاہتی تھیں کہ حسن جتوئی کی وفات کے بعد اُن کا بیٹا کمال جتوئی یہ صدارتی کرسی سنبھالے مگر اُن کے ارمانوں پر پانی پھر جانے کی وجہ سے وہ اندر ہی اندر اپنی سوتن سفینہ جتوئی اور اُن کے سردار پوتے ذاکوان جتوئی کے خلاف ہوچکی تھیں،،،

مگر کبھی بھی کسی کی سامنے آکر سردار ذاکوان جتوئی سے مخالفت کرنے کی جرأت نہیں رہی تھی،،،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اُف میرے خدا کتنی ٹھنڈ ہے یہاں پر تو،،،، میں تو مر ہی جاؤں گی،،،،"

عنائشہ گاڑی سے اُتر کر اردگرد بچھی برف دیکھ کانپتے ہوئے بولی،،،،

وہ لوگ یونیورسٹی ٹرپ میں مری آئے ہوئے تھے،،، جہاں موسم سرما کی وجہ سے برفباری عروج پر تھی،،، اتنی ساری پیکنگ کیے ہونے کے باوجود عنائشہ کی ٹھنڈ کم نہیں ہوپارہی تھی،،،،

بلیک لانگ کورٹ اور بلیک گرم کیپ جس میں سے نکلی اُس کی سیاہ زلفیں چہرے کے گرد بکھری ہمیشہ کی طرح اُس کی دلکشی میں مزید اضافہ کررہی تھیں،،،

کپکپاتے نازک ہونٹ اور ریڈ نوز کی وجہ سے وہ مزید کیوں لگ رہی تھی،،، زرجان کو وہ ہمیشہ ایک باربی ڈول ہی لگی تھی،،،

"واؤ وہاں کتنی خوبصورت جگہ ہے،،، میں وہاں پکچر لے کر ابھی آئی،،،"

عنائشہ زرجان کے روکنے کے باوجود ایک طرف بنی اُونچی پہاڑی اور اُس پر برف سے ڈھکی جھونپڑی کو دیکھتی اُس جانب بڑھ گئی تھی،،،

سیلفی لیتے اُسے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تھی،،،، عنائشہ نے بے ساختہ آس پاس دیکھا تھا،،، مگر وہاں کسی کو نہ پاکر وہ ایک دو تصویریں لیتی واپس پلٹی تھی جب بے دھیانی میں پیر پھسل جانے کی وجہ سے وہ کھائی میں جاگرتی جب اُسی لمحے کسی نے اُسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچتے اپنے مضبوط حصار میں لیا تھا،،،

خوف کے مارے برآمد ہونے والی چیخ مقابل کے چوڑے سینے میں دب گئی تھی،،،،،،

عنائشہ کتنے ہی لمحے کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ اُس کے ساتھ ہوا کیا ہے،،،، جب کسی کی آہنی مضبوط گرفت اپنے گرد محسوس کرتے عنائشہ کو ایک دم ہوش آیا تھا،،،،

وہ جلدی سے مقابل کا حصار توڑتی دور ہٹی تھی،،،،، سامنے کھڑے سردار ذاکوان جتوئی کو دیکھ عنائشہ کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا،،، جس کا ریزن وہ خود بھی نہیں جانتی تھی،،،،

ذاکوان نے ایک ناگواری بھری نظر سر سے پیر تک عنائشہ کے حلیے پر ڈالی تھی،،،،

کانفیڈنس کیوئن عنائشہ اُس کے انداز سے گھبرا سی گئی تھی،،، اُس نے وہاں سے ہٹنا چاہا تھا جب ذاکوان نے بنا کچھ بولے اُس کی کلائی دبوچ کر اپنے مقابل کرتے اپنے کندھے پر ڈالی سیاہ شال اُتار کر عنائشہ کے گرد اوڑھا دی تھی،،،،

جس سے عنائشہ کا پورا وجود اُس کے حصار میں آچکا تھا،،،

اُسے تنبیہی نگاہوں سے گھورتا ذاکوان وہاں سے پلٹ گیا تھا،،، عنائشہ کتنے ہی لمحے وہاں کھڑی اُس کی چوڑی پشت کو گھورتی رہی تھی،،، جب تک کے وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر نظروں سے اوجھل نہیں ہوگیا تھا،،،

عنائشہ نے اِس شخص کو زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا مگر وہ جتنی دیر اُس کے قریب کھڑا رہا تھا،،، عنائشہ کا دل اُس کے قابو میں نہیں رہا تھا،،، وہ اِس تعلق کو سمجھ نہیں پائی تھی،،،، کون تھا یہ شخص؟ بنا کچھ بولے،،، چند لمحوں کے لیے وہ کیسے اُسے اپنے کنٹرول میں کر گیا تھا،،،،

اُس نے عنائشہ کی نہ صرف جان بچائی تھی،،، بلکہ اُس کے ٹھنڈ سے کانپتے وجود کو اپنی حرارت بھری شال کا سکون بخشا تھا،،، عنائشہ خود سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اُس کے ساتھ ہوا کیا تھا،،،

کچھ لمحوں کے لیے ہی سہی مگر یہ اجنبی شخص کیسے اُسے ہپنوٹائز کر گیا تھا؟؟؟،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرجان؟؟؟؟"

زرجان اپنے اور عنائشہ کے لیے کافی لیے پلٹی تھی جب دائیں جانب سے اپنے نام کی صدا پر اُس کے قدم تھم سے گئے تھے،،،،

یہ آواز وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی،،، مگر اِس وقت وہ اِس انسان سے بات کرنے کے لیے قطعی تیار نہیں تھی،،،،

وہ اپنے دل تک اُترتی اِس آواز کو سنی اَن سنی کرتی آگے بڑھ گئی تھی،،،،

"زرجان میں تم سے بات کررہا ہوں؟؟؟؟"

دل شیر کو اُس کا یوں اگنور کر کے گزر جانا غصہ دلا گیا تھا،،، وہ زرجان کے سامنے آتے اُس کا راستہ روک گیا تھا،،،،

"مگر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی،،،، میرے راستے سے ہٹ جائیں،،،،"

زرجان اُس کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی،،،،۔

"جب تک تم مجھ سے بات نہیں کرو گی،،،، میں یہاں سے نہیں جاؤں گا اور نہ تمہیں جانے دوں گا،،،،"

دل شیر سینے پر ہاتھ باندھے اُس کے نقاب میں چھپے چہرے کو گھورتے ہوئے بولا،،،،،،

"آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟؟؟ اگر رامین نے یہ سب دیکھ لیا تو نیا طوفان کھڑا ہو جائے گا پلیز بخش دیں مجھے اب،،،،،"

زرجان اُس کی جانب ملتجی نگاہوں سے دیکھتے بولی،،،،،

جس کے جواب میں دل شیر نے اُس کے ہاتھ سے کافی کے دونوں مگ کھینچ کر دور پھینکتے اُس کی نازک کلائی اپنی گرفت میں لیتے اُسے ساتھ کھینچتا ڈھابے کے پچھلے حصے کی جانب بڑھ گیا تھا،،،،

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟؟ چھوڑیں مجھے؟؟؟؟"

زرجان اُس کی جرآت دیکھ دھنگ رہ گئی تھی،،،،

"مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی ہو؟؟ کیوں میرا نمبر بلاک کر رکھا ہے وجہ جان سکتا ہوں میں،،،،؟؟؟ اچانک دل کیوں بدل گیا تمہارا میری طرف سے؟؟؟"

دل شیر اُس کو دیوار کے ساتھ پٹختے غصے سے بولا تھا،،،، جبکہ اُس کے آخری جملے پر زرجان نے تڑپ کر اُسے دیکھا تھا،،،،۔

"میرا دل بدل گیا ہے؟؟؟؟ واہ اچھا طریقہ ہے اپنی غلطی کسی اور کے سر ڈال دینا،،،، مجھے چھوڑ کر شادی آپ نے کسی اور سے کی ہے،،،، اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میرا دل بدل گیا ہے؟؟؟؟ آپ نے کی ہے بے وفائی مجھ سے میں نے نہیں،،،، کسی اور کو اپنے دل

اور زندگی میں جگہ دے کر میرے پاس کیا لینے آئے ہیں اب،،،، میں اب آپ کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتی،،،،"

زرجان اُس کا گہرا وار ہضم نہیں کر پائی تھی،،، اِس لیے غصے اور دکھ کے عالم میں جو منہ میں آیا تھا بولتی چلی گئی تھی،،،،

مگر دل شیر کے ایک دم اپنے قریب کھینچ لینے پر اُس کی زبان کو بریک لگی تھی،،،،،

"تم سے بڑی بے وقوف لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی،،،،، کسی کی کچھ بھی افواہ اُڑانے پر تم مجھ سے اپنے دل کا رشتہ توڑ دو گی،،،،،، کیا صرف اتنی ہی محبت تھی تمہیں مجھ سے،،،، کہ ایک زرا سی غلط فہمی پر سب کچھ ختم کردیا تم نے،،،،، میری کسی سے کوئی شادی نہیں ہوئی ہے،،، میں نہیں جانتا کس نے یہ غلط خبر پہنچائی تم تک،،، ایک بات کان کھول کر سن لو،،،، میری شادی ہوگی تو صرف تم سے،،،،

تم نے جو اِس ایک جھوٹی خبر کے جواب میں اپنی محبت کی اصلیت دیکھائی ہے مجھے،،، اُس نے سیدھا میرے دل پر وار کیا ہے،،،، جو میں بالکل نہیں بھولوں گا،،،،"

دل شیر اُسے ایک جھٹکے سے چھوڑتا وہاں سے نکل گیا تھا،،، جبکہ اُس کے غصے اور اتنے سخت الفاظ کے باوجود اُس کا ایک اقرار زرجان کے تن من میں پھول کھلا گیا تھا،، دل شیر نے کسی سے بھی شادی نہیں کی تھی،،،،

زرجان کے لب کھل کر مسکرا اُٹھے تھے،،،،

دل شیر اور وہ ایک ہی گاؤں کے رہنے والے تھے،،، مگر اُن دونوں کا تعلق مخالف قبیلوں سے تھا،،، ایک شادی کی تقریب میں اُنہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا اور وہیں اپنا دل ہار بیٹھے تھے،،،،،

دل شیر سردار ذاکوان جتوئی کا خاص آدمی تھا جبکہ زرجان کا تعلق اُن کے مخالف خان قبیلے کے ایک خاندان سے تھا،،،،

پچھلے کچھ عرصے سے اُن کا فون پر ایک دوسرے سے رابطہ تھا،،، اُن کی محبت دن بدن پروان چڑھ رہی تھی،،،،

اِس بات سے انجان کے آنے والا وقت اُن کی محبت کا کیسا انجام لکھنے والا تھا،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی جان اور کتنی مہلت دی جائے گی مہناز اور اُس کی بیٹی کو،،،،؟؟؟ میرے خیال میں اب ہمیں ہماری بہو کو اُس کے اصل مقام تک لے آنا چاہئے،،،،،"

سفینہ جتوئی اور باقی سب خواتین معمول کے مطابق اِس وقت حویلی کے دلان میں بیٹھی تھیں، جب ذاکوان کی والدہ یاسمین جتوئی نے اپنی بات رکھی تھی،،،،

اُن کی بات پر سب خواتین نے ہی اثبات میں اشارہ دیا تھا،،،،سب لوگ ہی بے چین و بے تاب تھے سردار ذاکوان جتوئی کی سردارنی کو دیکھنے کے لیے،،،،، سب کا تجسس دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے کہ کیا وہ واقعی ذاکوان جتوئی کے ٹکر کی ہونے والی تھی،،،، یا نہیں،،،،

"میں ذاکوان سے اِس بارے میں پہلے ہی بات کرچکی ہوں،،،، بس کچھ مہینوں کا انتظار ہے،،،، عنائشہ کی پڑھائی ختم ہوتے ہی اُس کی رخصتی ہوجائے گی،،،،،،"

سفینہ بیگم کی بات پر سب نے عجیب نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا،،،

"مگر بی جان بہو کو اتنی تعلیم حاصل کروانے کی ضرورت ہی کیا ہے،،،، رہنا تو اُس نے حویلی میں ہی ہے نا،،،، جہاں سب نے انٹر تک ہی پڑھ رکھا ہے،،،،،"

یہ اعتراض ذاکوان کی چچی گلناز بیگم نے اُٹھایا تھا،،،، جن کی دونوں بیٹیاں پلوشہ اور غزالہ حویلی کی خواتین میں سب سے زیادہ پڑھی لکھی تھیں،،،، اُنہوں نے بی اے کرر کھا تھا جس پر اُنہیں بہت ناز تھا،،،،، اُن سے اب یہ کسی صورت برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اُن کی بیٹیوں سے زیادہ پڑھی لکھی کوئی لڑکی اِس حویلی میں آئے،،،،

حویلی کی آدھی خواتین عنائشہ کے یہاں سردارنی بن کر آنے کے سخت خلاف تھیں،،،،، اُن کی جلن عنائشہ کا ذکر کرتے اکثر سامنے آتی تھی،،،،

"کیوں نہیں پڑھنا چاہیئے؟؟؟،،، میں نے سنا ہے میری پوتی کی تعلیم ذاکوان کے جتنی ہی ہے،،،، حسین تو وہ بچپن سے بہت تھی،،،، باقی بھی ہر لحاظ سے وہ اپنے سردار سائیں کے ٹکر کی ہے،،،، ایسی ہی تو مضبوط جوڑی ہونی چاہیئے سردار اور اُس کی سردارنی کی،،،،،"

سب کی باتیں خاموشی سے سنتی شمیم جتوئی آخر کار اپنی پوتی کے حق میں بول پڑی تھیں،،،، یہاں موجود تمام خواتین میں سب سے زیادہ خوش وہیں تھیں،،،، کیونکہ اُن کی پوتی اب اِس حویلی کی سردارنی بننے والی تھی،،،،، جس عہدے کے لیے وہ ساری زندگی ترستی آئی تھیں،،، وہ اب اُن کی پوتی کو ملنے والا تھا،،،

"ٹکر کی نہیں،،،، عورت کو ہمیشہ اپنے مرد سے چند قدم پیچھے ہی رہنا چاہیئے،،، ویسے بھی اُس بھگوڑی عورت مہناز نے اپنی بیٹی کی پرورش اُس معیار پر بالکل نہیں کی ہوگی جیسی پرورش میرے پوتے کی ہوئی ہے، بات کرتی ہوں میں ذاکوان سے اپنی بیوی کو لے آئے اب،،، اُس کی اصل جگہ پر،،،، اُس کے بعد ویسے بھی خولہ کو بھی تو بیاہ کر لانا ہے مجھے اپنے پوتے کے لیے،،،،،"

سفینہ جتوئی شمیم جتوئی کو جتاتی نظروں سے دیکھتے بولی تھیں،،،، کہ اُن کی پوتی ہی صرف ذاکوان کی بیوی کے عہدے پر فائز ہونے والی نہیں تھی،،،، ذاکوان کے جوڑ کی دو لڑکیاں مزید بھی بیٹھی تھیں خاندان میں،،،

سفینہ بیگم کی یہ بات شمیم بیگم کو آگ لگا گئی تھی،،، مگر انا بار وہ کچھ نہیں بول پائی تھیں،،، کیونکہ ابھی اُن کے پاس اِن سب باتوں کا کوئی جواب تھا ہی نہیں،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مام پلیز مان جائیں نا مام،،،،، میری بیسٹ فرینڈ کا نکاح ہے،،،، بھلا میں کیسے نہ جاؤں وہاں،،،،،، پلیز مام،،،،"

عنائشہ کب سے مہناز بیگم کو زرجان کے نکاح کے لیے بولان جانے کے لیے منا رہی تھی مگر وہ صاف انکاری تھیں،،،، وہ عنائشہ کو اُس جگہ بھیجنا ہی نہیں چاہتی تھیں،،،، جہاں اُس کی خاطر دو قبیلے گھات لگائے بیٹھے تھے،،،، اُنہیں اپنے بھائیوں کا بھی خوف تھا کہ وہ ذاکوان سے اپنی دشمنی نبھانے کے لیے کہیں عنائشہ کو ہی نقصان نہ پہنچا دیں،،،،

"بات شادی میں جانے کی نہیں ہے عنائشہ،،،،، بولان میں تمہارے لیے کتنا خطرہ ہے تم سوچ بھی نہیں سکتی،،،،، تمہارے ننھیال اور دودھیال والے ہاتھ دھو کر تمہارے پیچھے پڑے ہیں،،، تم نے اگر ایک بار وہاں قدم رکھ لیا تو تم واپس میرے پاس نہیں آپاؤ گی،،،،،،"

مہناز بیگم نے اُسے حالات کی سنگینی سے آگاہ کرنا چاہا تھا،،

"مام کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟؟؟ ماموں جان بھلا کیوں مجھے کچھ کہیں گے،،، اُن کی دشمنی جتوئی خاندان سے ہے مجھ سے نہیں،،،، وہ بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے،،،،،، وہاں مجھے ضرور پروٹیکٹ کریں گے،،،"

عنائشہ سے اپنے ننھیال کے بارے میں غلط سننا ہضم نہیں ہوا تھا،،،،

مہناز بیگم سر پکڑے کچھ دیر اپنی ضدی بیٹی کو گھورتی رہی تھیں،،، جو جب کچھ کرنے کو ٹھان لیتی تھی تو کسی قیمت پر پیچھے نہیں ہٹتی تھی،،،،

"ٹھیک ہے تم زرجان کے ساتھ جاؤ،،، مگر کسی کو بھی وہاں پتا نہیں چلنا چاہیئے کے تم وہاں ہو،،، نہ تمہارے دودھیال والوں کو اور نہ ہی ننھیال والوں کو،،، اگر کسی کو بتانا ہوا بھی تو میں خود بتاؤں گی،،،،"

مہناز بیگم نے آخر کار اُس کے آگے ہار مان لی تھی،،،،،،

"تھینکیو اور لو یو سو مچ ماں،،،،،"

عنائشہ اُن کے مان جانے پر خوشی سے اُچھلتے اُن کے گلے سے جا لگی تھی،،،

جبکہ مہناز بیگم کا دل آنے والے وقت کو لے کر عنائشہ کے لیے کس قدر خوفزدہ تھا وہ ابھی کسی بات سے واقف نہیں تھی،،، اُن کی معصوم بیٹی دو قبیلوں کی دشمنی کے بیچ پسنے والی تھی،،، یہ خیال ہی اُن کی راتوں کی نیندیں چھین چکا تھا،،

عنائشہ کو کل نکلنا تھا،،، اِس لیے وہ پیکنگ کی غرض سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

الماری کھولتے سب سے پہلے اُس کی نظر سامنے رکھی سیاہ مردانہ شال پر پڑی تھی،،،،

ایک دم سے کسی کا وجیہہ رعب دار سراپا عنائشہ کے تصور میں آن سمایا تھا،،،

شال سے اُٹھتی مسحور کن خوشبو عنائشہ کو عجیب سے احساس سے دوچار کرگئی تھی،،، جب ایک بار پھر اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا،،،،

عنائشہ نے گھبرا کر شال واپس الماری میں رکھتے الماری کے پٹ بند کردیئے تھے،،، تاکہ شال کی خوشبو بھی اُس تک نہ پہنچ پائے،،،،

اُس اجنبی شخص کے خیال سے ہی اُس کی حالت غیر کیوں ہو جاتی تھی عنائشہ نہیں سمجھ پا رہی تھی،،،، آخر کون تھا وہ شخص ؟؟؟؟؟

بنا کسی تعلق کے بھلا کیوں کر وہ اُس کے دل پر حاوی ہو رہا تھا،،،،؟؟؟

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واؤ کتنی خوبصورت جگہ ہے یہ؟؟؟،،،،"

عنائشہ زرجان اور رامین کے ساتھ اُن کے گھر جا رہی تھی،،، زرجان کو اچانک نکاح کے لیے یونیورسٹی سے بلوایا گیا تھا،،، وہ خود نہیں جانتی تھی کہ آخر معاملہ کیا تھا،،،، اچانک کس کے ساتھ اور کیوں منسوب کر دیا گیا تھا اُسے،،،،

"ہمم ہمارے علاقہ بہت خوبصورت ہے،،،"

زرجان تو پورا راستہ چپ ہی رہی تھی،،، عنائشہ کی بات کا جواب رامین نے دیا تھا،،،

"زرجان تم کیوں اتنی ٹینشن لے رہی ہو،،،، اگر تمہیں وہ لڑکا پسند نہ آیا تو انکار کر دینا،،، اِس میں اتنی پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟؟؟،،،،"

عنائشہ نے اُس کا ہاتھ تھامتے تسلی دی تھی،،،،

"ہونہہ انکار،،،،،، ہمارے ہاں تم لوگوں جیسا ماحول بالکل بھی نہیں ہے کہ بنا کسی شرم لحاظ کے منہ اُٹھا کر باپ بھائی کے سامنے انکار کردو،،،، ہمارے ہاں جو فیصلہ بڑے کرتے ہیں اُسی پر سر جھکانا پڑتا ہے،،،،"

رامین عنائشہ کی بات مذاق میں اُڑاتے بولی،،،، اِس سے پہلے کے عنائشہ اُسے کوئی جواب دیتی،،،، اُن کی گاڑی ایک بے حد حسین حویلی کے سامنے سے گزری تھی،،،، عنائشہ آنکھیں پھاڑے اُس مغلیہ دور کے جیسے حسین شاہکار کو دیکھ رہی تھی،،، جیسے بادشاہوں کے بڑے بڑے محل ہوا کرتے تھے،،،،

"یہ۔۔۔۔؟؟؟"

عنائشہ حویلی سے نظریں ہٹائے بغیر اُن سے پوچھا تھا،،، جس کا مین گیٹ تو روڈ کے اُوپر تھا مگر حویلی کے آگے کا رقبہ ہی بہت وسیع و عریض تھا،،، بہت آگے جاکر حویلی کی عمارت شروع ہورہی تھی،،،،،

"یہ یہاں کے سردار قبیلے والوں کی حویلی ہے،،،،،،"

اب کی بار بھی رامین نے ہی جواب دیا تھا،،،

اُس کی بات پر اگلے ہی لمحے عنائشہ نے آنکھوں میں سرد تاثر سجائے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا،،،،،،،

تھوڑی دیر بعد اُن کی گاڑی اُن کے گھر کے گیٹ میں داخل ہوئی تھی،،،، اُن کا گھر بھی پیارا تھا مگر وہ محلوں جیسی حویلی تو عنائشہ کی آنکھوں میں قید ہو کر رہ گئی تھی،،،،

زرجان کے گھر میں سب اُسے بہت اچھے سے ملے تھے،، اُنہیں عنائشہ کا حلیہ ناگوار تو گزرا تھا لیکن اُنہوں نے عنائشہ پر ظاہر نہیں ہونے دیا تھا،،،، مگر عنائشہ کو وہاں کی سب خواتین آپس میں کھنچی کھنچی سی لگی تھیں،،،،

زرجان کا اپنی ماں کے گلے لگ کر زور زور سے رونا عنائشہ کو مشکوک کر گیا تھا،،،

وہ بے چینی سے اپنی عزیز ترین دوست کی یہ کنڈیشن دیکھ رہی تھی،،،، آخر اِسے اچانک کیا ہوا تھا،،، وہ زرجان سے اکیلے میں اِس سب کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی،،، مگر اُسے موقع ہی نہیں مل پارہا تھا،،،،

"زرجان یہ سب کیا ہے؟؟؟ اگر یہ شادی تمہاری مرضی سے نہیں ہورہی تو انکار کردو،،،،"

عنائشہ کو شام کو آخر اُس سے بات کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا،،،،

"نہیں کرسکتی انکار میں،،،،،"

زرجان سُرخ آنکھیں کارپٹ پر گاڑھے بے بسی بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"کیوں،،،،،؟؟؟ کیوں نہیں کرسکتی؟؟؟ شادی کوئی کھیل نہیں ہے،،،، پوری زندگی کے لیے کیے جانے والا فیصلہ ہے،،،،،، تم ایک پڑھی لکھی آزاد لڑکی ہو،،،، یوں کسی کے دباؤ میں آکر کیسے ہار مان سکتی ہو،،،،،"

عنائشہ زرجان کا رویہ سمجھنے سے قاصر تھی،،،،

"عنائشہ تم یہاں کے اصول اور روایات نہیں سمجھتی اِس لیے ایسا کہہ رہی ہو،،،، میرے بھائی نے مخالف قبیلے والوں کے کسی فرد کا قتل کیا ہے،،،، جس کے خون بہا کے طور پر مجھے وہاں بھیجا جارہا ہے،،،،، اگر میں نے جانے سے انکار کردیا تو وہ لوگ میرے بھائی کو مار دیں گے،،،،، میں ایسا بالکل نہیں ہونے دینا چاہتی،،،، اپنے اکلوتے بھائی کو بچانے کے لیے مجھ سے جو بن پڑا میں کروں گی،،،،،"

زرجان کا درد بھرا لہجہ اور الفاظ عنائشہ کو بھی تکلیف میں مبتلا کرگئے تھے،،،،

"تم پاگل ہوگئی ہو،،،،، جس نے غلطی کی ہے سزا بھی اُسے ملنی چاہیئے،،،، ہر بار عورت ہی قربانی کیوں دے؟؟؟ تم ایسا کچھ نہیں کرو گی،،،،، میں ایسا نہیں ہونے دوں گی،،،،،،،"

عنائشہ اِس مشکل گھڑی میں اپنی عزیز ازجان دوست کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی،،،،

"میرے پیرنٹس اپنا اکلوتا بیٹا نہیں کھونا چاہتے،،،،، جس کے لیے وہ اپنی اکلوتی بیٹی کو قربان کررہے ہیں،،،، عنائشہ میرے گھر والوں نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے،،،، سب

برادری والوں سے لڑ کر مجھے شہر پڑھنے بھیجا،،، اب میری باری ہے اُن کے لیے کچھ کرنے کی،،،،، میں کیسے خود غرض بن جاؤں،،،،،"

زرجان کا اپنا دل خون کے آنسو رو رہا تھا،،،،، وہ دل شیر سے بے پناہ محبت کرتی تھی،،،، اُس کے بغیر جینے کا تصور بھی محال تھا،،،، مگر آج قسمت اُسے ایسے موڑ پر لے آئی تھی کہ اُسے خود دل شیر کو چھوڑنا پڑ رہا تھا،،،،

"اچھا،،، تو اُس انسان کو کیا کہو گی،،، جس سے محبت کے دعوے کر رکھے ہیں تم نے،،،،، اپنے ساتھ ساتھ تم اُس انسان کے ساتھ بھی غلط کر رہی ہو،،،،،"

عنائشہ کے سوال پر زرجان کے بہت مشکل سے روکے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے تھے،،، وہ دل شیر کی جانب سے ہی تو اپنے دل ہو نہیں منا پا رہی تھی،،،،

عنائشہ کو اُس نے شروع سے دل شیر کے بارے میں سب کچھ بتا رکھا تھا،،، عنائشہ نہ صرف دل شیر کے بارے میں سب جانتی تھی بلکہ اُس سے مل بھی چکی تھی،،،،

اُن دونوں کو دیکھ کر ہی اُسے محبت لفظ پر یقین ہوا تھا،،،،

مگر اب وہ اتنی آسانی سے اُن کی محبت کو ناکام نہیں ہونے دینا چاہتی تھی،،،

"وہ میری مجبوری سمجھ جائے گا،،،،"

زرجان ٹوٹے دل کے ساتھ گویا ہوئی تھی،،،

"واٹ نان سینس سمجھ جائے گا،،،، اگر اتنی محبت کی ہے تو اُسے پانے کی خاطر لڑنے کا جذبہ بھی ہونا چاہیئے،،، تم ہار مان جاؤ،، مگر میں تمہیں پوری زندگی کے لیے اِس جہنم میں کودنے نہیں دوں گی،،، ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تو ضرور ہوتا ہے،،، مجھے بتاؤ تمہارے پیرنٹس اور مخالفین کا کیا یہ فیصلہ کون روک سکتا ہے،،، جیسے شہروں میں کورٹ کچہری ہوتی ہے،، یہاں بھی تو کوئی ایسا پاورفل ہوگا جو اِس سب کو روک سکے،، پلیز زرجان اگر ایسا کوئی ہے تو بتاؤ مجھے،،،، میں تمہیں اِس نا انصافی سے بچانے کے لیے کسی سے بھی لڑ جاؤں گی،،، پلیز ڈارلنگ ٹیل می،،،،"

عنائشہ زرجان کی یہ حالت نہیں دیکھ سکتی تھی،،، وہ اب سمجھی تھی کہ زرجان اُسے یہاں اپنے ساتھ کیوں نہیں لانا چاہتی تھی،،،

"ہے ایک انسان،،، مگر اُن تک رسائی ممکن نہیں ہے،،،،"

زرجان پوری طرح سے نااُمید ہوچکی تھی،،،،

"کون ہے وہ اور کہاں رہتا ہے؟ بتاؤ مجھے،،،، میں اُس تک پہنچنے کے لیے کچھ بھی کر گزروں گی،،،،"

عنائشہ کو روشنی کی کرن نظر آئی تھی،،،،

"یہاں کے سردار،،،، سردار ذاکوان جتوئی،،،،،، وہ خون بہا کے سخت خلاف ہیں،،، یہ فیصلہ دونوں قبیلوں کی آپسی پنچائیت میں ہوا ہے،،،، اُن کو اس بارے میں کوئی خبر نہیں ہے،،،،، دل شیر اُنہیں کا آدمی ہے،،،،، وہ جو حویلی تمہیں بہت پسند آئی وہ اُنہیں کی ہے،،،، مگر وہاں رسائی پانا بہت مشکل ہے اور نہ اتنا وقت ہے کہ اب ایسا کچھ ہوسکے،،،، اِس لیے بہتری اِسی میں ہے کہ جو فیصلہ ہوچکا ہے اُسے مان لیا جائے،،،،،"

زرجان نااُمیدی سے بولتی منہ ہاتھ دھونے کے لیے واش روم کی جانب بڑھی تھی،،،،

"میں جا رہی ہوں وہاں،،،، تم ہمت ہار جاؤ،، لیکن میں اپنی دوست کے ساتھ غلط نہیں ہونے دوں گی،،، میری دوستی کو کسی قیمت پر گوارہ نہیں ہے یہ،،،، لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے تم پر،،،، کہ تمہیں اپنی محبت کے لیے لڑنا چاہیئے تھا جو تم نہیں کر رہی،،،،،"

عنائشہ بے دھیانی میں اپنے بیگ میں سب سے اُوپر رکھی گرم چادر احتیاطاً اُٹھاتی دروازے کی جانب بڑھی تھی،،،،،،،

"عنائشہ رُک جاؤ پاگل ہوگئی ہو کیا،،، تم وہاں کیسے جاؤ گی،،،، وہ لوگ گھسنے بھی نہیں دیں گے تمہیں،،، اور یہاں سے کیسے جاؤ گی؟؟؟؟ تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے،،،،،"

زرجان کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُس کی جذباتی دوست اُس سے ملنے والی معلومات پر ایسے بھڑک اُٹھے گی،،،،

"خطروں سے کھیلنا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے،،،، فکر مت کرو،،، ابھی کوئی مائی کا لال ایسا پیدا نہیں ہوا جو عنائشہ اعظم خان کو نقصان پہنچا سکے،،،، بس سوائے اِس ٹھنڈ کے،،،، میں

تمہارے اُس دل شیر بابو کو کان سے پکڑ کر تمہارے پاس لاتی ہوں،،، تم دونوں نکمے ہو،، محبت تو کی ہے مگر اُس کی سختیاں برداشت کرنے سے ڈرتے ہو،،،،"

عنائشہ اُس کے لاکھ روکنے کے باوجود کمرے سے نکل آئی تھی،،،،

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

عنائشہ جو خود کو دنیا کی سب سے بڑی ڈرامہ باز قرار دیتی تھی،، زرجان کے گھر والوں کے سامنے طبیعت خرابی کا ڈرامہ کرتی وہ ڈرائیور کو لیے ہاسپٹل کے لیے نکل آئی تھی،،،

تھوڑی دیر بعد زرجان کے ہونے والے نکاح کی ٹینشن میں کسی نے اُس کی جانب خاص دھیان نہیں دیا تھا،،،،

"ڈرائیور گاڑی روکو،،، جلدی سے گاڑی روکو،،،،"

حویلی کے گیٹ کے سامنے سے گزرتے ہی عنائشہ زور سے چلا اُٹھی تھی،،، جس سے گھبرا کر ڈرائیور نے گاڑی روک دی تھی،،،

"دروازہ کھولو جلدی،،،،"

عنائشہ ایک بار پھر چلائی تھی،،،

"مگر کس لیے بی بی جی،،،،"

ڈرائیور بیچارہ نا سمجھی سے اُسے گھورتے ہوئے بولا،،،

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،،،دروازہ کھولو جلدی،،،،"

عنائشہ نے زور و شور سے چلاتے دروازہ نہ صرف کھلوا لیا تھا،،،، بلکہ حویلی کے گیٹ پر کھڑے گارڈز کو بھی اپنی جانب متوجہ کرلیا تھا،،،،

"پلیز مدد کریں یہ شخص مجھے اغوا کرکے لے کر جارہا ہے،،،، پلیز مجھے اِس سے بچاؤ،،،،"

عنائشہ بے دھیانی میں ذاکوان کی اُس دن اوڑھائی چادر ساتھ لے آئی تھی،،،، جس سے اِس وقت خود کو لپیٹے وہ اپنے جینز چھپانے میں ناکام ہونے کے ساتھ چلا رہی تھی،،،،،،،،

گارڈز اُس کی ڈرامے بازی کا شکار ہوتے فوراً قریب آئے تھے،،،،

"پلیز بچاؤ مجھے،،،، مجھے آپ کے سردار سے ملنا ہے،،،،، تاکہ اِس جگہ سے اِن لوگوں سے بچ کر نکلنے میں وہ میری مدد کرسکیں،،،،"

بُری طرح روتے عنائشہ نے اُن بچارے گارڈز کے ساتھ ساتھ ڈرائیور کو بھی کچھ سوچنے کا موقع نہیں دیا تھا،،،،

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا،، آپ اندر آئیں،،،،"

گارڈ کو گرفتار کرنے کے ساتھ وہ اُسے لیے حویلی کے اندر داخل ہوئے تھے،،،

عنائشہ نے مسکراتی نظروں سے سامنے کھڑی عالی شان عمارت کا دیکھا تھا،،، جس کے اندر جاکر وہ اب یہاں کے سردار کو ہلا کر رکھنے والی تھی،،،

"ابھی اندر جرگے کی سنوائی ہو رہی ہے،،،، آپ کو یہاں رُک کر انتظار کرنا ہو گا،،، پھر سردار سائیں کی اجازت پر آپ کو اُن سے ملوایا جائے گا،،،،"

گارڈ اُسے ایک آرام دہ کمرے میں بیٹھاتا باہر نکل گیا تھا،،،، اپنی کامیابی پر عنائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی،،، اُس نے خود کو مظلوم لڑکی ظاہر کرنے کی خاطر شال کو پوری طرح سے اپنے چہرے اور پورے وجود کے گرد لپیٹ رکھا تھا،،،

کچھ لمحوں بعد گارڈز کے جاتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،، اور باہر کھڑے گارڈز کو چکما دیتی وہ اندر داخل ہوگئی تھی،،، جہاں بڑی تعداد میں موجود افراد کو کرسیوں پر بیٹھا دیکھ اُسے شدید جھٹکا لگا تھا،،،،

اُسے اتنے لوگوں کی توقع نہیں تھی،،،،

وہاں موجود تمام معزز افراد ایک لڑکی کو اندر آتا دیکھ کافی حیران ہوئے تھے،،،،

عنائشہ کی نظریں سامنے کی جانب اُٹھی تھیں،،، سامنے بڑی سی صدارتی کرسی رکھی گئی تھی،،، جس کے دائیں اور بائیں دروازے تک آتی لمبی قطار میں کرسیاں رکھی گئی تھیں،،،

صدارتی کرسی اِس وقت خالی پڑی تھی مگر اُس کرسی کے آگے کھڑے شخص کو سردار گردانتی عنائشہ آگے بڑھی تھی،،،، دروازے سے گارڈ اندر داخل ہوئے تھے،،، مگر اُس شخص کے اشارے پر وہیں رُک گئے تھے،،،،

"سردار ذاکون جتوئی،،،،، یہی نام ہے نا آپ کا،،، سردار لفظ تو بڑے فخر سے لگاتے ہونگے آپ اپنے نام کے ساتھ،،،،، لیکن کیا یہ جانتے ہیں آپ کہ اِس لفظ کے بدلے کچھ

زمہ داریاں بھی نبھانی ہیں آپ کو،،،، سردار ہونے کا مطلب صرف حکم چلانا اور لوگوں کو اپنے مقابل جھکانا نہیں ہوتا،،،،"

عنائشہ بمشکل اپنا چہرا ڈھکے ذاکوان کی بھاری شال سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتی صدارتی کرسی کے سامنے کھڑے اسجد کو سردار سمجھتی اُس پر اُونچی آواز میں دھاڑی تھی،،،،، اسجد جو عنائشہ کے گرد لپٹی ذاکوان کی شال دیکھ گارڈز کو روکنے کا کہہ چکا تھا،،، اب سب کے سامنے ایک لڑکی کو غلط فہمی کے تحت خود پر چلاتا دیکھ اُس کی سیٹی گم ہوچکی تھی،،،،

جرگے میں بیٹھے حویلی کے افراد اور باقی تمام معزز ارکان سامنے کھڑی لڑکی کو ناگواری بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے،،، جس کا نہ صرف لہجہ سردار ذاکوان کے لیے گستاخی بھرا تھا بلکہ ذاکوان کی سیاہ شال کے اندر سے جھانکتا اُس کا حلیہ بھی کچھ خاص قابلے قبول نہیں تھا،،،،

ایک طرف بنی جالی دار دیوار سے جھانکتی حویلی کی تمام خواتین کا ردعمل بھی کچھ ایسا ہی تھا،،، ذاکوان کی شال خاص طور پر آرڈر پر بنوائی جاتی تھیں،،، جس کا سیمپل آج تک کوئی

کاپی نہیں کرپایا تھا،،، اور نہ ذاکوان کسی کو اپنی شال دیتا تھا،، مگر اِس لڑکی کے پاس ذاکوان کی شال دیکھ وہ سب بھی کافی زیادہ شاک میں تھے،،،،

سب کے علاوہ ایک سردار ذاکوان ہی تھا جو بڑے ریلیکس موڈ میں وہاں داخل ہوتا عنائشہ کے پیچھے کچھ فاصلے پر آن کھڑا ہوا تھا،،،،

"مسٹر ذاکوان جتوئی اگر آپ اپنی رعایا کو اُن کا حق نہ دلا سکیں تو میری نظر میں آپ سردار کہلانے کے لائق ہیں ہی نہیں،،، اور مسٹر دل شیر آپ،،،، صرف محبت کرنا جانتے ہیں اُسے نبھانے کا نہیں پتا،،،، آپ کی محبت وہاں کسی کو خون بہا میں سونپی جارہی ہے،،، اور آپ مزے سے یہاں بیٹھے ہیں،،، واہ کس قدر مذاق بنا کر رکھ دیا ہے آپ لوگوں نے محبت کو،،،"

عنائشہ غصے میں بھڑکی نان سٹاپ بولے جارہی تھی،،، اِس بات سے انجان کے اُس کا انجام کیا ہوسکتا تھا،،،، دل شیر نے فکرمندی سے عنائشہ کی جانب دیکھا تھا،،، آخر کیا ہوا تھا زرجان کو؟؟؟،،،،

"کیا ہوا مسٹر سردار آپ کی بولتی بند ہوگئی میرے آگے،،،، کیسے سردار ہیں آپ،،،؟؟؟؟
ایک لڑکی کے ارمانوں کا قتل کرکے اُسے خون بہا میں دیا جارہا ہے اور آپ کو معلوم ہی نہیں،،،،، میری طرف سے آپ یہ سیٹ ہی چھوڑ دیں،،،،، آپ اِس قابل ہی نہیں ہیں،،،،،"

عنائشہ سب کے سامنے سردار کا بُری طرح لتاڑ کر اُس سے اپنے مطلب کا کام نکلوانا چاہتی تھی،،،، مگر ساتھ ہی وہ اسجد کو دیکھ حیران ہوئی تھی کہ یہ کیسا سردار تھا؟ اُس کی اتنی بے عزتی کرنے کے باوجود مسکین سا چہرا بنائے کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا،،،،

"دراصل میں سردار نہیں ہوں محترمہ،،،،، ہمارے سردار سائیں اِس وقت آپ کے پیچھے کھڑے ہیں،،،،،"

اسجد نے ہمت کرکے اِس سرپھری شیرنی کے سامنے منہ کھول دیا تھا،،،،

جس پر عنائشہ کی زبان کو بریک لگی تھی،،،،

وہ اُنہیں قدموں پر پلٹی تھی جب اپنے عین پیچھے کھڑے شخص کو سردار کے رُوپ میں دیکھ اُس کی ہوائیاں اُڑ چکی تھیں،،،،

"آپ،،،، وہ،،،،،"

ذاکوان کی رعب دار شخصت کے آگے اُس کے الفاظ گم ہوئے تھے،،،،

اسجد کو سردار سمجھ کر جو جو اُس نے بولا تھا ذاکوان کے سامنے اُن میں سے ایک لفظ بولنے کی جرأت نہیں تھی اُس میں،،،،،

"آپ سب جاسکتے ہیں،،،، کل کے جرگے میں اِس معاملے پر حتمی فیصلہ کیا جائے گا،،،،،"

عنائشہ پر اپنی سرد نگاہیں گاڑھے ذاکوان نے باقی سب کو حکم جاری کیا تھا،،،،

جس پر سب ایک ایک کرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے،،،، دل شیر ذاکوان کے اشارے پر وہیں رُک گیا تھا،،،،

"یہ محترمہ تمہاری کس محبت کی بات کررہی ہیں؟ کیا تم بتانا پسند کرو گے،،،،؟؟؟؟"

ذاکوان کا انگاروں کی لپیٹ میں لیا لہجہ دل شیر کے ساتھ ساتھ عنائشہ کو بھی پل بھر کے لیے سہما گیا تھا،،،،

"سائیں وہ،،،،،،"

دل شیر کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ ذاکوان کو اِس بارے میں کیسے بتائے،،،

"اگلے تیس منٹ کے اندر دونوں قبیلوں کے سر پنچ مجھے میرے سامنے چاہییں،،،، تم سے میں بعد میں بات کروں گا،،،،"

ذاکوان نے دل شیر کو سختی سے حکم جاری کرتے وہاں سے بھیج دیا تھا،،،،

وہاں اب کوئی بھی موجود نہیں تھا،،، جالی دار دیوار کے آگے بھی پردے گرا دیئے گئے تھے،،،

عنائشہ نے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں مڑورتے اُن کی کپکپاہٹ پر قابو پایا تھا،،،،، اُس کا نقاب چہرے سے پھسل کر نیچے گر چکا تھا،،، اُس کی ٹھنڈ کی زیادتی سے ہوئی گلابی رنگت اب ذاکوان کے سامنے تھی،،،،

ذاکوان کی نگاہوں کی تپش عنائشہ کی جان نکال رہی تھی،،،

"کیوں آئی ہو یہاں؟؟؟"

ذاکوان کے پتھریلے لہجے پر عنائشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،،

"یہ محترمہ تمہاری کس محبت کی بات کررہی ہیں؟ کیا تم بتانا پسند کرو گے،،،،؟؟؟؟"

ذاکوان کا انگاروں کی لپیٹ میں لیا لہجہ دل شیر کے ساتھ ساتھ عنائشہ کو بھی پل بھر کے لیے سہما گیا تھا،،،،

"سائیں وہ،،،،،،"

دل شیر کو سمجھ نہیں آیا تھا وہ ذاکوان کو اِس بارے میں کیسے بتائے،،،

"اگلے تیس منٹ کے اندر دونوں قبیلوں کے سرپنچ مجھے میرے سامنے چاہییں،،، تم سے میں بعد میں بات کروں گا،،،،"

ذاکوان نے دل شیر کو سختی سے حکم جاری کرتے وہاں سے بھیج دیا تھا،،،،

وہاں اب کوئی بھی موجود نہیں تھا،،، جالی دار دیوار کے آگے بھی پردے گرا دیئے گئے تھے،،،،

عنائشہ نے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں مڑورتے اُن کی کپکپاہٹ پر قابو پایا تھا،،،،، اُس کا نقاب چہرے سے پھسل کر نیچے گر چکا تھا،،، اُس کی ٹھنڈ کی زیادتی سے ہوئی گلابی رنگت اب ذاکوان کے سامنے تھی،،،،،

ذاکوان کی نگاہوں کی تپش عنائشہ کی جان نکال رہی تھی،،،،

"کیوں آئی ہو یہاں؟؟؟"

ذاکوان کے پتھریلے لہجے پر عنائشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،،،، یہ وہی شخص تھا جو اُس دن اُس سے مری میں ٹکرایا تھا،،،، عنائشہ کی گرفت اپنے اُوپر اوڑھی چادر پر ڈھیلی پڑی تھی،،،،،، وہ کس قدر دیدہ دلیری سے اِس شخص کی شال اِسی کی حویلی میں اوڑھ کر، اِسے ہی لتاڑ رہی تھی،،،، اُسے اُس دن بھی اُس کی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا تھا اور آج بھی کچھ ویسے ہی تاثرات تھے،،،،،

اُوپر سے وہ جو بکواس وہ ابھی کرچکی تھی اِس سردار کے ارادے اُسے بخشنے والے بالکل نہیں لگ رہے تھے،،،،

"ابھی تو بہت کچھ کہہ رہیں تھیں یقیناً میرے بارے میں ہی،،، کس نے بتایا آپ کو میری اِن خوبیوں کے بارے میں،،،،،"

ذاکوان جتوئی اُس کی سفید پڑتی رنگت پر نظریں گاڑھے اُسے گھورے جارہا تھا،،، عنائشہ اُس کی اِن نگاہوں سے پزل ہورہی تھی،،، اُس نے اُس وقت کو کوسا تھا جب یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا،،،

"میں اپنے یہاں آنے کی وجہ بتا چکی ہوں،،،، مجھے اب جانا ہے یہاں سے،،،،،،"

عنائشہ سے اِس مقناطیسی شخصیت کے مالک شخص کے سامنے کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا،،،،، وہ ذاکوان کے پاس سے گزرتی دروازے کی جانب بڑھی تھی،،، جب ذاکوان کی آواز نے اُس کے قدم زمین میں ہی جکڑ لیے تھے،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرجان خود کو تاریک کمرے میں قید کیے اپنی ناکام محبت کا سوگ منا رہی تھی،،، ابھی کچھ دیر میں اُسے کسی انجان شخص کو اپنا تن من اپنے بھائی کی جان بخشی کے معاوضے میں سونپ دینا تھا،،، لیکن ایسا سوچتے آہستہ آہستہ اُس کا دل مردہ ہو رہا تھا،،،، دل شیر کی شبیہہ اُس کی نگاہوں کے سامنے سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھی،،، جو اُسے اُس کے اِس فیصلے سے تصور میں بھی شدید خفا نظر آرہا تھا،،،،

زرجان کے آنسو خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے،،، جب اچانک کسی خیال کے احساس سے وہ چونکی تھی،،،

اتنا ٹائم ہوچکا تھا،،، مگر عنائشہ اُسے کہیں دیکھائی نہیں دی تھی،،،،

"عنائشہ کہاں ہے،،،،؟؟؟؟"

زرجان کو اُس کے آخری الفاظ یاد آتے بُری طرح فکرمند کر گئے تھے،،، وہ اپنی بیسٹ فرینڈ کی رگ رگ سے واقف تھی،،،، اُسے کسی شدید گڑبڑ کا احساس ہوا تھا،،، تبھی اُس نے بے تابی سے اندر داخل ہوتی ملازمہ سے پوچھا تھا،،،،

ملازمہ کے بتانے پر کہ وہ بیماری کا کہہ کر ڈرائیور کو اپنے ساتھ یاسپٹل لے کر گئی ہے،،،

زرجان کا دل چاہا تھا عنائشہ کی جانب سے اپنی اِس لاپرواہی پر اپنا سر پیٹ لے،،،

"یا اللہ جی پلیز وہ پاگل لڑکی ٹھیک ہو،،، یہاں کے روایتوں میں جکڑے سنگدل مردوں کے ہتھے نہ چڑھ جائے وہ،،، آنٹی تو اُسے یہاں آنے ہی نہیں دینا چاہتی تھیں،،، اب میں کیا جواب دوں گی،،،"

زرجان جو پہلے اپنے غم پر نڈھال سی تھی،،، عنائشہ کی ٹینشن نے اُسے دوہری اذیت میں مبتلا کردیا تھا،، جو اتنا وقت گزر جانے کے بعد بھی واپس نہیں لوٹی تھی،،،

" بی بی جی،،، وہ شہری بی بی یہ کوئی کاغذ دے کر گئی ہے آپ کے لیے،،،"

ملازمہ کے چٹ آگے بڑھانے پر زرجان نے جھپٹنے کے انداز میں اُس سے چھینی تھی،،،

"میری فکر میں اب رونا شروع مت کر دینا،، تم جانتی ہو عنائشہ اعظم خان کو کوئی کچھ کہنے والا ابھی پیدا ہی نہیں ہوا،، ہاں مگر میں ضرور تمہارے اُس مسٹر لور دل شیر کی عقل ضرور ٹھکانے لگا کر آؤں گی،،، جو اپنی محبت کے حوالے سے اتنا بے خبر ہے،،،، اب

رونا بند کرو،،، تمہاری یہ دوست ایسے ہی کسی ایرے غیرے سے تمہاری شادی نہیں ہونے دے گی،،،،"

عنائشہ کا لکھا ختم ہوچکا تھا،،، جس کے ساتھ ہی عنائشہ کی فکر اور اُس کی محبت میں کئ آنسو ٹوٹ کر زرجان کے گالوں سے پھسلے تھے،،،،

جب اُسی لمحے دھاڑ کی آواز کے ساتھ اُسے اپنی اماں جان اندر آتے دیکھائی دی تھیں،،،

"کیا ہوا اماں جان؟؟؟؟"

زرجان اُس کے چہرے کا فق پڑتا رنگ دیکھ جلدی سے اُن کے قریب آئی تھی،،،،

"جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا،،، کسی نے سردار سائیں کے سامنے اِس خبر کی مخبری کردی ہے،،، اُنہوں نے شدید غصے میں تمہارے بابا اور اِس علاقے کے سرپنچ کو طلب کیا ہے،،، میرا رب میرے بچے کو محفوظ رکھے،،،، تم خوش ہوجاؤ بچ گئی ہو تم،،،،"

اُس کی ماں عجیب سے انداز میں اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتیں وہاں سے نکل گئی تھیں،،، زرجان نے تلخی سے آنکھیں میچ لی تھی،،، اِس ترقی یافتہ دور میں ابھی بھی کچھ خاندان

ایسے موجود تھے جن کے لیے بیٹے اب بھی بیٹیوں سے بہت پہلے آتے تھے،،، جن کے لیے بیٹے سو گناہ کرنے کے باوجود اُن کے غرور کا باعث تھے،،،،، اور بیٹیاں نام روشن کرنے اور عزت بڑھانے کا باعث ہونے کے باوجود اُن کے لیے پرایا دھن ہی رہتی تھیں،،،،،

"عنائشہ یہ کیا کیا تم نے،،،،،؟؟؟ تم جانتی نہیں ہو انجانے میں تم نے کتنے دشمن پیدا کر لیے ہیں اپنے گرد،،،،، یا اللہ جی پلیز میری دوست کی حفاظت کیجیئے گا،،،"

زرجان جانتی تھی اُس کا بھائی تو کسی نہ کسی طریقے سے بچ جائے گا،،،، مگر عنائشہ یہاں کے لوگوں میں الجھ کر ضرور اپنا بہت بڑا نقصان کروا بیٹھے گی،،،،،،

وہ اپنی زندگی اور محبت دونوں بچ جانے پر پوری طرح خوش بھی نہیں ہو پا رہی تھی،،،، کیونکہ اُس کی عزیز از جان دوست اُسے بچانے کے چکر میں خود کو مصیبت میں ڈال چکی تھی،،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ میری مرضی کے بغیر یہاں سے نہیں جا سکتیں سردارنی صاحبہ،،،،،"

ذاکوان کے ٹھنڈے ٹھار بے لچک لہجے میں حکم صادر کرنے پر عنائشہ نے جھٹکے سے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،،،، سردارنی لفظ پر اُس کی سانسیں اٹک چکی تھیں،،،،،

اُسے اپنی ماں کے کہے الفاظ یاد آتے ہی خطرے کی گھنٹیاں اپنے اردگرد بجتی محسوس ہوئی تھیں،،، وہ اِس حسین محل اور اِس خوبرو شہزادے کی باندی کسی قیمت پر نہیں بننا چاہتی تھی،،،، مگر اِس شہزادے کا غرور اور نڈر انداز اُسے اچھے باور کروا رہا تھا کہ ہر جگہ کی طرح یہاں اُس کی نہیں چلنے والی تھی،،،،

"آر یو اِن یور سینسز مسٹر سردار،،،،،، میرا نام عنائشہ اعظم خان ہے،،،، یہ سردارنی وردانی نہیں ہوں میں کسی کی،،،، اور نہ آپ کی ملازمہ جو آپ کا آرڈر فالو کروں،،،، اِس لیے شرافت سے مجھے جانے دیں اِس میں آپ کی اور آپ کے اِن محل والوں کی بھلائی ہے،،،ورنہ میری ماما آپ سب کو نہیں چھوڑیں گی،،،،،"

عنائشہ جو کہ ذاکوان سے فاصلے پر جاکھڑی ہوئی تھی،،، وہاں سے اپنی ہمت دیکھاتی اُنگلی اُٹھا کر بولی تھی،،،،

جبکہ اُس کے آخری جملے پر ذاکوان جتوئی نے مضحکہ خیز انداز میں قہقہ لگاتے اُس کی نادانی پر اُس کا مذاق اُڑایا تھا۔۔۔

عنائشہ نے گھورتی نگاہوں سے اِس گھمنڈی شہزادے کو دیکھا تھا،،، جس پر اُس کی کسی بات کا اثر ہی نہیں ہورہا تھا،،، بلکہ اُلٹا وہ اُس جیسی کانفیڈنس کوئین کو اچھا خاصہ نروس کرچکا تھا،،،

"جو خود رات کے اندھیرے میں یہاں سے فرار ہوئی ہو وہ تمہیں مجھ سے بچانے بھلا کیسے آسکتی ہے،،،، اینی ویز میرا وقت بہت قیمتی ہے،،،، جو اِن فضول باتوں میں میں بالکل بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا،،، ابھی ایک گھنٹے بعد میری دلہن بننے کے لیے تیار ہوجاؤ۔۔۔ ہماری رخصتی آج ہی ہوگی،،، میں تم جیسے لوگوں کو مزید مہلت دینے کے حق میں بالکل بھی نہیں ہوں،،،،،"

ذاکوان جتوئی اپنے مخصوص مغرورانہ لہجے میں عنائشہ کے سر پر بم پھوڑتا اُس کی جانب سے رُخ موڑ گیا تھا،،،، عنائشہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس گھمنڈی شہزادے کو دیکھا

تھا،،،، جس کا انداز اُس کے لیے کافی حقارت لیے ہوئے تھا،،،، عنائشہ کو اک دم اِس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی،،،،،

جسے اپنی اِس ریاست کا کچھ زیادہ ہی غرور تھا،،،،،

یہ کس رخصتی کی بات کررہا تھا؟ عنائشہ بُری طرح اُلجھ چکی تھی،،،،

اِس سے پہلے کے وہ ذاکوان سے کچھ پوچھتی اُسی لمحے دو ملازمائیں اندر داخل ہوئی تھیں،،،،

جو بھاری بھرکم لباس پہنے اپنے علاقائی حلیے میں ملبوس تھیں،،،

"مگر یہ،،،،،"

عنائشہ نے کچھ کہنا چاہا تھا،، مگر ذاکوان کی بات نے اُسے بیچ میں ہی خاموش کروا دیا تھا،،

"اِنہیں لے جائیں،،، اور سردار ذاکوان جتوئی کی دلہن کے معیار کے مطابق تیار کردیں،،،،
"

ذاکوان کے کہنے پر ملازمائیں سر اثبات میں ہلاتیں عنائشہ کی جانب بڑھی تھیں،،،

"واٹ ربش،،، یہ سب کیا مذاق ہے؟؟؟ رخصتی کیسی جب میرا کسی سے کوئی نکاح ہوا ہی نہیں،،، مجھے اِس گاؤں کی عام سی لڑکی سمجھنے کی غلطی مت کرو مسٹر سردار بہت مہنگا پڑے گا تمہیں یہ سب،،،،"

عنائشہ ملازمہ کا ہاتھ اپنے بازو سے دور جھٹکتی غصے بھرے لہجے میں ذاکوان پر چلائی تھی،،،،، ذاکوان نے سپاٹ چہرے کے ساتھ ایک نظر اپنی طرف اُٹھی اُس کی اُنگلی کی جانب دیکھا تھا،،،،

اور اگلے ہی لمحے اُس کی اُسی اُنگلی کو اپنی اُنگلی میں قید کرکے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،،، عنائشہ اُس کی اِس حرکت کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی،،،، اُس کے ہاتھ سے شال چھوٹ کر زمین بوس ہوئی تھی،،،،،

ہمیشہ دوپٹے کی پرواہ نہ کرنے والی اِس وقت مقابل کے سامنے چادر گر جانے کے احساس سے کانپ اُٹھی تھی،،،،، سردار ذاکوان جتوئی کی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا جو عنائشہ کو بُری طرح پزل کررہا تھا،،،، اپنی مرضی کے خلاف جانے والوں کا منہ توڑ دینے والی اِس وقت چاہنے کے باوجود کچھ بول نہیں پارہی تھی،،،،،

"جتنے آرام سے میری باتوں پر عمل کریں گی،،، آپ کے لیے اُتنا اچھا ہو گا،،،، اور نیکسٹ مجھ سے بات کرتے اپنا لہجہ درست رکھیئے گا سردارنی صاحبہ، ورنہ انجام کی زمہ دار آپ خود ہونگی،،،،،"

ذاکوان نے اُس کے گلابی گالوں کو اپنے ہاتھ کی پشت سے چھوتے دھمکی بھرے دبے دبے لہجے میں وارن کیا تھا،،، جبکہ عنائشہ تو اُس کے اِس دیدہ دلیری سے اپنے قریب آنے پر ہی شاک ہوچکی تھی،،،،

جیسا وہ سوچ رہی تھی ویسا کچھ نہیں تھا،،،، یہ یہاں کا کوئی اَن پڑھ جاہل سردار نہیں تھا،،، عنائشہ کو محسوس ہورہا تھا کہ کچھ تو ایسا ہے جس کے بارے میں وہ لاعلم ہے،،،، اُس کی ماما کا یوں سختی سے یہاں آنے سے روکنا اور اُس کے دودھیال والوں سے شدید نفرت،،، وہ اپنے دماغ میں الجھی گھتیوں کو سلجھا نہیں پارہی تھی،،،،،،،،

وہیں سردار ذاکوان جتوئی کے اگلے عمل پر اُس کی آنکھیں مزید پھٹی تھیں،،، جس نے اُس کے آگے جھک کر اُس کی شال زمین سے اُٹھاتے واپس اچھی طرح اُسے اوڑھا دی تھی،،،،،

"ساٹھ منٹ ہیں تمہارے پاس اِس سے زیادہ ٹائم لینا تمہارے لیے ہی پرابلمز بڑھا سکتا ہے،،،،،"

ایک بار پھر عنائشہ کے غصے سے پھولے لال گالوں کو اُنگلیوں کی پوروں سے چھوتے وہ وہاں سے نکل گیا تھا،،، شاید اُس سردار کو اپنی بگڑی سردارنی کے یہ روئی جیسے گلابی گال بہت پسند آئے تھے،،،، اُس کے نکلتے ہی عنائشہ نے سختی سے اپنے گالوں کو رگڑتے اِس انتہائی ناپسندید شخص کے لمس سے پاک کرنا چاہا تھا،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واہ کمال کردیا تم نے،،،، میں تو تمہیں کافی عقل مند سمجھنے لگا تھا،،، مگر نکلی نا تم وہی ایک بے وقوف، کم عقل عورت،،،، جسے کسی بات کی کوئی سمجھ بوجھ ہی نہیں ہے،،،، اپنی اکلوتی بیٹی کو اُٹھا کر اپنے اور ہمارے جانی دشمنوں کی جھولی میں ڈال دیا تم نے،،،، ہم پر زرا بھی اعتبار نہیں تھا کہ ایک بار عنائشہ بیٹی کے یہاں آنے کی خبر کر دیتی،،،،"

مہناز بیگم کے بڑے بھائی فہیم خان اُن پر بُری طرح برس رہے تھے،،، اُنہیں جیسے ہی عنائشہ کے یہاں آنے اور اُس کے سردار ذاکوان جتوئی کے ہتھے چڑھنے کی خبر ملی تھی

اُنہوں نے فوراً کال کر کے اپنی بہن کو بُری طرح لتاڑ دیا تھا،،، جو اتنا عرصہ باہر ہونے اور اپنا ایک بزنس ایمپائر کھڑا کر لینے کے باوجود اُن کے رعب میں تھی،،، جبکہ مہناز بیگم تو یہ خبر سن کر ہی کرسی پر ڈھے گئی تھیں،،، اب وہ اپنی معصوم بیٹی کو بھلا وہاں سے کیسے نکالیں گی،،، وہ اُن بے حس، احساس سے عاری، پتھر دل اور ظالم لوگوں کے حوالے نہیں کرنا چاہتی تھی اپنی بیٹی کو،،، مگر اُن کے اپنے عنائشہ کو وہاں جانے دینے والے چھوٹے سے غلط فیصلے نے اُنہیں اتنے بڑے نقصان سے دوچار کر دیا تھا،،،،،

"مجھے لگا ذاکوان کو پتا نہیں چلے گا،،،،"

بڑے بھائی کی بُری طرح جرح کرنے پر وہ ہولے سے بڑبڑائی تھیں،،،،،

"تم اچھے سے جانتی ہو بولان میں اُس سردار کی مرضی کے بغیر کوئی آ جا نہیں سکتا،،، پھر تمہیں کیسے لگا کہ وہ عنائشہ کی آمد سے بے خبر رہے گا،،،، تمہیں لگتا ہے وہ اب عنائشہ کو واپس ہمارے پاس آنے دے گا،،،، رخصتی کو حکم دے چکا ہے وہ،،، جتوئی حویلی میں بجتی شادی کی شہنائیوں کی آوازیں یہاں تک آ رہی ہیں،،،،"

فہیم خان کا بی پی شدید غصے کے عالم میں بُری طرح شوٹ کرچکا تھا،،،

ایک بار پھر سردار ذاکوان جتوئی سے ملنے والی ہار بہت کاری ثابت ہو رہی تھی خان قبیلے والوں پر،،،، جو ہمیشہ ایسے ہی پرسکون رہ کر چال چلتے اُن کو خون کے گھونٹ پینے پر مجبور کر دیتا تھا،،،،

وسیع و عریض رقبے پر پھیلی خان حویلی جس کا سرمئی رنگ ہر ایک کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے کی صلاحیت رکھتا تھا،،، یہ بولان کے ایک گاؤں میں واقع تھی جو جتوئی حویلی کے بالکل مخالف سمت تھا،،، خانوں کی یہ حویلی باقی بہت سے معاملات کے ساتھ ساتھ شانِ و شوکت میں بھی جتوئی حویلی سے کافی کم تھی،،،،

لیکن اِس حویلی میں بسنے والے مکین خود کو کسی قیمت پر جتوئی حویلی والوں سے کم تصور نہیں کرتے تھے،،، ہر معاملے میں دونوں کے درمیان مخالفت ہونا لازم تھی،،،،

اُن کا بس نہیں چلتا تھا کہ کچھ بھی کر کے جتوئی خاندان سے یہاں کی صدارتی کرسی چھین لے،،، مگر بہت کوششوں کے بعد بھی اب تک ایسا کوئی موقع نہیں مل پایا تھا اُنہیں،،،،

اُن کی ساری اُمیدیں سردار ذاکوان جتوئی کی منکوحہ اور اُن کی اکلوتی بھانجی پر لگی تھیں،،،، جسے مہرا بنا کر وہ ذاکوان کو اچھے سے ڈھول چٹا سکتے تھے،،،، مگر یہاں تو اُن کی اپنی بہن اور بھانجی کی بے وقوفی نے اُنہیں مات دے دی تھی،،،،

فہیم خان خان حویلی کے ساتھ ساتھ اپنے حصے میں آئے علاقے کے سرپنچ تھے،،،، خان حویلی میں تین خاندان آباد تھے،،،، فہیم خان اُن کی بیوی نسیمہ بیگم اور تین بچے زمان، فضہ اور علی،،،، دوسرے نمبر پر اُن کی بہن حمیدہ بیگم تھیں،،،، شوہر زاہد خان کے بیرونِ ملک مقیم ہونے کی وجہ سے وہ اپنے دو بچوں فیضان اور نیلم کے ساتھ خان حویلی میں ہی زیادہ تر پائی جاتی تھیں،،، تیسرا نمبر گلریز خان کا تھا۔۔ جن کی بیوی کی بہت پہلے ڈیتھ ہوچکی تھی،،،، اُن کا ایک ہی بیٹا تھا جابر خان،،،،، جس کا کام ہر دوسرے دن گاؤں میں کوئی نہ کوئی نیا فساد کھڑا کرنا تھا،،،،

مہناز بیگم بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں،،،، کمال جتوئی سے کی محبت کی شادی پر اُنہیں اپنے بھائیوں کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا،،،، مگر پھر بہت مشکلوں سے وہ اُنہیں منانے میں کامیاب ہوگئی تھیں،،،، یا پھر شاید جتوئی حویلی میں اپنی بہن کو

بھیجنے کے پیچھے اُن کا بھی کوئی مقصد تھا،،، جسے مہناز بیگم نے وہاں سے فرار ہو کر کمال جتوئی اور اُن کے سردار کی بے عزتی کروا کر کافی حد تک پورا بھی کر دیا تھا،،،

مگر فہیم خان اور باقی سب صرف اُنہیں بدنام ہی نہیں کرنا چاہتے تھے،،، بلکہ اُن سے شاہی کرسی چھین کر،،، ہر طرف اپنی حکومت جمانا چاہتے تھے،،، اب تک کے چلائے سارے تیر ضائع ہی گئے تھے،،، اُن کی ساری اُمیدوں کا دارومدار اُن کی بھانجی عنائشہ اعظم خان تھی،،، جس کا رہن سہن اور پہناوا اُنہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا،،، اُن پر ہوتا تو اپنی گھر کی عورتوں کی طرح عنائشہ کو بھی اِن اونچی اونچی دیواروں والی خان حویلی میں قید کر دیتے مگر سردار ذاکوان کو ٹھکانے لگانے کی خاطر وہ اپنی بہن اور بھانجی کی یہ ساری من مانیاں کھلے سے سے برداشت کر رہے تھے،،،،

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

جتوئی حویلی میں اِس وقت پوری طرح ہلچل مچ چکی تھی،،، سب خواتین تک عنائشہ کی آمد اور اچانک وقوع پذیر ہونے والی رخصتی کی خبر پہنچ چکی تھی،،، سب ہی عنائشہ کو ملنے اُسے

دیکھنے کو بے تاب تھیں،،، مگر سفینہ جتوئی کی جانب سے اِس بات کا حکم ابھی کسی کو نہیں ملا تھا،،،،

سفینہ جتوئی سمیت کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ عنائشہ یوں اچانک یہاں آسکتی ہے،،، اور ذاکوان جتوئی اپنی رخصتی کے حوالے سے ایسا غیر متوقع فیصلہ دے سکتا ہے،،،، خیر ذاکوان جتوئی کے فیصلے ہمیشہ ایسے ہی غیر متوقع ہوتے تھے،،،،، ہر گزرتے لمحے کے ساتھ جتوئی حویلی کے زنان خانے میں موجود خواتین کا اشتیاق بڑھ رہا تھا،،، اُن کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مہمان خانے میں ٹھہری اپنی سردارنی کا دیدار کرلیں،،، مگر سفینہ جتوئی کے حکم کو ٹالنے کی جرأت کسی میں بھی نہیں تھی،

"سائیں نے اُس لڑکی کو اتنا چھپا کر کیوں رکھا ہے؟؟ اُن کے معیار پر پورا اُترتی بھی ہے یا نہیں،،،، ویسے سائیں کو وہ نازیبا لباس پہننے والی ماڈرن لڑکیاں کہاں پسند ہونگی،،،،، اُنہیں تو خولہ جیسی ڈھکی چھپی رہنے والی لڑکیاں پسند ہیں،،، زیادہ دیر ٹک نہیں پائے گی یہ لڑکی ہمارے سائیں کے ساتھ،،،،"

حویلی کی زیادہ تر خواتین ایسی تھیں،،، جن کو عنائشہ کے یہاں آنے اور رخصتی کی خبر سن کر بالکل خوشی نہیں ہوئی تھی،،،، جن میں سرِفہرست گلناز بیگم تھیں،،،، جو کہیں نہ کہیں اپنی بیٹی کے حوالے سے ذاکوان کی خواہشمند تھیں،،، اور یہ تب ہی ممکن ہو سکتا تھا،، جب عنائشہ اِس حویلی میں رخصت ہوکر نہ آتی،،،، خولہ یہ خبر ملتے ہی حویلی پہنچ چکی تھی،،،، اُس کے چہرے کی اُڑی رنگت واضح تھی،،،،

اُن سب میں ایک شمیم جتوئی ہی تھیں،،، جو بے پناہ خوش تھیں،،، سفینہ جتوئی سمیت باقی سب کے چہرے کے تاثرات اُنہیں بہت مزا دے رہے تھے،،، اُن کی پوتی نے آتے ساتھ ہی سب کے چھکے چھڑا دیئے تھے،،،،

"کچھ تو خاص ہے ہی سہی میری پوتی میں جو سردار سائیں نے ایک نظر دیکھتے ہی رخصتی کا فیصلہ کر لیا،،، ویسے سننے میں یہ بھی آرہا ہے کہ عنائشہ نے جو شال اوڑھی ہوئی تھی وہ سردار سائیں کی ہی تھی،،، بلکہ سچ آپ سب نے تو اپنی آنکھوں سے دیکھا بھی،،، لگتا ہے دونوں کی پہلے بھی ملاقاتیں ہو چکی ہیں،،،،"

ہمیشہ سب کے طنز و تیر آرام سے سن لینے والی شمیم جتوئی نے بہت ہی تحمل سے بولتے اُن سب کے زخموں پر مزید نمک پاشی کردی تھی،،،

خولہ تو اچانک ہوئے اِن انکشافات پر بالکل زرد ہوچکی تھی،،، اُس کی جانب تو آج تک ذاکوان نے دیکھا تک نہیں تھا،،، شال دینا تو ناممکن سی بات تھی،،،،

"اوقات سے زیادہ خوش فہمیاں پالنا انسان کے اپنے لیے تکلیف کا باعث بنتا ہے،،،، میں اپنے پوتے کی سوچ سے بہت اچھی طرح واقف ہوں،،، وہ ایک گھر سے بھاگی ہوئی عورت کی بیٹی کو یہاں کی سردارنی تو کیا بیوی کا درجہ دینے کے حق میں بھی نہیں ہے،،،،"

سفنیہ جتوئی کو شمیم جتوئی کی بات انتہائی ناگوار گزری تھی،،، اِس لیے ہمیشہ کی طرح مہناز بیگم کا حوالہ دیتے اُنہیں خاموش کروا دیا تھا،،، شمیم جتوئی کے پاس بھی تب تک اِن طعنوں کا کوئی جواب نہیں تھا جب تک وہ اپنی پوتی سے نہ مل لیتیں،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ موبائل کان سے لگائے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتی مسلسل فون ملانے میں مصروف تھی۔۔۔۔ مگر سکرین پر آخری سانسیں لیتے سنگلز دیکھ اُس کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی،،،

"یا خدا میں کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں؟ مجھے کس بے وقوف نے مشورہ دیا تھا اِس منحوس جگہ پر آنے اور اُس کھڑ دماغ سردار سے ٹکرانے کا؟ اب میں کیا کروں گی؟"

وہ اپنے بال مٹھی میں جکڑتے بے بسی سے بولی۔ جب اُسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک دیتے تین چار ملازمائیں ہاتھوں میں بڑے بڑے تھال اُٹھائے اندر داخل ہوئیں۔

عنائشہ نے اُنہیں ایسے گھورا،، جیسے ابھی آنکھوں ہی آنکھوں میں کچا نگل جائے گی_اُن سب نے بھاری بھرکم بلوچی ڈریسز کے ساتھ لمبے لمبے گھونگھٹ لے رکھے تھے۔عائشہ کو تو اُنہیں دیکھ کر ہی کوفت محسوس ہوئی، وہ تو یہ سب پہن کر بیہوش ہی ہوجائے۔۔۔

"سردارنی سائیں ! بڑی بی بی سائیں کا حکم ہے کہ آپ یہ سب پہن کے تیار ہوجائیں۔ ابھی تھوڑی دیر بعد آپ کی سردار سائیں کے ساتھ رخصتی کی رسم کرنی ہے۔"

بڑا سا گھونگھٹ لیے ایک ملازمہ سر جھکائے بولتی حویلی کی بڑی مالکن کا پیغام دے گئی تھی۔

جسے سن کر عنائشہ مزید آگ بھگولا ہوئی تھی۔

"یہ سب ابھی اُٹھاؤ اور اپنے اُس بددماغ سردار کے منہ پر مار کے آؤ۔۔۔ نہ ہی میں اُس کی بیوی ہوں اور نہ اُس کے ساتھ رخصتی ہوگی میری۔۔۔"

عنائشہ اونچی آواز میں چلائی تھی۔۔۔ جب اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلنے پر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

سردار ذاکوان جتوئی کو وہاں آتا دیکھ عنائشہ کا دل دہک سے رہ گیا تھا۔۔ اُس رعب دار شخصیت کے مالک شخص کو دیکھ کچھ لمحوں پہلے کی اُس کی ساری بہادری جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی۔۔۔

سیاہ کلف لگے قمیض شلوار میں کریم کلر کی شال شانوں پر ڈالے۔۔۔ مضبوط کلائی میں برینڈڈ گھڑی پہنے، چوڑا سینہ، مضبوط قدو قامت، گھنی سیاہ مونچھوں اور وجیہہ تنے نقوش لیے وہ اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ عنائشہ کو خود پر حاوی ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

سردار ذاکوان جتوئی کے آتے ہی دونوں ملازمہ ویسے ہی سر جھکائے باہر نکل گئی تھیں۔۔۔ عنائشہ نے اپنے ہاتھوں کی لرزش پر قابو پاتے درزیدہ نگاہوں سے اُنہیں جاتے دیکھا تھا۔۔۔

سردار ذاکوان نے کڑی نگاہوں سے عنائشہ کے حلیے کو گھورا تھا۔۔ چست سیاہ پینٹ اور وائٹ ٹی شرٹ میں بنا دوپٹے کے سیاہ لمبے بال کھلے چھوڑے وہ کہیں سے بھی بلوچ قبیلے کی سردارنی معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

وہ مضبوط قدم اُٹھاتا اُس کے بے حد قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔ عنائشہ کو اُس کی وحشت ناک خاموشی زیادہ خوفزدہ کر رہی تھی۔۔ اُس نے پیچھے ہونا چاہا تھا، جب سردار ذاکوان نے اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

"سردارنی صاحبہ جب آپ جانتی ہیں کہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتیں تو یہ سارا تماشہ کیوں لگا رکھا ہے؟؟؟ جانتی بھی ہیں اِس کا انجام کیا ہو سکتا ہے؟"

اُس کے چہرے کے قریب جھکتے سردار ذاکوان نے سرگوشی نما انداز میں اُسے وارن کرتے اپنی گرم سانسوں سے اُس کا چہرا جھلسا کر رکھ دیا تھا۔۔

عنائشہ اُس کے انداز پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،، اُس نے دور ہونا چاہا تھا مگر ذاکوان اُس کی مزاحمت کی تمام راہیں مسدود کر گیا تھا،،،

"میں آپ کی سردارنی نہیں ہوں،،، دیکھیں آپ مجھے پڑھے لکھے سمجھدار انسان لگتے ہیں، یوں کسی کے ساتھ زبردستی کرنا شرعً اور قانوناً جرم ہے،،، میں آپ کو جانتی تک نہیں ہوں بھلا آپ کی بیوی کیسے ہو سکتی ہوں،،،"

عنائشہ نے ہمیشہ نیوز میں ہی ایسے ظالم اور جابر وڈیروں کے بارے میں سنا تھا،، جن خبروں کو وہ اکثر تو جھوٹ ہی تصور کرتی تھی،،، مگر آج اپنے ساتھ یہ سب ہوتا دیکھ اُس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی،،،

سامنے کھڑے شخص کی رعب دار پرسنیلٹی کے آگے وہ بہت مشکل سے تحمل کا مظاہرہ کرتے یہ الفاظ ادا کر پائی تھی،،

اپنی بات کے جواب میں اُسے ذاکوان کے چہرے پر ایک طنزیا تاثر نظر آیا تھا،،، اُسی کی اُس کی سیاہ مقناطیسی آنکھیں اپنا مذاق اُڑاتی محسوس ہوئی تھیں،،،،

اُس نے بنا کچھ بولے موبائل نکال کر کوئی نمبر ڈائل کیا تھا،،، عنائشہ اُس کی گرفت سے نکلنے کی سر توڑ کوششیں کرنے کے باوجود ناکام تھی،،،، اُس کی آنکھوں میں بے بسی کے

احساس سے نمی بھر گئی تھی،،، مگر سامنے کھڑا شخص اُس پر رحم کرنے کے موڈ میں نہیں تھا،،،

"مجھے بالکل اُمید نہیں تھی کہ تم میری دشمنی اپنی بیٹی سے نکالو گی،،، اُسے اپنے شوہر کے بارے میں آگاہ نہ کرکے تم نے اُسی کے لیے مشکلات بڑھائی ہیں،،، ابھی تھوڑی دیر میں ہماری رخصتی ہے،،، اپنی بیٹی کو ساری حقیقت سے آگاہ کردو،،، ورنہ مسائل تمہاری بیٹی کے لیے ہی بڑھیں گے،،،، اور ہاں اپنی بیٹی کے سامنے میرے لیے اپنے الفاظ کا چناؤ سوچ سمجھ کر کرنا،،، یہ جتنی مجھ سے نفرت کرے گی،، اذیت میں خود ہی رہے گی،،، کیونکہ اب میری قید سے اِس کے لیے کوئی چھٹکارا نہیں ہے،،،"

ذاکوان عنائشہ پر نظریں گاڑھے مہناز بیگم کو وارن کرتا فون عنائشہ کی جانب بڑھاتا اُسے اپنے حصار سے آزاد کرگیا تھا،،،،

عنائشہ نے جھپٹنے کے سے انداز میں اُس سے موبائل لیتے دور ہونا چاہا تھا،،،، جب اچانک بالوں میں کھنچاؤ پر اُس نے کراہتے پلٹ کر تلخی آمیز نگاہوں سے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،،، ابھی چند ہی لمحوں میں وہ اِس شخص سے شدید نفرت کرنے لگ گئی تھی،،،

اُسے لگا تھا اِس بگڑے ظالم وڈیرے نے اُس کے بال پکڑے ہیں مگر اپنی بالوں کی چند لٹیں اُس کے گریبان کے بٹنوں میں اُلجھی دیکھ عنائشہ کے چہرے کی سرخی میں مزید اضافہ ہوا تھا،،،

لیکن اِس شخص پر گزرے چند لمحوں میں اُسے اتنا غصہ آیا ہوا تھا کہ وہ مزید اُس کے قریب رہنا قطعی پسند نہیں کرتی تھی،،، اِس لیے اُس نے بالوں کو ایک ہی جھٹکے سے پیچھے کھینچ لیا تھا،، جس کے نتیجے میں کئی بال ٹوٹ کر ذاکوان کے بٹن میں ہی اُلجھے رہ گئے تھے،،،

ذاکوان نے خاموش نگاہوں سے اپنی سردارنی کا یہ ایٹی ٹیوڈ دیکھا تھا،، جس کے انداز میں ناپسندیدگی کی جھلک واضح تھی،،،

وہ اب کچھ فاصلے پر سکتے کے عالم میں کھڑی اپنی ماں کے کیے جانے والے انکشافات سن رہی تھی،،،، مہناز بیگم کے لبوں سے نکلنے والا ایک ایک لفظ عنائشہ پر قیامت بن کر ٹوٹا تھا،، اُسے یہ بات تو بہت پہلے سے پتا تھی،، کہ اُس کی ماں اُس کے باپ کے خاندان

والوں کو زیادہ پسند نہیں کرتیں،،،، اور اُن کی ہی زبانی اِن لوگوں کی دقیانوسی سوچ اور رہن سہن جان کر عنائشہ بھی اپنے دودھیال والوں سے کافی بدگمان رہی تھی بچپن سے،،،

مگر آج ذاکوان سے ہوئی اِس تھوڑی سی ملاقات نے اُسے اِن لوگوں کی نفرت میں بھی مبتلا کر دیا تھا،،،

"مام یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ،،،؟؟؟ اگر ایسا تھا تو آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟"

اپنی ماں کی بات سن کر اُس کی آخری اُمید بھی دم توڑ گئی تھی،،،،

شکوے بھرے لہجے میں نمی کا عنصر نمایاں تھا،،،، وہ چند لمحوں میں ہی سمجھ چکی تھی کہ یہ پیچھے کھڑا سردار اُسے کتنا ناپسند کرتا ہے،،،، جس نے ایک بار بھی اُس کا نام لینا تک گوارہ نہیں کیا تھا،،، وہ یہ شادی بھی صرف اپنی روایات نبھانے کے لیے ہی کررہا تھا،،،، اُسے اُس کی ماں نے بتایا تھا کہ یہاں کے مرد اپنی ملکیت، اپنی بیوی یا منگ کو چھوڑنا اپنی توہین سمجھتے تھے،،،،

"ابھی جو کچھ سردار سائیں کہہ رہے ہیں وہ کرتی آؤ،،، وہ شوہر ہیں تمہارے اور پورے قبیلے کے لیے انتہائی قابلِ عزت ہستی ہیں،، اُن کے احترام میں کوئی گستاخی مت کرنا،، میں تم سے ملنے آنے کی پوری کوشش کروں گی،،، اپنا خیال رکھنا،،،"

مہناز بیگم نے انتہائی مناسب الفاظ کا استعمال کرتے عنائشہ کو مزید کوئی احتجاج کرنے کا موقع دیئے بغیر کال بند کردی تھی،،، وہ اِس وقت سردار ذاکوان سے اُلجھ کر عنائشہ کے لیے مشکلات مزید بڑھانا نہیں چاہتی تھیں،،،

عنائشہ نے خالی خالی نگاہوں سے موبائل سکرین کو گھورا تھا،، چند ہی لمحوں میں اُس کی زندگی بالکل بدلنے والی تھی،، اپنی چھوٹی سے چھوٹی شے اپنی مرضی سے سلیکٹ کرنے والی،، لائف کے اتنے بڑے فیصلے میں بے بس ہوچکی تھی،،،،

"ابھی جو کچھ سردار سائیں کہہ رہے ہیں وہ کرتی آؤ،،، وہ شوہر ہیں تمہارے اور پورے قبیلے کے لیے انتہائی قابلِ عزت ہستی ہیں،، اُن کے احترام میں کوئی گستاخی مت کرنا،، میں تم سے ملنے آنے کی پوری کوشش کروں گی،،، اپنا خیال رکھنا،،،"

مہناز بیگم نے انتہائی مناسب الفاظ کا استعمال کرتے عنائشہ کو مزید کوئی احتجاج کرنے کا موقع دیئے بغیر کال بند کردی تھی،،،، وہ اِس وقت سردار ذاکوان سے اُلجھ کر عنائشہ کے لیے مشکلات مزید بڑھانا نہیں چاہتی تھیں،،،،

عنائشہ نے خالی خالی نگاہوں سے موبائل سکرین کو گھورا تھا،،، چند ہی لمحوں میں اُس کی زندگی بالکل بدلنے والی تھی،،، اپنی چھوٹی سے چھوٹی شے اپنی مرضی سے سلیکٹ کرنے والی،، لائف کے اتنے بڑے فیصلے میں بے بس ہوچکی تھی،،،،،

"تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹہ بچا ہے جلدی سے تیار ہوجاؤ،،، اور ہاں جتنا میرے خلاف جانے کی کوشش کرو گی،،، اپنے لیے مشکلات کو اُتنا ہی بڑھا دو گی،،،،"

ذاکوان چند قدموں کا فاصلہ طے کرکے اُس کے مقابل آتا اُس کی آنکھوں میں جھانک کر سکتی سے وارن کرگیا تھا،،، عنائشہ کا بس نہیں چل رہا تھا اِس سردار کا یہ خوبرو چہرا بگاڑ کر رکھ دے،،، جو اُس سے زبردستی کررہا تھا اور یہاں کوئی بھی اِس شخص کو روکنے والا نہیں تھا،،، اُس کے لیے سب سے بڑی غصے کی بات ہی یہی تھی کہ وہ کچھ کر نہیں پا رہی تھی،،،،

"مجھ سے یہ زبردستی بہت مہنگی پڑے گی آپ لوگوں کو،،،،"

اُس نے انتہائی ناگواری بھری نگاہوں سے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،، مگر اِس بار نہ چاہتے ہوئے بھی اُس نے اپنا لہجہ پہلے سے بہتر رکھا تھا،،

لیکن اُس کی بات پر مقابل کے چہرے پر اپنا مذاق اُڑاتے استہزایہ تاثرات دیکھ عنائشہ مزید تپ گئی تھی،،، جو بنا کچھ بولے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اُس کا گال چھوتے وہاں سے نکل گیا تھا،،،

اُس کی حرکت پر عنائشہ کا چہرا مزید لال ہوا تھا،،،

"بہت غلط کررہے ہو تم لوگ میرے ساتھ،، مگر شاید ابھی جانتے نہیں ہو کہ عنائشہ اعظم خان کیا کیا کر سکتی ہے،،،، تمہارا یہ غرور توڑ کر تمہارا جینا نہ حرام کردیا تو میرا نام بدل دینا سردار صاحب،،،،"

عنائشہ سختی سے اپنا گال رگڑتی تپے ہوئے لہجے میں بڑبڑائی تھی،، اُسے یہاں آنے کا پچھتاوا بالکل نہیں تھا،، کیونکہ ایسا کرکے وہ اپنی دوست کی زندگی تو محفوظ کرچکی تھی،،،

لیکن یہاں آکر جس مصیبت میں وہ پڑ چکی تھی یہاں سے نکلنا اُس کے لیے کافی مشکل ہونے والا تھا،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

حویلی کا زنان خانہ اِس وقت رنگوں و بو سے سجا ہوا تھا،، حویلی کی ہر تقریب کی طرح اِس وقت بھی ہال کمرے کی ایک ایک شے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا،، اور سامنے ہی بڑے سے تخت پر دلہن دلہا کے بیٹھنے کا انتہائی شاندار اہتمام کیا گیا تھا،،

زنان خانے میں موجود تمام خواتین کا اشتیاق لمحہ بالمحہ بڑھ رہا تھا،، سب کی نگاہیں سیڑھیوں پر ٹکی ہوئی تھیں،، جہاں سے ابھی کچھ دیر میں اُن کے سردار کی بیوی اور حویلی کی نئی سردارنی نے نیچے آنا تھا،،

وہاں پر زیادہ تر چہرے اِس ناپسندیدہ منظر کو دیکھنے سے پہلے ہی حسد اور ناگواریت میں ڈوب چکے تھے،، لیکن اُن سب میں ایک چہرا ایسا بھی تھا جس سے اپنی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی،، اور وہ تھیں شمیم جتوئی،،،، جن کی اکلوتی پوتی آج اِس حویلی کی سردارنی کے عہدے پر فائز ہونے والی تھی،،،،

"خولہ وہ دیکھو،،،،"

غزالہ کی آواز پر خولہ سمیت باقی سب نے بھی سیڑھیوں کے سرے پر کھڑی سردار ذاکوان جتوئی کی دلہن کو دیکھا تھا،،،

سُرخ رنگ کے بھاری بلوچی لباس میں ملبوس وہ بمشکل ملازمین کے سہارے سیڑھیاں اُتر پارہی تھی،،، اُس نازک جان کے لیے یہ لمحے کسی عذاب سے کم نہیں تھے،، جس نے ہمیشہ ہلکی پھلکی سی ٹی شرٹ اور جینز ہی زیب تن کی تھی،،، مگر آج اپنے آپ سے بھی پانچ گنا وزنی لباس پہن کر اُس سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا،،، اُسے محسوس ہورہا تھا ابھی کہ تبھی،،،،

سفینہ بیگم کے اشارے پر پلوشہ اور انعم آگے بڑھی تھیں،،، اور اُسے تھامتے نیچے بنائے گئے تخت کی جانب بڑھ گئی تھیں،،،،

عنائشہ کا چہرا اِس وقت پوری طرح گھونگھٹ میں چھپا ہوا تھا،،، اُس کے ہولے سے کپکپاتے ہاتھ اور ملٹی کلر کے کھسوں میں مقید اُس کے دودھیا پیر ہی اِس وقت سامنے

تھے،،، ریڈ بھاری لیسوں اور روایتی پیچز سے مزین سرخ عروسی جوڑے میں لپٹا اُس کا نازک وجود اِس وقت شدید کوفت میں مبتلا تھا،، اپنے مزاج کے خلاف زرا سی بات بھی برداشت نہ کرنے والی عنائشہ کے لیے یہ سب کرنا انتہائی مشکل تھا،، مگر اِس وقت ذاکوان کی دھمکی نے اُسے مجبور کرر کھا تھا،،،

لیکن وہ اس سب کا پورا پورا حساب لینے کا ارادہ رکھتی تھی اُس سردار سے،،،،

"لگ تو کافی حسین رہی ہیں بھابھی سائیں،،،"

گلناز بیگم اور خولہ کے درمیان میں کھڑی غزالہ کی زبان میں کھجلی سی ہوئی تھی،،،، جس پر دونوں کی جانب سے ملنے والی زہریلی نگاہوں پر اُس نے فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبائی تھی،،،

"خوبصورتی سے کچھ نہیں ہوگا،،،، اصل چیز تو اِس شہری لڑکی کا رکھ رکھاؤ ہے،،، سردار سائیں کے دل میں اُترنا کتنا مشکل کام ہے مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا،،،،"

خولہ نظریں ایک پل کے لیے بھی عنائشہ کے اُوپر سے نہیں ہٹی تھیں،،، جس جگہ پر اِس وقت وہ لڑکی براجمان تھی اِس مقام کی اُس نے ہوش سنبھالنے سے لے کر اب تک خواہش کی تھی،،، وہ سردار ذاکوان کے دل اور اِس حویلی پر راج کرنا چاہتی تھی،،، جس کے لیے اُسے ہر حال میں عنائشہ اعظم خان کو اپنے راستے سے ہٹانا تھا،،،

سفینہ جتوئی اور یاسمین جتوئی رسم کرنے کے لیے سب سے پہلے عنائشہ کی جانب بڑھی تھیں،،،، رسم کے مطابق ہزار کے بہت سارے نوٹ اُس کے اُوپر سے وارتے اُنھوں نے ایک طرف کھڑی ملازمہ کو تھمائے تھے،،،

اور آگے کو جھکتے عنائشہ کا گھونگھٹ ہٹا دیا تھا،،، جس کے ساتھ ہی ہال میں موجود خواتین کو سانپ سونگھ گیا تھا،،، جتوئی حویلی کی نئی سردارنی اپنے مقام کے ساتھ ساتھ حُسن میں بھی باکمال تھی،،،،

عنائشہ نے سر نہیں اُٹھایا تھا مگر بنا دیکھے بھی وہ سب کی ستائشی نگاہیں نوٹ کر سکتی تھی،،،،

"واؤ یہ تو بہت پیاری ہیں،،،، بالکل سائیں کے ٹکر کی،، اور سنا ہے تعلیم میں بھی اُن کے برابر ہیں،،،،"

غزالہ کو عنائشہ کچھ زیادہ ہی پسند آئی تھی،،، اِس لیے ماں اور خولہ کی گھوریوں کے باوجود باز نہیں آئی تھی،،، غزالہ کا مزاج اپنی ماں اور بہن سے کافی مختلف تھا،، اُسے حویلی کے زنان خانے میں خواتین کی آپس میں پلتی اِن دشمنیوں میں بالکل بھی انٹرسٹ نہیں تھا،،، وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش رہنے والی عام سی لڑکی تھی،،، اور نارمل لائف گزارنے کی خواہش مند تھی جو اِس حویلی میں تو اُسے ناممکن ہی لگتی تھی،،،،

"ماشاء اللہ اللہ نظرِ بد سے بچائے میری پوتی کو،،،، بہت پیاری لگ رہی ہو،،،، سردار سائیں کی بیوی اور اِس حویلی کی سردارنی تمہارے علاوہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی،،،،"

شمیم جتوئی نے عنائشہ کی پیشانی چومتے ایک طرف کھڑی گلناز بیگم کی جانب دیکھتے کافی جتاتے ہوئے لہجے میں کہا تھا،،، جس پر وہ شدید غصے کے عالم میں جل بھن کر رہ گئی تھیں،،، اُن کا بس نہیں چل رہا تھا اِن دونوں دادی پوتی کو ایک ساتھ اُٹھا کر اِس حویلی سے باہر پھینک دیں،،،

عنائشہ نے کافی حیرانی سے سر اُٹھا کر اپنے سامنے کھڑی ہستی کو دیکھا تھا، اب تک جتنی خواتین بھی اُسے مل چکی تھیں،، اُسے سب کا انداز انتہائی بناوٹی لگا تھا،، مگر شمیم جتوئی جس محبت سے اُسے ملی تھیں وہ سمجھ گئی تھی کہ یہی اُس کی سگی دادی ہیں،،،

"دادو کیسی ہیں آپ؟؟؟؟،،،،"

عنائشہ بنا اپنے دلہناپے کا خیال کیے اُن کے گلے میں باہیں ڈالے محبت سے ملی تھی۔۔۔ شمیم جتوئی تو اُس کے اِس والہانہ انداز پر نہال ہوئی تھیں،، اُن کی پوتی نے اُنہیں پہچان لیا تھا،، جبکہ ایک طرف بیٹھیں سفینہ جتوئی نے انتہائی ناگواریت سے یہ منظر دیکھا تھا،،

"بہو یہ سب بعد میں کرلینا،، ابھی سردار سائیں آنے والے ہیں،، اُنہیں یہ سب پسند نہیں ہے،،،"

سفینہ جتوئی کے سخت اور کھردرے لہجے پر شمیم جتوئی خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی تھیں،، جبکہ عنائشہ کو اُن کا یہ ٹوکنا انتہائی ناگوار گزرا تھا مگر شمیم جتوئی کے اشارہ کرنے پر وہ خاموش ہی رہی تھی،،،

اُسے اِس وقت شدید ٹھنڈ لگ رہی تھی،،، اُسے محسوس ہورہا تھا کہ اِس ٹھنڈ میں اور جس طرح گدھوں کی طرح اُسے لادا گیا تھا،،، اُس نے ابھی بے ہوش ہوکر گر جانا تھا،،، اُسے ویسے ہی بہت ٹھنڈ لگتی تھی اور اِس وقت تو وہ شدید زہنی دباؤ کا شکار بھی تھی،،،،

اردگرد موجود خواتین اُس کا لرزنا کانپنا اچھے سے نوٹ کررہی تھیں،،، مگر دل میں موجود نفرت کے زیرِ اثر وہ اِس بات کو صاف طور پر اگنور کیے ہوئے تھیں،،،، پورے ہال میں ہیٹر لگا کر حرارت کا پورا انتظام کیا گیا تھا،،،، مگر عنائشہ کو ہمیشہ سے بہت زیادہ ٹھنڈ لگتی تھی،،، آج بھی ایسا ہی ہورہا تھا،،، اُس کا کانپ کانپ کر بُرا حال ہوچکا تھا،،،، وہ یہاں کیس کس ہیلپ کے لیے بول بھی نہیں سکتی تھی،،، اِس لیے ضبط کیے بیٹھی رہی تھی،،،

"سردار سائیں آرہے ہیں،،،،"

ملازمہ کی پکار پر وہاں موجود تمام خواتین الرٹ ہوئی تھیں،،، اور کچھ نے نامحرم ہونے کی وجہ سے اپنے چہرے بھی ڈھک لیے تھے،،،، عنائشہ ناگواری سے پہلو بدلنے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی،،،،

جب کچھ لمحوں بعد اُس نے گھونگھٹ کے اندر سے نگاہیں اُٹھا کر اُوپر کی جانب دیکھا تھا،، جہاں وہ مغرور شہزادہ کریم کلر کے شلوار سوٹ میں سیاہ گرم شال اپنے چوڑے شانوں پر پھیلائے شاہانہ چال چلتا اندر آتے دیکھائی دیا تھا،، اُس کے ساتھ چار پانچ مرد اور بھی موجود تھے،،، جنہیں نے عنائشہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی،،،،

ذاکوان نے ایک کے بعد دوسری نگاہ عنائشہ پر نہیں ڈالی تھی،،،، جسے نوٹ کرتے خولہ سمیت باقی بہت سی خواتین کے دل میں بھی ٹھنڈک سی اُتر گئی تھی،،،

ذاکوان کے اپنے قریب آکر بیٹھنے پر عنائشہ نے غصے سے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں،،، یہ شخص اُسے اِس وقت دنیا کا سب سے ناپسندیدہ ترین انسان لگ رہا تھا،، وہ ہلکا سا دور کھسکی تھی،،،، جو بات ذاکوان سمیت باقی سب نے بھی نوٹ کی تھی،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مہنار بیگم خان حویلی پہنچ چکی تھیں،،، اُن کا بس نہیں چل رہا تھا جلدی سے جتوئی حویلی جاکر اپنی نازو میں پلی لاڈلی بیٹی کو سردار ذاکوان جتوئی جیسے سنگدل اور انا پرست جاگیردار

سے بچا کر اپنی آغوش میں لے لیں،،، مگر وہ ایسا چاہ کر بھی نہیں کر سکتی تھیں کیونکہ جتوئی حویلی تک پہنچ پانا اتنا آسان نہیں تھا،،،

عنائشہ جو اپنی نادانی میں یہی سمجھ رہی تھی کہ وہ خود اپنی مرضی اور ہوشیاری سے جتوئی حویلی میں داخل ہوئی ہے،،، معاملہ اِس کے برعکس تھا،،،

سردار ذاکوان جتوئی ایسا چاہتا تھا تب ہی عنائشہ کے لیے حویلی کے اندر جانے کے راستے ہموار ہوئے تھے،،،

"مہناز تم جانتی بھی ہو عنائشہ بیٹی کو یہاں اکیلا بھیج کر تم نے کتنی بڑی غلطی کر دی ہے،،،، اب وہ ذاکوان جتوئی جب ساری زندگی کے لیے تمہیں اپنی بیٹی سے ملنے نہیں دے گا تب تمہیں سمجھ آئے گی کہ تم نے اپنے بھائیوں کو دھوکا دے کر، ہم سے اتنی بڑی بات چھپا کر کتنا غلط کیا ہے،،،،"

فہیم خان کا بس نہیں چل رہا تھا اپنے سامنے سر جھکائے بیٹھی بہن کو کہیں غائب کر دے،،،، جس نے اُنہیں اندھیرے میں رکھا تھا،،، جو جتوئی خاندان کے ساتھ ساتھ خان

حویلی والوں کا سایہ بھی اپنی بیٹی پر نہیں پڑنے دینا چاہتی تھیں،،، وہ جانتی تھیں دونوں طرف سے نقصان اُن کی بیٹی کا ہی ہونا تھا،، کیونکہ یہ دونوں خاندان والے عنائشہ کو مہرا بنا کر اپنی دشمنی کے لیے استعمال کرنا چاہتے تھے،، جو مہناز بیگم کسی قیمت پر نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں،،،

وہ سوچ چکی تھیں،، اُنہیں کسی بھی طرح اپنی بیٹی کو سردار ذاکوان کی قید سے رہائی دلوانی تھی،،، اُن کے فوراً یہاں پہنچنے کا مقصد بھی یہی تھا،، وہ بظاہر اپنے غصے سے پاگل ہوئے بھائیوں کی ہاں میں ہاں ملا رہی تھیں،، لیکن اندر سے وہ اپنا پلان سوچ چکی تھیں،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عنائشہ اپنے آہستہ آہستہ ساتھ چھوڑتے حواسوں کے ساتھ اُن خواتین کو نجانے کون کون سی رسمیں کرتے دیکھ رہی تھی،،، اُسے اِن ریشمی کپڑوں میں اور بنا شال کے اپنا وجود برف ہوتا محسوس ہورہا تھا،،، مگر وہاں کسی کو بھی اُس کی پرواہ نہیں تھی،،، وہ جس اٹیٹیوڈ میں ذاکوان سے دور ہوکر بیٹھی تھی،،، اب وہی اُس پر بھاری پڑ رہا تھا کیونکہ اُس کے الگ

ہو کر بیٹھنے کی وجہ سے ہی ذاکوان نہ اُس کے وجود کی کپکپاہٹ محسوس کر پا رہا تھا نہ ہی اُس کا لمحہ با لمحہ ٹھنڈا پڑتا وجود،،،

وہ اُس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا،، ذاکوان کو شروع سے یہ سب روایتی رسمیں بالکل بھی نہیں پسند تھیں،،، اِس لیے سب خواتین اُس کا موڈ خراب ہونے کے ڈر سے جلدی جلدی چند ایک رسمیں ہی کر پائی تھیں،،،

خولہ ذاکوان کی یہ بے دلی دیکھ دل ہی دل میں قہقے لگا رہی تھی،،، اُسے جس بات کا

ذاکوان اُٹھنے ہی والا تھا جب اچانک اُس کی نظر عنائشہ پر پڑی تھی،، اُس کا نڈھال پڑتا وجود وہ اُس کے گرد لپٹی بڑی سی شال کے اندر سے بھی دیکھ سکتا تھا،،،

اِس سے پہلے کے عنائشہ خود پر سے ضبط کھوتے ایک جانب لڑھکتی ذاکوان جلدی سے آگے بڑھا تھا اور عنائشہ کے نازک سرد وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں تھم گیا تھا،،، ذاکوان کو اُٹھتا دیکھ سب اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے،،،

سب کی نگاہیں بالکل ساکت و جامد سی اپنے سردار سائیں کے سینے سے لگی اُن کی سردارنی پر ٹکی ہوئی تھیں،، جو اُن کی سوچ سے بھی زیادہ نازک نکلی تھی،،، اور اِس وقت ٹھنڈ کی شدت سے بے ہوش ہوئی ذاکوان کے سینے سے لگی کھڑی تھی،،،

"جو لڑکی زرا سی ٹھنڈ برداشت نہیں کر پائی وہ اِس حویلی کے اندر چلتی سیاست کا کیسے مقابلہ کر پائے گی،،،،"

گلناز جتوئی نے نخوت بھری نگاہوں سے ذاکوان کے سینے سے لگی عنائشہ کی جانب دیکھتے کہا تھا،، ذاکوان نے اُس کا ایک جانب لڑھکتا سر تھامتے اپنے سینے سے لگایا تھا،،،

"فکر مت کرو گلناز سردار سائیں اپنی سردارنی کے ساتھ ہیں،،، وہ اُسے اِن سیاستوں اور سازشوں سے ایسے ہی بچائیں گے جیسے اِس وقت اپنی مضبوط پناہ گاہ میں سنبھال لیا ہے،،،،
"

شمیم جتوئی تو آج الگ ہی موڈ میں تھیں،،، پہلے ذاکوان کا عنائشہ کو دیکھتے ہی رخصتی کا حکم دینا اور اب یوں سب کے سامنے اپنی بانہوں میں سنبھال لینا وہاں موجود افراد کو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ حیرت کے شدید جھٹکوں سے دوچار کر رہا تھا،،،

ذاکوان نے بے تاثر نگاہوں سے عنائشہ کے گھونگھٹ میں لپٹے چہرے کو گھورا تھا،،، اور اگلے ہی لمحے اُس کے سرد وجود کے گرد اپنی گرم شال لپیٹے اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں اُٹھاتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

سب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اب تک کا حیرت انگیز منظر دیکھا تھا،،، جتوئی حویلی میں آج تک ایسی انوکھی رخصتی کبھی کسی نے نہیں دیکھی تھی،،،

ذاکوان نے بے تاثر نگاہوں سے عنائشہ کے گھونگھٹ میں لپٹے چہرے کو گھورا تھا،،، اور اگلے ہی لمحے اُس کے سرد وجود کے گرد اپنی گرم شال لپیٹے اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں اُٹھاتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

سب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اب تک کا حیرت انگیز منظر دیکھا تھا،، جتوئی حویلی میں آج تک ایسی انوکھی رخصتی کبھی کسی نے نہیں دیکھی تھی،،،

ذاکوان کو روم میں جاتا دیکھ ملازمہ نے جلدی سے دروازہ کھول دیا تھا۔

ذاکوان اُسے اُٹھائے سیدھا بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔ عنائشہ کا سر اُس کے سینے پر دھرا تھا۔ جبکہ اُس نے ایک ہاتھ کی مُٹھی سے ذاکوان کی شرٹ کندھے سے دبوچ رکھی تھی۔

ذاکوان نے چہرا موڑ کر اُس کے دلفریب نقوش کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

بے حد گلابی رنگت ٹھنڈ کی وجہ سے لال ہوچکی تھی۔ وہ ذاکوان کے سینے میں سمٹی حرارت محسوس کرنے کی کوششوں میں تھی۔ لال جوڑے میں اُس کے نام سے سجی سنوری وہ غضب ڈھا رہی تھی۔ اِس لڑکی کا پور پور ذاکون جتوئی کے لیے سجایا گیا تھا۔ مگر عنائشہ سمیت تقریباً ہر انسان ہی جانتا تھا کہ ذاکوان جتوئی کو اِس لڑکی میں زرا برابر بھی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔

ذاکوان آگے بڑھ کر اُسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔۔۔

اُسے لٹاتے وہ فوراً دور ہوا تھا، جس پر اُس کی شرٹ عنائشہ کی مُٹھی سے چھوٹی تھی۔ اور وہ ہاتھ تکیے پر جاگرا تھا۔

ذاکوان ایک گہری نگاہ اُس کے دلکش سراپے پر ڈالتا پیچھے ہٹتا دور صوفے پر جا بیٹھا تھا۔

اِس لڑکی سے اُس کا پیار کا ناطہ بالکل بھی نہیں تھا۔

"دل شیر اگلے آدھے گھنٹے میں مجھے مردان خانے میں ملو۔"

ذاکوان کا لہجہ کافی سرد تھا۔ جسے محسوس کرتے دل شیر کی حالت غیر ہوئی تھی۔ وہ جانتا تھا ذاکوان اُس پر شدید غصے میں تھا۔ اُس نے اپنی بڑی بات جو پوشیدہ رکھی تھی۔

مگر اب کیا ہوسکتا تھا۔ اپنا کیا بھگتنا بھی خود ہی تھا۔

ذاکوان اپنی شال درست کرتا اُٹھا تھا۔ جب اُس کی نظر بیڈ کے ایک کونے پر سکڑی سمٹی اپنی سردارنی پر پڑی تھی۔

کمرے میں پھیلی ہیٹر کی حرارت کی وجہ سے اب وہاں ٹھنڈ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

عنائشہ پر اُس نے دو کمبل ڈالے تھے۔ مگر اُسے اب بھی ٹھنڈ لگ رہی تھی۔

"کسی کو اِس قدر ٹھنڈ کیسے لگ سکتی ہے۔"

ذاکوان زیرِ لب بڑبڑاتا الماری سے ایک اور کمبل نکال کر اُس کے اُوپر ڈال چکا تھا۔

جس شخص کو سامنے ٹیبل پر پڑی چیزیں بھی ملازم اُٹھا کر دیتے تھے۔ وہ اپنی سردارنی کی خدمتیں کررہا تھا۔ جو بات یہاں کے ہر فرد کے لیے بالکل بھی یقین کے قابل نہیں تھی۔

کچھ دیر بعد اُسے نارمل ہوتا دیکھ وہ روم سے نکل گیا تھا۔

"میری اجازت کے بغیر اِس کمرے میں کسی کو داخل نہیں ہونے دینا۔ اور ہر پندرہ منٹ بعد جاکر چیک کرتی رہنا سردارنی سائیں کو کسی شے کی ضرورت تو نہیں ہے۔"

ذاکوان روم کے باہر تعینات ملازمہ کو ہدایت دیتا آگے بڑھ گیا تھا۔

★★★★★★★★★★★

"یہ لڑکی تو بہت شاطر نکلی۔"

گلناز بیگم کی زہریلی نگاہیں نگاہوں ذاکوان کی بانہوں میں قید عنائشہ پر تھیں۔

"اِس میں کونسا شاطر پن اماں سائیں، آپ نے دیکھا نہیں بھابھی سائیں بے ہوش ہوئی ہیں۔"

غزالہ کو اپنی ماں کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

"اب تو ماں کو بتائے گی کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط؟ فیصل کو آنے دو تمہیں تو پہلے رخصت کرتی ہوں میں۔ ماں کے علاوہ ہر ایک سے ہمدردی ہے تجھے۔"

گلناز بیگم نے غزالہ کو لتاڑتے عنائشہ کو غصہ اُس پر نکال دیا تھا۔

جبکہ خولہ ایک جانب کھڑی گم صم سی یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اُس کے اندر آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے تھے۔ بس نہیں چل رہا تھا اپنی جگہ لینے والی اِس شہری لڑکی کو اُٹھا کر حویلی سے باہر پھینک دے۔ جو اُس کے سردار پر قبضہ کر چکی تھی۔

"خولہ بی بی آپ کو سفینہ بی بی سائیں بلا رہی ہیں۔"

سفینہ بیگم دور سے ہی خولہ کا اُترا ہوا چہرا دیکھ چکی تھیں۔

"دادی جان یہ سب کیا ہے۔ آپ نے تو کہا تھا سردار سائیں اُس بھگوڑی عورت کی بیٹی کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ مگر سائیں نے تو اُسے پوری شان و شوکت سے اپنا لیا ہے۔ اب میں کیا کروں گی۔"

خولہ آنسو گراتی سفینہ بیگم کے قریب تخت پر آن بیٹھی تھی۔

"اتنی جلدی ہمت ہار گئی۔ اِس حویلی کی آب و ہوا سے واقف ہونے کے باوجود گھبرا گئی ہو۔ اِس حویلی کی سردارنی تم ہی بنو گی۔ میرا پوتا دل سے نہیں دماغ سے سوچنے والا انسان ہے۔ اُس نے یہ سب صرف اُس مہناز کو نیچا دیکھانے کے لیے کیا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ لڑکی بھی سردار سائیں کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ نفرت دیکھی ہے اُس کی آنکھوں میں میں نے۔ جس کا فائدہ صرف ہمیں ہونے والا ہے۔ تم بس اب وہی کرو گی جو میں کہوں گی۔ اور اب سے اِسی حویلی میں رہو گی۔"

سفینہ بیگم کی نگاہیں دور کھڑی شمیم بیگم پر تھیں۔ وہ اِس عورت اور اِس کی پوتی کو بھلا کیسے جیتنے دینا چاہتی تھیں۔

"سچ دادی جان؟؟ آپ سچ کہہ رہی ہیں، میں اب اِس حویلی میں رہ سکتی ہوں؟"

خولہ کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔

"ہاں۔ یہ عورت اپنی پوتی کے آنے سے بہت ہواؤں میں اُڑنے لگی ہے۔ دونوں دادی پوتی کے پر ایک ساتھ کاٹنے پڑیں گے۔"

سفینہ بیگم کے ہر ہر انداز میں شمیم بیگم اور عنائشہ کے لیے نفرت اور حقارت ٹپک رہی تھی۔

"سردار سائیں ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے کمرے سے نکلے ہیں۔ اور ملازمہ کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ کمرے میں کسی کو نہیں جانے دینا۔"

سفینہ بیگم کی بھیجی گئی ملازمہ نے فوراً اُن دونوں کے قریب آتے خبر دی تھی۔

وہاں تمام خواتین کے لیے خاص ملازمائیں رکھی گئی تھیں۔ جو اُن کے دیئے ہر حکم کی تابع تھیں۔

"دیکھ لیا۔ سردار سائیں کو اُس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تمہاری جگہ ابھی بھی خالی ہے۔"

ملازمہ کی دی خبر اُن دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔

"ٹھیک کہا آپ نے۔ سردار سائیں میرے ہیں اور آگے بھی میرے ہی رہیں گے۔"

خولہ کا مُرجھایا چہرا ایک بار پھر کھل اُٹھا تھا۔۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑی شمیم بیگم نے ناگواری سے یہ منظر دیکھا تھا۔

عنائشہ کو دیکھ وہ اتنا تو سمجھ گئی تھیں کہ اُن کی پوتی اِس حویلی کی سیاست کو برداشت نہیں کر پائے گی۔ ایسا صرف تب ہی ہو سکتا تھا جب اُسے سردار ذاکوان کی سپورٹ حاصل ہو۔ اب اُنہیں بس عنائشہ پر ذاکون جتوئی کو اپنی جانب راغب کرنے پر زور دینا تھا۔

"میری پوتی کا حُسن پہلے دن ہی تم لوگوں کو جلا کر بھسم کر چکا ہے۔ اب آگے آگے دیکھو میں کیسے تم لوگوں کو منہ کے بل گراتی ہوں۔ اس حویلی پر اب حکومت ہو گی تو صرف سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی اور اُس کی دادی شمیم جتوئی کی۔ تمہیں اب ہارنا پڑے گا سفینہ جتوئی میری پوتی ہرائے گی تمہیں۔"

شمیم بیگم کو بہت سالوں بعد آج اُمید کی کرن نظر آئی تھی۔ جسے وہ کسی قیمت پر گنوانا نہیں چاہتی تھی۔

★★★★★★★★★★

"کب سے اور کیسے جانتے ہو اُس لڑکی کو؟"

ذاکوان نے سرد و سپاٹ لہجے میں اپنے سامنے دونوں ہاتھ باندھے کھڑے دل شیر کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔

"سائیں تین سال سے۔"

دل شیر نے نگاہیں جھکائے جواب دیا تھا۔

"محبت کرتے ہو اُس سے؟"

ذاکوان نے ایک اور سوال داغا تھا۔ پورے مردان خانے میں اِس وقت اُن دونوں کے علاوہ کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

"جی سائیں۔"

دل شیر ذاکوان سے اب مزید کوئی بھی بات نہیں چھپانا چاہتا تھا۔

"شادی کرنا چاہتے ہو اُس سے؟"

ذاکوان کا لہجہ ابھی بھی ہنوز سخت تھا۔

"جی سائیں۔"

دل شیر نے بنا سر اُٹھائے جواب دیا تھا۔

"میرے کہنے پر چھوڑ سکتے ہو اُسے؟ فراموش کر سکتے ہو اُسے ؟"

ذاکوان کے اگلے سوال پر دل شیر نے جھٹکے سے سر اُٹھایا تھا۔ اُسے لگا تھا ذاکوان نے سوال نہیں پوچھا تھا بلکہ اُس کے سینے میں دھڑکتے دل پر خنجر مارتے اُسے مردہ کر دیا تھا۔

"سائیں؟"

اُس نے بے یقینی سے ذاکوان جتوئی کو دیکھا تھا۔ کیونکہ اُسے اپنے سردار سے اِس قدر سنگدلی کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی۔

"کچھ پوچھا ہے میں نے تم سے؟"

ذاکوان نے بے تاثر نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔

"سائیں آپ کی خاطر اُسے چھوڑ تو سکتا ہوں، مگر اُسے فراموش کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔"

دل شیر کے نقوش بالکل کھینچ چکے تھے، آنکھیں لال ہو رہی تھیں۔ اُس نے یہ جواب کتنی مشکل سے دیا تھا کوئی اُس کے دل سے پوچھتا۔

"مجھے تم سے یہی اُمید تھی۔ یقین کرو یہ فیصلہ تمہاری آگے کی زندگی کے لیے بہترین ثابت ہو گا۔ یہ پیار محبت کچھ نہیں ہوتا، اِس چکر میں خود کو برباد مت کرو تو ہی عقلمندی ہے۔"

ذاکوان کو دل شیر کا فیصلہ بہت پسند آیا تھا۔ سیگریٹ سلگھاتے اُس نے دل شیر کو وہاں سے جانے کا بول دیا تھا۔

جب اُسی لمحے اُس کا موبائل بجا تھا۔

"سردار سائیں آپ جو چاہتے تھے وہ ہو چکا ہے۔ اب مجھے ایک بار اپنی بیٹی سے ملنا ہے۔"

مہناز بیگم کے لہجے میں اپنی بیٹی کے لیے تڑپ واضح تھی۔ جو محسوس کرتے ذاکوان جتوئی کے دل میں سکون اُترتا چلا گیا تھا۔

"آپ اِس حویلی میں قدم نہیں رکھ سکتیں، اور جب تک میں نہ چاہوں میری بیوی سے نہیں مل سکتیں۔ آپ یوں بار بار مجھے ڈسٹرب کر کے اپنی بیٹی کے لیے مشکلات بڑھا رہی ہیں۔ اِس حویلی کے سخت قوانین سے تو واقف ہی ہیں آپ۔ اِسی وجہ سے ہی تو بھاگ کر گئی تھیں یہاں سے۔ ایسا نہ ہو آپ کی بیٹی کو بھی ویسی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑ جائے۔"

ذاکوان نے بات ختم کرتے سگریٹ کا گہرا کش لیتے دھواں فضا میں چھوڑا تھا۔

اُس کی دھمکی سن کر مہناز بیگم کو چپ سی لگ گئی تھی۔ ہر گزرتا لمحہ انہیں احساس دلا رہا تھا کہ وہ عنائشہ کو یہاں بھیج کر کتنی بڑی غلطی سرزد کر چکی ہیں۔

ذاکوان جتوئی جیسے انسان سے لڑنا اُن کے بس کی بات نہیں تھی۔

بلکہ یہاں کوئی ایسا انسان تھا ہی نہیں جو ذاکوان جتوئی کے آگے اپنی بات منوا سکے۔

ذاکوان دوسری جانب چھائی خاموشی محسوس کرتا فون بند کر گیا تھا۔

★★★★★★★★★★★★

عنائشہ نے کسمساتے آنکھیں کھول دی تھیں۔ خود پر پڑے وزن سے اُسے اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی تھی۔

کمبل سے منہ نکالتے اُس نے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لینا چاہا تھا۔ پہلے تو اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ کمبل ہٹاتی ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی تھی۔

آہستہ آہستہ گزرے تمام لمحے اُس کے زہن میں کسی فلم کی طرح گردش کرنے لگے تھے۔

جو اُس کا خون کھولا کر رکھ گیا تھا۔

"اللہ جی کہاں پہنچا دیا مجھے آپ نے۔ میں کیسے نکلوں گی اِس سائیکو سردار کے چنگل سے۔
"

عنائشہ بیڈ سے اُٹھی تھی۔ وہ بھاری بھرکم لباس ابھی بھی اُس کے وجود پر موجود تھا۔

"ایڈیٹ لوگ۔ ایسے لباس بھلا کون پہنچتا ہے۔ پوری باڈی پین کر رہی ہے۔"

عنائشہ نے جیولری اُتار کر ٹیبل پر رکھنا شروع کردی تھی۔

جب اُسی لمحے دروازے پر آہٹ ہوئی تھی۔

"سردارنی سائیں آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ آپ کو کسی شے کی ضرورت تو نہیں؟"

ملازمہ نے اندر آتے برجستہ سوال کیا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اور میرا نام عنائشہ اعظم خان ہے۔ کوئی سردارنی وردانی نہیں ہوں میں۔ ..انڈرسٹینڈ .اب جاؤ اور جاکر اپنے اُس پاگل سردار کو بلا کر لاؤ۔ بات کرنی ہے مجھے اُس سے۔"

عنائشہ اپنی جھنجھلاہٹ اور غصہ ملازمہ لر نکالتی کافی روڈ ہوئی تھی۔ ورنہ وہ ہمیشہ ملازمین کے ساتھ بہت اچھے سے پیش آتی تھی۔

"جی سردارنی سائیں۔"

وہ ملازمہ سر جھکائے جواب دیتی خاموشی سے نکل گئی تھی۔ مگر اُس کے پیچھے دروازے کے باہر کان لگائے کھڑی سفینہ بیگم کی ملازمہ کو تو جیسے ایک نئی مسالہ دار خبر مل چکی تھی۔ وہ جلدی سے یہ خبر اپنی مالکن کو سنانے دوڑ گئی تھی۔

عنائشہ خود کو جیولری اور بھاری بھرکم دوپٹے سے آزاد کیے، بالوں سے بھی پھول نکال کر اپنے گھنے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے، پیروں تک آتے بلوچی لباس میں اپنی جگمگاتی دودھیا رنگت کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

سینے پر بازو باندھے وہ مسلسل کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔ ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے روم میں اب ماحول کافی بہتر تھا۔

اِس لیے وہ بنا کسی گرم شے کے بہت سکون سے کھڑی تھی۔

جب اچانک زور دار آواز میں دروازہ کھلنے پر وہ اپنی جگہ سے اُچھل گئی تھی۔

مگر اندر داخل ہوتے ذاکوان جتوئی کو دیکھ اُس نے بہت مشکل سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ عنائشہ کو اِس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔

"مجھے کب تک یہاں قید رہنا ہے؟"

عنائشہ نے اُسے شاہانہ انداز میں صوفے پر براجمان ہوتا دیکھ مُٹھیاں بھینچ کر بہت مشکل سے خود پر قابو رکھا تھا۔

"تا عمر۔"

سیگریٹ سلگھاتے اُس نے سکون سے جواب دیا تھا۔ اور نظر اُٹھا کر ایک بھرپور نگاہ اُس کے دلکش وجود پر ڈالی تھی۔ عنائشہ اُس کی بے باک نظر پر بے اختیار خود میں سمٹی تھی۔ اُسے دوپٹے کے پاس نہ ہونے کا شدت سے احساس ہوا تھا۔

"تم بہت غلط کر رہے ہو۔ تم یہاں کے لوگوں کو یہاں تک کہ میری ماما کو بھی بلیک میل اور خوفزدہ کر کے یہ سمجھ رہے ہو کہ تم مجھے بھی ڈرا لو گے، مجھ سے جیت جاؤ گے تو بھول ہے یہ تمہاری،،، میں عنائشہ اعظم خان ہوں ہار کبھی نہیں مانوں گی۔"

عنائشہ کو اِس شخص کا غرور ایک آنکھ نہیں بھایا تھا، وہ سمجھ گئی تھی اب اُسے ہر جنگ خود ہی لڑنی تھی۔

"تو تم مجھے ہرانا چاہتی ہو؟؟"

ذاکوان نے آدھ جلے سیگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتا اُس کی جانب بڑھتے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا۔

"ہاں ! اور ایک دن ایسا کرکے رہوں گی۔"

اُسے قریب آتا دیکھ عنائشہ اندر سے لرز اُٹھی تھی۔ مگر چہرے پر خوف ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

اُس کی بات پر ذاکوان نے ایسے قہقہ لگایا تھا جیسے کسی بچے کی بچکانہ بات سن کر ہنستے ہیں۔

"تم ایک انتہائی،،،،،"

عنائشہ کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ ذاکوان جتوئی اُس کی کلائی گرفت میں لے کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

"ہاں ! اور ایک دن ایسا کرکے رہوں گی۔"

اُسے قریب آتا دیکھ عنائشہ اندر سے لرز اُٹھی تھی۔ مگر چہرے پر خوف ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔

اُس کی بات پر ذاکوان نے ایسے قہقہ لگایا تھا جیسے کسی بچے کی بچکانہ بات سن کر ہنستے ہیں،،،

"تم ایک انتہائی،،،،،"

عنائشہ کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ ذاکوان جتوئی اُس کی کلائی گرفت میں لے کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

"میں ایک انتہائی ظالم سردار ہوں۔ جس کی مرضی کے بغیر اُس کی سلطنت میں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ تم بھی یہاں وہی کرو گی جو میں چاہوں گا۔ ورنہ انجام کی زمہ دار تم خود ہوگی،،،"

ذاکوان جتوئی اُسے اپنے بے حد قریب کرتا اُس کی جانب جھکا تھا،،

"یہ مت سمجھنا سردار ذاکوان جتوئی کو تم میں زرا سی بھی دلچسپی ہے یا تمہاری خاطر مرا جارہا ہے،،،،"

ذاکوان نے اُس کے گلابی گال کو چھوتے اپنی بات مکمل کی تھی،،، جسے سن کر عنائشہ کا پارہ مزید چڑھ گیا تھا،،،،

"تو پھر کیوں آرہے ہو میرے قریب،،،، اوہ سچ میں یہ بات تو بھول ہی گئی،،، تم جیسے نام نہاد مردانہ انا رکھنے والے سردار تو ہوس کے پجاری بھی ہوتے ہیں،،، جن کے نزدیک عورت ٹشو پیپر سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی،،، ایک عورت کا حق مار کر اُس پر سوکن مصلت کردیتے ہیں،،، صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کرکے اپنی انا کو تسکین دینے کی خاطر،،، تم جیسے مردوں،،،،"

عنائشہ ابھی مزید بہت کچھ بولنا چاہتی تھی،،، اپنے اندر کا سارا غبار نکال دینا چاہتی تھی مگر ذاکوان کی اگلی حرکت اُس کو اپنی جگہ منجمند کر گئی تھی،،،

وہ اُس کے چہرے پر جھکتا اُس کے گال پر اپنا بھرپور استحقاق استعمال کرتا گہرا نشان چھوڑ گیا تھا،،،

"میں تو بھول ہی گیا تھا کہ آج ہماری سہاگ رات ہے،،، تھینکس تم نے ابھی یاد دلوا دیا،،،"

ذاکوان اُس کی لال پڑتی رنگت اور لال عروسی جوڑے میں رعنائیاں بکھیرتے سراپے کو بے باک نگاہوں سے دیکھتا اُس اندر تک لرزا گیا تھا،،

"کک کیا مطلب؟؟ تت تم ایسا کچھ نہیں کرو گے،،،"

عنائشہ سے بولنا محال ہوا تھا،، ابھی کچھ دیر جس دلیری سے وہ اُس پر الزام لگا رہی تھی وہ سب اب اُڑن چھو ہوچکی تھی،،،

"تم ہی نے تو ابھی کہا کہ مجھ جیسے ہوس پرست انسان کا یہی کام ہے،،، تو وہی کرنے لگا ہوں،،،"

ذاکوان اُس کی زرد پڑتی رنگت اور لرزتے وجود کو بانہوں میں اُٹھا چکا تھا،،،

"چھوڑے مجھے میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں،،، مم میں نے وہ سب غصے میں بولا،،، میں جانتی ہوں تم ویسے مرد نہیں ہو،،،"

عنائشہ اپنی جذبات میں آکر کہی بات پر جی بھر کر پچھتائی تھی،،،

"آریو شیور؟؟؟"

ذاکوان کو اُس کا یہ ہرنی جیسا ڈرا سہما انداز بہت مزا دے رہا تھا،،،

عنائشہ نے خاموشی کے ساتھ اثبات میں سر ہلا دیا تھا،،، جس کے ساتھ ہی ذاکوان اُسے نیچے اُتار چکا تھا،،،

"تمہیں اِس حویلی کا ہر رول فالو کرنا ہو گا،، ہمارے بیچ کیا ریلیشن ہے یہ حویلی کی کسی ملازمہ تک کے کان میں نہیں پڑنا چاہیے،،، اور سب کے سامنے تم مجھے یہاں کے باقی تمام لوگوں کی طرح سردار سائیں اور آپ کہہ کر مخاطب کرو گی،،،، یہ سب مانو گی تو فائدے میں رہو گی،،،"

ذاکوان دوبارہ صوفے پر براجمان ہوتا اُسے اپنی ساری شرطیں بتا گیا تھا،،

جسے عنائشہ فوراً مان بھی گئی تھی،،، اُسے اپنی ماما کی کہی بات یاد آئی تھی،، اِس وقت وہ پوری طرح اِس سائیکو وڈیرے کے رحم و کرم پر تھی اُسے ہر حال میں اِس کی باتیں مانی تھیں،،،،

"مجھے چینج کرنا ہے،،،،"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد عنائشہ نے اُسے دوبارہ مخاطب کیا تھا،،

جبکہ اُس کی بات پر ذاکوان نے اُسے جن نگاہوں سے دیکھا تھا وہ شرم سے پانی پانی ہوئی تھی،،،

"اللہ جی یہ شخص کتنا اُلٹا دماغ رکھتا ہے،،،"

عنائشہ دانت پیستی دل ہی دل میں اُسے گالیوں سے نواز گئی تھی،،،

"میرا مطلب میرے پاس اور ڈریس نہیں ہے،، مجھے چینج کرنا ہے،،،"

عنائشہ نے دوبارہ جملے کی تصحیح کرتے وضاحت بیان کی تھی،، اُسے اب اس شخص سے زرا بھی اِس بات کی بعید نہیں تھی کہ واقعی چینج ہی نہ کروا دے،،،،

"سامنے والی کبرڈ میں تمہارے لیے ملبوسات موجود ہیں،،،"

اُس کے اشارے پر عنائشہ حیران ہوتی الماری کی جانب بڑھی تھی،،، جسے کھولتے ہی اُس کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں،،،

وہاں بہت سارے لباس موجود تھے،،، جن میں سے آدھے بلوچی سٹائل میں تھے اور باقی شلوار سوٹ،،، عنائشہ نے تو شلوار سوٹ بھی کم ہی کبھی پہنا تھا،،، مگر اِس وقت اُسے یہ لباس غنیمت لگے تھے،،،

"مجھے میرا فون چاہیئے،،، مجھے اپنی فرینڈ سے بات کرنی ہے،،، میں اُسے بہت بڑی پرابلم میں چھوڑ کر آئی تھی،،، پلیز میری اُس سے بات کروا دو،،، مجھے اُس کی بہت فکر ہو رہی ہے،،،،"

عنائشہ نے ملتجی لہجے میں کہتے اُس سے موبائل مانگا تھا،،، مہناز بیگم سے بات کرنے کے بعد وہ اُن کی جانب سے مطمئین ہو چکی تھی،،، مگر اُسے زرجان کی فکر ستائے جا رہی تھی،،، نجانے وہ کس حال میں تھی،،،

اُسے بالکل بھی اُمید نہیں تھی کہ ذاکوان اُس کی بات مان جائے گا،،

مگر اگلے ہی لمحے ذاکوان نے پاکٹ سے اُس کا موبائل نکال کر اُس کی جانب بڑھاتے اُس کی سوچ کو بالکل غلط قرار دے دیا تھا،،

"اگر اِس موبائل کا غلط استعمال کیا گیا تو۔۔۔"

ذاکوان نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔ وہ اُسے مہناز بیگم اور اپنے خاندان والوں سے بات کرنے سے سختی سے منع کرچکا تھا۔۔

عنائشہ بظاہر تو اُس کی بات مان چکی تھی مگر اِس پر آگے چل کر عمل کرنے کا اُس کا کوئی ارادہ نہیں تھا،،

★★★★★★★★★

"زری تم ٹھیک ہو،،، تمہاری شادی رکوا دی گئی نا،،،؟؟"

عنائشہ کل سے ٹرائے کر رہی تھی مگر اُس کا زرجان سے رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

آج بھی صبح ناشتے کرنے سے بھی پہلے اُس نے زرجان کا نمبر ڈائل کیا تھا جو پہلی بیل پر ہی ریسیو کر لی گئی تھی،،،،

عنائشہ نے اُس کی بجھی بجھی سی آواز سنتے ہی بے چینی سے پوچھا تھا،،،

"ہاں رُک گئی یہ شادی۔ مگر تم۔۔۔ تمہارے ساتھ جو ہوا مجھے وہ سب پتا چلا ہے۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ میری وجہ سے تمہیں وہ سب برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔"

زرجان اُس کی آواز سنتے ہی رو دی تھی۔۔۔

جبکہ اُس کی شادی رُک جانے کا سن کر عنائشہ کے دل میں سکون اُتر گیا تھا۔۔۔

"اوہ ہو تم میری فکر مت کرو۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اور بہت جلد اِس سردار کی عقل بھی ٹھکانے لگا دوں گی۔۔۔ تم مجھے بس اتنا بتاؤ اب تم پریشان تو نہیں ہو نا۔۔۔ اور تمہارے اُس لور بوائے نے رشتے کی کوئی بات چلائی تمہارے گھر والوں کے ساتھ۔۔۔؟؟"

عنائشہ اُس کی آواز میں گھلی پریشانی نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

اُس کی پوچھنے کی دیر ہی تھی جب دوسری جانب بیٹھی زرجان پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"زری کیا ہوا ہے؟؟؟ تم رو کیوں رہی ہو؟؟ وہاں کیا ہوا ہے جلدی بتاؤ،،، مجھے ٹینشن ہورہی ہے،،،،"

عنائشہ کا دل چاہا تھا اُڑ کر اپنی بیسٹ فرینڈ کے پاس پہنچ جائے،،،،

"وہ اب کبھی مجھ سے شادی نہیں کریں گے،،، اُنہوں نے مجھ سے محبت کا رشتہ بھی ختم کردیا ہے،،،، تم ٹھیک کہتی تھی یہ محبت بہت رسوا کرتی ہے،،، اِن راستوں پر چلنا ہی نہیں چاہیئے،،"

زرجان ہچکیوں کے بیچ بولتی عنائشہ کو مزید پریشان کرگئی تھی،،،

"دیکھو زری،،، ریلیکس ہوجاؤ،،، پانی پیو اور تحمل سے مجھے ساری بات بتاؤ،،، آخر ہوا کیا ہے؟؟؟ مجھے اِس طرح تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آرہی،،،،"

عنائشہ کا ضبط جواب دے چکا تھا،،،

"دل شیر نے بولا ہے وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے،، اور اب آگے ہم دونوں کے بیچ محبت کا رشتہ بھی ختم ہو چکا ہے،،، اُنہوں نے مجھ سے سارے تعلق توڑ دیئے ہیں،،،،"

زرجان کا مسلسل رونے کی وجہ سے گلا بیٹھ چکا تھا،،

"واٹ،،، مگر وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے،،، تمہارے مطابق وہ تو تم سے محبت نہیں کرتا تھا؟؟؟"

عنائشہ کو یہ بات سن کر دل شیر پر بہت غصہ آیا تھا،،

"ہاں محبت تو وہ اب بھی کرتے ہیں،،، مگر تعلق ختم کرنے کا فیصلہ اُنہوں نے مجبوری میں کیا ہے،،،"

زرجان آنسو کے درمیان بولی،،،

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟؟؟ ایسی کیا مجبوری ؟؟"

عنائشہ کا دماغ پوری طرح سے اُلجھ چکا تھا،،

"سردار سائیں نہیں چاہتے کہ ہم دونوں کی شادی ہو،، اور دل شیر ہمیشہ سے وہی کرتے آئے ہیں جو سردار سائیں نے اُنہیں کہنے کو کہا ہے،،، وہ اب اُن کے کہنے پر مجھے چھوڑ چکے ہیں،،،"

زرجان کی بات سن کر عنائشہ کا غصے سے بُرا حال ہوا تھا،،،،

"یہ کیا نان سینس ہے،،، یہ سائیکو سرداد ہوتا کون ہے کسی کی لائف کے فیصلے کرنے والا،،، اور کیسی محبت ہے اُس دل شیر کو تم سے،،،، جو کسی کے بھی کہنے پر یوں ہی چھوڑ دے گا،،، تم اُس جیسے بزدل مرد کے لیے کیوں رو رہی ہو،،، ایسے مرد کم از کم محبت کے قابل تو بالکل بھی نہیں ہوتے،،،،"

عنائشہ کو ذاکوان کے ساتھ ساتھ دل شیر پر بھی بہت غصہ آرہا تھا،، جس نے اتنی آسانی سے اپنی محبت کو قربان کردیا تھا،،،

"میں بہت محبت کرتی ہوں اُن سے،،، وہ میرے ساتھ ایسا کیسے کرسکتے ہیں،،؟؟؟ میں اُنہیں کبھی معاف نہیں کروں گی،،،"

زرجان کی حالت دیکھ عنائشہ کی آنکھیں بھی بھیگ چکی تھیں،،،

کال ڈسکنکٹ ہوچکی تھی،،،، مگر عنائشہ کا پورا چہرا بھیگ چکا تھا،،،، اُس کی لائف میں اب تک زرجان اور اُس کی ماما سب سے امپورٹنٹ رہی تھیں،،،

اِن کے سوا اُس کے پاس کوئی رشتہ نہیں تھا،،، اور زرجان کو تکلیف میں دیکھ اُس کی اپنی حالت غیر ہوچکی تھی،،،،

وہ اپنے رشتوں کی خاطر کچھ بھی کرسکتی تھی،،، اور اب آگے کرنے والی بھی تھی،،،

اُس نے موبائل ٹیبل پر رکھتے بیڈ کی جانب دیکھا تھا،،،

ذاکوان رات بھر روم میں آیا ہی نہیں تھا،،، نہ ہی صبح سے وہ کمرے سے نکلی تھی کہ باہر کے حالات پتہ کر سکتی،،،،،،

ملازمہ نے ہی اندر آکر بیڈ شیٹ ٹھیک کرکے اُس کے کپڑے نکال دیئے تھے،،، جو کہ ایک بلوچی فراک تھا،،،

عنائشہ اب ایسا کوئی بھی لباس پہننا افورڈ نہیں کرسکتی تھی،،،

اِس لیے وہ لباس اُٹھاتی الماری کی جانب بڑھی تھی،،، جب اُسی لمحے دروازے پر آہٹ ہوئی تھی،،،

"آجائیں،،"

عنائشہ کی جانب سے اجازت ملنے پر ملازمہ نے نظریں جھکائے اندر قدم رکھا تھا،،،

"سردارنی سائیں،،، بڑی بیگم سائیں آپ کو نیچے ناشتے پر بلا رہی ہیں،،، سب لوگ آچکے ہیں آپ کا ہی انتظار ہے،،،،"

ملازمہ کی اطلاع پر عنائشہ نے الماری میں سر ڈالتے کوئی مناسب سا ڈریس ڈھونڈنا چاہا تھا،،

"سردارنی سائیں،، آپ حکم کریں آپ کو کیا چاہیے میں ڈھونڈ دیتی ہوں آپ کو،،،،"

ملازمہ اُسے کام کرتا دیکھ فوراً آگے بڑھی تھی،،،

"ارے نہیں،،، مجھے اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے یوں دوسروں کی مدد کی ضرورت نہیں ہے،،، میں کرلیتی ہوں،،،،، تمہارا نام کیا ہے ویسے،،،"

عنائشہ کو وہ بھاری بھرکم فراک میں بڑی سے شال کو سر پر لے کر اُس کا ایک پلو ہونٹوں میں سجائے کھڑی سانولی سی لڑکی بہت اچھی لگی تھی،،،

کل سے اُس نے اِسے ہی اپنے آس پاس دیکھا تھا،،

"سردارنی سائیں میرا نام شبنم ہے،،، مجھے آپ کی خاص ملازمہ کے طور پر سردار سائیں نے رکھا ہے،،، میں یہیں قریبی گاؤں کی ہوں،،،،"

شبنم کے انداز سے لگ رہا تھا کہ اُسے اپنی سردارنی بہت پسند آئی ہے،،، اس لیے وہ تفصیل سے جواب دیتے بولی،،،

"ہممہ نائس نیم،،،، کب سے کام کررہی ہو یہاں،،،؟؟"

عنائشہ الماری سے ایک پیچ کلر کا شیفون کا ڈریس نکالتے واپس پلٹی تھی،،،

اُسے اتنے سارے ڈریسز میں یہ نفیس سے کام والا سوٹ پسند آیا تھا،،،

"دو سال سے،،، میری اماں بھی یہیں کام کرتی ہے اور بڑی بہن بھی،،،، لیکن یہاں کی سو کے قریب ملازماؤں میں سے سائیں نے آپ کی خدمت کے لیے صرف مجھے چنا ہے،،،،"

شبنم آخری بات بولتے فخریہ انداز میں بولی تھی،،،

جس پر عنائشہ دھیرے سے مسکرا دی تھی،،،

"اتنی ساری ملازمائیں کرتی کیا ہیں یہاں،،،، کیا اِس حویلی کے لوگ کوئی کام بھی اپنے ہاتھوں سے نہیں کرتے،،،،،؟؟؟"

عنائشہ کو ملازماؤں کی تعداد جان کر بہت زیادہ حیرانی ہوئی تھی،،،،

"جی سردارنی سائیں یہاں سب خواتین کے لیے الگ سے ملازمہ رکھی گئی ہے،،،،"

شبنم اُس کی ہر بات کا جوش و خروش سے جواب دے رہی تھی،،،

"اچھا باقی سب تو ٹھیک ہے،،، مگر میرا نام عنائشہ ہے،،، مجھے اِسی نام سے پکار لو،،، مجھے اچھا لگے گا،،،"

عنائشہ ہر بات کے ساتھ یہ ایک ہی خطاب سن کر اُکتائے ہوئے لہجے میں بولی،،،

"جی،،، وہ سردار سائیں اور،،، بڑی بیگم سائیں،،، ناراض ہونگے،،،،"

شبنم اُس کی بات سن کر پریشان سی ہوئی تھی،،،

"اچھا چلو ٹھیک ہے،،، تم رکو میں چینج کر کے آتی ہوں،،،،"

عنائشہ اُسے مشکل میں پڑتا دیکھ جلدی سے بولتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

"حویلی کے ہر انسان کو ڈرا کر رکھا ہوا ہے سائیکو سردار نے،،، اب تو تمہاری یہ اکڑ توڑ نہ دی تو میرا نام بھی عنائشہ اعظم خان نہیں،،،،"

عنائشہ دانت پیستی تصور میں سردار ذاکوان جتوئی سے مخاطب تھی،،، زرجان کی آنکھ سے گرا ایک ایک آنسو اُس کے دل پر رقم تھا،،، جس کا حساب وہ سردار اور اُس کے دل شیر سے لے کر رہنے والی تھی،،،

★★★★★★★★★★

ڈرائینگ روم میں اِس وقت حویلی کی تمام خواتین موجود تھیں،،، ناشتے کے وقت خواتین ایک ساتھ ہی کھاتی تھیں،،، جبکہ مرد حضرات اپنی مرضی سے الگ الگ اوقات میں ناشتہ کرتے تھے،،،

حویلی میں صرف رات کے کھانے پر تمام افراد ایک ساتھ جمع ہو کر کھانا کھاتے تھے،،، جس میں ملازمین گھن چکر بن کر رہ جاتے تھے،،،،

رات کے وقت ڈائینگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر ذاکوان جتوئی ہی بیٹھتا تھا، جبکہ باقی کھانے کے دو اوقات میں یہ جگہ سفینہ بیگم کی ہوئی تھی،،

مگر اب وہ کرسی سردارنی عنائشہ کے نام لگ چکی تھی،،، آج بہت سالوں بعد جاکر سفینہ بیگم کو اِس کرسی کو چھوڑنا پڑا تھا،،، جس بات نے اُن کے اندر آگ لگا رکھی تھی،،،،

وہ چاہ کر بھی اپنی کرسی پر شمیم بیگم کی پوتی کو نہیں دیکھ سکتی تھیں،،،

نہ ہی وہ ذاکوان کی نظر میں اپنا امیج خراب کرنا چاہتی تھیں،، اِس لیے مجبوراً اُنہیں آج ناشتے کے ٹیبل پر موجود رہنا پڑا تھا،،،

سب خواتین ڈائننگ ٹیبل پر بہت ہی خراب موڈ کے ساتھ بیٹھی اپنی نئی سردارنی کا انتظار کررہی تھیں،،، جو ابھی تک وہاں نہیں آئی تھی،،، سوائے شمیم بیگم کے جو چمکتی نگاہوں سے خالی کرسی کو گھور رہی تھیں،،، جو اب اُن کی پوتی کی ملکیت تھی،،،

"پہلے ہی دن سردارنی صاحبہ اتنی لیٹ ہیں،،، لگتا ہے اُسے بتایا ہی نہیں گیا کہ اُسے ٹائم پر ناشتے کے ٹیبل پر پہنچنا ہے،،،"

گلناز بیگم خولہ کے کان کے قریب جھکتے خوش ہوتے بولی تھیں،،،

"ہاں،،، اور یہ دادی جان نے کیا ہے،،، تاکہ سردار سائیں کے سامنے اُس لڑکی کی ویلیو کم کرسکیں،،،"

خولہ بھی جواب میں مزے لیتے بولی،،،

"میں تو بہت خوش ہوں،،، ملازمہ سے پتا چلا ہے،، سردار سائیں رات کو اپنے حجرے میں گئے ہی نہیں،،، سردارنی صاحبہ کی اہمیت کا یہیں سے اندازہ ہوجاتا ہے،،، سردار سائیں نے پہلے دن ہی منہ نہیں لگایا،،،،"

خولہ کے ہر ہر انداز سے خوشی چھلک رہی تھی،،،

جب اُسی لمحے سب کو سیڑھیوں کی جانب دیکھتے پا کر اُس نے بھی اُس جانب دیکھا تھا،،،،

"میں تو بہت خوش ہوں،،، ملازمہ سے پتا چلا ہے،، سردار سائیں رات کو اپنے حجرے میں گئے ہی نہیں،،، سردارنی صاحبہ کی اہمیت کا یہیں سے اندازہ ہوجاتا ہے،،، سردار سائیں نے پہلے دن ہی منہ نہیں لگایا،،،،"

خولہ کے ہر ہر انداز سے خوشی چھلک رہی تھی،،،

جب اُسی لمحے سب کو سیڑھیوں کی جانب دیکھتے پا کر اُس نے بھی اُس جانب دیکھا تھا،،،،

اور پھر دیکھتی ہی رہ گئی تھی،،،

عنائشہ ملازمہ کے ساتھ مسکرا مسکرا کر باتیں کرتی نیچے آرہی تھی،،، اُس کی مسکراہٹ بے حد حسین تھی۔۔۔ اتنی کہ کچھ پل تک نگاہیں ہٹانا مشکل ہوجاتا تھا،،،،

پیچ کلر کے ہلکے سے کامدار لانگ شرٹ اور کھلے پائنچوں والا ٹراؤزر زیب تن کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ اُس نے سر پر دوپٹہ لے رکھا تھا اور کندھوں پر ذاکوان کی ہی سیاہ شال ڈالے وہ خولہ سمیت باقی سب کو بھی جلا کر خاکستار کر گئی تھی،،،،،

شبنم سے وہ حویلی کے حالات کی کچھ نہ کچھ خبر کے ہی چکی تھی۔۔۔ اور یہ بھی جانتی تھی کہ اُسے یہاں کس قدر نفرت کا سامنا کرنا تھا،،،

مگر اُسے اِس حویلی کی عورتوں سے کچھ لینا دینا تھا بھی نہیں۔ وہ تو بس سردار ذاکوان جتوئی کی عقل ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتی تھی،،،،

"السلام علیکم" !

عنائشہ جیسے ہی ڈرائینگ ٹیبل کی کرسی کے قریب آئی تھی،،، سفینہ بیگم اور شمیم بیگم کو چھوڑ کر باقی سب خواتین اُس کی تعظیم میں اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں،،،

یہ دیکھ کر کچھ لمحوں کے لیے تو عنائشہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا،،،

"ارے آپ لوگ بیٹھیں پلیز،،،،،"

عنائشہ کو اِس حویلی کا یہ رول سب سے زیادہ بے ہودہ لگا تھا،،،

اُس کے دھیمے نرم لہجے پر ثمینہ بیگم نے نگاہیں اُٹھا کر اپنی بہو کو دیکھا تھا،،، جس کے لیے حویلی کی باقی خواتین نے اُن کے دل میں نفرت جگا دی تھی،،، مگر اُنہیں یہ من موہنی صورت والی بچی بہت پسند آئی تھی،،،،

جس کا اظہار کیے بغیر وہ سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ واپس کرسی پر براجمان ہوئی تھیں،،،

"معافی چاہتی ہوں شاید میں لیٹ ہوگئی،،،، مگر مجھے اِس سب کا علم نہیں تھا،،، آپ سب کو میرا یوں ویٹ نہیں کرنا چاہیئے تھا،،، پلیز آپ کھانا شروع کریں،،،"

عنائشہ اُن سب کو کھانا سامنے پڑے ہونے کے باوجود ایسے ہی بیٹھے دیکھ بولی،،،

"حویلی کی خواتین کو کیا کرنا ہے وہ بہت اچھے سے جانتی ہیں سردارنی،،، تمہیں نئے اصول بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے،،،، ہاں اگر آئندہ اِن اصولوں کو فالو کرلو گی تو اِن سب کو انتظار کی صعوبت برداشت نہیں کرنی پڑے گی،،،،"

سفینہ بیگم زیادہ دیر تک عنائشہ کا یہ انداز برداشت نہیں کر پائی تھیں،،،،

اُنہیں وہ اپنے پوتے کی شال اوڑھے بیٹھی نہایت زہر لگ رہی تھی،،،،

"میرے خیال میں یہاں ایک اصولوں میں ایک اصول یہ بھی ہے کہ سردارنی کو کسی بھی بات سے ٹوکنا اُن کی توہین ہے،،،، اُنہیں کچھ بھی کہنے کا حق صرف سردار سائیں کے پاس ہے،،،،"

ہمیشہ ہر معاملے میں چپ رہنے والی شمیم بیگم یہاں چپ نہیں بیٹھ پائی تھیں،،،،

"تو ٹھیک ہے،،، اب یہ ساری باتیں سردار سائیں تک ہی پہنچیں گی،،، اور اُنہیں پتا بھی چلے گا کہ اُن کی سردارنی میں ابھی کس قدر بچپنا اور غیر زمہدارانہ پن ہے،، وہ خود ہی دیکھ لیں گے،،،"

سفینہ بیگم دبے لفظوں میں شمیم بیگم کو ذاکوان کو بتانے کی دھمکی دیتیں وہیں خاموش کروا گئی تھیں،،،،،،،

خولہ اور گلناز بیگم کے چہرے جگمگا اُٹھے تھے،،،،

اُن سب کی اب بس ایک ہی خواہش تھی،،، عنائشہ اعظم خان کو ذاکوان کے ہاتھوں دھکے مروا کر اِس حویلی سے نکلوانا۔،،،

"اُف میرے خدا یہ سب کیسے بچوں کی طرح لڑتی ہیں،، اُس سائیکو سردار کا ڈراوا تو ایک دوسرے کو ایسے دے رہی ہیں جیسے وہ یہاں کا پرنسپل ہو۔۔ ایڈیٹ کہیں کا،،، ایک بار نظر آجائے ٹھیک کرتی ہوں اُسے تو میں،،،"

عنائشہ نے دل ہی دل میں سوچتے جیسے ہی اُوپر دیکھا سب کو اپنی جانب گھورتا پاکر وہ چونکی تھی،،

اُس کے دیکھنے پر باقی سب نے نظریں پھیر لی تھیں،،،

"عنائشہ آپ نے کچھ کھایا ہی نہیں،،، ناشتے پسند نہیں آیا آپ کو،،،؟؟"

اُسے صرف جوس پی کر نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے دیکھ شمیم بیگم نے محبت پاش لہجے میں اُس سے پوچھا تھا،،،،،

"نہیں دادو،، دیکھنے میں ہی سب چیزیں بہت اچھی لگ رہی ہیں،، مگر میں اتنا ہیوی ناشتہ کرنے کی عادی نہیں ہوں،، ناشتے میں بس جوس ہی پیتی ہوں،،،"

عنائشہ نے اُن کی شفقت بھرے انداز سے پوچھنے پر وضاحت دی تھی،،،

"دھیان سے سردارنی سائیں ایسے نہ ہو آج پھر رسموں کے بیچ بے ہوش ہوجائیں،،، آج سردار سائیں نے وہاں نہیں ہونا جو آپ کو اُٹھائیں گے،،،،"

خولہ اُس کی بات سن کر طنزیا لہجے میں بولی تھی،،،

لیکن اُس کے لہجے میں چھپی نفرت محسوس کرنے سے زیادہ عنائشہ کی سوئی رسموں پر ہی ٹک گئی تھی،،

"یا خدا کیا ابھی کوئی رسمیں باقی بھی ہیں،،،،"

عنائشہ زچ ہوتے سوچ کر رہ گئی تھی،،،

"مجھے سردار سائیں سے ملنا ہے،،، وہ اِس وقت کہاں ہونگے،،،،؟؟؟"

عنائشہ نے سب کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا،،،

"سائیں اِس وقت کسی سے نہیں ملتے،،،"

اِس بار بھی جواب خولہ کی جانب سے آیا تھا،،،

"سردارنی سائیں،،،، سردار سائیں آپ کو ہال کمرے میں بلا رہے ہیں،،،،"

ابھی خولہ کی بات مکمل ہی ہوئی تھی جب ملازمہ نے آکر عنائشہ کو ذاکوان کا پیغام دیا تھا،،،،

غزالہ منہ پر ہی خولہ کی بےعزتی ہوجانے پر اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی،،،، اُس کے گھورنے پر غزالہ نے جلدی سے گلاس ہونٹوں سے لگایا تھا،، جبکہ عنائشہ سے یہ منظر پوشیدہ نہیں رہ پایا تھا،،

وہ زیرِ لب مسکراتی وہاں سے اُٹھ گئی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

"پھوپھو مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ آپ اتنے آرام سے کیسے بیٹھ سکتی ہیں،،، اُس سردار نے آپ کی بیٹی کو ایک طرح کڈنیپ ہی کیا ہے،،، آپ اُس سے لڑنے کے بجائے اتنے آرام سے اُس کی بات مان رہی ہیں،،،،"

جابر خان کو مہناز بیگم کی یہ خاموشی بہت غصہ دلا رہی تھی،،،

"کیونکہ میں سردار سائیں کی طاقت اور دہشت سے بہت اچھی طرح واقف ہوں،،،، تمہیں کیا لگتا ہے میں وہاں جاؤں گی،،، یا شہر سے پولیس یا وکیل کو لے کر آؤں گی تو میری بیٹی وہ میرے حوالے کردیں گے،،، کبھی نہیں،،،، پچھلے اتنے سالوں سے لڑ رہی ہوں میں سردار ذاکوان جتوئی کی ضد سے،،، وہ عنائشہ کو کسی قیمت پر میرے پاس نہیں بھیجیں گے،،، جب تک وہ خود ایسا نہ چاہیں،،،،،،،"

مہناز بیگم پوری طرح سے بے بس ہو چکی تھیں،،،، اُنہیں بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کریں،،،

اُن کی بات سنتے اور سمجھتے جابر کی آنکھیں چمکی تھیں،،، اُس نے وہاں بیٹھے اپنے باپ اور چچا کو دیکھا تھا،،،

"سردار سائیں کو دھوکے اور جھوٹ سے سخت نفرت ہے،،، اگر اُنہیں اپنی سردارنی کے ہاتھوں یہ دھوکا ملا،،، تو وہ اُسے ایک پل کے لیے بھی اپنے پاس نہیں رکھیں گے،،، اور دھکے مار کر حویلی سے نکال دیں گے،،"

جابر خان پرسوچ انداز میں بولتا مکروہ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے وہاں سے نکل گیا تھا،،،

جبکہ مہناز بیگم اُس کے بُرے ارادے جان کر اندر سے کانپ اُٹھی تھیں،،،
وہ اپنی بیٹی کی زندگی ایسے ہرگز برباد نہیں کرنا چاہتی تھیں،،،

اُنہیں ملازمہ سے پتا چلا تھا کہ عنائشہ کو وہاں کی مقام اور رتبہ مل رہا تھا،،، اگر سردار ذاکوان جتوئی اُن کی بیٹی کے سارے حقوق پورے کرتا،،، آگے چل کر اُن کی عنائشہ کو اگر کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑتا تو اُنہیں اِس شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔

مگر وہ بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ سردار ذاکوان جتوئی بھی عنقریب اپنے خاندان کی رسموں کو نبھاتے دوسری اور شاید پھر تیسری شادی بھی کرنے والا تھا،،،،،،،،،،،

یہ ستم اُن کی لاڈلی کسی قیمت پر برداشت نہ پر پاتی،،،،،،، بس اِسی مقام پر آکر م مہناز بیگم چاہتی تھیں عنائشہ اُس حویلی سے نکل آئے،، اُن کی نازک بیٹی وہاں کی سیاست جھیلنے کے قابل نہیں تھی،،،،،

مگر جابر خان جو بول رہا تھا وہ انتہائی غلط ہو سکتا تھا،،،، یا شاید اُن کی بیٹی کی زندگی تباہ ہی کر دیتا،،،

★★★★★★★★★★★

عنائشہ نے ابھی ملازمہ کے ساتھ اُس جانب قدم بڑھائے ہی تھے،،، جب وہاں سے نکلتے دل شیر کو دیکھ عنائشہ کے تن بدن میں آگ بھڑک اُٹھی تھی،،، اب خواتین اُسی کی جانب متوجہ تھیں۔۔۔

مگر زرجان کی روتی آواز اور حالت یاد کرتے وہ بنا کسی کی پرواہ کیے اور کوئی لحاظ رکھے وہ دانت پیستے آگے بڑھی تھی،،، اُسے آتا دیکھ دل شیر نے احتراماً سائیڈ پر ہونا چاہا تھا،،، مگر عنائشہ نے اُس کے سامنے آتے اُس کا راستہ روک دیا تھا،،،

حویلی میں خاندان کے مردوں کے علاوہ صرف دل شیر کو ہی آنے کی اجازت تھی،،، کیونکہ وہ ذاکوان کو سگے بھائیوں سے بڑھ کر تھا،،، دل شیر کو حویلی کے اندر اور باہر ذاکوان کے بھائی جیسی اہمیت ہی حاصل تھی،،، اکثر ذاکوان کے نہ ہونے پر بہت سارے فیصلے کرنے کا اختیار اُس کے پاس ہی ہوتا تھا،،،

اور حویلی کا ہر فرد اُس کی اِس اہمیت سے واقف بھی تھا،،،

عنائشہ کو دل شیر کے مقابل آتا دیکھ سب خواتین حیرت زدہ سی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں،،، شمیم بیگم نے آگے بڑھ کر عنائشہ کو کچھ بھی کرنے اور کہنے سے روکنا چاہا تھا مگر سفینہ بیگم کے آگے آتے اُنہیں وہیں روک دیا تھا،،،،

"سردارنی جانتی ہے اُسے کیا کرنا ہے،،، کیوں روک رہی ہو اُسے،،،،"

سفینہ بیگم کے انداز میں گہرا طنز تھا،،

"تم کہاں بھاگ رہے ہو؟؟؟ تم جیسا بزدل اور ڈرپوک مرد میں نے آج تک نہیں دیکھا،، اگر ایسے ہی پیٹھ دیکھا کر بھاگنا تھا تو میری دوست کو محبت کے سبز باغ دکھائے ہی کیوں،،، شرم نہیں آتی کسی لڑکی کا دل توڑتے ہوئے،،، اُسے یوں برباد کرتے ہوئے،،،،

بددعا ہے میری خوش تو تم بھی نہیں رہو گے،،، اور نہ میں اب تمہیں خوش رہنے دوں گی،،، میری دوست کی زندگی برباد کرنے والا خود بھی برباد ہو گا،،، اگر اُسے کچھ ہوا تو سلامت تم بھی نہیں رہو گے،،،"

عنائشہ اونچی آواز میں چلاتی دل شیر پر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی،،،، سب خواتین پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب دیکھ اور سن رہی تھیں،،

اُس کی آواز اتنی اونچی تھی کہ اسجد اور حویلی میں موجود باقی مرد حضرات بھی وہاں آچکے تھے،،،

"مجھے لگ رہا ہے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی،،، یہ لڑکی تو خود ہی اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد کرنا چاہتی ہے،،،،"

اُس سب میں سے سب سے پہلے خولہ ہی صدمے سے باہر آئی تھی،،،،

عنائشہ کے آگے نہ تو دل شیر کچھ بولا تھا اور نہ ہی گھر کے باقی افراد سب کو ہی اندر موجود ذاکوان کی آمد کا انتظار تھا،،، عنائشہ کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ باآسانی ذاکوان تک پہنچ پاتی،،،،

گھر کے باقی کسی بھی فرد کو عنائشہ کے کیے انکشاف کا علم بالکل بھی نہیں تھا،، مگر وہ سب یہ ضرور جانتے تھے کہ عنائشہ ذاکوان کے رائٹ میں دل شیر کو سب حویلی والوں کے سامنے بے عزت کر کے بہت بڑی غلطی سرزد کر چکی ہے،،،،

عنائشہ ابھی مزید بھی کچھ بول رہی تھی جب وہاں آتے ذاکوان کو دیکھ لمحے بھر کو اُس کی زبان کو بریک لگی تھی،،،

"کیا ہو رہا ہے یہ سب؟؟؟"

ذاکوان نے اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں پوچھتے عنائشہ کو گھورا تھا،، جو خونخوار زخمی شیرنی بنے دل شیر پر بس حملہ آوور ہونے کو تیار تھی،،،،

ذاکوان اتنا تو سمجھ گیا تھا غصے میں یہ لڑکی اُس سے بھی دو ہاتھ آگے تھی،،،

"کسی کو اُس کا گھٹیا چہرا دیکھا رہی ہوں،،، اُن لوگوں کا وہ بھیانک چہرا جو دوسروں کو تکلیف پہنچا کر تسکین حاصل کرتے ہیں،،، جن کے سینے میں نہ تو دل ہے اور نہ ضمیر،،،،"

عنائشہ مُٹھیاں بھینچے بولتی وہاں موجود سب افراد کو بے یقین کے دریا میں غوطہ زن کر گئی تھی،،،

آج تک سفینہ بیگم کی بھی ہمت نہیں ہوئی تھی،،، سردار ذاکوان جتوئی سے ایسے بات کرنے کی،،،،

"سردارنی صاحبہ آپ اِس وقت اپنے آپے میں نہیں ہیں،،، اپنے کمرے میں جائیں وہیں جاکر بات ہوتی ہے،،،"

ذاکوان نے گھمبیر لہجے میں کہتے عنائشہ کو روم میں جانے کا اشارہ کیا تھا،،

اُس نے دور سے ہی نوٹ کرلیا تھا کہ وہ غصے سے کانپ رہی ہے،،،

"شبنم،،،،"

ذاکوان کی دھاڑ پر ایک جگہ بت بنی کھڑی شبنم نے آگے آتے عنائشہ کا بازو تھاما تھا،،
جسے جھٹکتے عنائشہ خود ہی سیڑھیاں چڑھتی وہاں سے ہٹ گئی تھی،،،

"سائیں،،، کوئی بات نہیں،،، سردارنی سائیں غصے میں ہیں اُنہیں جو ٹھیک لگا، اُنہوں نے کہا،، مجھے اُن کی کسی بات کا بھی بُرا نہیں لگا،،،"

دل شیر کا چہرا خطرناک حد تک لال ہوچکا تھا،، جسے دیکھ ذاکوان نے کچھ کہنا چاہا تھا،، مگر دل شیر اپنے سردار کو کسی بھی وجہ سے شرمندہ نہیں ہونے دینا چاہتا تھا،،،

اِس لیے خود ہی نارمل انداز میں بولتا وہاں سے نکل گیا تھا،،،

باقی سب اپنی جگہ ہونق بنے یہ سب دیکھ رہے تھے،،،

"یہ دل شیر بھائی آخر کس لڑکی کو پسند کرتے ہیں،، جس کی خاطر سردارنی سائیں نے اُنہیں اتنا سنا دیا،، اور سائیں بھی کچھ نہیں بولے،،،"

خولہ سمیت ہر ایک کی زبان پر یہی سوال تھا،، مگر ذاکوان کے جلالی رُوپ کو دیکھتے زبان پر یہ سوال کوئی نہیں لا سکا تھا،،،

"اب مزا آئے گا،،، سردارنی سائیں بہت غلط جگہ جاکر اُلجھی ہے،،،"

گلناز بیگم ذاکوان جتوئی کو شدید غصے کے عالم میں روم میں جاتے دیکھ مسکراتے ہوئے بولی تھی،،،

"ہائے کاش ہم اُس لڑکی کو سائیں کے آگے بے عزت ہوتا دیکھ سکتے،،،،"

خولہ حسرت بھرے لہجے میں بولی تھی،،، جبکہ پاس کھڑی غزالہ کو اُن کی باتیں انتہائی ناگوار گزری تھیں،،، جن کو صرف اپنی فکر تھی،،،

★★★★★★★★★★

ذاکوان شدید غصے کے عالم میں دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھولتے روم میں آیا تھا،،، عنائشہ نے دل شیر کو سب کے سامنے بہت بُری طرح بے عزت کیا تھا،،،

سب کے سامنے وہ اُسے کچھ کہہ کر اپنی سرداری کی سب کے سامنے توہین نہیں کرنا چاہتا تھا،،، اِس لیے بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیے وہ اُوپر آیا تھا،،،

اور اپنی اِس سرپھری سردارنی کو بخشنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا،،،،

روم میں آکر اندر کا منظر دیکھ اُس کا غصہ مزید سوا نیزے پر جا پہنچا تھا،، روم کی کوئی بھی شے اپنی جگہ پر نہیں تھی،،، عنائشہ نے شدید غصے کے عالم میں ہر شے کو تہس نہس کرکے رکھ دیا تھا،،،

ذاکوان نے سختی سے مُٹھیاں بھینچے کمرے کے چاروں جانب نظریں دوڑائی تھیں،،، مگر وہ اُسے کہیں بھی دیکھائی نہیں دی تھی،،،،

اِس سے پہلے کہ وہ ملازمہ کو آواز دیتا یا وہاں سے پلٹتا اُس کے کانوں میں دبی دبی سسکیوں کی آواز گونجی تھی،،،، ذاکوان کا چہرا غصے سے مزید لال ہوا تھا،،،،

اُس کی سردارنی صاحبہ اتنا طوفان مچا کر اب مزے سے کسی کونے میں چھپی بیٹھی رو رہی تھیں،،،

ذاکون آواز کی سمت کا تعین کرتا آگے بڑھا تھا،،،

جب وہ اُسے بیڈ کی پچھلی سائیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے روتی نظر آئی تھی،،،،،

اُس کے کانوں میں دبی دبی سسکیوں کی آواز گونجی تھی،،، ذاکوان کا چہرا غصے سے مزید لال ہوا تھا،،،

اُس کی سردارنی صاحبہ اتنا طوفان مچا کر اب مزے سے کسی کونے میں چھپی بیٹھی رو رہی تھیں،،،

ذاکون آواز کی سمت کا تعین کرتا آگے بڑھا تھا،،

جب وہ اُسے بیڈ کی پچھلی سائیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے روتی نظر آئی تھی،،،،

"یہ سب کیا ڈرامہ ہے،،،؟؟؟"

ذاکوان اُس کے سر پر کھڑا اُسے گھورتے ہوئے بولا،،

جو اِس وقت اپنا ہوش پوری طرح بھلائے بس رونے میں مشغول تھی،،،،

اُس کا دوپٹہ نجانے کہاں تھا جبکہ ذاکوان والی شال بیڈ پر پھینکی گئی تھی،،، بنا دوپٹے کے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی وہ آرام سکون سے رونے کا شغل اپنائے ہوئے تھی،،،،،،

اُس کے بال کیچر سے نکل کر اُس کی کمر کے گرد پھیلے اُس کے نازک وجود کو ڈھانپے ہوئے تھے،،، اُس کے دھیرے دھیرے ہلتے وجود کو دیکھتے ذاکوان کو تشویش ہوئی تھی،،، اُس کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ اُسے کلائی سے تھام کر اپنے مقابل کھینچ چکا تھا،،،

مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اگلا لمحہ اُس پر کیا قیامت ڈھانے والا ہے،،،

وہ حُسن کی دیوی اپنے ہوش رُبا دلفریب حُسن کے ساتھ اُس کے بہت قریب تھی،،، اتنا کہ وہ اُسے چہرا بڑھا کر چھو سکتا تھا، محسوس کر سکتا تھا،،،

رونے کی وجہ سے اُس کا گلابی چہرا مزید گلابی ہو چکا تھا،،، ستواں ناک اور اُس میں چمکتی نازک سی نتھلی ذاکوان جتوئی کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی،،، سب سے زیادہ غضب تو اُن کپکپاتی نرم و گداز پنکھڑیوں نے ڈھایا تھا،،،

ذاکوان جتوئی جیسے مضبوط اعصاب کے مالک شخص کے لیے خود پر قابو رکھ پانا بہت مشکل ہوا تھا،،، اِس لڑکی پر وہ جائز حق رکھتا تھا،، دل نے بہت اُکسایا تھا اپنا حق استعمال کرنے پر،،، مگر وہ اِس لڑکی کی مرضی کے بغیر کوئی ایسی گستاخی نہیں کرنا چاہتا تھا،،،

وہ اُس کی بیوی تھی،،،، اُس کی ملکیت،،،، لیکن اُس سے نفرت کرتی تھی،،، اور ذاکوان جتوئی کے پاس ہمیشہ سے لوگ خود چل کر آتے تھے،، اُسے بس اُسی دن کا انتظار تھا جب سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی خود اُس کے پاس آکر اپنی محبت کا اظہار کرے گی،،،،،

اور وہ بتائے گا کہ اِس لڑکی کو قبولیت کی سند بخشنی ہے یا نہیں،،،،

ذاکوان اپنے جذبات پر پورا کنٹرول رکھتا اُسے آزاد کرتا دور ہوا تھا،،، اُس کے یوں آزاد کرنے پر عنائشہ لڑکھڑائی تھی،،،،

جب ذاکوان نے بے اختیاری میں آگے ہوتے اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اپنے سہارے کھڑا کیا تھا،،،،،

ذاکوان جتوئی کا غصہ جس کی دہشت سے سامنے موجود ہر زی روح کانپ اُٹھتا تھا،،، اپنی سردارنی کے سامنے اُس کی زرا سی جھلک بھی نہیں دکھا پایا تھا،،،،

جس بات پر وہ اندر ہی اندر اچھا خاصہ تلملا بھی چکا تھا،،،،

"کیا ہوا؟؟؟،،،،"

ذاکوان کے انداز میں نرمی سی در آئی تھی،،، اُس کی حالت کے پیشِ نظر ذاکوان کو تشویش ہوئی تھی،،، کیونکہ اُسکی سردارنی کو کچھ نہیں ہونا چاہئے تھا،،،

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،، میرے پیٹ میں بہت پین ہورہا،،، پلیز مجھے ڈاکٹر کے پاس لے چلیں،،،،"

عنائشہ اُس کے کندھے سے سر ٹکاتی نقاہت بھرے لہجے میں بولی تھی،،،

"میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں،،،،"

ذاکوان نے فوراً موبائل نکالا تھا،،،

"نہیں مجھے ہاسپٹل جانا ہے،،،،"

عنائشہ نے اُس کے کندھے سے سر اُٹھاتے بھیگے لہجے میں اُس کی جانب دیکھتے کہا تھا،،، اُس لی دلنشین آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جسے ذاکوان جتوئی نظر انداز نہیں کر پایا تھا،،،

کچھ لمحے اُسے گہری نگاہوں سے دیکھنے کے بعد ذاکوان بیڈ پر رکھی اپنی شال اُٹھا کر اُس کے گرد لپیٹتا اُس کے نازک وجود کو باہنوں میں بھرتا روم سے نکل گیا تھا،،،

★★★★★★★★★

زرجان کمرہ بند کیے بیٹھی تھی،،، وہ نہ کچھ کھا پی رہی تھی،،، نہ کسی سے کوئی بات چیت کررہی تھی،،، سب یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ ونی والی بات سے ناراض ہے،،،

مگر وہ تو اپنے دل کی دنیا اُجڑنے کی وجہ سے حال سے بے حال تھی،،، اُسے زندگی دے کر چھین لی گئی تھی،،، اور جس شخص نے چھینی تھی اُس سے اِس بات کی اُمید وہ مر کر بھی نہیں کرسکتی تھی،،،

وہ کبھی بھی نہیں انہیں سوچ سکتی تھی کہ دل شیر اتنا ظالم اور سفاک ہوسکتا ہے،،، وہ تو اُس سے محبت کرتا تھا،،، پھر اچانک سے اُس کی محبت کہاں جا سوئی تھی،،، کیا اُس کے لیے اپنے سردار کا حکم اُس کی محبت سے اِس قدر اُوپر تھا کہ وہ اُن کے ایک بار کہنے پر اُس چھوڑ گیا تھا،،،

وہ اِسی طرح بیٹھی سسک رہی تھی جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی،،،

مگر اُس کی وجود میں زرا سی بھی حرکت نہیں ہوئی تھی،،،

"زری،،، کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی،،،،؟؟"

وہ ایسے ہی بیٹھی رہی تھی،،، جب اُس کے کانوں میں مہر جان کی مہربان آواز ٹکرائی تھی،،،،

وہ جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی تھی،،،، مگر اُس کے آس پاس کوئی نہیں تھا،،، دروازے کے قریب ثانیہ بھابھی کھڑی نظر آئی تھیں،،، جو اُس کے لیے لائی کھانے کی ٹرے وہیں ٹیبل پر رکھ رہی تھیں،،،،

"کیا ہوا زری،،،،؟؟؟ تم ٹھیک ہو،،،؟؟؟"

اُسے یوں ہڑبڑاتا دیکھ وہ فوراً قریب آئی تھیں،،،،

"بھابھی وہ مہر جان یہاں تھیں ابھی،،،،"

زری نے آنسو صاف کرتے اُن کی جانب دیکھا تھا،،،

"نہیں زری مہر جان یہاں کیسے آسکتی ہیں،،، وہ تو اپنی حویلی سے نکلتی ہی نہیں ہیں،،، تمہیں ایسا کیوں لگا،،؟؟؟"

اُسے زمین سے اُٹھا کر بیڈ پر بیٹھاتے ثانیہ بھابھی نے اُس کے آنسو صاف کیے تھے،،،،

"مجھے اُن سے ملنا ہے،، آج ہی ملنا ہے،،، پلیز آپ ڈرائیور سے کہیں نا مجھے اُن کے پاس لے جائے،،،،"

زرجان کے رونے میں مزید شدت آئی تھی،،،

دو گاؤں چھوڑ کر اگلا گاؤں مہر جان کا تھا،، وہ سید گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں اور اپنے خاندان کی گدی نشیں‌ن تھیں،،، بہت سال پہلے ایک جھگڑے اور سازش کے تحت اُن کے خاندان کے مردوں کو قتل کر کے اُن کے خاندان سے یہ رتبہ چھیننے کی سازش کی گئی تھی،،، مگر تب وہ آگے آکر اپنے خاندان کی عورتوں کی عزت و ناموس کو سلامت رکھنے کی خاطر لڑ گئی تھیں،،،،

اُنھوں نے بہت کم عمری میں گدی سنبھالی تھی،،، اور اب تک اُس کا تقدس قائم رکھے ہوئے تھیں،،،

زرجان کی گاؤں سے شہر جاتے اُن سے ایک اتفاقیہ ملاقات ہوئی تھی،،،، زرجان کو وہ نرم خو سی مہر جان بہت پسند آئی تھیں،،، اور وہیں مہر جان کو بھی وہ پردہ دار سی معصوم لڑکی بہت پیاری لگی تھی،،،،

جس مہر جان سے ملنے کے لیے خواتین کی لائنیں لگی رہتی تھیں،،، زرجان کو اُن تک آسانی سے رسائی مل جاتی تھی،،، اُسے جب بھی کوئی تکلیف یا پریشانی ہوتی تھی تو وہ اُنہیں سے ملتی تھی،،،۔

اِس وقت بھی اپنے زہنی سکون کی تلاش میں وہ اُنہیں کے پاس جانا چاہتی تھی،،، اُن کے بات کرنے کا انداز ہی ایسا ہوتا تھا اور انسان اپنی ساری پریشانیاں بھول جاتا تھا،،،،

"تم ہم سب سے ناراض ہو،،،،، اسلیے ہم سے دور جانا چاہتی ہو،،،"

ثانیہ بھابھی اُس کے دل پر گزری قیامت سے انجان یہ وجہ سمجھ بیٹھی تھیں،،،،

سردار ذاکوان جتوئی کو جیسے ہی اُس کے ونی والے معاملے کی خبر ہوئی تھی،، اُنہوں نے نہ صرف اُسکی ونی بخشوا دی تھی،، بلکہ اُس کے بھائی پر زبردستی کے لگائے قتل کے جھوٹے الزام سے بھی بچا لیا تھا،،،

"نہیں بھابھی ایسا کچھ نہیں ہے،،، میں آپ میں سے کسی سے بھی ناراض نہیں ہوں،،، میں بس کچھ دن مہر جان کے پاس گزارنا چاہتی ہوں،، پلیز مجھے سب سے اجازت دلوا دیں،،"

زرجان ملتجی لہجے میں بولی تھی،،،

"اگر ایسی بات ہے تو پھر تم پیکنگ کرو اپنی میں منا لیتی ہوں سب کو،،، اور ہاں واپس آؤ تو یہ کھانا ختم ہونا چاہئے،،"

ثانیہ بھابھی اُسے مسکرا کر کہتیں روم سے نکل گئی تھیں،،، مہر جان کا سوچتے زر جان کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی،،،،

★★★★★★★★★★

سب خواتین اور مرد حضرات ابھی تک ڈرائینگ روم میں ہی جمع تھے،،، سب ہی جاننا چاہتے تھے کہ آخر ذاکوان جتوئی نے اِس بدتمیزی کی اپنی سردارنی کو کیا سزا سنائی ہے،،،

اُن سب میں ایک شمیم بیگم ہی تھیں جو بہت زیادہ پریشان نظر آرہی تھیں،،، جبکہ سفینہ بیگم اور باقی سب اُن کے اِسی ڈر و خوف سے حض اُٹھا رہی تھیں،،

جب اُسی لمحے شبنم بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی،،،،

"یہ اتنی پریشان سی نیچے کیوں آرہی ہے،،،، کہیں سردار سائیں نے اُس لڑکی کو حویلی سے نکالنے کا فیصلہ تو نہیں کر لیا،،،،"

خولہ شبنم کا حواس باختہ انداز دیکھ خوش ہوتے بولی،،، لیکن اگلے ہی لمحے اُس کی خوشی غارت ہوچکی تھی،،

جب ذاکوان عنائشہ کو بانہوں میں اُٹھائے سیڑھیوں سے نیچے آرہا تھا،،،

"سردار سائیں کیا ہوا عنائشہ کو،،،؟؟"

شمیم بیگم گھبرا کر آگے آئی تھیں،،،، مگر ذاکوان اُن میں سے کسی کی بھی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا،،،

اُس کے چہرے پر غصے کا شائبان تک نہیں تھا،،، صرف فکر تھی اپنی سردارنی کی،،،،،

جو بات سب کو گہرے شاک میں مبتلا کر گئی تھی،،،،

"سردار سائیں کافی پریشان لگ رہے تھے نا عنائشہ کی خراب طبیعت کو لے کر،،،، لگتا ہے محبت ہوگئی ہے اُنہیں،،،، اور بیوی کا مقام بھی دے چکے ہیں میری پوتی کو،،،،"

اُن سب کے اُترے چہرے دیکھ شمیم جتوئی کو تو جیسے موقع مل گیا تھا اُنہیں نیچا دیکھانے کا،،،

"نہیں،،، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا،،، وہ اُسے اپنے کمرے کا حصہ دار تو بنا سکتے ہیں مگر اپنی بیوی کا درجہ نہیں دے گے،،، ایک بھگوڑی ماں کی بیٹی پر سردار سائیں اتنی جلدی اعتبار نہیں کرسکتے،،، اور اِس سے پہلے کہ یہ چلاک ماں کی شاطر بیٹی کچھ کر پائے،،،، میں خولہ

کے ساتھ سردار سائیں کی دوسری شادی کروا دوں گی،،، اُن سے اِس معاملے میں میری بات ہو چکی ہے،،،

بہت جلد خولہ اُس مقام پر آئے گی،، اور تمہاری پوتی تمہاری طرح اِس حویلی کا گمنام ستارہ بن کر رہ جائے گی،،،،"

سفینہ بیگم کہاں کسی کی سننے والوں میں سے تھیں،، ہمیشہ کی طرح وہ شمیم بیگم کو وہیں چپ کروا گئی تھیں،،،

★★★★★★★★★★★

ذاکوان اُسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھاتا خود ڈرائیونگ سیٹ پر آن بیٹھا تھا،، عنائشہ کا چہرا بالکل زرد پڑ چکا تھا،،، جس کا ریزن درد تھا یا کچھ اور دیکھنے والا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا،،،

"کیا ہوا طبیعت زیادہ خراب ہورہی ہے،،،؟؟؟"

عنائشہ کو ایک دم آگے کی جانب جھکتا دیکھ ذاکوان نے فکرمندی سے پوچھا تھا،،،

"مجھے وومیٹ ہو رہی ہے،،، پلیز گاڑی روکیں،،،،"

عنائشہ روہانسی آواز میں بولتی ذاکوان کو گاڑی روکنے پر مجبور کر گئی تھی،،،،

حویلی کے راستے سے وہ لوگ کافی آگے نکل آئے تھے،،،،، آس پاس کا ایریا کافی سنسان تھا،،، یہاں گاڑی روکنا خطرے سے خالی نہیں تھا،،، مگر ذاکوان جتوئی نے اپنی سردارنی کے کہنے پر یہ رسک بھی لے لیا تھا،،،،

اُس کے گاڑی روکتے ہی عنائشہ باہر نکلی تھی،،،، ذاکوان بھی گاڑی سے نکل کر اُس کے قریب آیا تھا،،،،

لیکن ابھی وہ چند قدموں کے فاصلے پر ہی تھا،،،، جب عائشہ چاروں جانب نظریں دوڑاتی مسکراتی نگاہوں سے اُسے دیکھتی واپس پلٹی تھی،،،،

"ایک قدم بھی آگے مت بڑھایئے گا سردار سائیں،،،،"

عنائشہ اُس کی دی شال اپنے اُوپر سے جھٹکتی نیچے پھینک چکی تھی،،،، اور اپنے پاس چھپائی دل شیر کی گن نکال کر ذاکوان پر تانی تھی،،،،

دل شیر کی بے عزتی کے دوران نظر بچا کر اُس نے یہ گن ٹیبل سے اُٹھائی تھی،،، جسے دل شیر بے دھیانی میں وہیں چھوڑ گیا تھا،،،

ذاکوان سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ اپنی جگہ پر ہی کھڑا اُسے گھور رہا تھا،،، جو اب بالکل ٹھیک کھڑی تھی،،، اُس کے چہرے پر درد کا نام و نشان تک نہیں تھا،،،

وہ صرف اُس نے ایک ناٹک کیا تھا حویلی سے باہر آنے کے لیے،،،، اور اب وہ ذاکوان جتوئی کی گاڑی لے کر یہاں سے فرار ہونے کا ارادہ رکھتی تھی،،،،

"تمہیں کیا لگا ذاکوان جتوئی مجھے اتنے آرام سے اپنی غلامی پر مجبور کر لو گے،،، اور میں تمہاری باندی بننے کے لیے تیار ہوجاؤں گی،،،، تمہاری زندگی کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے یہ،،، تم پوری دنیا کو اپنا غلام بنا لو مگر عنائشہ اعظم خان کو کبھی اپنے اشاروں پر نہیں چلا پاؤ گے،،،،"

عنائشہ کے ہر ہر لفظ سے نفرت ٹپک رہی تھی،،، جسے وہ سامنے کھڑا سینے پر ہاتھ باندھے آرام سے سن رہا تھا،،،

جب اُسی لمحے عنائشہ کے کانوں میں گاڑیوں کی آواز گونجی تھی،،،، اُن نے جیسے ہی دائیں بائیں دیکھا اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا،،،

وہ تو یہ بات فراموش ہی کر گئی تھی کہ اتنے بڑے سردار کے گارڈز بھلا کیسے اُسے اکیلا چھوڑ سکتے تھے،،،، اُس کے ہتھیاروں سے لیس گارڈز گاڑیوں سے تر کر اپنی بندوقیں تانے اُسی کی جانب بڑھ رہے تھے،،،،

"بولو کیا ہوا خاموش کیوں ہوگئی،،، میں اپنے بارے میں تمہارے خیالات جاننے کا خواہش مند ہوں،،،،"

ذاکوان اُس کے چہرے پر پنپتے خوف کے سائے دیکھ چکا تھا،،،

"شبیر اِن سب کو یہاں سے لے کر جاؤ،،،، مجھے کوئی ایک بھی یہاں آس پاس نظر نہیں آنا چاہیئے،،، حکم کے میرا،،، جس سے رُوگردانی کرنے والے کا انجام بہت دردناک ہوگا،،،"

ذاکوان نے اپنے خاص آدمی کو فون کرتے سب گارڈز کو واپس جانے کا حکم دیا تھا،،

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اُس کے لوگ اُس پر جان دیتے تھے،، اُسے یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے،، اِس لیے اُس نے ساتھ دھمکی دینا ضروری سمجھا تھا،،

وہ اپنی سردارنی کا یہ رُوپ خود ہی دیکھنا چاہتا تھا،،،

اگلے ہی لمحے اُس کے حکم کی تعمیل کرتے سارے گارڈز وہاں سے ہٹ گئے تھے،،

جبکہ عنائشہ منہ کھولے یہ سب دیکھ رہی تھی،،

"کیا یہ سردار سچ میں سائیکو ہے،، اِس نے اپنے گارڈز کو کیوں بھیج دیا یہاں سے،،،"

عنائشہ کا دماغ گھوم گیا تھا،،

"تم کچھ کہہ رہی تھی،، ؟؟؟"

ذاکوان نے اُس کے گم صم انداز کو دیکھتے اُسے واپس ہوش کی دنیا میں پٹخا تھا،،

"تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں نے یہ گن ویسے ہی اُٹھا رکھی ہے،، تم پر چلاؤں گی نہیں،، تو یہ تمہاری بھول ہے،،،،"

عنائشہ اُسے مزے سے کھڑا دیکھ دھمکی آمیز لہجے میں بولی تھی،،،

"اب میں آپ سے کسی بھی بات کی توقع کرسکتا ہوں سردارنی سائیں،،،، آپ اِس بات کی فکر مت کریں،،،،"

ذاکوان نے اُسے پوری تسلی دی تھی،،،

جبکہ اُس کے طنزیا لہجے پر عنائشہ نے اُس کی جانب دیکھا تھا،، نگاہوں کا تصادم ہوا تھا،،، اُس کی مقناطیسی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا جو وہ گھبرا کر فوراً نظریں چرا گئی تھی،،،

اُس کی ہارٹ بیٹ اچانک سے تیز ہوئی تھی،،،،

"اب میں آپ سے کسی بھی بات کی توقع کرسکتا ہوں سردارنی سائیں،،،، آپ اِس بات کی فکر مت کریں،،،،"

ذاکوان نے اُسے پوری تسلی دی تھی،،،

جبکہ اُس کے طنزیا لہجے پر عنائشہ نے اُس کی جانب دیکھا تھا،، نگاہوں کا تصادم ہوا تھا،،، اُس کی مقناطیسی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا جو وہ گھبرا کر فوراً نظریں چرا گئی تھی،،،

اُس کی ہارٹ بیٹ اچانک سے تیز ہوئی تھی،،،،

"تم نے اپنے آدمیوں کو واپس کیوں بھیجا،،،،؟؟؟ کیا کرنے والے ہو تم،،،؟"

عنائشہ نے مشکوک نگاہوں سے اُسے گھورا تھا۔

"کیونکہ سردار ذاکوان جتوئی کو گوارہ نہیں ہے کہ اُس کی سردارنی پر ہتھیار اُٹھانا تو دور کوئی نظر اُٹھا کر بھی دیکھے،،،،"

ذاکوان کی ہر اگلی بار عنائشہ کی گن پر گرفت ڈھیلی کر رہی تھی،،، کچھ فاصلے پر کھڑا ذاکوان جتوئی اُس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ باآسانی دیکھ سکتا تھا،،

"تم جیسے انسان کی کسی بھی بات پر مجھے زرا بھی یقین نہیں ہے اب،،،، اور نہ ہی میں اب مزید ایک پل بھی تمہارے ساتھ رہنا چاہوں گی،،،، تمہاری بہتری اسی میں ہوگی کہ مجھے اب یہاں سے جانے دو،،، ورنہ میں،،،"

عنائشہ نے اُسے دھمکی دیتے گن پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی،،،

وہ جس نے آج تک ایک چیونٹی تک نہیں ماری تھی،،، وہ سامنے کھڑے شخص کو بھی تکلیف پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی،،،، نہ ہی اُس پر گولی چلانے کا کوئی ارادہ تھا،،، وہ صرف یہاں سے فرار چاہتی تھی،،، جس کے لیے اُس نے یہ سارا کھیل رچایا تھا،،،

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ نہ تو ذاکوان جتوئی اتنا بے خبر تھا اور نہ ہی دل شیر کہ اُس کا گن اُٹھانا نوٹ نہ کرپاتے،،،،

یہ پلان بنایا عنائشہ نے تھا مگر اِسے پورا کرنے میں اُس کی مدد ذاکوان جتوئی نے ہی کی تھی،،،، جس بات کی عنائشہ کے فرشتوں تک کو علم نہیں تھی،،،، وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اُس کی سردارنی اُس سے نفرت کی کس حد تک جاسکتی تھی،،،

"میں آپ کو صرف ایک ہی بات ہمیشہ کے لیے ازبر کروانا چاہتا ہوں سردارنی صاحبہ،،،، کہ جب تک میں نہیں چاہوں گا،،، آپ مجھ سے دور نہیں جاسکتیں ہو گا،،، جس دن آپ کی جانب سے میری ضد پوری ہوگئی،،، اگلے ہی لمحے آپ میرے ساتھ نہیں ہو نگی،،،،"

ذاکوان دھیرے دھیرے چلتا اُس کے قریب آرہا تھا،، جبکہ عنائشہ اُس کی باتوں کے ساتھ ساتھ اُس کے قریب آنے پر بھی گھبرا گئی تھی،،،،

"آپ دور رہیں ورنہ میں گولی چلا دوں گی،،،"

اُس کے بالکل قریب آنے پر عنائشہ کے ہاتھ کانپ گئے تھے،،،،،

"چلا دیں،،،، مجھے ویسے بھی نفرتوں سے لڑنا بہت پسند ہے،،،،"

ذاکوان اُس کے بہت قریب پہنچتا اُس کی کلائی اپنی جانب کھینچ چکا تھا،،، عنائشہ نے اُس کے سینے پر دباؤ ڈالتے اُسے دور دھکیلنا چاہا تھا،، جب اِسی کھینچا تانی میں اُس کی ٹریگر پر رکھی اُنگلی دب گئی تھی،،،،

اور فائرنگ کی آواز نے اُس جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا،،،،

اُسے گولی نہیں لگی تھی،،، وہ بالکل ٹھیک تھی،،، اُس نے شدت سے دعا کی تھی کہ یہ گولی ذاکون کو نہ لگی ہو،،،،

مگر ہاتھ پر محسوس ہوتی نمی دیکھ اُس نے خوف سے پھیلی آنکھوں کے ساتھ ذاکوان جتوئی کو دیکھا تھا،،

جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا،،،

اُس کے چہرے پر درد کا نام و نشان نہیں تھا،،

عنائشہ نے اُس سے فاصلے پر ہوتے اُس کے بازو کی جانب دیکھا تھا،،، جہاں سے بہتے خون کو دیکھتے وہ اگلے ہی لمحے وہ اپنے حواس کھوتے ذاکوان کی بانہوں میں لہرا گئی تھی،،

وہ یہ بات برداشت ہی نہیں کر پائی تھی کہ اُس کے ہاتھوں کسی انسان کا اتنا خون بہہ گیا تھا،،،

★★★★★★★★★★

مہر جان کے گاؤں کے راستے پر لمحہ بالمحہ گاڑی کو آگے بڑھتا دیکھ زرجان کے چہرے پر آسودگی بھری مسکراہٹ پھیل گئی تھی،،، مگر اُس سنگدل شخص کی بے وفائی کے زخم اُس کی روح کو ایسے چھلنی کر چکے تھے کہ اُس کا درد آنکھوں کے راستے واضح دکھائی دے رہا تھا،،،

ثانیہ نے اُسے سب گھر والوں سے اجازت لے دی تھی،،، اُس کی حالت کو دیکھتے کسی نے زیادہ اعتراض نہیں کیا تھا،،،، اُس نے فوراً پیکنگ کی تھی اور ڈھلتی شام میں ہی وہاں سے نکل آئی تھی،،،

وہ اِس وقت اپنی حویلی کے پرانے اور سب سے قابلِ اعتبار ڈرائیور کے ساتھ تھی،،، جن کے ساتھ ہمیشہ وہ یونی سے آتی جاتی تھی،،،،

اِس وقت بھی وہ گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی،،، آنکھیں موندے سر سیٹ کی پشت سے ٹکائے اُس شخص کی سنگدل کو بھلانے کی کوشش کر رہی تھی،،،، مگر وہ بار بار اپنے سحر انگیز شخصیت کے ساتھ اُس کی آنکھوں کے پردے پر آن ٹھہرتا تھا،،،

وہ اپنی سوچوں سے ہی جنگ لڑنے میں مصروف تھی،،، جب اچانک فائرنگ کی آواز کے ساتھ کی گاڑی ایک جھٹکے سے روڈ کے درمیان رک گئی تھی،،،،

زرجان نے گھبرا کر آنکھیں کھولی تھیں،،، اُن کی گاڑی پر فائرنگ ہو رہی تھی،،،،

ڈرائیور کے بازو پر گولی لگی تھی،،،،

"چاچا جی آپ ٹھیک ہیں،،، آپ،،، آپ کو،،، گولی،،،،"

زرجان بمشکل اتنا ہی بولی تھی،،، جب اُس کے بہت قریب گاڑی کے شیشے پر گولی آن لگی تھی،،،

"بیٹا آپ نیچے جھک جاؤ،،، جلدی کرو،،،،"

ڈرائیور نے درد سے کراہتے اُسے نیچے جھکنے کو کہا تھا،،،

زرجان خوف سے کانپتی فوراً نیچے جھکی تھی،،، جب گولی لگنے کی وجہ سے چکنا چور ہوئے کانچ کے ٹکڑے اُس کے ہاتھ اور بازو میں بُری طرح پیوست ہوتے اُس کی چیخیں نکال گئے تھے،،،،

زرجان کا بازو لہولہان ہو چکا تھا،،

گولیوں کی برسات مسلسل جاری تھی،،،

زرجان نے اپنے بابا اور بھائی کو کال کرنے کے لیے موبائل ڈھونڈنا چاہا تھا مگر وہ ہڑبڑاہٹ میں کہیں نیچے گر چکا تھا،،،،

بے بسی سے زرجان کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر چہرے پر بکھر گئے تھے،،،

"چاچا،، آپ کو بہت خون بہہ رہا ہے،،،"

ڈرائیور کی تکلیف کے خیال سے صدا کی نرم خو اور ہر ایک کا احساس کرنے والی زرجان پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی،،،

"بیٹی وہ لوگ قریب آرہے ہیں،،،، وہ چاہے مجھے مار بھی دیں مگر آپ گاڑی کا دروازہ نہیں کھولیں گی،،،"

ڈرائیور کو اب بھی بس اُسی کی جان اور عزت کی پرواہ تھی،،، مگر اِس سے پہلے کے وہ لوگ گاڑی تک پہنچتے فضا میں ایک بار پھر فائرنگ کی آواز گونج اُٹھی تھی،،،

"چاچا،، یہ،،، اب کون ،،، فائرنگ ،،، کر رہا،،،؟؟"

زرجان کی جان حلق میں اٹک چکی تھی،،، ایسی صورتحال اُس کے ساتھ کبھی پیش نہیں آئی تھی،،،

"وہی جس کے یہاں پہنچنے کی ابھی دعا کی تھی میں نے،،،،، جو اب آپ کو اِن لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا،،،،"

چاچا یہ الفاظ ادا کرتے ایک جانب لڑھک گئے تھے،،،

زرجان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُنہیں دیکھا تھا،،، اِس سے پہلے کے وہ اُنہیں پکارتی کسی نے باہر سے اُس کی گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا،،،

زرجان نے فوراً شال کو اپنے چہرے پر مزید اچھی طرح لپیٹتے اپنے نقاب کو ٹھیک کیا تھا،،،

اُس کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا،،،

"باہر نکلو،،،،،"

جو آواز زرجان کے کانوں سے ٹکرائی تھی وہ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی،،

"میں نے کہا باہر نکلو،،،،،"

اُس نے آگے کو جھکتے زرجان کی کلائی تھامی تھی،،،

جسے پوری قوت سے جھٹکتے زرجان اُس کی جانب پلٹی تھی،،،

"خبردار،،،، مسٹر دل شیر،،، میرے قریب آنے کی اور مجھے چھونے کی کوشش بھی مت کرنا،،، میں اِن لوگوں کے ہاتھوں مرنا پسند کروں گی،،، مگر تمہاری مدد کسی قیمت پر نہیں لوں گی،،،،"

زرجان اُسے کٹھور اور بے وفا انسان کو اپنے سامنے دیکھ غصے سے پاگل ہوتی چلائی تھی،،،،

باہر فائرنگ ابھی بھی ہورہی تھی،،،

دل شیر نے ایک نظر باہر اپنے آدمیوں کو دیکھا تھا جو اُن درجنوں کے حساب سے موجود لوگوں کو زرجان تک پہنچنے سے روکنے میں ہلکان ہورہے تھے،،، اور اندر وہ زخمی شیرنی بنی اُسے قریب بھی نہیں آنے دے رہی تھی،،،،

اُس نے صرف ایک لمحے کو سوچا تھا اور اگلے ہی پل اُس کی کلائی دبوچ کر اُسے ایک ہی جھٹکے اپنی جانب کھینچتے باہر نکال لیا تھا،،

"چھوڑو مجھے،،، یہ کیا کررہے ہو تم،،،؟؟؟"

زرجان اُس کی اِس زبردستی پر چلا اُٹھی تھی،،

مگر وہ بنا اُسے کوئی جواب دیئے کسی گڑیا کی طرح اُٹھا کر کندھے پر ڈالتا روڈ سے اُتر کر سنسان گھنی جھاڑیوں کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

زرجان نے اپنے ناخنوں سے اُس کی گردن کو زخمی کر چھوڑا تھا، مگر وہ بنا اُسے روکے خاموشی کے ساتھ اُس کا غصہ سہتا اُسے ایسے ہی اُٹھائے تیز تیز قدموں سے چلتا خطرے والی جگہ سے اُسے نکال لے گیا تھا،،،

اگر وہ اکیلا ہوتا تو اب تک اُن دشمنوں کے بھیجے آدمیوں کو عبرت کا نشان بنا چکا ہوتا،،

جنہوں نے ایک عورت پر بُری نگاہ ڈالنے کی کوشش کی تھی،،،

مگر وہ اُنہیں اِس حرکت کا بہت اچھے سے جواب دینے کا ارادہ رکھتا تھا،،

★★★★★★★★★★

وہ جھٹکے سے اُٹھتی نیند سے بیدار ہوئی تھی،،

"کیا ہوا سردارنی سائیں آپ ٹھیک ہیں،،"

اُسے دیکھنے کے لیے اندر آتی شبنم فوراً قریب آئی تھی،،،

اتنی ٹھنڈ میں بھی عنائشہ کا چہرا پسینے سے بھیگ چکا تھا،،

اُس کے چہرے پر گھبراہٹ واضح تھی،، وہ منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا،، جب اُس نے ذاکوان کو گولی ماری تھی،،

"وہ،،،، وہ کدھر ہے،،،؟؟؟ وہ،،، وہ ٹھیک تو ہے نا،،؟؟؟"

عنائشہ بوکھلاہٹ زدہ سی بیڈ سے اُٹھتی شبنم کے پاس آئی تھی،،،

"کون،،، سردارنی سائیں،،، آپ کس کی بات کر رہی ہیں،،،؟"

شبنم کو اُس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی،،،

"وہ،،، تمہارا سردار،،، مطلب،،، سردار سائیں وہ ٹھیک ہیں،،،،؟؟"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا،، اُس کے لیے یہ احساس ہی بہت بڑا تھا کہ اُس کی وجہ سے کسی انسان کا اتنا سارا خون بہا ہے،،،

اُس کی فکر اور آنسو دیکھ شبنم دھیرے سے مسکرائی تھی،،،

"جی سردار سائیں تو بالکل ٹھیک ہیں،،، وہ نیچے جرگے میں بیٹھے ہیں،،، آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی،،، اُنہوں نے سختی سے ہمیں آپ کا خیال رکھنے کو کہا ہے،،،"

شبنم اُسے تھام کر واپس بیڈ پر بیٹھاتے اپنے مخصوص مؤدبانہ لہجے میں بولی تھی،،

"سردار سائیں کی تو آپ کے لیے بہت فکر دیکھی ہے،، مگر مجھے زرا علم نہیں تھا کہ آپ بھی سردار سائیں کو اتنا چاہتی ہیں،،، ویسے ہمارے سردار سائیں ہیں ہی اتنے اچھے،،،، اُن

سے بھلا کسے محبت نہیں ہوگی،،، جتوئی خاندان سمیت گاؤں کی لڑکیاں ایسے ہی تو پاگل نہیں ہیں نا اُن کے پیچھے،،،"

شبنم نے مسکراتے لہجے میں بولتے اُس کا موڈ بحال کرنا چاہا تھا،،

مگر عنائشہ اُس کی باتوں پر دھیان دیئے بغیر اپنی کی ٹینشن کا شکار تھی،،،

"مجھے اُسے دیکھنا ہے،،،"

عنائشہ ایکدم بیڈ سے اُٹھتی صوفے پر رکھی ذاکوان کی شال پورے استحقاق سے اُٹھا کر اپنے گرد لپیٹتی روم سے نکل گئی تھی،،،

شبنم بھی فوراً اُس کے پیچھے بھاگی تھی،،،،

عنائشہ کو ذاکوان کی سب سے پسندیدہ شال کندھوں کے گرد لپیٹ کر نیچے آتا دیکھ ڈرائینگ روم میں محفل سجائے بیٹھی خواتین اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں،،،،

جو اُسی صبح والے لباس میں سلکی بال کھلے چھوڑے پیروں میں کھسے پہنے رف سے حلیے میں بھی بہت حسین لگ رہی تھی،،،،

"کتنی پیاری ہیں نا سردارنی،، اِنہیں تو میک اپ کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ہو گی نا،،"

غزالہ کی نظریں عنائشہ کی صاف شفاف سکن پر تھی،،،، جو ہمیشہ گلابیاں چھلکاتی نظر آتی تھی،،،،

ساتھ بیٹھی بہن کی گھوری پر بمشکل غزالہ نے اپنی زبان کو بریک لگائی تھی،،،،

"کیا ہوا،،، میری پوتی ٹھیک ہے،،،،؟"

شمیم بیگم شبنم کے اشارے پر فوراً اُس کے قریب آتے اُسے روک گئی تھیں،،،، کیونکہ اُس سے کوئی بعید نہیں تھی وہ ذاکوان کے پاس وہاں بھی پہنچ جاتی،،،،

ایک بار پہلے بھی وہ یہ کارنامہ سرانجام دے چکی تھی،،،

"وہ مجھے،،، سردار سائیں سے بہت ضروری بات کرنی ہے،،،،"

عنائشہ اِس وقت ہر حال میں اُسے دیکھنا چاہتی تھی،،

"سردار سائیں اِس وقت مصروف ہیں،،، شبنم اُن تک پیغام پہنچا دیتی ہے،،، وہ جیسے ہی فارغ ہونگے آپ سے مل لیں گے،،، ابھی یوں آپ کے اندر جانے پر،، سردار سائیں غصہ ہونگے،،،،"

شمیم بیگم نے بہت نرمی سے اُسے سمجھایا تھا،،، جس پر عنائشہ کو مجبوراً اُن کی بات ماننی پڑی تھی،،،،

مگر اُس کی نظریں دروازے پر ہی ٹکی ہوئی تھیں،،، سفینہ بیگم کے بلاوے پر شمیم بیگم کو ناچاہتے ہوئے بھی اُسے لے کر وہاں سب خواتین آکر بیٹھنا پڑا تھا،،،،

وہاں موجود سب خواتین عنائشہ کو ہی گھور رہی تھیں،،، جبکہ عنائشہ کی نظریں بار بار دروازے پر تھیں،،،

"آپ کی طبیعت اب کیسی ہے،،،؟؟؟"

غزالہ نے اُس سے بات کا آغاز کیا تھا،،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں،،،"

عنائشہ نے خوش اخلاقی سے جواب دیا تھا،،

"ہممہ،،، سردار سائیں کے سامنے طبیعت خراب کرنے کا ناٹک تھا وہ کیا،، شہروں میں عورتوں کو یہ سب بھی سیکھایا جاتا ہے کیا،،،"

خولہ کو عنائشہ کو ذاکوان کی بانہوں میں دیکھ صبح سے جلی بھنی بیٹھی تھی،،،

"یس،،، پراپر ٹریننگ کروائی جاتی ہے،،، آپ کو اگر وہاں داخلہ چاہیے ہو تو بتایئے گا،،،"

عنائشہ نے بنا اُس کی باتوں کا بُرا منائے پر ستائش لہجے میں جواب دیا تھا،،،۔

وہ پہلی نظر میں ہی جان چکی تھی کہ حویلی کی خواتین اُس کے آنے سے بالکل بھی خوش نہیں ہیں،،، مگر اُس کی لڑائی اِن خواتین سے نہیں اِن کے سردار سے تھی،،،،، اِس لیے اُس نے بنا خولہ کی بات کو اہمیت دیئے یا اُس کا بُرا منائے جواب دیا تھا،،،،

جو بات خولہ کو مزید آگ لگا گئی تھی،،،

"آپ نے دل شیر کے ساتھ اچھا نہیں کیا،،، وہ سردار سائیں برداشت نہیں،،،،"

گلناز بیگم نے بھی اپنے اندر کی بھڑاس نکالنی چاہی تھی،،، جب اُسی لمحے ذاکوان کو وہاں سے اندر آتا دیکھ عنائشہ بے اختیار اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،،

"معاف کیجیئے گا،،،میں آپ کی بات بعد میں سنتی ہوں،،،"

عنائشہ اُن کو مسکرا کر ٹوکتی ذاکوان کی جانب بڑھی تھی،،،، جو اسجد کے پاس کھڑا اُسے کوئی ہدایت دے رہا تھا،،،

"مجھے تم سے بات کرنی ہے،،،"

عنائشہ اُس کے پاس پہنچتی جلدی سے بولی تھی،،، کیونکہ اُس نے یہ بات واضح طور پر نوٹ کی تھی کہ اُسے آتا دیکھ ذاکوان اپنا رُخ بدل گیا تھا،،،

اُس کے انداز تخاطب پر جہاں اسجد حیرت زدہ سا منہ نیچے کرتا بمشکل اپنی ہنسی روک پایا تھا،،، وہیں ذاکوان نے پلٹ کر اپنی سر پھری سردارنی کو گھورا تھا،،، جس نے قسم کھا لی تھی کہ اِس حویلی میں جمائی اُس کی دہشت کا ستیاناس کر کے رہے گی۔

"سردار سائیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے،،،،"

عنائشہ نے فوراً اپنا لہجہ درست کیا تھا،،

ذاکوان اسجد کو وہاں سے جانے کا اشارہ کرتا عنائشہ کی طرف پلٹا تھا،،

جس کی آنکھوں میں اُس کے لیے فکر اور ندامت نمایاں تھی،،،

"سردار سائیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے،،،"

عنائشہ نے فوراً اپنا لہجہ درست کیا تھا،،

ذاکوان اسجد کو وہاں سے جانے کا اشارہ کرتا عنائشہ کی طرف پلٹا تھا،،

جس کی آنکھوں میں اُس کے لیے فکر اور ندامت نمایاں تھی،،،

"جی فرمائیں سردارنی سائیں۔۔۔ کیا بات کرنا چاہتی ہیں آپ۔۔۔"

زاکوان سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اُس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"وہ جو کچھ ہوا میں ویسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ میرا مطلب میرا گولی مارنے کا ارادہ نہیں تھا۔۔۔"

عنائشہ کا لہجے ندامت سے چور تھا۔۔

اُس نے نظریں اُٹھا کر ذاکوان کے بازو کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اُس نے اپنی سیاہ شال کے نیچے کور کر رکھا تھا۔۔۔

"ارادہ جو بھی تھا۔۔ میں اُس بارے میں نہیں جانتا۔۔ میں صرف اُسی کو مانوں گا جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔ اور وہ ہے اپنی سردارنی کی آنکھوں میں اپنے لیے بے پناہ نفرت۔۔۔ جس نفرت کے زیرِ اثر مجھ پر گولی چلاتے ہوئے اُس کے ہاتھ نہیں کانپے۔۔ اور میں اِس نفرت کو دل سے قبول بھی کرتا ہوں۔۔ کیونکہ خان حویلی والوں سے نہ ہی کبھی میں نے وفا کی اُمید رکھی ہے۔۔ اور نہ ہی آگے کبھی ایسی بے وقوفی کرنے کا ارادہ ہے۔۔ کیونکہ تم لوگ اِس قابل ہو ہی نہیں۔۔۔"

ذاکوان کی آنکھوں میں موجود سرد تاثر عنائشہ کا دل زور سے دھڑکا گیا تھا۔۔ مگر وہیں اُس کے کہے الفاظ عنائشہ کو سخت ناگوار گزرے تھے۔۔۔

"میں خان حویلی والوں سے نہیں واقف۔۔۔ مگر عنائشہ اعظم خان اپنا ہر رشتہ بہت وفاداری سے نبھاتی ہے۔۔۔ چاہے وہ محبت کا ہو یا نفرت کا۔۔۔ اپنی جی جان لگا دیتی ہوں۔۔۔ اور تم سے میرا رشتہ نفرت کا ہے۔۔۔ مجھے خود پر زبردستی کرنے والے لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتے۔۔ اور تم مجھ پر تسلط جمانا چاہتے ہو۔۔۔ جو میں کبھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔ تم بے شک بہت سارے قبیلوں کے سردار ہوگے۔۔۔۔ بہت سے لوگوں پر اپنا حکم چلاتے ہوگے۔۔۔ اور لوگ اُسے دل و جان سے قبول بھی کرتے ہونگے۔۔۔ مگر میں عنائشہ اعظم خان ہوں۔۔۔۔ خود پر کسی کی حکمرانی قبول نہیں کروں گی۔۔۔ اور اپنی نفرت سے تمہیں ہرا کر رہوں گی۔۔۔۔"

عنائشہ بھی سینے پر بازو باندھے اُس کے بہت قریب آن کھڑی ہوتی اُس کی آنکھوں میں جھانکتے مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اور اگر محبت بیچ میں آگئی تو۔۔۔۔ کیا کرو گی سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی۔۔۔۔ ہار مان جاؤ گی۔۔۔۔"

ذاکوان نے ہاتھ بڑھا کر اُس کے بالوں کی نکلی لٹیں شال کے اندر اڑسی تھیں۔۔۔

دور بیٹھی خواتین یہ منظر دیکھتی جل بھن اُٹھی تھیں۔۔۔۔ اُنہیں تو یہی لگا تھا کہ ذاکوان جتوئی نے اب تک عنائشہ کو منہ تک نہیں لگایا ہو گا۔۔ کیونکہ وہ مہناز کی بیٹی ہے۔۔ مگر سامنے کا منظر اُن سب کی خوش فہمی پر پانی پھیر گیا تھا۔۔۔

"ناممکن ہے۔۔۔ میں تم سے نفرت کی حدود تو کراس کرسکتی ہوں۔۔ مگر محبت کبھی نہیں کر سکتی۔۔۔"

عنائشہ پر یقین تھی۔۔

"اتنی بڑی باتیں مت کریں سردارنی۔۔۔۔ آپ کو ہارتا دیکھنا اچھا نہیں لگے گا مجھے۔۔۔"

ذاکوان نے اُس پر طنز کیا تھا۔۔

"اتنا اوور کانفیڈنس بھی اچھا نہیں ہوتا سردار سائیں۔۔ مجھے یہاں کی عورتوں جیسا سمجھ کر بہت بڑی بھول کرجائیں گے۔۔ جو آپ کے زرا سے دیدار کے لیے بچھی چلی جارہی ہیں۔۔۔"

عنائشہ کا اشارہ خولہ کی جانب تھا۔۔

"سردار ذاکوان جتوئی نے آج تک کبھی کوئی بھول نہیں کی سردارنی۔۔۔۔ آپ کی یہ غلط فہمی بھی بہت جلد ختم ہو جائے گی۔۔۔"

ذاکوان زومعنی لہجے میں جواب دیتا۔۔ وہاں سے واپس پلٹا تھا۔۔۔

جب عنائشہ نے آگے ہوتے غیر ارادی عمل کے تحت اُس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔ اِس نرم و ملائم گرفت پر ذاکوان جھٹکے سے پلٹا تھا۔۔ اُسے عنائشہ سے ایسی کسی حرکت کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

جبکہ وہاں بیٹھی خولہ اندر تک جل بھن چکی تھی۔۔۔

سفینہ اور گلباز بیگم تو آنکھیں پھاڑے اِس لڑکی کی جرأت کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"تم ابھی کہیں نہیں جاؤ گے۔۔۔"

عنائشہ نے اُسی کے مخصوص حاکمانہ لہجے میں کہا تھا۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔؟؟؟"

ذاکوان نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔ جو ابھی کچھ دیر پہلے اپنی نفرت کے اتنے اُونچے جھنڈے لگا کر اچانک سے اپنا انداز تبدیل کر چکی تھی۔۔۔

"تمہیں گولی لگی ہے۔۔۔ تمہیں روم میں جاکر ریسٹ کرنا ہوگا۔۔۔ آج کے دن تم مزید کوئی کام نہیں کرو گے۔"

عنائشہ آنکھوں میں تشویش بھرے بولی تھی۔۔۔ ذاکوان کا سرخ و سفید چہرا اِس وقت زرد ہوچکا تھا۔۔۔ وہ شبنم کی زبانی اتنا تو جان چکی تھی کہ یہ موصوف صرف دوسروں سے اپنی بات منوانا جانتے تھے۔۔۔ کسی کی سننے یا ماننے کی حس اِن میں نہیں تھی۔۔۔

"اور آپ کو اتنی فکر کس بات پر ہورہی ہے۔۔۔؟؟؟"

ذاکوان نے طنزیا نگاہوں سے اُسے گھورا تھا۔۔۔

"کیونکہ یہ گولی میرے ہاتھوں چلی ہے۔۔۔ اگر تم میری اتنی بڑی غلطی مان کر اعلٰی ظرفی کا مظاہرہ کرسکتے ہو۔۔۔ تو میں بھی تمہاری تھوڑی بہت خدمت تو کر ہی سکتی ہوں۔۔۔ کیونکہ احسان رکھنا تو عنائشہ اعظم خان نے بھی نہیں سیکھا۔۔۔"

وہ دونوں ہی اِس بات کو فراموش کر چکے تھے کہ ذاکوان کا ہاتھ ابھی بھی عنائشہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔

"خدمت۔۔۔ سوچ لیں۔۔۔ جیسے میں چاہوں گا ویسے خدمت کر لیں گی۔۔۔۔ ایسے نہ ہو مجھے روم میں لے کر جانا تم پر بھاری پر جائے۔۔۔۔"

ذاکوان کی بات پر عنائشہ نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟؟؟ کوئی ایسا کام نہیں ہے۔۔۔ جو میں نہ کر سکوں۔۔۔۔"

عنائشہ بنا اُس کی بات کا مفہوم جانے سر فوراً اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔۔ ذاکوان کے چہرے پر محظوظ کن مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

"اوکے تم جاؤ میں دس منٹ تک آتا ہوں۔۔۔ ویسے اتنی دیر میں زرا سوچ لینا تم میری کیا کیا خدمت کر سکتی ہو۔۔۔"

ذاکوان اُسے بے باک نگاہوں سے گھورتا ایک پل میں لال کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ عنائشہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

★★★★★★★★★★★

دل شیر اُسے اُسی طرح اُٹھائے خطرے سے بہت دور نکل آیا تھا۔۔ مگر اِس دوران زرجان اُس کی گردن بُری طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔

اُس کا احسان مند ہونے کے بجائے وہ اُس کو زخم دے گئی تھی۔۔۔

"تم لڑکی کو یا خونخوار سرپھری جنگلی بلی۔۔۔ ایسے تو وہ بھی پنجے نہیں مارتی ہوں گی۔۔۔ "

دل شیر اُسے نیچے اُتارتا اپنی حال سے بے حال ہوئی گردن کا جائزہ لیتے بولا۔۔۔

اتنی ٹھنڈ میں اُسے اُٹھائے وہ اتنی دیر سے مسلسل بھاگ رہا تھا۔۔ جو کہ آسان بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر سامنے کھڑی لڑکی کا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ اُس کی مدد لینے سے بہتر اُن غنڈوں کے ہاتھوں آئی موت کو ترجیح دیتی۔۔۔

"میں وہی لڑکی ہوں جس کے ساتھ محبت میں بے وفائی کر کے بہت بُری طرح سے اُس کا دل توڑا ہے تم نے۔۔۔ جس کی زندگی برباد کردی ہے تم نے۔۔۔ کاش کے میں تمہاری طرح اتنی سنگدل ہوتی کہ تمہیں کبھی سچی محبت نہ ملنے کی بددعا دے پاتی۔۔۔ مگر میری بے بسی دیکھو میں تو یہ تک نہیں کر پارہی۔۔۔ لیکن ہاں تم نے ایک بہت بڑا احسان کیا ہے مجھ پر۔۔ اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرا اعتبار محبت نامی لفظ سے ہی اُٹھا دیا ہے۔۔۔

اب میرے لیے دنیا کا سب سے بے رحم جذبہ محبت ہے۔۔۔"

زرجان اپنے اندر کا غبار اُس پر اُتارتی بھیگتے چہرے کے ساتھ وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔

"کہاں جارہی ہو۔۔۔؟؟ تمہیں اِس جنگل کے راستے کا علم نہیں ہے بھٹک جاؤ گی۔۔۔"

دل شیر اُس کی کلائی گرفت میں تھام کر اُسے روکتے ہوئے بولا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ تم جیسے انسان کے ساتھ چند پل گزارنے سے بہتر میں مرنا پسند کروں گی۔۔۔"

زرجان اُس کی گرفت سے کلائی چھڑوانے کی سر توڑ کوششیں کرتی زہر خند لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"

دل شیر خاموش نگاہوں سے اُسے مزاحمت کرتے دیکھ رہا تھا۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟ تمہارے لیے کسی کو چھوڑنا مشکل کہاں ہے بھلا۔۔۔"

زرجان پوری قوت سے چلائی تھی۔۔۔ اِس شخص کے ساتھ کھڑے رہتے لمحہ بالمحہ اُس کی اذیت میں اضافہ ہورہا تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ شام رات میں ڈھل رہی تھی۔۔۔ اور اتنا تو وہ بھی جانتی تھی کہ رات کے وقت اِس جھاڑیوں زدہ علاقے کو پار کرنا آسان نہیں تھا۔۔

"کیونکہ مجھے تمہیں یہاں لاتے دیکھا گیا ہے۔۔۔اگر میں تمہیں صحیح سلامت واپس نہ لے کر گیا تو میرے لیے پرابلم بن سکتی ہے۔۔۔"

وہ انتہائی اجنبی لہجے میں بولتا زرجان کے ٹوٹے دل کو مزید چکنا چور کر گیا تھا۔۔

تو کیا واقعی اُس نے اُس سے کبھی محبت کی ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ صرف ایک دھوکا تھا۔۔۔ جو خاندانی دشمنی کی آڑ میں اُس سے کیا گیا تھا۔۔۔۔

زرجان کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔

دل شیر اُس کی کلائی چھوڑ چکا تھا۔۔۔ اب کی بار زرجان نے کہیں جانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ وہ چپ چاپ جاکر ایک درخت کے قریب رکھے پتھر پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

چہرا گھٹنوں میں چھپائے۔۔۔ دونوں بازو گھٹنوں کے گرد باندھے وہ اُسے دیکھنے سے صاف گریزاں تھی۔۔۔

اُس کے اندر آندھی طوفان چل رہے تھے۔۔۔ آنکھوں کے سامنے اُس کا یہ سنگدلانہ رُوپ دیکھنا بہت اذیت ناک تھا اُس کے لیے۔۔۔

دل شیر چند لمحے اُسے دیکھنے کے بعد ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔۔ وہ اِس لڑکی کی اندرونی کیفیت بہت اچھے سے سمجھتا تھا۔۔۔ مگر اِس وقت کچھ نہیں کرسکتا تھا۔۔۔

مطلع صبح سے ابر آلود تھا۔۔ مگر اِس وقت بادل آسمان کو پوری طرح ڈھک چکے تھے۔۔۔ کسی وقت بھی بارش زور و شور سے برس سکتی تھی۔۔۔

جس کے بعد اُن کا یہاں رُکنا ناممکن ہو جاتا۔۔۔

"اِس طرح اِس جنگل میں رات گزارنا خطرے سے خالی نہیں ہو گا۔۔"

دل شیر نے درخت کی زرا اونچی ٹہنی پر پیر رکھا کر اردگرد کسی مکان کو تلاشنہ چاہا تھا۔۔ جب داہنی جانب دو کلو میٹر کے فاصلے پر اُسے ایک جھونپڑی نما گھر دیکھائی دیا تھا۔۔ اگر اُس میں پناہ مل جاتی تو اُن کے لیے غنیمت تھی۔۔۔

دل شیر ایک گہرا سانس ہوا میں خارج کرتا اُس سکڑی سمٹی درخت سے چپک کر بیٹھی لڑکی کی جانب بڑھ تھا۔۔۔ جو پھر پنجے جھاڑ کر اُسے چمٹنے والی تھی۔۔۔

مگر اِس وقت اُسے مجبوراً اُسے چھیڑنا تھا۔۔۔

★★★★★★★★★★★★

"مہناز ہم نے ایک بہت اہم فیصلہ کیا ہے۔۔۔ جس سے عنائشہ ہمارے پاس واپس آسکتی ہے۔۔۔۔"

مہناز بیگم یہاں سے واپس جاکر ذاکوان جتوئی پر قانونی چارہ جوئی کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔ مگر اُن کے بھائیوں اور بھتیجوں نے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ سب اچھے سے جانتے تھے کہ کوئی قانون بھی ذاکوان جتوئی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔۔۔

"کیسا فیصلہ بھائی صاحب۔۔۔ ؟؟"

مہناز بیگم اِن لوگوں کی سیاست میں اپنی بیٹی کو نہیں لانا چاہتی تھیں۔۔ مگر اِس وقت اُن کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔

"ہم سب قبیلے والے۔۔۔ سردار ذاکوان جتوئی سے یہ دشمنی ختم کرکے تعلقات ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔۔ تاکہ ہم اپنی بیٹی کو واپس اپنے پاس لاسکیں۔۔۔ عنائشہ ہمارا خون ہے۔۔۔ تمہارے ہاتھوں پلی بڑھی ہے۔۔۔ اُس کو ہم یوں اُس ظالم سردار کے رحم و کرم پر نہیں

چھوڑ سکتے۔۔ جو ہماری دشمنی کا بدلہ بھی ہماری معصوم بھانجی سے لینا چاہتا ہے۔۔۔ مگر ہم تمہاری طرح عنائشہ کو اُس بھٹی میں سلگتا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔ اُس لیے ہم اُس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں۔۔ تاکہ ہماری عنائشہ کی مشکلات میں کمی آسکے۔۔۔۔"

وہ بول رہے تھے اور مہناز بیگم بت بنی اُن سب کے چہروں کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔ اُن کو بالکل بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ الفاظ اُن کے بھائی نے ادا کیے ہیں۔۔۔

ایک دم سے وہ اتنا اعلیٰ ظرف بھلا کیسے ہوگئے تھے۔۔۔ کہ اپنی سالوں کی نفرت اور دشمنی بھلا کر سردار ذاکوان جتوئی کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے۔۔۔ وہ بھی صرف اور صرف اُن کی بیٹی کی خاطر۔۔۔ جسے بچپن سے لے کر اب تک انہیں نے پوچھا تک نہیں تھا۔۔۔

مہناز بیگم جیسی زمانہ شناس خاتون دو منٹ میں سمجھ گئی تھیں۔۔ کہ اُن کی نیت کیا ہے۔۔۔۔

"لیکن ذاکوان جتوئی تو اب تک آپ لوگوں کے ساتھ بہت بُرا کرچکا ہے نا۔۔۔ پھر بھی آپ بھلا کیسے یہ سب۔۔۔؟؟"

مہناز بیگم کا دماغ بالکل ماؤف ہوچکا تھا۔۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھیں۔۔۔ اِس سب میں اگر نقصان ہونا تھا تو صرف اُن کی بیٹی کا۔۔۔

"ہم سب کچھ بھولنے کو تیار ہیں۔۔۔"

جابر نے انتہائی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے مسکرا کر انہیں جواب دیا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے آپ لوگوں کو ٹھیک لگے۔۔۔"

مہناز بیگم اِن سب کے سامنے حامی بھرنے پر مجبور ہوچکی تھیں۔۔۔ اُن کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا تھا۔۔۔

★★★★★★★★★★★★

"شبنم اِدھر آؤ۔۔۔"

عنائشہ نے کوریڈور میں سے گزرتے ایک جانب کھڑی شبنم کو آواز دے کر بلا تھا۔۔

"جی سردارنی سائیں۔۔۔"

شبنم اُس کے قریب آتے مودبانہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آرہی۔۔ کیا تم میری کنفیوژن دور کرو گی۔۔"

عنائشہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا اُس سردار کی زو معنی باتوں کا کیا مطلب تھا۔۔ وہ اُسے کمرے میں بلانے کے حوالے سے کیا وارننگ دے رہا تھا۔۔ اور خدمت۔۔ لفظ پر اتنا زور کیوں دے رہا تھا۔۔

"جی سردارنی سائیں حکم کریں۔۔۔"

شبنم ہمہ تن گوشہ تھی۔۔

"یہ خدمت تو کوئی بھی کسی کی کر سکتا ہے نا۔۔۔ یہ لفظ اتنا عجیب تو نہیں ہے نا۔۔۔ یا اِس کا کوئی اور مطلب بھی نکلتا۔۔۔۔۔۔۔"

عنائشہ نے اپنی جگہ رُکتے اُس کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا۔۔۔ مگر پورا جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ ٹھٹھک کر رُکی تھی۔۔۔۔

"اوہ گاڈ۔۔۔ میں کتنی بڑی گدھی ہوں۔۔۔۔"

عنائشہ کے دماغ کی بتی جلتے ہی اُسے سر سے پیر تک لال کر گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا سردارنی سائیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔؟؟؟"

شبنم اُسے زیرِ لب خود سے بڑبڑاتا دیکھ پریشان ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں تم جاو۔۔۔۔"

عنائشہ کمرے میں داخل ہوتے اُسے واپس بھیج چکی تھی۔۔۔۔

"تم سے بڑا بے وقوف انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔ یہ سردار اتنا شریف بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ جیسا میں اُسے سمجھ رہی تھی۔۔۔ ایڈیٹ کہیں کا۔۔۔۔ کیسے میری بات کو گھما دیا اور مجھے پتا بھی نہیں چلا۔۔۔"

عنائشہ کا چہرا شرم و خفت سے لال ہوچکا تھا۔۔۔

"اِس سے پہلے کے وہ یہاں آئے۔۔۔ میں روم سے ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔"

عنائشہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ مگر اُس کے پہنچنے سے پہلے ہی دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی ذاکوان جتوئی اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اُسے وہاں کھڑا دیکھ ذاکوان دروازہ بند کرتا اُس کے مقابل آیا تھا۔۔۔

"آپ کہیں جارہی تھیں کیا سردارنی صاحبہ۔۔۔۔"

ذاکوان اُس کا ٹماٹر کی طرح لال پڑتا چہرا دیکھ سوالیہ لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ ذاکوان کو یوں سامنے آتا دیکھ اُس کی سٹی گم ہوچکی تھی۔۔۔۔

"ہاں وہ میں۔۔۔۔"

پہلی بار عنائشہ اُس کے سامنے ہکلائی تھی۔۔۔ ذاکوان کو آگے بڑھتا دیکھ وہ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"کیا ہوا سردارنی کیا آپ مجھ سے گھبرا رہی ہیں۔۔۔؟؟"

ذاکوان کو اُس کی حالت دیکھ کر مزا آیا تھا۔۔۔

"ہاں وہ میں۔۔۔"

پہلی بار عنائشہ اُس کے سامنے ہکلائی تھی۔۔۔ ذاکوان کو آگے بڑھتا دیکھ وہ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

"کیا ہوا سردارنی کیا آپ مجھ سے گھبرا رہی ہیں۔۔۔؟؟"

ذاکوان کو اُس کی حالت دیکھ کر مزا آیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

عنائشہ نے اپنے ماتھے پر چمکتی ننھی بوندیں صاف کرتے بمشکل جواب دیا تھا۔۔

"تت تم۔۔۔ پلیز دور رہو مجھ سے۔۔۔۔"

عنائشہ اُسے اپنے قریب آتے دیکھ کپکپاتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

"آپ ہی نے تو بلوایا تھا سردارنی صاحبہ۔۔۔ اب میں آپ کی بات نہ مان کر۔۔ آپ کی شان میں گستاخی تو نہیں کرسکتا نا۔۔۔۔"

ذاکوان نے گہری نگاہوں سے اُس کا گھبرایا انداز دیکھا تھا۔۔۔۔۔

عنائشہ پیچھے ہوتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔۔

"میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔۔۔ تم جاسکتے ہو۔۔ اپنا ضروری کام پورا کرسکتے ہو۔۔۔۔"

عنائشہ اُسے دیوار پر اپنے اردگرد ہاتھ جماتے دیکھ کمزور سی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔ یہ شخص کیسے اُسے اپنی باتوں میں پھنسا کر اپنی مرضی کی بات نکلوا لیتا تھا۔۔۔ اُسے اب سمجھ آرہی تھی۔۔۔

"میں اپنا ضروری کام ہی کرنے آیا ہوں سردارنی صاحبہ،،،،"

عنائشہ کی ہر بات کا جواب تھا اُس کے پاس۔۔۔

"تم،،،،"

عنائشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا۔ جب ذاکوان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا،،،

"اتنا کیوں گھبرا رہی ہیں سردارنی،،، کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہو گی،،،،"

ذاکوان نے اُس کے کندھوں سے پھسلتی اپنی شال کو مُٹھی میں جکڑتے اُس کے گلابی گال کو چھوا تھا۔۔۔ جبکہ عنائشہ کا دل اِس بُری طرح سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

"میری اجازت کے بغیر کوئی میری شال کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا سردارنی۔۔ میری ہر شے پر پورے استحقاق سے حق جما لیا ہے۔۔۔ اور میرا زرا سا حق استعمال کرنا گوارہ نہیں آپ کو۔۔۔ اتنی ناانصافی کیوں۔۔۔"

اُس کے وجود سے اُٹھتی دلفریب خوشبو ذاکوان جتوئی کے اعصاب کو اپنے حصار میں جکڑ رہی تھی۔۔۔ وہ اُس سے نفرت کا دعویدار تھا۔۔۔ مگر اُس کے کسی بھی انداز اور لمس سے نفرت کا شائبہ تک نہیں تھا۔۔۔

"تم نے زبردستی مجھے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔ مجھے زرا سا موقع ملے تمہاری اِس دنیا سے فرار ہونے کا تو ایسا کرنے میں۔۔ میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔۔۔"

عنائشہ نے اُس کے گستاخی کرتے ہاتھوں کا تھامنا چاہا تھا۔۔۔۔ اِس شخص کو بازو پر گولی لگی تھی۔۔۔ مگر اُس کا اب بھی وہی اکڑ بھرا انداز تھا۔۔۔ عنائشہ نے اُس کی حالت کے پیشِ نظر اُسے روم میں بلا کر آرام کرنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر یہاں تو اُسی کی جان مشکل میں پھنس چکی تھی۔۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا۔۔۔ اور ایک بار پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔ میری قید سے تم فرار کبھی نہیں ہوسکتی۔۔۔۔ جب تک میں خود نہ چاہوں۔۔۔۔"

عنائشہ نے الفاظ کے ساتھ ساتھ کمر پر اُس کی گرفت مضبوط ہوتی محسوس کی تھی۔۔۔

"اور اگر ایسا ہوا تو کیا کر لو گے تم۔۔۔؟؟"

عنائشہ خود کو اُس سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی۔۔۔

"تمہاری جان لے لوں گا۔۔ اپنے ہاتھوں سے۔۔۔"

ذاکوان سرگوشیانہ لہجے میں اُس کے اُوپر جھکا تھا۔۔ اور اُس کے دونوں گالوں پر اپنے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتا واقعی اُس کی جان نکال گیا تھا۔۔

عنائشہ نے اُس کے گریبان کو دونوں مُٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔ اُسے اپنے رُخسار جلتے محسوس ہوئے تھے۔۔ ذاکوان جتوئی کی شیو کی چبھن سے وہ کسمساتی اُس کو خود سے دور دھکیل گئی تھی۔۔۔

ذاکوان نے پیچھے ہٹتے اُس کا لال چہرا بغود دیکھا تھا۔۔ جہاں وہ اپنی مہرِ محبت ثبت کرچکا تھا۔۔

"جب تم میری قید سے فرار کی بات کرتی ہو۔۔۔ تو یہ دل جل اُٹھتا ہے۔۔۔۔ میرے اندر آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔۔۔۔ تو سوچا کیوں نہ تھوڑا سا تمہیں بھی اِس جلن سے آگاہ کر دوں۔۔۔ تاکہ آئندہ اپنے الفاظ کا چناؤ کرتے ہوئے تم سوچو ضرور۔۔۔۔۔۔۔"

ذاکوان اُس کی نیچے گرتی شال کو اُس کے کندھوں کے گرد اچھی طرح لپیٹ گیا تھا۔۔۔

"اتنے سے لمس سے یہ حال ہے سردارنی صاحبہ۔۔۔ اگر میں نے واقعی آپ کو اپنے دل کی ملکہ بنانے کا فیصلہ کرلیا تو کیا ہوگا آپ کا۔۔۔ ویسے بھی بہت اُدھار نکلتے ہیں آپ کی طرف سے۔۔۔۔"

ذاکوان اُس کے بالوں کی لٹ کو کھینچتا اُس کا خون چھلکاتا لال چہرا اپنے مقابل کر گیا تھا۔۔۔

عنائشہ کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ اُسے ذاکوان سے ایسی کسی حرکت کی اُمید نہیں تھی۔۔۔

نہ ہی وہ کچھ بول کر۔۔۔ اِس سائیکو سردار کی مزید کوئی شدت پسندی برداشت کرنے کے موڈ میں تھی۔۔۔ اِس لیے وہ اُس کی جانب دیکھنے سے بھی گریزاں تھی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں الگ بے قابو ہوکر اُسے ہلکان کر رہی تھیں۔۔۔۔

"تم۔۔ لمٹ کراس کررہے ہو۔۔۔؟؟؟"

عنائشہ کا دل چاہا تھا اِس شخص کی نظروں سے غائب ہوجائے۔۔۔۔

"آپ کی حالت دیکھ کر تو میں لمٹس کے اندر رہ کر کچھ نہیں کرپارہا سردارنی صاحبہ۔۔۔۔
"

ذاکوان اُسے اپنے حصار سے آزاد کرتے بولا۔۔۔۔

عنائشہ فوراً اُس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

ہر وقت اُس کے سامنے شیرنی بنے رہنے والی اُس کے میدان میں آتے ہی بھیگی بلی بن گئی تھی۔۔۔۔

ذاکوان اِس سے پہلے کے کچھ بولتا اُس کے موبائل کی بجتی رنگ ٹون نے اُس کی توجہ اپنی جانب مبذول کی تھی۔۔۔

دوسری جانب سے جو خبر اُسے سنائی گئی تھی اُس نے ذاکوان جتوئی کے پیروں تلے سے زمین کھسکا دی تھی۔۔۔۔۔۔

"فوراً اُنہیں ہاسپٹل پہنچاؤ۔۔۔ میں بھی نکل رہا ہوں۔۔۔"

فون پر اُنہیں ہدایت دیتا وہ ایک سیکنڈ بھی دیر کیے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

عنائشہ نے حیرت بھری نگاہوں سے اُس کی یہ عجلت دیکھی تھی۔۔۔

★★★★★★★★★★★

"زری۔۔۔ اُٹھو یہاں سے۔۔۔ کسی بھی وقت بارش ہوسکتی ہے۔۔۔ ہمیں کوئی پناہ گاہ ڈھونڈنی ہوگی۔۔۔"

دل شیر اُس کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"زری۔۔۔ میں نے اُٹھو یہاں سے۔۔۔۔"

دل شیر نے ایک بار پھر اُسے پکارا تھا۔۔۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ ٹھنڈ کی شدت میں اضافہ ہورہا تھا۔۔۔ بارش کسی بھی وقت برس سکتی تھی۔۔۔۔ اور یہ ضدی لڑکی اُس کی بات سننے کو بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"زری۔۔۔۔"

دل شیر نے اُس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے اُس کا کندھا ہلایا تھا۔۔۔۔

جب زرجان اُس کی سمت لڑھک گئی تھی۔۔۔

"زری۔۔۔ زری کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟؟؟"

دل شیر اُس کا حد درجہ ٹھنڈا پڑتا بے جان وجود دیکھ تشویش کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔ اُس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ہونٹ بالکل نیلے پڑ چکے تھے۔۔۔ وہ کوشش کے باوجود نہ ہل پارہی تھی۔۔۔ نہ ہی اپنی آنکھیں کھلی رکھ پارہی تھی۔۔۔۔

اُس کی یہ غیر ہوتی حالت دیکھ دل شیر کو لگا تھا کسی نے اُس کا دل مُٹھی میں دبا کر مسل دیا تھا۔۔۔

اُس نے جلدی سے اپنی شال اُتار کر زرجان کے گرد لپیٹ دی تھی۔۔

"زری آنکھیں کھولو۔۔۔"

دل شیر اُسے اپنے ساتھ لگاتا۔۔ اُس کے دونوں ہاتھ ملتے فکرمندی سے چور لہجے میں بولا تھا۔۔ یہ لڑکی اُس کے لیے کیا تھی شاید اِس بات کا اندازہ اُسے خود کو بھی نہیں تھا۔۔۔

"ددد۔۔ دو۔۔ دوررر۔۔ رہو۔۔۔"

اِس حال میں بھی وہ اپنا غصہ اور ناراضگی دکھانا نہیں بھولی تھی۔۔۔

"فلحال تو ایسا ممکن نہیں ہے میڈم۔۔۔"

دل شیر اُسے بانہوں میں اُٹھا چکا تھا۔۔۔ بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں برسنا شروع ہو چکی تھیں۔۔۔

"ت۔۔۔ تم۔۔۔ سمجھ۔۔۔ نن نہیں۔۔۔"

زرجان کو اتنی ٹھنڈ لگی ہوئی تھی کہ وہ ٹھیک سے الفاظ بھی ادا نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ مگر دل شیر اتنا سمجھ چکا تھا کہ اُسے یوں اُٹھانے پر وہ اُسے دل ہی دل میں قتل کرنے کا فیصلہ ضرور کر چکی تھی۔۔۔۔

"وہ سامنے ایک چھوٹا سا گھر نظر آرہا ہے۔۔۔ میں وہاں جاکر یہی کہوں گا کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ اِس لیے کوئی اُلٹی سیدھی حرکت مت کرنا۔۔۔ اگر اُنہیں پتا چل گیا ہم میاں بیوی نہیں ہیں۔۔۔ تو پناہ دینا تو دور کی بات۔۔۔ اِنہوں نے اِس دنیا سے ہی ہمارا پتا کاٹ دینا ہے۔۔۔۔"

دل شیر نے اُسے اپنا پلان بتانے کے ساتھ آگے کا انجام بھی بتا دیا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔ اُن کے ہاتھوں مرنا پسند کروں گی،،، مگر تمہاری بیوی بننا بالکل بھی نہیں،،،،"

زرجان اُس کی حرارت پاکر اب کافی حد تک نارمل ہوچکی تھی۔۔۔ جو خود بنا کسی گرم شے کے بس اُسے ٹھنڈ اور بارش سے بچانے کی کوشش میں ہلکان ہورہا تھا۔۔۔

لیکن زرجان اِس وقت اُس سے بدگمانی کی ساری حدیں کراس کر چکی تھی۔۔ اُس کے نزدیک دل شیر کی ساری اچھائیاں ختم ہو چکی تھیں۔۔۔

اُسے دل شیر کی بے وفائی سے آگے کچھ دیکھائی ہی نہیں دے رہا تھا۔۔

دل شیر نے اُس گھر کے قریب پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹاتے زرجان کو نیچے اُتارا تھا۔۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں رہنا۔۔ تم اپنے لیے پناہ مانگ لو۔۔۔ میں خود اپنا دیکھ لوں گی۔۔۔"

زرجان اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتی اُس کی شال اپنے گرد سے ہٹا کر اُسے تھماتی وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔ اُس کے اندر لگی آگ اِس شخص کا یہ پرسکون اور بے فکر انداز دیکھ مزید بھڑک اُٹھی تھی۔۔۔۔

مگر اُس کے وہاں سے جانے سے پہلے ہی دل شیر اُس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

زرجان اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتی۔۔ سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

"میں اپنے لیے ہی پناہ مانگ لیتا ہوں۔۔۔ تم میری پناہوں میں رہ لینا۔۔۔۔"

دل شیر اُس کے گرد اپنی شال واپس سے لپیٹتے اپنا مضبوط بازو بھی اُس کے گرد لپیٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اُس کے اِس بے باک جملے پر زرجان کتنے ہی لمحے سن سی کھڑی رہی تھی۔۔۔۔

اِس سے پہلے کے وہ کچھ بولنے کے قابل ہوتی۔۔۔ دروازہ کھلا تھا اور ایک بزرگ باہر نکل تھا۔۔۔۔

وہ ایک نظر دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ لوگ پناہ چاہتے ہیں۔۔۔۔ اُنہوں نے فوراً اُنہیں اندر آنے کا اشارہ کردیا تھا۔۔۔۔

اندر ایک بوڑھی عورت بھی موجود تھی۔۔۔

"بیٹا آپ کی بیوی کی حالت تو کافی خراب لگ رہی ہے۔۔۔ لگتا ہے اِنہیں ٹھنڈ لگ گئی ہے۔۔۔۔"

اِس سے پہلے کے دل شیر خود تعارف کرواتا۔۔ وہ عورت خود ہی سے زرجان کو اُس کی بیوی مان کر اپنی فکر ظاہر کرتے بولی۔۔۔

"جی۔۔ باہر بہت ٹھنڈ ہے۔۔ اِس وجہ سے اِن کی طبیعت خراب ہوگئ۔۔ کیا ہم آج کی رات یہاں رُک سکتے ہیں۔۔۔؟؟؟"

اِس سے پہلے کے زرجان اُن کی غلط فہمی دور کرتی۔۔ دل شیر اُس کا دودھیا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتا اُسے وہی خاموش کرو گیا تھا۔۔۔

"جی بیٹا کیوں نہیں۔۔۔ میرا شوہر جانتا ہے آپ کو۔۔ ہمارے گاؤں والوں کے مسائل آپ اور سردار سائیں ہی حل کرتے آئے ہیں۔۔ میرا بیٹا بہو شہر گئے ہیں۔۔ آپ اُن کے کمرے میں رُک سکتے ہیں۔۔۔ وہ سامنے کمرا ہے۔۔ میں آپ لوگوں کے لیے کھانا بجھواتی ہوں۔۔۔"

اُس عورت نے یہاں بھی دل شیر کے ساتھ ساتھ اُس کے سردار کا ذکر کرتے زرجان کو جلا کر راکھ کر دیا تھا۔۔۔ اُس نے دوسرے ہاتھ سے دل شیر کے ہاتھ پر اپنا ناخن گاڑھ دیا تھا۔۔۔

"بیٹا آپ کی گردن پر کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اچانک اُس بوڑھی عورت کی نظر دل شیر کی زخمی گردن پر پڑی تھی۔۔۔ جسے زرجان نے بالکل لہولہان کر دیا تھا۔۔۔ جبکہ اُسی وقت زرجان نے بھی نظریں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اُس کی گردن دیکھ لمحے کے ہزارویں حصے میں اُسے ندامت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"وہ راستے میں ایک کیڑی نے کاٹ لیا ہے۔۔۔ شاید اُسی کی وجہ سے الرجی ہوگئی ہے۔۔۔"

دل شیر نے زرجان کی جانب دیکھتے مزے سے کہا تھا۔۔۔

"ہمممہ۔۔۔ کافی زہریلی کیڑی لگ رہی ہے۔۔۔۔ جنگلی کیڑی ہی ہوگی۔۔۔ ورنہ اتنی بُری طرح عام کیڑیاں تو نہیں کاٹتیں۔۔۔۔"

اُس کی بات کے جواب میں جس طرح اُس بوڑھی عورت نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔ زرجان کی پھیکی پڑتی رنگت دیکھ دل شیر کوشش کے باوجود اپنے قہقہے پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔۔

"جی بہت زیادہ زہریلی تھی۔۔۔۔۔"

دل شیر کی شوخ نظریں زرجان پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جو بنا پشیمان ہوئے اب بھی اُسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

★★★★★★★★★★★

"شبنم کیا ہوا ہے۔۔۔ یہ سردار سائیں اتنی عجلت میں کیوں گئے ہیں۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔"

عنائشہ نے ذاکوان کو یوں زرد چہرے کے ساتھ باہر کی جانب جاتا دیکھا تھا۔۔۔ جو کہ اُس کے لیے نہایت ہی پریشانی کا باعث تھا۔۔۔۔

کیونکہ اُس نے اِس سے پہلے اب تک میں ایک بار بھی ذاکوان کو زرا سا بھی پریشان ہوتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

"وہ سردار سائیں کے چچا زاد اسجد جتوئی اور بلال جتوئی پر کسی نے قاتلانہ حملہ کروا دیا ہے۔۔۔۔ اُن دونوں کی حالت کافی سیریس ہے۔۔۔۔ اِس سے پہلے ایک بار اُن کے بھائی کا قتل ہوچکا ہے۔۔۔۔ اور اب یہ۔۔۔۔۔ اب کی بار سردار سائیں کا غصہ جو طوفان لائے گا۔۔۔۔ وہ دشمنوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔۔"

شبنم بول رہی تھی۔۔۔ جبکہ عنائشہ حیرت زدہ سی منہ کھولے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کس نے یہ حملہ کروایا ہے۔۔۔۔؟؟ کون ہے اُن کا دشمن۔۔۔۔؟"

عنائشہ نے سوالیہ نظروں سے شبنم کا پریشان چہرا دیکھا تھا۔۔

"سائیں کے سب سے بڑے دشمن تو آپ کے خاندان والے ہیں۔۔ مگر ابھی یہ پتا نہیں چلا کہ یہ حملہ کس نے کروایا ہے۔۔۔ لیکن جس نے بھی کروایا ہے۔۔ سائیں کے ہاتھوں اُس کا بچ پانا ناممکن سی بات ہے۔۔۔"

شبنم کی بات سن کر عنائشہ کا دل خوف سے بھر گیا تھا۔۔۔

اُس کے خاندان والوں میں تو اُس کی ماما بھی شامل تھیں۔۔۔

"نن نہیں میری ماما ایسا کچھ نہیں کر سکتیں۔۔۔"

عنائشہ نے اِس سوچ کی سختی سے نفی کرتے شبنم کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔

اور جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اُٹھا کر مہناز بیگم کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔ وہ پریشانی میں یہ بات بالکل فراموش کر چکی تھی کہ ذاکوان نے اُسے کتنی سختی سے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے سے منع کیا تھا۔۔۔

"ہیلو ماما۔۔۔ میں عنائشہ بات کر رہی ہوں۔۔۔"

عنائشہ کی آواز سنتے ہی دوسری جانب موجود مہناز بیگم کو یقین نہیں آیا تھا۔۔

"میری بیٹی۔۔۔ میری زندگی تم کیسی ہو۔؟؟ وہ سردار کیسا سلوک رکھ رہا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ ؟ وہاں باقی سب کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ تم ٹھیک ہونا۔۔؟"

مہناز بیگم ایک ہی سانس میں ڈھیروں سوال کر گئی تھیں۔۔۔

جبکہ عنائشہ گم صم ہوتی اُن کے سوالوں کے جواب اپنے دل سے پوچھنے لگی تھی۔۔ اِس حویلی میں اُس کے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہیں کیا گیا تھا۔۔ سب کچھ بالکل ٹھیک تھا۔۔ اُس کا سردار نہ صرف خود اُسے عزت دے رہا تھا بلکہ سب حویلی والوں کو ایسا کرنے پر مجبور بھی کر رکھا تھا۔۔۔

"ماما میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ یہاں پر بھی سب بالکل ٹھیک ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ ذاکوان کے کزنز پر حملہ وہاں سے کسی نے کروایا ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟ پلیز مجھے سچ جاننا ہے۔۔ کیا میری وجہ سے ایسا کیا گیا ہے۔۔۔؟؟؟"

عنائشہ کو کسی قیمت پر گوارہ نہیں تھا کہ اُس کی وجہ سے کسی اور کا ناحق خون بہایا جاتا۔۔ اگر اُس کے خاندان والے اُس کی آزادی کے اتنے ہی خواہشمند تھے تو سیدھی طرح سردار ذاکوان جتوئی کے مقابل آکر اُس کے سینے میں گولیاں اُتارتے۔۔

کسی اور کا ناحق خون کیوں بہا رہے تھے۔۔۔ اُس کی بات سن کر کچھ لمحوں کے لیے دوسری جانب خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

"ماما میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ یہاں پر بھی سب بالکل ٹھیک ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ ذاکوان کے کزنز پر حملہ وہاں سے کسی نے کروایا ہے کیا۔۔۔۔؟؟؟ پلیز مجھے سچ جاننا ہے۔۔ کیا میری وجہ سے ایسا کیا گیا ہے۔۔۔؟؟؟"

عنائشہ کو کسی قیمت پر گوارہ نہیں تھا کہ اُس کی وجہ سے کسی اور کا ناحق خون بہایا جاتا۔۔ اگر اُس کے خاندان والے اُس کی آزادی کے اتنے ہی خواہشمند تھے تو سیدھی طرح سردار ذاکوان جتوئی کے مقابل آکر اُس کے سینے میں گولیاں اُتارتے۔۔

کسی اور کا ناحق خون کیوں بہا رہے تھے۔۔۔ اُس کی بات سن کر کچھ لمحوں کے لیے دوسری جانب خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

"میں نہیں جانتی ایسا کس نے کیا ہے۔۔؟؟ مجھے نہیں لگتا یہاں سے کسی نے یہ حرکت کی ہے۔۔ کیونکہ بھائی صاحب اور باقی سب سردار ذاکوان سے صلہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔ وہ بھلا ایسا کیوں کریں گے۔۔۔؟؟؟"

مہناز نے اُسے سجاد خان کی کہیں ساری باتیں بتا دی تھیں۔۔۔

"ماما کیسے لوگ ہیں یہاں۔۔؟؟ جو ہر وقت کسی نہ کسی کو مرنے مارنے کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔۔ مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔ پلیز آپ کچھ بھی کر کے مجھے یہاں سے نکلوا لیں۔۔ یہ بہت بے حس لوگ ہیں۔۔ جذبات اور احساسات سے عاری۔۔۔"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو چکے تھے،،، اپنی ماما سے بات کرتے وہ کمزور پڑ گئی تھی،،،

اُسے اُن کی بہت یاد آرہی تھی،،، وہ اُن کی آغوش میں سما کر ذاکوان جتوئی سے چھپ جانا چاہتی تھی۔۔۔ جو اُس سے چاہتا کیا تھا،،، عنائشہ ابھی تک سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اِس سے پہلے کے مہناز بیگم اُسے کچھ کہتیں،،، دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی شبنم کا چہرا نمودار ہوا تھا۔۔۔ اُس نے ہاتھ میں وائرلیس اُٹھا رکھا تھا،،،

"سردارنی سائیں یہ سردار سائیں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

شبنم کی بات سنتے عنائشہ کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں،،، وہ جانتی تھی اِس فون کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔۔۔

عنائشہ نے ہاتھ بڑھا کر لرزتی اُنگلیوں سے وائرلیس تھاما تھا۔۔۔ دوسری جانب موجود مہناز بیگم اُسے پکار پکار کر تھک گئی تھیں،،، مگر عنائشہ تو اپنی چوری ایسے پکڑے جانے پر صدمے جاچکی تھی،،،،

اب پتا نہیں وہ سائیکو سردار اُس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا،،،، وہ یہی سمجھی تھی کہ اتنی ٹینشن اور پریشانی میں بھلا اُسے اُس کی خبر کہا رہے گی،،،

مگر اب تو اُسے لگ رہا تھا اِس سردار کے سارے کیمرے اُسی پر فوکس تھے،،،،

"سردارنی صاحبہ میری ہر بات کے خلاف جانے کی قسم کھا لی ہے آپ نے،،،، کیوں میرا وہ رُوپ دیکھنا چاہتی ہیں جو آپ برداشت نہیں کر پائیں گی،،،،"

ذاکوان سرد و سپاٹ لہجے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کرتا عنائشہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا تھا،،،،

عنائشہ کی بولتی بند ہو چکی تھی،،،،

"وہ میں،،،،،"

خود پر حکم چلانے والوں کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھنے والی عنائشہ اعظم خان ذاکوان جتوئی کے سنگین لہجے اختیار کرنے پر ٹھیک سے وضاحت بھی نہیں دے پائی تھی،،،،

"اپنا موبائل شبنم کو دے دیں،،،،"

ذاکوان نے اگلا آرڈر جاری کیا تھا۔۔ اُس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کتنی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیے ہوئے ہے۔۔۔

"مگر۔۔ میں۔۔۔۔"

عنائشہ نے احتجاج کرنا چاہا تھا،،،

"سردارنی صاحبہ میں نے کہا اپنا موبائل ملازمہ کو دے دیں،،،،"

ذاکوان کا لہجے اب کی بار سختی لیے ہوئے تھا،،،

عنائشہ نے بہت ہی خراب موڈ کے ساتھ فون آف کرتے شبنم کی جانب بڑھایا تھا،،،

"گڈ،،، اب آپ آرام کریں سردارنی صاحبہ،، کل ملاقات ہوتی ہے،،، اپنا خیال رکھیئے گا،، خدا خافظ،،،"

ذاکوان الوداعی کلمات ادا کرتا فون بند کر گیا تھا،،

"ایڈیٹ، سائیکو کہیں کا،،،،"

عنائشہ نے وہ وائرلیس اُٹھا کر سامنے دیوار پر مارتے اپنا غصہ اُس پر نکال دیا تھا،،،

"سردارنی سائیں کیا ہوا ہے آپ کو،،،،؟؟؟"

شبنم گھبرا کر اُس کے قریب آئی تھی،،،

"کچھ نہیں جاؤ تم یہاں سے،،،،"

اُس کے غصے سے کہنے پر ایک افسوس بھری نظر کئی ٹکڑوں میں بٹے وائرلیس پر ڈالتے وہ خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی،،،،

عنائشہ کا دل چاہا تھا ہر شے تہس نہس کر دے،،،،

آخر یہ سردار کس حیثیت سے اُس پر اپنا حکم چلاتا تھا،،، اور وہ ہر بار اُس کا حکم مان بھی کیسے لیتی تھی،،،،

"کیسے پاگل لوگ تھے وہ بھی،،،، جنہوں نے بے قصور لوگوں پر حملہ کیا،،، اِس سردار کو گولی مارتے کیا پتا اِس کی عقل ٹھکانے آجاتی،،،،"

عنائشہ کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا،،، جو اتنی آسانی سے نارمل نہیں ہونا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

زرجان اُس بوڑھی عورت کے بتائے گئے روم میں آکر جلے پیر کی بلی کی طرح پورے کمرے میں چکر لگا رہی تھی،،،، اُس نے غصے میں کھانا بھی نہیں کھایا تھا،،

اُس کا غصہ باہر کی جانے والی اِس بیہودہ انسان کی حرکتوں کی وجہ سے مزید بڑھ گیا تھا،،،

جو کچھ بھی اول فول بک رہا تھا،،،

اور اِس روم میں آکر تو اُس کا غصہ مزید سوا نیزے پر جا پہنچا تھا،،، کیونکہ وہاں سونے کے لیے ایک درمیانے سائز کا پلنگ موجود تھا،، جس پر اگر صرف کسرتی جسامت کا مالک دل شیر بھی آرام سے پورا نہیں آسکتا تھا،،

اُوپر کرنے کے لیے گرم لحاف بھی صرف ایک ہی تھا،، اور کمرہ بھی انتہائی چھوٹا تھا،،، جس میں پڑی بوسیدہ سی الماری اور لکڑی کی دو ٹوٹی پھوٹی کرسیوں نے ہی جگہ گھیر رکھی تھی،،،

بیڈ کے علاوہ دوسرے بندے کے سونے کی جگہ کہیں بھی نہیں تھی،،،

زرجان کو بہت غصہ آیا ہوا تھا،،، جب دروازے کے باہر اُسے پیروں کی آہٹ سنائی دی تھی،،،

زرجان اچھے سے پہچانتی تھی کہ یہ آہٹ کس کی ہے،،،،

اُس نے وہاں کرسی کے پاس رکھے چھوٹے سے ٹیبل پر پڑا کانچ کا گلدان جھک کر اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا،،،،،،

اندر داخل ہوتا دل شیر جیسے ہی دروازے کو اندر سے لاک لگاتے پلٹا زرجان نے پوری قوت سے وہ گلدان اُسے دے مارا تھا،،، جو سیدھا دل شیر کی پیشانی پر لگتا اُسے زخمی کر گیا تھا،،،

" ظالم لڑکی جان سے مارنے کا ارادہ ہے کیا،،، دیکھ کر تو مارتا ہے بندہ،،،"

دل شیر اِس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا،، اِس لیے اپنے بچاؤ کے لیے کچھ نہیں کر پایا تھا،،،

اُس کے ماتھے سے نکلتا خون دیکھ زرجان کو ایک لمحے کے لیے ندامت نے آن گھیرا تھا،،، مگر اگلے ہی لمحے وہ اپنے دل کو اِس شخص کی بے وفائی اور دھوکا یاد دلاتی اپنے ملال کو ختم کر گئی تھی،،،،

دل شیر جیب سے رومال نکال کر اپنی پیشانی سے نکلتے خون پر رکھتا۔۔ نیچے گرے گلدان کو اُٹھا کر اُس کی جانب بڑھا تھا،،،

"تمہیں بہت شوق تھا نا بکواس کرنے کا،، کہ ہم میاں بیوی ہیں،،، تو اِس کمرے میں کیسے رہیں گے دو لوگ،،،"

زرجان اُس کے اتنی شرافت سے آکر گلدان واپس رکھنے پر تپ کر بولی تھی،،

وہ جتنا اُسے غصہ دلانے، اُس سے لڑنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی ریلیکس تھا،، جو بات زرجان کو مزید غصہ دلا رہی تھی،،

مگر اِس بار کے روڈ لہجے پر دل شیر خاموش نہیں رہ پایا تھا،،، اُس نے قریب سے ہٹتی زرجان کی دودھیا کلائی پر اپنی مضبوط گرفت جماتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،،،

زرجان نے اُس کے چوڑے مضبوط سینے پر ہتھیلی جماتے بمشکل درمیانی فاصلہ برقرار رکھا تھا،،،

"مس زرجان آپ میرا صبر آزما رہی ہیں،،، میں اب مزید آپ کی گستاخیاں نہیں سہوں گا،،،"

اُس کے ٹھنڈ سے سُرخ ہوئے ناک کو والہانہ نگاہوں سے دیکھتے دل شیر نے اُسے وارن کیا تھا،،،

جبکہ زرجان تو اُس کے وجود کی گرمائش محسوس کرتی اپنی جگہ سن رہ گئی تھی،،، اُسے بہت تیز بخار تھا،،، اور وہ اِس بات کی پرواہ کیے بغیر اپنی گرم شال اُسے دیئے خود یہ تکلیف برداشت کررہا تھا،،،

زرجان کو اُس کے ہاتھ کی قید میں موجود اپنی کلائی جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی،،، اُسے اتنا شدید بخار تھا،،، اور اُوپر سے ظلم کی انتہا کرتی وہ اُسے ایک اور زخم دے گئی تھی،،،

جو بھی تھا مگر اِس شخص کو اُس نے ٹوٹ کر چاہا تھا،، وہ دل کو چاہے کتنا ہی پتھر کر لیتی،،، لیکن اس شخص کی تکلیف پر اپنے دل کی تڑپ کو نہیں دبا سکتی تھی،،

"تمہیں بہت تیز بخار ہے،،،"

اُس کے لب دھیرے سے ہلے تھے،،،

"تمہارے لیے تو خوشی کی بات ہونی چاہیے نا یہ،،،"

یہ الفاظ ادا کرتے دل شیر کا لہجہ بہت ہی سادہ تھا،،

مگر زرجان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے،،،

"میں تمہاری طرح نہ ہی بے وفا ہوں اور نہ خود غرض،،، سچے دل سے چاہا تھا تمہیں،،،"

نجانے کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر زرجان کی آنکھوں سے گرتے اُس کا چہرا بھگونے لگے تھے،،،

آج پہلی بار اُس نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا،،، دل شیر کا دل چاہا تھا اِس لڑکی اپنے سینے میں چھپاتے ہمیشہ کے لیے خود میں قید کرلے،،، مگر وہ ایسا صرف سوچ ہی سکتا تھا،،، بظاہر اُس کے ساتھ لگی کھڑی لڑکی درحقیقت اُس سے میلوں کے فاصلے پر تھی،،،

وہ چاہنے کے باوجود اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کو حاصل نہیں کر سکتا تھا،،،

"میں قدر کرتا ہوں تمہاری محبت کی،،،، مگر اب میرے دل میں یہ محبت نہیں رہی،،،،"

اُس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو چھوتے وہ ایک بار پھر اُسے خود سے بدظن کر گیا تھا،،، ایک بار پھر اُس نازک سی لڑکی کے نرم جذبات کو ٹھیس پہنچا گیا تھا،،

زرجان ایک جھٹکے سے دور ہوئی تھی،،،

"میری بھی بددعا ہے کہ تمہیں بھی کسی سے اتنی ہی شدت سے محبت ہو،،، اور وہ لڑکی تمہارا دل ایسے ہی بے دردی سے توڑ دے،،، جیسے تم نے میرا توڑا ہے،،،"

زرجان زخمی لہجے میں بولتی دل شیر کے دل کا درد بڑھا گئی تھی،،،

اُس کی آنکھیں شدتِ ضبط سے لال ہوئی تھیں،،،، مگر مُٹھیاں بھینچنے کے سوا کچھ نہیں کو پایا تھا،،،

"تم بیڈ پر سو سکتی ہو،،،،"

دل شیر اب مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا،، اِس لڑکی کی دی گئی بد دعا اُس کے دل کی بے چینی کئی گنا بڑھا گئی تھی،،،،

"اس احسان کی کوئی ضرورت نہیں ہے،،، تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،، تم سو جاؤ،،، میں نہیں چاہتی تمہارا الزام مجھ پر آئے،،،"

وہ تپے ہوئے انداز میں بولتی اُس کی شال کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹتی وہاں رکھی کرسیوں پر جھٹکے سے جا بیٹھی تھی،،،۔

جو بچاریں پہلے ہی بمشکل اپنا وزن اُٹھائے ہوئے تھیں،،، اُس کا وزن برداشت نہ کر پاتے چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گئی تھی،،،،

زرجان بھی کرسی کے ساتھ نیچے جاگرتی جب دل شیر نے بروقت اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے ٹوٹی کرسی سے باہر کھینچ لیا تھا،،، اور ساتھ ہی اپنی ہنسی بھی نہیں روک پایا تھا،،، جو زرجان کی روہانسی صورت دیکھ بے ساختہ اُس کے چہرے پر اُمڈ آئی تھی،،،،

"اگر ابھی بھی غصہ باقی ہے تو اِس کرسی پر بیٹھ کر باقی کا بھی نکال سکتی ہو،،،،"

دل شیر کے مذاق اُڑانے پر زرجان مزید لال انگارہ ہوئی تھی،،،، جو دلچسپی بھری نگاہوں سے اُس کا یہ بے پناہ غصہ ملاحظہ فرما رہا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★★

عنائشہ روم میں بیٹھ کر پوری طرح بور ہوچکی تھی،،، اِس لیے اپنی بوریت دور کرنے کے لیے روم سے نکل آئی تھی،،،،

اِس وقت ڈرائینگ روم میں خواتین کا جھمگٹا نہیں تھا،،، شاید اِس وقت سب اپنے رومز میں آرام فرما رہی تھیں،،،،،،، یا شاید جلدی سو جانے کی عادی تھیں،،،

لیکن پیچھے کی جانب خاص طور پر خواتین کے لیے بنائے گئے لان میں آتے اُس کی یہ سوچ غلط ثابت ہوچکی تھی،،،،،

کیونکہ بہت سی ینگ لڑکیاں وہاں پائی گئی تھیں،،، جن کے چہروں پر پریشانی واضح نظر آرہی تھی،،،، لیکن عنائشہ شبنم سے پہلے ہی اسجد لوگوں کے بارے میں پوچھ چکی تھی،،، جو

زیادہ زخمی نہیں ہوئے تھے اور اب خطرے سے باہر تھے،،، سفینہ بیگم اور گلناز بیگم کے نہ ہونے کی وجہ سے غزالہ پریشانی کے باوجود خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی اُس کے قریب آئی تھی،،،،

"کیسی ہیں سردارنی سائیں،،،،؟؟ مجھے بہت شوق تھا آپ سے بات کرنے کا،،، اور دیکھیں آج موقع مل بھی گیا،،،"

وہاں لگے بلب کی روشنی میں عنائشہ کی دودھیا رنگت مزید جگمگا رہی تھی،،،

جسے دیکھ کئی ستائشی نظریں اُس کی جانب اُٹھی تھیں،،، جن میں بہت سی حسد بھری نگاہیں بھی چھپی تھیں،،، اور اِس وقت شاید وہ اُس پر زیادہ غصہ بھی تھیں،،، کیونکہ عنائشہ اچھے سے جانتی تھی یہاں سب اُس اِس حملے کا زمہ دار اُس کے خاندان والوں کو ہی سمجھ رہے تھے،،،

لیکن عنائشہ نے غزالہ کی خوش اخلاقی کا جواب اُس سے بھی زیادہ اچھے انداز میں دیا تھا،،، اُسے بھی یہ سادہ سی لڑکی بہت پسند آئی تھی،،،

"ایک بات سچ سچ بتاؤ گی،،،"

عنائشہ اُس کے ساتھ ایک جانب رکھی کرسیوں پر بیٹھتے بولی،، باقی خواتین بس دور سے اُسے گھورتی ہی رہی تھیں،،،، نہ اُن میں سے کوئی اُس کے قریب آئی تھیں،،، نا اُس کی ایسی کوئی خواہش تھی،،،،

"جی سردارنی سائیں پوچھیں،،،،"

غزالہ کو اُس سے بات کرکے بہت اچھا لگا تھا،، جس میں سردارنی بن جانے کے باوجود زرا سا بھی غرور اور اکڑ نہیں تھی،،،،

"اوہ ہو،،، پلیز اب شبنم کی طرح تم یہ سردارنی کی گردان مت کرو،،،، تم مجھے آپی کہہ کر بلا سکتی ہو،،،، ویسے بھی کزن ہوں میں تمہاری،،،،"

عنائشہ نے اُسے فوراً ٹوکا تھا،،،

"نہیں پھر میں آپ کو سردار سائیں والے رشتے سے بلاؤں گی،،، بھرجائی کہہ کر،،،،، کیونکہ آپ سے زیادہ مجھے سردار سائیں سے پیار ہے،،،"

غزالہ نے کچھ زیادہ ہی صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے اُس کا حلق تک کڑوا کردیا تھا،،،

لیکن وہ یہاں کی سب خواتین کی نظروں میں سردار ذاکوان کے لیے بے پناہ محبت اور عقیدت دیکھ چکی تھی،،، اِس لیے اِس بات کو نظر انداز کرتی وہ واپس اپنی بات کی طرف آئی تھی،،،،

"یہاں سب خواتین مجھے اتنا ناپسند کیوں کرتی ہیں،، کیا مہناز خان کی بیٹی ہونے کے علاوہ بھی کوئی وجہ ہے اِس ناپسندیدگی کی،،،،؟؟؟"

عنائشہ نے وہ سوال کیا تھا،،،، جس کا جواب وہ پہلے دن سے ہی جاننا چاہتی تھی،،،

"جی۔۔۔ یہ ایک وجہ بالکل بھی نہیں ہے،،، شمیم دادی سائیں کے علاوہ باقی سب ہی بہت ناپسند کرتی ہیں آپ کو،،، اور آپ کے یہاں آنے سے بالکل بھی خوش نہیں ہے،،،،، کیونکہ سب یہی چاہتی تھیں کہ سردار سائیں خولہ سے شادی کرکے اُنہیں یہاں کی سردارنی بنائیں،،، اور دوسری بیوی آپ کو بنائیں،،،، مگر سردار سائیں کی یہ بات مجھے بہت پسند ہے

کہ اُنہوں نے ہمیشہ وہی کیا ہے جو اُن کو ٹھیک لگتا ہے،،، اُنہیں آپ کو یہاں کی سردارنی بنانا زیادہ بہتر لگا،،، اب وہ خولہ سے دوسری شادی کریں گے،،،"

غزالہ نے اُسے ساری صورتحال سے آگاہ کرتے آخر میں ایک بہت بڑا انکشاف کیا تھا اُس پے،،،،

"کک کیا مطلب،،،، دوسری شادی کیوں،،،،؟؟"

غزالہ کی آخری بات کسی نوکیلے تیر کی طرح عنائشہ کے دل میں پیوست ہوئی تھی،،، جس کی وجہ سے وہ خود بھی واقف نہیں تھی،،،،

اُسے تو یہ خبر سن کر خوش ہونا چاہئے تھا مگر اس وقت وہ شاک کی کیفیت میں بیٹھی غزالہ کے جواب کی منتظر تھی،،،،،

"کک کیا مطلب،،،، دوسری شادی کیوں،،،،؟؟"

غزالہ کی آخری بات کسی نوکیلے تیر کی طرح عنائشہ کے دل میں پیوست ہوئی تھی،،، جس کی وجہ سے وہ خود بھی واقف نہیں تھی،،،،

اُسے تو یہ خبر سن کر خوش ہونا چاہئے تھا مگر اس وقت وہ شاک کی کیفیت میں بیٹھی غزالہ کے جواب کی منتظر تھی،،،،،

"یہاں آپ نے دیکھا تو ہوگا،،،، کوئی مرد ایسا ہے ہی نہیں جس نے ایک شادی کر رکھی ہو،،،، سب کی کم سے کم دو شادیاں تو ہیں ہی،،،، اور اِس کی وجہ ہمارے خاندان میں مردوں کی نسبت عورتوں کا زیادہ تعداد میں ہونا ہے،،، خاندان سے باہر شادی کرنا حویلی کے اصولوں میں شامل نہیں ہے،،، اِس لیے مرد ایک سے زائد شادیاں کرتے ہیں،،، اور خواتین بھی اُن کے اِس فیصلے کو خوش اصلوبی سے مان لیتی ہیں،،، یہی وجہ ہے کہ دو سوتنوں کے ایک ساتھ رہنے کے باوجود حویلی میں کبھی کوئی بدمزگی نہیں ہوئی،،،، ایک مہناز چچی سائیں نے کریم چچا کی دوسری شادی پر اعتراض اُٹھایا تھا،،، اُن کے علاوہ آج تک کوئی ایسی جرأت نہیں کر سکی،،،، کیونکہ مہناز چچی کے اُٹھائے اِس قدم کے بعد کریم چچا نے اُنہیں طلاق دے کر بھی دوسری شادی تو کی ہی تھی،،،، تو اعتراض اُٹھانا اِس بات پر تو سراسر بے وقوفی ہی ہے،،،،"

غزالہ نے ایک ہی سانس میں ساری تفصیل کہہ سنائی تھی،،،،

"یہ تمہارے سردار سائیں کتنی شادیاں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں،،،؟؟؟"

عنائشہ نے بمشکل اپنا لہجہ نارمل کر رکھا تھا،،،

"تین شادیاں،،،، پہلی آپ سے کی،،،، دوسری خولہ ادی سائیں سے کریں گے،،،، اور تیسری میری بڑی بہن سے،،،، اور یہ دونوں آپس میں بہت اچھی دوستیں بھی ہیں،،،"

غزالہ اُس کا چہرا ناقابلے یقین حد تک لال پڑتا دیکھ ڈرتے ڈرتے بولی تھی،،،،

وہ اور گھر کے باقی لوگ اتنا تو جان چکے تھے کہ اُن کی سردارنی سائیں کا غصہ سردار سائیں سے کم نہیں تھا،، مگر غزالہ کے پیٹ میں کوئی بات ٹک جائے یہ کیسے ممکن تھا بھلا،،،،

عنائشہ کے سوال کرنے پر وہ خود کو جواب دینے سے روک نہیں پارہی تھی،،،،

"اور یہ دونوں لڑکیاں تمہارے سردار سائیں نے خود پسند کی ہیں،،،؟؟"

عنائشہ نے ملازمہ کے سامنے رکھ کر گئے چائے کے مگ پر گرفت مضبوط کرتی ایک اور سوال پوچھ گئی تھی،،،

"نہیں،،، یہ فیصلہ تو سفینہ دادی سائیں نے کیا تھا،،، اور سردار سائیں کو بھی اِس فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے،،،،"

غزالہ ابھی مزید بھی نجانے کونسے کونسے راز فاش کردیتی جب گلناز بیگم کے بلاوے پر اُسے اُٹھ کر جانا پڑا تھا،،،،

"شبنم۔۔۔ اِن سب میں سے خولہ کون ہے،،،،؟؟"

عنائشہ نے ایک جانب بیٹھی خواتین کی جانب دیکھتے پاس آتی شبنم سے پوچھا تھا،،،

"سردارنی سائیں وہ لال دوپٹے والیں،،،، ہر وقت پوری طرح سے سج سنور کر رہتی ہیں،،، تاکہ اگر کسی بھی وقت سردار سائیں کی نظر پڑے تو وہ خوبصورت ہی دکھنی چاہیے،،،،"

شبنم کا انداز بتا رہا تھا اُسے خولہ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی،،،

"تو کیا تمہارا سردار اِس کی جانب دیکھتا ہے پھر،،،،؟؟؟"

عنائشہ نے اُس کی بات میں سے اپنے مطلب کا سوال ڈھونڈا تھا،،،

"نہیں سردارنی سائیں،،،، میں نے آج تک کبھی سردار سائیں کس اُن کی جانب دیکھتے نہیں پایا،،، بلکہ جس طرح وہ آپ کو دیکھتے ہیں ویسے تو میں نے اُنہیں کسی کو بھی نہیں دیکھتے پایا،،،"

شبنم عنائشہ کے نرم دوستانہ مزاج کی وجہ سے اُس سے کافی کھل کر بات کرلیا کرتی تھی،،

"اچھا تو کیسے دیکھتے ہیں سردار سائیں مجھے،،،؟؟"

عنائشہ نے اُسے مصنوعی غصے بھری نگاہوں سے گھورتے پوچھا،،

"بہت محبت بھری نظروں سے،، آپ کو دیکھتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں ایک الگ ہی چمک در آتی ہے،،،"

شبنم کے اتنے پریقین لہجے میں کی جانے والی بات پر عنائشہ کا دل لمحے بھر کو بہت زور سے دھڑکا تھا،،،

"تمہیں لگتا ہے کچھ بھی اُلٹا سیدھا دیکھنے اور بولنے کی بیماری ہے،،،"

عنائشہ اُس کی بات کو سیریس لیے بغیر بولتی وہاں سے اُٹھ گئ تھی،،، ٹھنڈ بہت زیادہ بڑھ رہی تھی جو وہ تو برداشت نہیں کر سکتی تھی،،،،،،،

★★★★★★★★★★★★

"اگر ابھی بھی غصہ باقی ہے تو اِس کرسی پر بیٹھ کر باقی کا بھی نکال سکتی ہو،،،،"

دل شیر کے مذاق اُڑانے پر زرجان مزید لال انگارہ ہوئی تھی،،، جو دلچسپی بھری نگاہوں سے اُس کا یہ بے پناہ غصہ ملاحظہ فرما رہا تھا،،،

مگر وہ اِس شخص کے منہ اب لگنا ہی نہیں چاہتی تھی جس کے لیے اُس کی کوئی بھی بات مذاق سے کم نہیں تھی،،،،

"مجھے تم پر اعتبار نہیں ہے،،، میں تمہارے ساتھ تنہا ہوتے سو نہیں سکتی،، تم بیڈ پر سو سکتے ہو،،،"

زرجان اُس کی بات کو نظر انداز کرتے سرد لہجے میں بولتی دل شیر کی مسکراہٹ غائب کر گئی تھی،،، اور کنپٹی کی رگیں شدید غصے کے عالم میں باہر کو اُبھر آئی تھیں،،،،

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو،،،؟؟؟ میں کب سے بنا کچھ بولے تمہاری ہر فضول بات سنی جارہا ہوں،،، اِس کا یہ مطلب نہیں کہ تم کچھ بھی بکواس کرو گی،،، تمہاری عزت میری،،،،"

دل شیر اُس کے بالوں کی گدی میں ہاتھ پھنسائے اُسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا،، اتنا کہ اُس کی گرم سانسوں سے زرجان کو اپنا چہرا جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا،،،

دل شیر جذبات کی رو میں بہکتا ایک ہی سانس میں بولتے،،، اچانک رُک گیا تھا،،،

اُس کے رُکنا کی وجہ کوئی اور تھی،،، جسے کچھ اور سمجھتے زرجان کے چہرے پر طنزیا مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،،

"نہیں،،،، میری عزت تمہاری عزت کبھی نہیں ہوسکتی،،، کیونکہ میں تمہارے اُس سردار کے دشمنوں کی بیٹی ہوں،،،، جس کا دل ایک بار اپنے سردار کے رچائے گئے کھیل کے مطابق توڑ چکے ہو تم،،، اب کیا پتا تمہارے سردار نے تمہیں کسی نئے حکم کے ساتھ بھیجا

ہو یہاں،،،، وہ غنڈے، یوں جنگل میں پھنس جانا،، یہ سب تم لوگوں کی کوئی نئی چال بھی تو ہو سکتی ہے نا،،،؟؟ میری عزت،،،،"

زرجان بنا سوچے سمجھے بولتی اُسے بھی اُسی آگ میں جھلسانا چاہتی تھی،،، جس کی لپیٹ میں اُس کا پورا وجود آچکا تھا،،،

مگر اُس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی دل شیر اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ زرجان کو اپنے وجود کے ساتھ ساتھ اِس کمرے کے درو دیوار بھی ہلتے محسوس ہوئے تھے،،،

"شٹ اپ،،، جسٹ شٹ اپ،،،، اب اگر ایک بھی بکواس کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،،،"

دل شیر اُس پر چلانا نہیں چاہتا تھا،،، مگر وہ بار بار اپنے حوالے سے بہت غلط بولتی اُس کا ضبط آزما گئی تھی،،،

"تم رہو یہاں اِس کمرے میں،،، مگر میں اب تمہاری اِس بے اعتباری کے ساتھ یہاں ایک پل بھی نہیں ٹھہر سکتا،،، میں باہر جا رہا ہوں،،،، کمرے کو اندر سے لاک کر لینا،،،"

دل شیر بہت مشکل سے خود کو نارمل کرنے کی ناکام کوشش کرتا دروازے کی جانب بڑھا تھا،،،

چند سیکنڈز پہلے اُس پر الزاموں کی برسات کرنے والی اب یوں اُس کے بنا کوئی گرم شال کے بخار میں تپتے وجود کے ساتھ باہر جاتا دیکھ زرجان کے دل کو کچھ ہوا تھا،،

وہ نہ تو اُس کے ساتھ یوں تنہا ایک کمرے میں رات گزار سکتی تھی،، اور نہ ہی اُسے یوں باہر ٹھنڈ میں مرنے کے لیے چھوڑ سکتی تھی،،

اُسے روکنے کے لیے زرجان کے لب واں ہوئے تھے،، مگر وہ کچھ بولنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی،،،

دل شیر کو گئے کافی دیر ہوچکی تھی،، مگر زرجان ابھی تک اپنی جگہ پر ہی سن سی کھڑی رہی تھی،، نہ اُس نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا تھا اور نہ پلنگ کی جانب بڑھی تھی،،،

وہ کیسے بتاتی اُس سے کہ وہ اُس پر اپنا غصہ نکالنا چاہتی تھی،، کیونکہ اُس کے اتنے بڑے ظلم کے بعد بھی وہ اُس سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی،،،

کافی دیر کے بعد وہ اپنے بھیگے چہرے کو اُسی کی شال سے صاف کرتی دروازے کی جانب بڑھی تھی،،،،

دروازے پر آتے ہی اُسے وہ سامنے ہی ایک کونے میں لکڑی کے چھوٹے سے بینچ پر نیم دراز حالت میں کافی بے آرامی بھرے انداز میں لیٹا نظر آیا تھا،،،،

اُس نے آنکھوں پر بازو رکھے ہوئے تھے،،، اُس کے وجود میں کوئی ہلچل نہیں تھی،،، زرجان اُس کے سو جانے کی تسلی کرتی پلنگ سے گرم لحاف اور اپنے گرد اوڑھی اُس کی شال اُتارتے اُس کی جانب بڑھی تھی،،،

اُسے بخار تھا اِس لیے زرجان خود کو ٹھنڈ لگ جانے کی پرواہ کیے بغیر لحاف کے ساتھ ساتھ اُس کی شال بھی اُس کے اُوپر اوڑھاتی دبے پاؤں واپس پلٹ آئی تھی،،،،

★★★★★★★★★★★★★★★

"سردارنی سائیں آج آپ یہ لباس پہن لیں،،، آپ پر بہت زیادہ جچے گا،،،"

عنائشہ شاور لینے کے ارادے سے الماری سے اپنی پسند کا سادہ سا لباس نکال کر واش روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب شبنم نے الماری کے دوسرے حصے میں کھڑے بلوچی ڈریسز میں سے ایک انتہائی خوبصورت سیاہ رنگ کا فراک نکال کر اُس کے سامنے کیا تھا،،،

جس پر بلوچی سٹائل میں ایمبرائیڈری کی گئی تھی،،،

عنائشہ نے انکار کرنا چاہا تھا مگر شبنم نے پہلی بار یوں کھل کر اُس سے کوئی فرمائش کی تھی،،، جسے وہ منع نہیں کر سکی تھی،،، ویسے بھی یہ ڈریس باقی کے بلوچی ڈریسز سے زرا ڈیسنٹ تھا،،، اور زیادہ ہیوی بھی نہیں تھا،،،،

"ٹھیک ہے مگر میں زیادہ دیر نہیں پہنوں گی یہ،،،،"

عنائشہ اُس کے ہاتھ سے ڈریس لیتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،،،

معمول کے مطابق سب خواتین ڈرائینگ روم میں ہی موجود تھیں،،،،

عنائشہ شبنم کی کسی بات پر مسکراتی اُسی جانب آ رہی تھی،،، مگر اُس پر نظر پڑتے ہی سفینہ بیگم سمیت باقی سب بھی نظریں ہٹانا بھول چکی تھیں،،،،

وہ بلوچی لباس میں سجی سنوری دیکھنے والی نگاہوں پر غضب ڈھا رہی تھی،،،

اُس نے پٹھانیوں کے سٹائل میں اپنی ٹھوڑی اور آئیبروز کے بیچ سرمے سے تین ڈاٹس بنا رکھے تھے، شبنم نے اُس کے گھنے بالوں کی چھوٹی چھوٹی چٹیا بنا کر،، سامنے سے خوبصورت سا بلوچی ہیئر سٹائل بنا کر اُنہیں کھلا چھوڑ دیا تھا،،،،

کانوں اور گلے میں ہاتھ کے بنے نہایت ہی نفیس اور خوبصورت سے ڈیزائن کا موتیوں کا زیور پہن رکھا تھا،،، جو شبنم نے اُسے اُسی کی وارڈ روب سے نکال کر دیا تھا،،،

سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں،،،

عنائشہ اُن سب کو سلام کرتی ناشتے کے ٹیبل پر اُن کے پاس آن بیٹھی تھی،،،،۔

"سردارنی سائیں،،، آپ کو سردار سائیں بلا رہے ہیں،،،"

اُس نے ابھی ناشتے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا،، جب ملازمہ کی پکار پر اُس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے،،، کچھ کھانے سے پہلے ہی حلق تک کڑوا ہو چکا تھا،،،

رات کو غزالہ کی بتائی ایک ایک بات اُسے بہت اچھے سے یاد تھی،،، اور پوری رات جلتے کوئلوں کی لپیٹ میں رہی تھی وہ،،،،،

"سائیکو سردار کہیں کا،،،، ایک دن بھی ہاسپٹل نہیں رُک سکا،،، صبح صبح نازل ہوچکا ہے،،،،،"

ذاکوان جتوئی سے کوئی دلی رشتہ نہ ہونے کے باوجود وہ یہ بات برداشت نہیں کر پارہی تھی،،،، کہ جو انسان اُس کے نام لگایا تھا اُس پر اتنا ہی حق کسی اور کا بھی ہو،،،،

وہ اپنی چیزوں میں شیئرنگ تو کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتی تھی،،،،

کجا کہ اپنے شوہر کو ہی دوسری عورتوں کے ساتھ بانٹنا پڑتا،،،،

"اُن سے کہو میں ابھی ناشتہ کر رہی ہوں،،،،"

عنائشہ نے گلاس میں جوس اُنڈیلتے دوٹوک انکار کیا تھا،،،

جسے دیکھتے سب خواتین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں،،،

"کیا چیز ہے یہ،،،؟؟؟ اِسے سائیں سے ڈر بھی نہیں لگتا،،،،؟"

گلناز بیگم کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا،، مگر آواز دھیمی ہی تھی،،، جو آس پاس بیٹھی خواتین ہی سن پائی تھیں،،،،،

"بالکل ماں پر گئی ہے،،،، مہناز کی عادتیں بھی ایسی ہی تھیں،،، مگر کریم جتوئی تھا،، ٹھہرے ہوئے پانی کے جیسا،،، مہناز کے سارے نخرے برداشت کر لیتا تھا،،، مگر اِس لڑکی کو یہ نہیں پتا کہ اِس کا پالا ذاکوان جتوئی جیسے آگ کے بھڑکتے شعلے سے پڑا ہے،،،، جو یہ سب زیادہ ٹائم تک برداشت نہیں کرے گا،،،"

ثمینہ بیگم اپنے بیٹے کے مزاج سے بہت اچھی طرح واقف تھیں،،،،، اُن کی بات کے جواب میں سفینہ بیگم نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا،،

جبکہ شمیم بیگم اپنی بگڑی پوتی کی اِن نادانیوں پر افسوس سے سر ہلانے کے سوا کچھ نہیں کر پارہی تھیں،،، جو اپنے شوہر کو اپنا گرویدہ بنانے کے بجائے خود سے بدظن ہی کیے جارہی تھی،،،،

"سردارنی سائیں سردار سائیں کا کہنا ہے کہ آپ کا ناشتے وہ اپنے ساتھ لگوا چکے ہیں،،، اور آپ کا ویٹ کررہے ہیں،،،"

ملازمہ کے ایک بار پھر آکر دیئے جانے والے پیغام پر خولہ کو نوالہ اپنے حلق میں پھنستا محسوس ہوا تھا،،

جبکہ باقی سب کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی،،،۔

اُس کی گستاخی پر غصہ ہونے کے بجائے وہ اُسے اتنی اہمیت دے رہا تھا،،

آج تک وہ ہمیشہ اکیلے ہی ناشتہ کرتا تھا،، ناشتے کے ٹائم وہ کسی کی کمپنی بھی برداشت نہیں کرتا تھا،،، اور آج وہ اُسی کے ساتھ ناشتہ کرنے کا خواہشمند تھا،،،

ملازمہ کی بات سن کر عنائشہ کو ناچار اُٹھنا ہی پڑا تھا،، کیونکہ وہ جانتی تھی اس کے بعد ذاکوان جتوئی کا دماغ گھوم جانا تھا،، اور اُس کو وہ بھپڑا روپ برداشت کرنا عنائشہ کے لیے آسان نہیں تھا،،

وہ اِس حلیے میں ذاکوان کے سامنے بالکل بھی نہیں جانا چاہتی تھی،،،، اُس نے سیڑھیوں کی جانب قدم بڑھائے تھے،،، جب شبنم اُس کے سامنے آتی ملتجی انداز میں اُسے دیکھے گئی تھی،،،،

"ابھی تو ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا،،،،"

شبنم کی بات پر عنائشہ اُسے تیز نظروں سے گھورتی دوسری جانب بڑھ گئی تھی،،،،

ہال میں قدم رکھتے ہی اُس کی آنکھوں میں ستائش بھر گئی تھی،،، اِس حویلی کا ہر حصہ ہی بہت شاندار تھا اور یہاں کے لوگوں کے بہترین ذوق کا پتا دے رہا تھا،،

اُسے سامنے ہی صوفے پر وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا نظر آیا تھا،،

جو فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے کے ساتھ ساتھ کافی کا مگ بھی تھامے ہوئے تھا،،،

سیاہ کلف لگے سوٹ میں سیاہ شال کو گردن میں ڈالے،، گھنی مونچھوں اور رعب دار شخصیت کا مالک وہ یونانی دیوتاؤں جیسا حُسن رکھنے والا اِس وقت بے حد حسین لگ رہا تھا،،،

اُس کی آنکھوں ہمیشہ ایک مغروریت بھری چمک لیے ہوتی تھیں،،، کافی کا مگ ہونٹوں سے لگاتے اچانک اُس کی نظر عنائشہ کی جانب اُٹھی تھی،،، اور پھر واپس پلٹنا جیسے بھول چکی ہو،،،

وہ یک ٹک اُس حُسن و دلکشی کی مورتی کو دیکھتا رہا تھا،، ابھی تھوڑی دیر پہلے اُس کے انکار پر جو غصہ آیا تھا وہ سب ایک ہی سیکنڈ میں اُڑن چھو ہوچکا تھا،،۔

بلوچی لباس میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک دلفریب لگ رہی تھی،،،

اُوپر سے اُس کی آرائش نے رہی سہی کسر پوری کردی تھی،،،، اُس کی جانب بے خود ہوکر دیکھتے ذاکوان کو اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ کتنی گرم کافی اپنے اندر اُنڈیل چکا ہے،،،

عنائشہ اُس کی گہری نظروں کی تپیش سے گھبراتی پہلو بدل کر رہ گئی تھی،،،

زبان بالکل جل جانے کے احساس سے اچانک ذاکوان ہوش میں آتا سیدھا ہوا تھا،،، دونوں ہی اِس وقت عجیب سی کنڈیشن کا شکار ہوچکے تھے،،،

مگر ذاکوان اپنے دل و دماغ پر چھاتے اِس لڑکی کے حُسن کے سحر کو فوراً جھٹکتا خود کو نارمل کرگیا تھا،،، ہمیشہ اپنے ہر عمل پر اختیار رکھنے والا،،، ہر شے سوچ سمجھ کر کرنے والا نجانے کیوں اِس لڑکی کے آگے خود پر سے اختیار کھو بیٹھتا تھا،،،

"تشریف لائیں سردارنی صاحبہ،،،، سردار ذاکوان جتوئی کو انتظار کرنے کی عادت نہیں ہے،،، آپ کو یوں انتظار کروانا مہنگا بھی پڑ سکتا ہے،،،،"

ذاکوان اپنے مخصوص لہجے میں بولتا اپنے انداز میں لوٹ چکا تھا،،،

"مگر عنائشہ اعظم خان کو دوسروں کو انتظار کروانے کی عادت ہے سردار سائیں،،،، آپ کو عادت ڈالنی پڑے گی،،،،"

عنائشہ اُس کے دائیں جانب رکھے صوفے پر بیٹھتی اُسی کے انداز میں جواب دے گئی تھی،،،،

"تشریف لائیں سردارنی صاحبہ،،،، سردار ذاکوان جتوئی کو انتظار کرنے کی عادت نہیں ہے،،، آپ کو یوں انتظار کروانا مہنگا بھی پڑ سکتا ہے،،،،"

ذاکوان اپنے مخصوص لہجے میں بولتا اپنے انداز میں لوٹ چکا تھا،،،

"مگر عنائشہ اعظم خان کو دوسروں کو انتظار کروانے کی عادت ہے سردار سائیں،،،، آپ کو عادت ڈالنی پڑے گی،،،،"

عنائشہ اُس کے دائیں جانب رکھے صوفے پر بیٹھتی اُسی کے انداز میں جواب دے گئی تھی،،،،

"اب ایسا نہیں ہوگا،،، کیونکہ اب آپ کا ٹکراؤ بولان کے سردار ذاکوان جتوئی سے ہوا ہے،،،، جو لوگوں کو اپنے مطابق ڈھالنا بہت اچھے سے جانتا ہے،،،،"

ذاکوان نے اُسے جواب دینے کے ساتھ ہی دیسی گھی میں بنا پراٹھا اُس کے آگے رکھا تھا،،، عنائشہ کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا،،، کہ ذاکوان اُس کی چہیتی شبنم سے عنائشہ کے حوالے سے ایک ایک رپورٹ رکھتا تھا،،،

اور یہ بھی جان چکا تھا کہ جب سے وہ آئی تھی اُس نے ٹھیک سے کچھ کھایا پیا ہی نہیں تھا،،،

جو بات سردار ذاکوان جتوئی کے لیے تشویش کا باعث تھی،،،

اِس لیے اُس نے آج خاص طور پر عنائشہ کو اپنے ساتھ ناشتہ کرنے کے لیے بلایا تھا،،

"میں یہ سب نہیں کھاتی،،،،"

عنائشہ دیسی گھی میں گندھا پراٹھا دیکھ فوراً پیچھے ہٹی تھی،،،،

"آپ کی صحت بہت اچھے سے بتا رہی ہے،،، کہ آپ کام کی چیزیں نہیں کھاتیں،،، لیکن میری سردارنی بنے رہنے کے لیے یہ سب کرنا پڑے گا،،،،"

ذاکوان نے بنا اُس کے لیے اپنی فکر ظاہر کیے،،،، دھونس بھرے انداز میں اپنا حکم صادر کیا تھا،،،، جو ہمیشہ کی طرح عنائشہ کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا،،،

"مجھے تمہاری سردارنی بننے کا کوئی شوق نہیں ہے،،، اور نہ اِس حویلی میں رہنے کا،،، تم دوسری شادی کرکے اُسی لڑکی کو سردارنی کیوں نہیں بنا لیتے،، جو بے وقوف ابھی سے

پاگل ہے تمہارے عشق میں،،،، اور تم بھی چھپ چھپ کر دیکھتے ہو اُسے،،،، اگر اتنی ہی محبت ہے تو شادی کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا رہے ہو،،،،"

عنائشہ بنا کوئی لحاظ رکھے رات والا غصہ نکال چکی تھی،،،،

جبکہ ذاکوان صوفے پر ٹیک لگائے شاہانہ انداز میں ایسے بیٹھا تھا جیسے اُسے تو فرق ہی نہیں پڑا اُس کی کسی بھی بات کا،،،،

مگر ہاں چھپ چھپ کر دیکھنے والی بات پت چونکنے کے بعد وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا،،،
یہ لڑکی شاید کبھی جان ہی نہ پاتی کہ سردار ذاکوان جتوئی چھپ چھپ کر کسے دیکھتا ہے،،،

اُس کی وہی مبہوت کرنے والی دلکش مسکراہٹ دیکھ عنائشہ پل بھر کے لیے ٹھہر سی گئی تھی،،، جتنا یہ شخص حسین تھا اِس کی مسکراہٹ اُس سے بھی کہیں زیادہ دلکش تھی،،،،

"یہ پراٹھا دیکھنے میں تو بالکل ٹھیک لگ رہا ہے،،، مگر نجانے کیوں جلا جلا سا ٹیسٹ آرہا ہے،،،،"

ذاکوان نے پراٹھے کا نوالہ چباتے اُس کی بات کے جواب میں جس طرح منہ بناتے کہا تھا،،،

عنائشہ بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ وہ در پردہ اُسی پر طنز کر گیا ہے،،،،

"ایکسکیوزمی مسٹر سردار،،،، اپنی یہ غلط فہمی دور کر لو،،، مجھے کسی قسم کی کوئی جلن نہیں ہورہی،،، بلکہ تمہاری دوسری شادی والی بات سن کر میں بہت زیادہ خوش ہوں،،،، میری جان تو چھوٹے گی نا،،،"

عنائشہ نے اُس کی بات کا تپ کر جواب دیتے سامنے رکھے کیک کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا،،،، جس کا ٹیسٹ اُسے بہت اچھا لگا تھا،،، وہ میٹھا کھانے کی بہت شوقین تھی،،، اور جب سے آئی تھی،،،، دو فروٹ کیک تو کھا چکی تھی،،،،

لیکن اُس کی آخری بات ذاکوان جتوئی کو ہضم نہیں ہوپائی تھی،،،،

اُس نے ہاتھ بڑھا کر عنائشہ کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اُسے اپنے صوفے کی جانب کھینچ لیا تھا،،،،

"جب تک میں زندہ ہوں،،، آپ کی جان مجھ سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں چھوٹے گی،،،،"

ذاکوان اُس کے ہونٹ کے کنارے پر لگا کیک کا زرہ اُنگلی سے صاف کرتا اُس کے ہونٹوں کی نرماہٹوں کو چھو گیا تھا،،،

عنائشہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

زرجان نے کسمساتے آنکھیں کھولی تھیں،،، رات کو وہ شدید ٹھنڈ کے احساس کے ساتھ بمشکل سو پائی تھی،،،، اُس کے پاس ہوئی گرم شے نہیں تھی،،، اُسے یہی لگا تھا صبح تک وہ اِس ٹھنڈ میں کلفی کی طرح جم چکی 3ہوگی،،،، مگر اپنے وجود کے گرد محسوس ہوتی گرمائش پر اُس نے حیران نگاہوں سے اپنے اردگرد دیکھا تھا،،،

اُس کے گرد نہ صرف گرم لحاف لپٹا ہوا تھا،، بلکہ لحاف کے اُوپر دل شیر کی شال بھی موجود تھی،،،،

زرجان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں،،، دل شیر کی فکر کے احساس سے اُس کا دل بے چین ہوا تھا،،، اگر اُس نے یہ دونوں چیزیں اُسے واپس کردی تھیں تو وہ کیسے سویا ہوگا رات بھر،،، وہ بھی بخار میں تپتے ہوئے،،،،

زرجان جلدی سے لحاف اپنے اُوپر سے ہٹاتی باہر کی جانب بڑھی تھی،،،

مگر اب باہر کا منظر بدل چکا تھا،،، چاروں جانب روشنی پھیلی ہوئی تھی،،، اور وہ عورت توے کے نیچے آگ جلائے بیٹھی ناشتہ بنانے میں مصروف تھی،،،

زرجان کی بے چین نگاہیں اُس بینچ کی جانب اُٹھی تھیں،،، جہاں رات کو وہ دل شیر کو سویا ہوا چھوڑ کر کمرے میں گئی تھی،،، مگر اب وہ بینچ بالکل خالی پڑا تھا،،،

"میری دھی رانی اُٹھ گئی ہے،،،؟؟"

زرجان پر نظر پڑتے ہی وہ خوش دلی سے اُس سے مخاطب ہوئی تھیں،،، زرجان بھی جواباً زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتی اُن کے قریب آئی تھی،،،

"لگتا ہے اپنے سر کے سائیں کو سامنے نہ پاکر پریشان ہوگئی ہو،،،، وہ باہر گیا ہے،،، گھر کے دائیں جانب ایک تالاب ہے،،، وہیں گیا ہے،،، جاؤ دیکھ لو اُسے،،، تمہارے جاگنے کا ہی منتظر تھا،،، میں نے زبردستی اصرار کرکے ناشتے کے لیے روک لیا ہے،،، ویسے محبت بہت کرتا ہے تمہارا سائیں تم سے،،، یہاں سے جانے کی جلدی بہت تھی،،، مگر تمہاری نیند خراب نہیں کی اُس نے،،،،"

وہ بوڑھی عورت بار بار دل شیر کو اُس کا شوہر کہہ کر مخاطب کرتیں اُسے عجیب سے احساس سے دوچار کرگئی تھی،،،

اور محبت لفظ پر تو کئی آنسو اُس کی آنکھوں کے پردے پر آن ٹھہرے تھے،،،

"میں دیکھتی ہوں اُنہیں،،،"

بمشکل خود کو بول پانے کے قابل کرتی وہ وہاں سے اُٹھ آئی تھی،،،،

اُس کا رُخ سیدھا اُس تالاب کی جانب ہی تھا،،، وہ کوئی چھوٹا موٹا تالاب کی سمجھی تھی،،
مگر وہاں آتے دور تک پھیلے نیلے پانی کو دیکھ اُس کی آنکھوں میں ستائش اُبھر آئی تھی،،،،
وہ جگہ بہت زیادہ خوبصورت تھی،،،،

زرجان جیسے ہی آگے بڑھی سامنے نظر آتے منظر کو دیکھ اُس کے پیروں تلے سے زمین کھسک چکی تھی،،،

پانی کے کنارے قدرے اونچے پتھر پر دل شیر کا موبائل والٹ، جوتے اور شرٹ رکھی تھی،،،، مگر وہ اُسے وہاں کہیں بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا،،،

زرجان کو ایک دم ہوا میں آکسیجن ختم ہوتی محسوس ہوئی تھی،،،،

"دل شیر،،،، دل شیر کہاں ہیں آپ،،،؟؟؟"

وہ اپنی ساری لڑائی، غصہ اور نفرت ایک سائیڈ پر رکھتی بنا اپنی جان کی پرواہ کیے اُسے گہرے نیلے پانی سے بھرے تالاب کی جانب بڑھی تھی،،، جس کا پانی زمین سے زرا نیچلی سطح پر تھا،،

اِس سے پہلے کہ بنا سوچے سمجھے وہ تالاب میں گود جاتی جب کسی نے پیچھے سے آتے اُس کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچ لی تھی،،،،

زرجان سیدھی اُس کے وجود سے جا ٹکرائی تھی،،، اُس نے جیسے ہی نظریں اُٹھائیں سامنے ہی، اپنے بہت قریب دل شیر کو پایا تھا،،،،

جو گیلے پانی نچوڑتے بالوں کے ساتھ بنا شرٹ کے گلے میں تولیہ ڈالے خوشمگی نگاہوں سے اُسے گھور رہا تھا،،،

"میں جان سکتا ہوں یہ کیا حرکت کرنے جا رہی تھیں آپ مس زرجان،،،،"

دل شیر کا اشارہ اُس کی تالاب میں چھلانگ لگانے والی حرکت کی جانب تھا،،،

"سوئمنگ کرنا جانتی ہو،،،؟"

دل شیر کا اپنا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا،،، اگر وہ بروقت نہ پہنچتا تو اُس کے پیار میں پاگل اِس سرپھری لڑکی نے خود کو نقصان پہنچا دینا تھا،،،۔

دوسری جانب اُس کے بنا شرٹ کے کسرتی وجود کو دیکھ زرحان خفت زدہ سی لال چہرے کے ساتھ اُس کی جانب سے نظریں پھیر گئی تھی،،،،

اُس کا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ اِس تالاب کے برف جیسے ٹھنڈے پانی میں نہا کر آیا ہے،،،،، زرحان کو اِس شخص کی اِس حرکت پر جی بھر کر غصہ آیا تھا،،،،

"چھوڑو مجھے،،،، مجھے کچھ آتا ہے یا نہیں،،، تمہیں اِس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہئے،،، مگر مجھے لگتا ہے گزرتی رات کی ٹھنڈ برداشت کرتے تمہارا دماغ ضرور خراب ہوچکا ہے،،،، جو شدید بخار ہونے کے باوجود اِس برف ٹھنڈے پانی میں نہا کر،،، اب اِس یخ بستہ ہوا میں کھڑا ہے،،،،"

زرحان اُس سے دور ہوتی شدید غصے کے عالم میں اُس پر چلائی تھی،،، جسے دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے فولاد کا بنا ہو،،، جس پر ٹھنڈ یا کسی بھی شے کا کوئی اثر نہ ہوتا ہو،،،،،

"تمہیں میری فکر ہورہی ہے،،،"

دل شیر نے تولیہ گردن سے نکال کر بالوں کو رگڑتے اُن کی چھینٹیں اُس پر پھینکتے زومعنیت سے کہا تھا،،

"میری جانب سے تم بھاڑ میں جاؤ،، مجھے تمہاری کوئی فکر نہیں ہے،،، مگر یہاں سے نکلنے کے لیے مجھے تمہاری ضرورت ہے،،،"

زرجان اُس کے سامنے اب کسی قسم کا کوئی اعتراف نہیں کرنا چاہتی تھی،، رات بھی کیے جانے والے اپنے محبت کے اظہار پر وہ جی بھر کر پچھتا رہی تھی،،،،

وہ غصے سے اُسے جواب دیتی واپس پلٹی تھی،،،

جب اُس کی بات کے ردعمل میں دل شیر اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر گیا تھا،،،

"ضرورت تو مجھے بھی ہے تمہاری،،،،"

اُس کے چہرے کے قریب جھکتے اُس کا لہجہ بوجھل سا ہوا تھا،، زرجان کی سانسیں حلق میں اٹکی تھیں،،،،

★★★★★★★★★★★

ذاکوان کی اِس بے باک حرکت پر عنائشہ کا دل اتنی زور سے دھڑکا تھا کہ اُسے لگا تھا ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آن کھڑا ہو گا،،،

جبکہ ذاکوان اُس کی غیر ہوتی حالت دیکھ مسکرایا تھا،،،

"اتنی جلدی ڈر گئیں سردارنی سائیں،،،،"

اُس کا انداز مذاق اُڑاتا ہوا تھا،،،

"یہ چہرے کا گلابی پن کس لیے ہے،،،، کہیں مجھ سے محبت تو نہیں ہونے لگی،،،، انداز تو کچھ ایسا ہی بتا رہے ہیں،،،،"

ذاکوان اُس کے لرزتے وجود اور گلابی چھلکاتے رُخساروں کو دیکھتا اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا،، جو آج نہایت ہی حسین بلوچن بنی سردار ذاکوان جتوئی جیسے مضبوط اعصاب کے مالک انسان کا ایمان ڈگمگا رہی تھی،،،،،۔

"تم،،،،، ایک انتہائی،،،،"

عنائشہ نے بمشکل اپنی سانسوں ہو بحال کرتے اُنگلی اُٹھا کر اُسے کچھ کہنا چاہا تھا،،،

مگر ذاکوان اُس کی وہ انگلی اپنی اُنگلی کی گرفت میں لیتا زور سے دبا گیا تھا،،

"میں ایک انتہائی شریف ہزبینڈ ہوں،،، جو اتنی حسین سجی سنوری بیوی کے سامنے بیٹھے ہونے کے باوجود کچھ نہیں کر رہا،،،،"

ذاکوان اُس کی آنکھوں میں جھانکتا اپنی گہری ڈارک براؤن نظروں سحر میں جکڑ گیا تھا،،،

جب اُسی لمحے اُس کا ٹیبل پر رکھا موبائل بج اُٹھا تھا،،،،

دل شیر کا نمبر دیکھ اُس نے فوراً کال پک کی تھی،،،

نجانے کیا ضروری بات تھی کہ ذاکوان کال پر بات کرتا ہال کے دوسرے کونے پر جا کھڑا ہوا تھا،،،

عنائشہ کا ایک بار دل چاہا تھا یہاں سے اُٹھ جائے،، مگر وہ اِس شخص سے بدلہ لیے بغیر تو جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی،،،۔

اُس کی نظر ایک جانب رکھی نمک دانی پر اور ابھی چند سیکنڈز پہلے ملازمہ کے رکھ کر گئے دودھ کے گلاس پر پڑی تھی،، جو ذاکوان جتوئی کے لیے ہی تھا،، کیونکہ اُسے تو دودھ سخت ناپسند تھا،،

اُس نے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،، جو اُس کی جانب پیٹھ کیے کھڑا پوری طرح فون کی جانب متوجہ تھا،، عنائشہ نے نمک دانی کا ڈھکن کھولتے سارے کا سارا نمک ذاکوان کے گرم دودھ میں اُلٹ دیا تھا،،

اُس کی آنکھوں کی شرارتی چمک کئی گنا بڑھ گئی تھی،،، چمچ اُٹھا کر بنا آواز پیدا کیے اُس نے نمک کو اچھی طرح دودھ میں مکس کر دیا تھا،،،،،

ذاکوان کے پلٹنے تک وہ اپنا کام تمام کرتی اب مزے سے اپنا کیک کھانے لگی تھی،،،،

ذاکوان نے ایک نظر اپنی سردارنی کا انتہائی پرسکون انداز دیکھا تھا،،، جو اُس کا خاصہ بالکل بھی نہیں تھا،،

ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ شعلہ جوالہ بنی ہوئی تھی،، اب ایک دم اتنی ریلیکس کیسے ہوسکتی تھی،،،۔

ذاکوان اُس کو گہری نگاہوں سے دیکھتا دودھ کا گلاس اُٹھا چکا تھا،،،

وہ ہمیشہ ناشتہ ختم کرکے دودھ ضرور پیتا تھا،، یہ عادت اُس کی شروع سے تھی،،،

عنائشہ کیک کھاتے کن اکھیوں سے اُسے بھی دیکھ رہی تھی،،، اُس کی آنکھوں کی شرارتی چمک ذاکوان جتوئی سے پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی،،

اُس نے جیسے ہی دودھ کا پہلا گھونٹ بھرا عنائشہ کا چہرا کھل اُٹھا تھا،، کیونکہ دودھ کس قدر کڑوا تھا،، اِس بات کا پتا ذاکوان کی آنکھوں سے صاف پتا لگایا جاسکتا تھا،،،

لیکن عنائشہ کا منہ حیرت کے مارے اُس وقت کھلا جب پہلا گھونٹ بھرنے کے بعد ذاکوان رُکا نہیں تھا،،

وہ ایک ہی سانس میں پورا گلاس پی چکا تھا،،

گلاس ٹیبل پر واپس رکھتے اُس نے عنائشہ کی جانب دیکھا تھا،، جو اِس قدر حیرت زدہ بیٹھی تھی کہ اپنے پلان کے مطابق خود پر ذاکوان کا دھیان آنے سے پہلے وہاں سے فرار بھی نہیں ہوپائی تھی،،،

عنائشہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،، کیونکہ ذاکوان کے انداز اُسے کافی خطرناک لگے تھے،،،

"کہاں جارہی ہیں سردارنی صاحبہ،،، اپنے تیار کردہ دودھ کا ٹیسٹ تو چکھتی جائیں،،،"

ذاکوان اُس کے رس بھرے گلابی ہونٹوں کو بے باکی بھری نگاہوں سے دیکھتا اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا،،،

"کک کیا مطلب،،،؟؟؟"

وہ ہمیشہ تخریب کاری کرنے کے بعد ایسے ہی معصوم سی ڈری سہمی ہرنی بن جایا کرتی تھی،،،، وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی،،،

جب ذاکوان نے اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،، وہ سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی،،،۔

"یہ آپ کا بیڈ روم نہیں ہے سردار سائیں یہاں کوئی بھی آسکتا ہے،،،،"

عنائشہ نے اُسے کچھ بھی سنگین کرنے سے باز رکھنا چاہا تھا،،، وہ اُس کے خطرناک ارادے بھانپتی جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،،

مگر ذاکوان نے اُس کے ہونٹوں پر جھکتے اُسے بات مکمل ہی نہیں کرنے دی تھی،،،، وہ اُس کی سانسوں کو اپنی قید میں لیتا،،، اُس کڑوے دودھ کا ذائقہ عنائشہ کے منہ میں گھول چکا تھا،،، اور آہستہ آہستہ اُس کے کیک کی ساری میٹھاس اپنے اندر اُتارتا چلا گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کے اِس جارحانہ شدت بھرے لمس پر سر سے پیر تک لرز اُٹھی تھی،،، عنائشہ نے اُس کے گریبان کو سختی سے مُٹھیوں میں بھینچ رکھا تھا،،، وہ جتنا اُس سے دور ہونے کی

کوشش کررہی تھی،، ذاکوان کے لمس کی شدت اُتنی ہی بڑھتی اُس کی جان نکال رہی تھی،،،

ذاکوان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے پوری طرح اپنے سہارے پر کھڑا کیے ہوئے تھا،، کیونکہ عنائشہ کو لگا تھا اگر ذاکوان کا سہارا نہ ہوتا تو وہ لڑکھڑا کر کب سے زمین بوس ہوچکی ہوتی،،،

عنائشہ کو اپنی سانسیں رُکتی محسوس ہوئی تھیں،،،، جو شاید ذاکوان بھی محسوس کرچکا تھا،، اِس لیے اُس پر ترس کھاتے اُس کی سانسوں کو اپنی بے درد قید سے رہاعی بخش دی تھی،،،،

عنائشہ کا پورا منہ کڑوا ہوچکا تھا،، اور بہت اچھے سے دودھ کی کڑواہٹ کا اندازہ بھی ہوچکا تھا،، جبکہ ذاکوان جتوئی کی تو ساری کڑواہٹ جیسے بالکل ختم ہی ہوچکی تھی،،،،

عنائشہ بے دھیانی میں اُسی ستمگر کے سینے پر سر ٹکائے گہری گہری سانسیں لیتے اپنا سانس بحال کرنے لگی تھی،،،،، جبکہ ذاکوان اُس کے گرد اپنے دونوں بازوؤں کا مضبوط حصار قائم کیے اُسے پوری طرح اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا،،،،

وہ اپنی سردارنی کے واپس دھاڑنے کا منتظر تھا،،،

جس کے حواس اُس کی صرف ایک گستاخی سے پوری طرح اڑ چکے تھے،،،،

مہناز بیگم اور اُن کے پورے قبیلے سمیت جتوئی حویلی کا ہر فرد یہی سمجھتا تھا کہ ذاکوان جتوئی کا سلوک عنائشہ کے ساتھ انتہائی نارواں ہوگا،،، وہ مہناز بیگم کے کیے کا بدلہ عنائشہ سے لے کر اُس کی تذلیل کرے گا،،،

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ ذاکوان جتوئی کا اپنی سردارنی کے ساتھ رویہ کتنا احترام اور برابری لیے تھا،،، باہر سے ناریل کی طرح انتہائی سخت اور اصول پسند دکھنے والا ذاکوان جتوئی عنائشہ کے معاملے میں کتنا مختلف ثابت ہورہا تھا اِس بات کا اندازہ شاید اُسے خود بھی نہیں تھا،،،

"مجھے انداز نہیں تھا کہ آپ اتنی میٹھی ہوسکتی ہیں سردارنی صاحبہ،،، "ذاکوان جھک کر اُس کے کان میں سرگوشیانہ لہجے میں بولتا اُس کے کان کی لوح تک لال کر گیا تھا،،

باہر سے ناریل کی طرح انتہائی سخت اور اصول پسند دکھنے والا ذاکوان جتوئی عنائشہ کے معاملے میں کتنا مختلف ثابت ہورہا تھا اِس بات کا اندازہ شاید اُسے خود بھی نہیں تھا،،،

"مجھے انداز نہیں تھا کہ آپ اتنی میٹھی ہوسکتی ہیں سردارنی صاحبہ،،، "ذاکوان جھک کر اُس کے کان میں سرگوشیانہ لہجے میں بولتا اُس کے کان کی لوح تک لال کر گیا تھا،،

عنائشہ ایک جھٹکے سے اُس سے دور ہوئی تھی،،، اُس کی سانسیں ابھی تک نارمل نہیں ہوسکتی تھیں،،، وہ اس شخص کا اگلا کوئی بھی وار برداشت نہیں کر سکتی تھی،،، مگر ذاکوان ابھی اُسے جانے دینے کے موڈ میں نہیں تھا،، اُس نے عنائشہ کی دونوں کلائیاں اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اُسے اپنے قریب کیا تھا،،

"میری بات کا جواب نہیں دیا آپ نے،،،،"

ذاکوان نے اُس کے کھلے بالوں کو اپنی مُٹھی میں جکڑتے اُس کا چہرا اپنے قریب کیا تھا،،
عنائشہ کا خوشبوئیں لُٹاتا وجود اُس کے حواس معطل کررہا تھا،،،

"تم اپنی حدود کراس کررہے ہیں ذاکوان جتوئی،،، میں،،،"

عنائشہ بولتے بولتے خود ہی اچانک رک سی گئی تھی،،، کیونکہ اُس کے منہ سے اپنا نام سن کر ذاکوان کے چہرے پر جو شوخی بھری مسکراہٹ بکھری تھی،،، وہ عنائشہ کو بہت خطرناک لگی تھی،،،

"میری حدود کیا ہے سردارنی صاحبہ،،،،؟؟؟"

ذاکوان جتوئی تو جیسے آج پوری طرح اُس کے وجود کی رعنائیوں میں کھو جانا چاہتا تھا،،، یا پھر اُسے زچ کرنے کا یہ کوئی نیا انداز تھا اُس کے سائیکو سردار تھا،،،

مگر جو بھی تھا اُس کی جان اِس وقت بہت مشکل میں پڑ چکی تھی،،،،

"دور رہو مجھ سے،،، ورنہ میں شور مچا کر حویلی کے تمام لوگوں کو اکٹھا کر لوں گی،،،،"

عنائشہ اُس کی بے باکیوں پر لال پیلی ہوچکی تھی،،،،

اُس کا بس نہیں چل رہا تھا اِس سردار کا گلا ہی دبا دے،،،

اُس کی معصومانہ دھمکی کے جواب میں ذاکوان اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،،

"کوشش کرکے دیکھ لیں،،، میری اجازت کے بغیر کوئی دروازے تک آنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا،،، میری معصوم سردارنی آپ کو کب اپنے سردار کی طاقت کا اندازہ ہو گا،،،"

ذاکوان نے جھک کر اُس کی دونوں آنکھوں کو باری باری ہونٹوں سے چھوتے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا تھا،،

عنائشہ کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں،،، ذاکوان جتوئی کا ہر لمس اپنے اندر شدت لیے ہوئے تھا،، جیسے نجانے وہ اِس قربت کا کب سے پیاسا ہو،،،

ذاکوان کو عنائشہ کا یہی بے خوف انداز بہت پسند تھا،، اُس کی رعب دار شخصیت کے آگے کھڑے ہوکر اُس کی کسی بھی بات کی روگردانی کرنے کی جرأت اب تک کسی میں بھی نہیں تھی،،، سوائے اُس کی سردارنی کے،،،

جسے دی گئی یہ ہمت بھی ذاکوان جتوئی کی ہی تھی،،،

"تم بہت بُرے ہو،، جتنا میں نے سوچا تھا اُس سے بھی کہیں زیادہ،،،"

عنائشہ نے اُس کی گرفت سے اپنے بازو چھڑوانے کی سر توڑ کوششیں کرتے غصے سے کہا تھا،،

"اور تم بہت پیاری اور میٹھی ہو،،، میری سوچ سے بھی زیادہ،،،،"

ذاکوان جھک کر اُس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹوں کا نشان چھوڑتا اُسے آزاد کر گیا تھا،،

جبکہ عنائشہ کو لگا تھا جیسے اُس کی گردن پر کسی نے دھکتے انگارے رکھ دیئے ہوں،،،،

"آنے دو خان حویلی والوں کو،،، اُن سے بھی مل لیتے ہیں،،،،،"

ذاکوان نے باہر کی جانب بڑھتے فون کان سے لگا کر کسی کو حکم دیا تھا،، جبکہ اُس کی بات سن کر عنائشہ نے شاک کی کیفیت میں ذاکوان کی چوڑی پشت کو گھورا تھا،،،،

"کیا مطلب ہے تمہارا ،،؟؟؟"

عنائشہ نے دروازے کے قریب پہنچتے ذاکوان کو پکارا تھا،،

جو رُکا تھا مگر پلٹا نہیں تھا،،

"تم کیوں بلوا رہے ہو اُنہیں،،،؟؟؟"

عنائشہ اُس کے مقابل آتے تشویش کے عالم میں پوچھا تھا،،

"میں نہیں بلوا رہا،، وہ سب مجھ سے ملنے کے خواہشمند ہیں،،،، میرے جوان بھائی کو سازش سے مروانے کے بعد اب مجھ سے صلہ کرنا چاہتے ہیں،،،،"

ذاکوان کا لہجہ ایک دم سرد ہوا تھا،، کچھ دیر پہلے کا مہربان رُوپ بالکل غائب ہوچکا تھا،،

"وہ صلہ کیوں کرنا چاہتے ہیں،،،؟؟؟"

عنائشہ کو ذاکوان کے انداز سے خوف محسوس ہوا تھا،،

" تاکہ تمہیں واپس حاصل کر سکیں،،،، اور میرے خلاف استعمال کر سکیں،،،"

عنائشہ اِس شخص کی طاقت کا اندازہ یہیں سے ہی لگا چکی تھی،،، کہ اُن کے آنے سے پہلے ہی وہ اُن کی پلان سے واقف تھا،،،

سب جاننے کے بعد وہ اُن سب سے کیا کرنے والا تھا،،،

"تم اب کیا کرو گے اُن کے ساتھ،،،،؟؟؟"

یہ سوال کرتے عنائشہ کا دل کانپا تھا،،، اگر ساتھ اُس کی ماما بھی ہوئیں تو،،، وہ سب ذاکوان جتوئی کے علاقے میں آرہے تھے،،، جہاں اُن کے لیے خطرہ ہی خطرہ تھا،،،

"اُن کی ویسی ہی مہمان نوازی کروں گا جیسی جتوئی حویلی میں دشمنوں کی،، کی جاتی ہے،،،، "

ذاکوان عجیب سے انداز میں مسکراتا وہاں سے نکل گیا تھا،،، جبکہ عنائشہ کے لیے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا مشکل ہوا تھا،،

ذاکوان جتوئی اتنی آسانی سے معاف کرنے والا نہیں تھا،، وہ اُس کے ساتھ رہتے اب تک یہ بات تو سمجھ ہی چکی تھی،،، اپنی ہی بے وقوفی کی وجہ سے وہ اپنا موبائل بھی گنوا چکی تھی،،، کہ اُن لوگوں کو ذاکوان کے ارادوں سے آگاہ ہی کر دیتی،،،

★★★★★★★★★★

"میری جانب سے تم بھاڑ میں جاؤ،،، مجھے تمہاری کوئی فکر نہیں ہے،،، مگر یہاں سے نکلنے کے لیے مجھے تمہاری ضرورت ہے،،،"

وہ غصے سے اُسے جواب دیتی واپس پلٹی تھی،،،اُس کی بات کے ردعمل میں دل شیر اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کر گیا تھا،،

"ضرورت تو مجھے بھی ہے تمہاری،،،،"

اُس کے چہرے کے قریب جھکتے اُس کا لہجہ بوجھل سا ہوا تھا،، زرجان کی سانسیں حلق میں اٹکی تھیں،،،

"میرے دشمنوں کی بیٹی ہو،، تمہیں استعمال کرکے اُنہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرسکتا ہوں،،،"

دل شیر کی اگلی بات زرجان کے دل میں تیر پیوست کر گئی تھی،،، اُس کا دل چاہا تھا اِس بے درد شخص کا منہ توڑ دے،،، یا خود کو ہی ختم کرلے،،، جسے پوری دنیا میں یہی انسان محبت کرنے کے لیے ملا تھا،،،

"تم جیسے بزدل اور کم ظرف انسان مردوں سے تو لڑ نہیں پاتے،،، اپنی دشمنیاں نبھانے کے لیے عورت کو ہی مہرا بناتے ہیں،،،"

زرجان ایک بار پھر بپھری شیرنی بن چکی تھی،،،

"میرے اتنا بُرا کرنے کے باوجود مجھ سے نفرت کیوں نہیں کر پائی تم،،، اتنی بے لوث محبت کیوں کی ہے مجھ سے،،،،"

دل شیر نے اُس کے گالوں پر لڑھک آئے آنسو صاف کرتے سنجیدگی بھرے لہجے میں سوال کیا تھا،،،

"کس نے کہا محبت کرتی ہوں تم سے،،،، شدید نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے،، ہر لمحہ یہی سوچ کر گزارتی ہوں کہ کاش وہ گھڑی میری زندگی میں آتی ہی نہیں،،، جب مجھے تم سے محبت ہوئی تھی،،، محبت لفظ سے اعتبار ختم کر دیا ہے تم نے میرا،،،، میں دعا کرتی ہوں اپنے رب سے،،، کہ آئندہ کبھی تمہارا سامنا مجھ سے نہ ہو،،، اور نہ کبھی ہماری راہیں ایک ہوں،،،،"

زرجان اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے اپنا آپ آزاد کرواتی زہر خند لہجے میں بولتی اب کی بار دل شیر کا دل چیر گئی تھی،،،

"اگر کبھی کسی دن میری موت کی خبر ملی تو کیا تب بھی تمہارا دل مجھے دیکھنے کی خواہش نہیں کرے گا،،،؟؟؟"

دل شیر کے الفاظ نے زرجان کے تیزی سے آگے بڑھتے قدموں کو زمین میں دھنسا دیا تھا،، وہ کچھ لمحے کے لیے ہلنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی،، کئی آنسو ٹوٹ کر اُس کے چہرے پر بکھر گئے تھے،،،

"نہیں،،،، کوئی فرق نہیں پڑے گا مجھے،،، کیونکہ تم میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے اب،،، تمہارا ہونا نہ ہونا میرے لیے برابر ہے،،،"

زرجان بنا پلٹے بے لچک انداز میں جواب دیتی آنسوؤں بھری دھندلائی آنکھوں کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی،،،، جبکہ اُس کے جواب پر دل شیر کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،،،،

"یہ تو وقت ہی بتائے گا،، کس کو کتنا فرق پڑے گا،، اور کون اپنے کہے پر قائم رہنے والا ہے،،،،"

دل شیر اُس کو لمحہ بالمحہ دور جاتا دیکھ خود بھی اُس کے پیچھے چل دیا تھا،،،

★★★★★★★★★★

"شبنم کیا تم مجھے کہیں سے فون لا کر دے سکتی ہو،،،؟"

عنائشہ نے شبنم کے قریب آتے ملتجی لہجے میں کہا تھا،، اس بات سے انجان کے ذاکوان جتوئی کی سب سے بڑی خبری وہی تھی،،، جسے وہ اپنی مخلص مانے ہوئے تھی،،،

"نہیں سردارنی سائیں،،،، حویلی میں خواتین والی سائیڈ پر صرف ایک ہی فون تھا جسے کل آپ نے توڑ دیا،، اُس کے علاوہ تو کوئی فون نہیں ہے،،،،"

شبنم نے فوراً انکار کیا تھا،، جسے سن کر عنائشہ کی تشویش مزید بڑھ گئی تھی،،،

"سردارنی سائیں،،،، آپ کو بڑی بی بی سائیں نیچے بلا رہی ہیں،،،،"

سفینہ بیگم کی خاص ملازمہ زیبا اُسے اُن کا حکم سناتی واپس پلٹ گئی تھی،،،،

عنائشہ کا اِس وقت کسی سے ملنے کا بالکل بھی دل نہیں تھا،،، مگر اِس اُمید کے ساتھ کہ کیا پتا اُس کے خاندان والوں کے حوالے سے کوئی بات ہو،،، وہ سی گرین کلر کا انتہائی نفیس

کام سے سجا خوبصورت ڈریس پہنے ذاکوان کی ہی سیاہ شال کندھوں پر ڈالے وہ باہر جانے کو بالکل تیار تھی،،،

وہ خود سے عہد کرچکی تھی کہ اب مر کر بھی کبھی وہ بلوچی لباس نہیں پہنے گی،،،، ذاکوان جتوئی کا وہ بے باک انداز تصور میں لاتے وہ جی جان سے لرز اُٹھتی تھی،،،، اب چاہے کچھ بھی ہوجاتا وہ تیار ہوکر تو اُس سائیکو سردار کے پاس جانے ہی نہیں والی تھی،،،

"اسلام علیکم" !

عنائشہ سفینہ بیگم کے روم میں داخل ہوکر اُن کے اشارے پر ایک جانب رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھیں،،، وہاں پہلے ہی خولہ، گلناز بیگم اور ذاکوان کی سوتیلی ماں ثمینہ بیگم موجود تھیں،،، ذاکوان کی سگی ماں کی ڈیتھ ہوچکی تھی،،،، عنائشہ کو یہ بات شبنم سے ہی پوچھنے پر پتا چلی تھی،،، جب اُس نے ذاکوان کو ثمینہ بیگم کے زیادہ قریب جاتے نہیں دیکھا تھا،،،

"سردارنی عنائشہ میں نے تمھیں یہاں ایک بہت اہم بات کرنے کے لیے بلایا ہے،،، جس بات میں سب سے زیادہ فائدہ تمہارا ہی ہے،،،، اگر تم میری بتائی بات پر عمل کرتی ہو اُس صورت میں،،،،"

سفنیہ بیگم بنا بات کو گھمائے پھرائے دو ٹوک لہجے میں گویا ہوئی تھیں،،، اُن چاروں کی نظریں عنائشہ پر ٹکی ہوئی تھیں،،،

جو بڑے ہی ریلیکس انداز میں بیٹھی اُن کی بات کی جانب متوجہ تھی،،،

"اوہ ریئلی،،، پھر تو میں ضرور سنا چاہوں گی یہ اہم بات،،، جس میں میرا ہی فائدہ ہے،،"

عنائشہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے فوراً بولی تھی،،، وہ سفینہ بیگم کے اتنے نرم انداز پر پہلے ہی ٹھٹک چکی تھی،،، یہ خواتین کسی بھی معاملے میں اُس کا فائدہ تو نہیں سوچ سکتی تھیں،،

مگر اپنے اندرونی تاثرات چہرے پر لائے بغیر وہ ہمہ تن گوشہ تھی،،،

"تمھیں یہ خبر تو مل چکی ہوگی کہ آج خان حویلی والے یہاں آرہے ہیں،،، سردار سائیں سے دوستی کا ہاتھ بڑھانے،،،،، اور تم بھی اِس حویلی سے چھٹکارا چاہتی ہو،،،،"

سفینہ بیگم نے عین اُس کی شہ رگ پر ہاتھ رکھا تھا،، اپنے ملازمین سے جاسوسی کروا کر وہ اتنا تو جان ہی چکی تھیں کہ عنائشہ اِس حویلی میں نہیں رہنا چاہتی تھی،، وہ بس ایک موقع چاہتی تھی یہاں سے فرار کا،،،

جو وہ لوگ اُسے دینا چاہتی تھیں،،،

اُن کی بات کے جواب میں عقلمندی کا ثبوت دیتے عنائشہ کچھ نہیں بولی تھی،،، بس خاموش نگاہوں سے اُنہیں دیکھے گئی تھی،،،،

"اگر تم چاہو تو آج اپنے گھر والوں کے ساتھ یہاں سے جا سکتی ہو،،، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سردار ذاکوان جتوئی کی قید سے نکل کر،،،، اور ایسا ایک ہی صورت میں ہو سکتا ہے،،، اگر تم آج سب لوگوں کے سامنے سردار سائیں سے طلاق کا مطالبہ کرو،،، آج کی محفل بہت اہم ہونے والی ہے،،، علاقے کے بڑے بڑے لوگ شرکت کرنے والے ہیں اِس میں،،، اگر تم اُن سب کے سامنے جاکر کہہ دو گی،، کہ سردار سائیں نے تمہیں زبردستی یہاں رکھا ہوا ہے،،، تو اُس کے بعد سردار سائیں کو تمہیں آزاد کرنا ہی پڑے گا،،، اُن لوگوں کے سامنے وہ تمہاری آواز نہیں دبا پائیں گے،

"

سفینہ بیگم نے بہت ہی سمجھداری کے ساتھ اُسے سارا پلان بتایا تھا،، اُن کی اِس بات پر عنائشہ نے چونک کر اُن کی جانب دیکھا تھا،،

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں،،؟؟؟ اگر میں ایسا چاہتی بھی ہوں تو آپ میری مدد کیوں کرنا چاہتی ہیں،،، جبکہ آپ تو مجھے سخت ناپسند کرتی ہیں،،،"

عنائشہ نے سوالیہ نظروں سے اُن سب خواتین کو دیکھا تھا،، جو بس سانس روکے اُس کی جواب کی منتظر تھیں،،،،

"کیونکہ تمہاری جگہ شروع سے میری تھی،،، اور واپس میں ہی حاصل کرنا چاہتی ہوں،،، سردار سائیں پر ہمیشہ سے میرا حق تھا،،، اور آگے بھی میرا ہی رہے گا،،،، اُس کے لیے تمہیں یہاں سے جانا ہوگا،،،،"

خولہ آگ اُگلتی نگاہوں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی،،،

جو عنائشہ کو سخت زہر لگی تھی،،، چاہے وہ ذاکوان کو سخت ناپسند کرتی ہو،، اُسے جس قدر بُرا بھلا کہتی ہو،،، مگر اِس وقت ذاکوان صرف اُس کا تھا،، پھر یہ عام سی لڑکی سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی کی شے پر کیسے اپنا حق جتا سکتی تھی،،،،۔

عنائشہ جو اپنی ٹوٹی پھوٹی شے کسی اور کے ہاتھ میں نہیں دیکھ سکتی تھی،،، وہ بھلا خولہ کے منہ سے ذاکوان کے بارے میں یہ سب کیسے سن پاتی،،،

"ایکسکیوزمی محترمہ،،، کیا بولا آپ نے،،،؟؟؟"

عنائشہ کا پارہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا،، اپنے فائدے کی بات تو وہ وہی بھول گئی تھی،،،

"سردار ذاکوان جتوئی میرا شوہر ہے،،، اُس پر آپ کا جق کس خوشی میں ہے،،، اور میں بھلا اپنی جگہ کیوں چھوڑوں،،، اگر وہ شروع سے تمہاری جگہ ہی تھی تو ذاکوان نے مجھے وہاں کیوں بیٹھایا،،، آئندہ میرے شوہر کے بارے میں بات کرنے اور اِس طرح حق

جمانے سے پہلے ہزار بار سوچنا کیونکہ اگلی بار اِس گستاخی کی معافی نہیں ملے گی تمہیں سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی سے،،،"

عنائشہ اُنگلی اُٹھا کر خولہ کو وارن کرتی اُن سب کا ایک دم اُٹھنا نہیں دیکھ پائی تھی،،،

جو زرد چہروں کے ساتھ دروازے کی جانب دیکھ رہی تھیں،،

"کیا ہو رہا ہے یہاں،،،؟؟"

ذاکوان کی گھمبیر بھاری آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجتی عنائشہ کو اُچھلنے پر مجبور کر گئی تھی،،،

وہ غصے میں آکر بول تو بہت کچھ گئی تھی،،، مگر ذاکوان کی آواز سن کر اُسے شدت سے اپنے غلط بول جانے کا اندازہ ہوا تھا،،،

"اوہ شٹ،،، یا اللہ جی پلیز یہ ساری باتیں اِس سائیکو سردار نے نہ سنیں ہوں،،،،"

عنائشہ نے بنا پلٹے مُٹھیاں بھینچے خود کو کوسا تھا،،،

★★★★★★★★★★

زرجان کو دل شیر نے اپنے ایک خاص آدمی کے ساتھ اُس کی مطلوبہ جگہ پر پہنچا دیا تھا،، اگر اُسے کوئی زرجان کے ساتھ دیکھ لیتا،، تو زرجان کے لیے مصیبت کھڑی ہوجانی تھی،،، اِس لیے اُس نے دور رہ کر زرجان کے بخیر و آفیت وہاں تک پہنچنے تک اُس کی نگرانی کی تھی،،،،

زرجان کی طبیعت بہت بوجھل بوجھل سی تھی،،،، دل شیر کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ اُس کی نظروں کے سامنے گھومتا اُسے بے چین کررہا تھا،،،

لیکن مہرجان سے مل کر اُسے بہت اچھا لگا تھا،، جو اپنے نام کی طرح انتہائی مہربان ہستی تھیں،،، اپنے پورے قبیلے کو اس ایک اکیلی عورت نے سنبھال رکھا تھا،،، سب کے مسائل ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ سنتی اور اُنہیں حل بھی کرتی تھیں،،،

لیکن زرجان نے ہمیشہ اُن کی آنکھوں میں ایک عجیب سی اُداسی اور خالی پن دیکھا تھا،، جسے وہ ہر وقت چہرے پر مہربان مسکراہٹ سجانے کے باوجود چھپا نہیں پاتی تھیں،،،

زرجان کے ہر بار پوچھنے پر وہ ہنس کر ٹال دیتی تھیں،،، ہمیشہ ہر ایک کہ دل کا بوجھ سننے اور اُن کا حل تلاش کرنے والی نے کبھی اپنے دل کا درد کسی کے آگے نہیں بانٹا تھا،، وہ سب کچھ اپنے سینے میں اُٹھائے ہی پھر رہی تھیں،،،

زرجان اُن کے ساتھ لان میں بیٹھی تھی،،، جب اُسے دائیں جانب لگے درختوں کے پاس کسی مرد کی پشت کی جھلک سی نظر آئی تھی،،، جو شاید فون سن رہا تھا،،، زرجان کا منہ حیرت سے کھلا تھا،، کیونکہ اِس جانب تو کسی مرد کو آنے کی اجازت نہیں تھی،،، تو پھِر یہ کون تھا،،،

"مہرجان،،، وہ مرد کون ہے وہاں،،،؟؟؟"

زرجان نے جیسے ہی مہرجان کو بلا کر واپس اس جانب دیکھا،، وہاں اب کسی کا نام و نشان بھی موجود نہیں تھا،،،،

"کیا ہوا زری،،، وہاں تو کوئی بھی نہیں ہے،،،، آپ کو کیسے نظر آیا کوئی،،،،؟؟"

مہرجان نے اُس کی زرد پڑتی صورت دیکھ حیرت سے پوچھا تھا،، جو اپنی نظریں چاروں جانب گھما چکی تھی مگر وہاں کوئی نہیں تھا،،،،

"کیا ہوا زری،،، وہاں تو کوئی بھی نہیں ہے،،،، آپ کو کیسے نظر آیا کوئی،،،،؟؟"

مہرجان نے اُس کی زرد پڑتی صورت دیکھ حیرت سے پوچھا تھا،، جو اپنی نظریں چاروں جانب گھما چکی تھی مگر وہاں کوئی نہیں تھا،،،،

"وہ میں نے وہاں کسی کو دیکھا ہے،،، اِس طرف تو کسی مرد کو آنے کی اجازت نہیں ہے نا مہرجان،،، پھر وہ کون تھا،،، ؟؟؟"

زرجان کو ابھی بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہاں کوئی موجود تھا،،

"آپ کو کوئی وہم ہوا ہے،،، وہاں کوئی نہیں ہے،،، آپ کی تسلی کے لیے آئیں جاکر دیکھ لیتے ہیں،،، اگر واقعی آپ کو کوئی نظر آیا ہے تو وہ وہیں ہوگا،،، کیونکہ اِس راستے کے علاوہ تو وہ کہیں سے نہیں جاسکتا،،،"

مہرجان اُس کا ہاتھ تھامے اُس جانب بڑھی تھیں،،، مگر سب درختوں اور پودوں کے پیچھے اچھے سے دیکھنے کے بعد بھی اُسے وہاں کوئی نہیں تھا،،

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں،،، مجھے ویسے ہی لگا ہوگا،،،"

زرجان مہرجان کے سامنے نہیں کہہ پائی تھی،، مگر وہ شخص پشت سے اُسے دل شیر کی طرح ہی لگا تھا،، لیکن دل شیر وہ بھی یہاں کیسے آسکتا تھا،،،

زرجان نے فوراً سر جھٹکتے دل شیر کا خیال اپنے دماغ سے جھٹکنا چاہا تھا،،

وہ جب سے آئی تھی،،، دل شیر کے بارے میں ہی سوچ جارہی تھی،،، اُس کی آخری بات ابھی بھی زرجان کے دل میں کھبی ہوئی تھی،،،،

اُس نے آخر مرنے کی بات کی ہی کیوں تھی،،،، کیا کرنے جارہا تھا وہ،،،

اِس سوچ کے ساتھ ہی زرجان کی بے چینی سوا ہوجاتی تھی،،،،،

★★★★★★★★★★

"کیا ہو رہا ہے یہاں،،،؟؟"

ذاکوان کی گھمبیر بھاری آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجتی عنائشہ کو اُچھلنے پر مجبور کر گئی تھی،،،

وہ غصے میں آکر بول تو بہت کچھ گئی تھی،،، مگر ذاکوان کی آواز سن کر اُسے شدت سے اپنے غلط بول جانے کا اندازہ ہوا تھا،،،

"اوہ شٹ،،، یا اللہ جی پلیز یہ ساری باتیں اِس سائیکو سردار نے نہ سنیں ہوں،،،،"

عنائشہ نے بنا پلٹے مُٹھیاں بھینچے خود کو کوسا تھا،،،

"سائیں وہ ہم،،، وہ،،،،"

خولہ ذاکوان کے خطرناک تیور دیکھ ہکلا گئی تھی،،، اُس سے جواب دے پانا دشوار ہوا تھا،،،

اگر ذاکوان کو اُن کی کہیں بات کا پتا چل جاتا، عنائشہ کچھ بھی بتا دیتی تو ان کی خیر بالکل بھی نہیں ہونی تھی،،،

"ہم سردارنی کو حویلی کے کچھ اصولوں کے بارے میں بتا رہے تھے،،، وہ نئ ہیں یہاں

تو،،،،"

گلناز بیگم نے خولہ کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ پکڑے جانے کے خوف سے بات مکمل کی

تھی،،،

عنائشہ تو اپنی جگہ لال چہرا لیے کھڑی تھی،،، اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہیں غائب

ہو جائے،،،

ذاکوان کے تیور بتا رہے تھے وہ اُس کے شاہانہ خیالات اور استحقاق بھرے انداز میں ادا

کیے ڈائیلاگز سن چکا ہے،،،

"اوہ ہو،،، کیا ہم خواتین ایک ساتھ بیٹھ کر کوئی بات نہیں کر سکتیں سردار سائیں،،،؟؟؟

مجھے ایک بہت ضروری کام ہے،،، میں پھر آتی ہوں،،،"

عنائشہ اُس سے نظریں چراتی کچھ بھی اول فول بولتی باہر کی جانب بڑھی تھی،،،

"سردارنی صاحبہ زرا روم میں آکر میری بات سنیں،،،"

ذاکوان اپنے قریب سے گزرتی عنائشہ کو حکم دیتا اُس سے پہلے وہاں سے نکل گیا تھا،،

عنائشہ نے پلٹ کر اُن چاروں کو دیکھا تھا،، جن کے چہرے ویسے ہی زرد پڑ چکے تھے،،، اُنہیں لگا تھا عنائشہ اُن کی کہی ساری باتیں ذاکوان کو بتا دے گی،،،

"ڈونٹ وری،،، میں آپ لوگوں کے جیسا کوئی پلان بنا کر آپ کو آپ کے سردار کی نگاہوں میں گرانے کی کوشش نہیں کروں گی،،، میں بہت اچھے سے جانتی ہوں آپ لوگوں کو ذاکوان سے نہیں مجھ سے پرابلم ہے،، آپ اپنا پلان تیار رکھیں،،،،،"
عنائشہ اُن پر ایک طنزیا مسکراہٹ اُچھالتی وہاں سے نکل گئی تھی،،،

★★★★★★★★★

"جتوئی حویلی سے پتا چلا ہے کہ عنائشہ تک ہماری بات پہنچا دی گئی ہے،،، اب سب کچھ عنائشہ کے ہاتھ میں ہے،،،، اگر وہ سب کے سامنے بول دے کے سردار ذاکوان جتوئی نے

اُسے زبردستی وہاں قید کررکھا ہے تو اُس سردار کی پگڑی سب قبیلے والوں کے سامنے ایسے جھکے گی،،، کہ دوبارہ کبھی اُٹھا نہیں پائے گا،، بڑا اصولوں والا بنا پھرتا ہے دنیا والوں کے سامنے،،، کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں ہونی چاہیے،،، سارے سرپنچ اور باقی قبیلوں کے سردار بہت عزت دیتے ہیں اُسے،، اُس کے ہر اچھے بُرے میں اُس کا ساتھ دیتے ہیں،،، آج ہمارے ساتھ لے کر گئے میڈیا والوں کے سامنے اُن سب کا پردہ فاش نہ کردیا تو میرا نام بھی فہیم خان نہیں،،،

بہت بے عزت کرلیا ہمیں،،،، اب تمہاری باری ہے سردار صاحب،،،، اب کی بار ایسا گرائیں گے تمہیں کہ دوبارہ اُٹھ نہیں پاؤ گے،،،،"

فہیم خان زہر خند لہجے میں بولتے آخر میں دل کھول کر ہنسے تھے،،، آج بہت عرصے بعد اُن کا چلایا جانے والا کھیل کامیاب ہونے والا تھا،،

اُن کی اِس ہنسی میں اُن کے سب گھر والوں نے ساتھ دیا تھا،، جو دروازے کے باہر کھڑی مہناز بیگم سے پوشیدہ نہیں رہ سکا تھا،،

"مہناز کو اِس سب کے بارے میں کوئی خبر تو نہیں ہوئی نا،،، اگر عنائشہ نے جو اُسے کہلوایا گیا ہے وہ بول دیا تو اُس کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے،،، ذاکوان جتوئی اپنی بے عزتی کرنے والوں کو بخشتا نہیں ہے،،، اس لیے کوشش کرنا یہ بات مہناز تک نہ پہنچے کہ عنائشہ آج ہمارے بنائے گئے پلان کے مطابق،، کیا کرنے جا رہی ہے،،،"

اپنے بھائی کے منہ سے سنے جانے والے الفاظ مہناز بیگم کو لڑکھڑانے پر مجبور کر گئے تھے،،،

وہ جن بھائیوں پر اعتبار کرکے یہاں بیٹھی تھیں،،، وہ تو خود اُن کی بیٹی کی جان کے دشمن تھے،،، وہ بھلا کسی اور سے کیا گلا کرتیں،،،

"مجھے کسی بھی حال میں عنائشہ کو ایسی کوئی بھی بیوقوفی کرنے سے روکنا ہو گا،،،"

مہناز بیگم دروازے سے ہی واپس پلٹ گئی تھیں،،، فہیم خان اُنہیں ہر حال میں ساتھ لے کر جانا چاہتے تھے،،، تاکہ اُنہیں دیکھ کر عنائشہ مزید کمزور پڑے اور ذاکوان کے خلاف وہ سب بول دے،،،

مہناز بیگم اب خود بھی ہر حال میں جانا چاہتی تھیں،،، اور کسی بھی طرح سب سے پہلے عنائشہ سے مل کر اُسے روکنا چاہتی تھیں،، اُن کے لیے ہر شے سے بڑھ کر اُن کی بیٹی کی زندگی تھی،، وہ اُسے زرا سا بھی نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتی تھیں،،،

وہ اِسی لیے عنائشہ کو یہاں نہیں بھیجنا چاہتی تھیں،، کیونکہ وہ جانتی تھیں،،، یہ سب لوگ اپنی دشمنیوں میں اُن کی بیٹی کو مہرے کے طور پر استعمال کرنے والی تھیں،،،

★★★★★★★★★

"آپ جیسا سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے،،، میں بس اُس لڑکی کا منہ بند کر رہی تھی،،،"

عنائشہ نے اندر داخل ہوتے ہی مضبوط لہجے میں اپنی اُس ساری بکواس کا ریزن پیش کیا تھا،،،

ذاکوان بیڈ پر نیم دراز اپنا سب سے پسندیدہ کام سیگریٹ نوشی میں مصروف تھا،،،

"کیا کہہ رہی تھی وہ لڑکی،،،؟؟؟"

ذاکوان نے ناسمجھی کا مظاہرہ کرتے اُس کی جانب دیکھا تھا،، جو اِس وقت گرین لباس پر اُس کی شال کیے سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی،،،

اپنی شال پر کسی کا زرا سا لمس بھی برداشت نہ کرنے والا،، اپنی سردارنی کو اُس پر اتنا حق جماتا دیکھ اُسے اچھا لگا تھا،،،

"یہی کہ تم پر اُس کا حق ہے،،، اور ہمیشہ رہے گا،، مجھے غصہ آگیا میں نے بھی پھر اُسے،،، اُس کی حیثیت بتا،،،"

بولتے بولتے وہ اچانک رکی تھی،،، اُسے ایک بار پھر کچھ غلط بول جانے کا احساس ہوا تھا،،، رہی سہی کسر ذاکوان جتوئی کی دل جلاتی مسکراہٹ نے پوری کردی تھی،،،

"اچھا لگا تمہارا پوزیسیو انداز دیکھ کر،،، میں بھی اپنی ملکیت کے حوالے سے ایسے ہی پوزیسیو ہوں،،،"

ذاکوان سیگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا بیڈ سے اُٹھ آیا تھا،،

اُسے اپنی جانب آتا دیکھ عنائشہ کے ہاتھوں طوطے اُڑ چکے تھے،،

"دیکھو تم میرے قریب نہیں آؤ گے،،،، ورنہ،،، ورنہ میں یہ تمہارے سر پر مار دوں گی،،،،"

عنائشہ اُسے خطرناک تیوروں سے اپنی جانب بڑھتے دیکھ اُلٹے قدموں پیچھے کی جانب بڑھی تھی،،،

ذاکوان بنا کچھ بولے اُسے سر سے پیر تک بے باک نگاہوں سے دیکھتا اُس کے نہایت قریب آن پہنچا تھا،،

عنائشہ پیچھے ہوتے ہوتے دیوار سے آن لگی تھی،،،

"ذاکوان جتوئی میں تمہیں،،،،"

عنائشہ اپنے گرد دیوار کے ساتھ اُسے ہاتھ ٹکاتے دیکھ بولتے بولتے رکی تھی،،،، کیونکہ ذاکوان اُس کی جانب نہیں بلکہ ساتھ موجود ٹیبل کی جانب جھک رہا تھا،،، جس کے دراز سے اپنی مطلوبہ سیگریٹ کی ڈبیا اُٹھا کر وہ سیدھا ہوا تھا،،،

عنائشہ خفت سے لال پڑتی اُسے دیکھ رہی تھی،، جو ایک بار پھر اُسے بُری طرح شرمندہ کر گیا تھا،،

"آپ کیا سمجھ رہی تھیں سردارنی صاحبہ،، کیا کرنے والا ہوں میں،،،،؟؟؟"

ذاکوان اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا،،

"کک کچھ نہیں وہ میں،،،،،"

عنائشہ کا پورا وجود ذاکوان کی قربت پر لرز رہا تھا،،، اِس شخص کی شدتیں برداشت کرنا اُس کے لیے آسان نہیں تھا،،،، اُس کا دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ عنائشہ کو خوف محسوس ہوا تھا،،۔

آخر اِس شخص کی قربت پر دل یوں بے قابو ہوکر کیوں دھڑک اُٹھتا تھا،،،

ذاکوان جو پلٹنے ہی والا تھا اُس کے تپتے سُرخ صحت مند گال دیکھ وہ خود پر قابو نہیں رکھ پایا تھا،، عنائشہ کی کمر میں بازو ڈالتے اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ جھٹکے سے اُسے اپنے ساتھ لگاتے،،،

اُس کے دائیں گال پر جھکتا اپنے ہونٹوں کو پوری شدت سے وہاں رکھ چکا تھا،، عنائشہ اِس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی،،،،۔

ذاکوان کی گرم سانسوں اور مونچھوں کی چبھن سے کسمساتے وہ ذاکوان کا کندھا اپنی مُٹھی میں جکڑ گئی تھی،،،،

"ہر بار اِسی ارادے سے تم سے دور جاتا ہوں کہ دوبارہ خود کو تمہارے پاس نہیں آنے دوں گا،،، مگر ہر بار خود سے کیا عہد خود ہی توڑ دیتا ہوں،،، تم اہم نہیں ہو میرے لیے،،، مگر پھر بھی نجانے کیوں یہ دل تمہاری جانب ہمکتا ہے،،، تمہاری قربت کی خواہش کرتا ہے،،، ہر وقت تمہیں آنکھوں کے سامنے دیکھنے کا متمنی رہتا ہے،،،، سردار ذاکوان جتوئی کا خود پر سے اختیار کبھی نہیں چھوٹا مگر تمہیں دیکھ کر ایسا ہورہا ہے،،،، میں جانتا ہوں تمہاری قربت کا یہ سحر میرے لیے جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے،،، مجھ سے میرا سب کچھ چھین کر لے جاسکتا ہے،،،، مگر پھر بھی میں باقی ہر نقصان دہ شے کی طرح تمہیں خود سے دور نہیں کر پارہا،،،،

میں جانتا ہوں تم ایک زرا سا موقع ملنے پر مجھے دھوکا دے سکتی ہو،، زرا سا کنارہ ملنے پر میری قید سے اُڑ جانے کی خواہش رکھتی ہو،،، مگر پھر بھی یہ دل اِن اب تلخ حقیقتوں سے منہ موڑے ہوئے ہے،،، محبت کے نام پر تمہیں اپنی زندگی میں شامل نہیں کیا تھا،،،

مگر اب تم میری کمزوری بنتی جا رہی ہو،،، اور کمزوریاں پالنے کی عادت نہیں ہے ذاکوان جتوئی ہو،،،"

ذاکوان اُس کے گال پر اپنی جنونیت کی داستان رقم کرتا سرگوشیانہ لہجے میں بولتا عنائشہ کی دھڑکنیں منتشر کر گیا تھا،،،

وہ اپنے گال کی جلن بھلائے یک ٹک اُسے دیکھ رہی تھی،،، جس کی آنکھوں میں اُسے محبت نہیں مگر ایک عجیب سا دیوانہ پن نظر آیا تھا،،

عنائشہ پیچھے ہوتی ایک دم لڑکھڑائی تھی،،، جب ذاکوان ہاتھ بڑھاتا فوراً تھام گیا تھا،،

"تم بہت غلط کر رہے ہو میرے ساتھ،،،"

عنائشہ اِس وقت خود کو پوری طرح اُس کے سحر میں جکڑا محسوس کر رہی تھی،،،، نہ سانسیں قابو میں تھیں اور نہ ہی دھڑکنیں معمول پر آ رہی تھیں،،،۔

اپنا جادو یہ شخص اُس پر چلا رہا تھا،،، اور الزام اُس پر ڈال رہا تھا،،،،

نجانے کیوں مگر عنائشہ کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی،،،،

جو ذاکوان جتوئی نہیں دیکھ پایا تھا،،، اور اُس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ گیا تھا،،،،،، وہ دنوں ایک جیسی کیفیت کا شکار تھے مگر دونوں کی انا، ضد اور اکڑ کا محل اِس قدر بلند تھا کہ ہار ماننا دونوں کو ہی منظور نہیں تھا،،،،،

پہلی بار ایسا ہو رہا تھا کہ دو دلوں کے نہ ملنے کا دشمن ظالم سماج نہیں تھا،،، بلکہ اُن دلوں کے مالکان خود ہی بہت بے درد تھے،،،، جو دوری اختیار کر کے ایک دوسرے کے لیے تڑپ تو سکتے تھے،،،، مگر ایک دوسرے کے آگے جھک کر محبت کا اقرار نہیں کر سکتے تھے،،،،

ذاکوان واپس پلٹا تھا،،،،

جب اُس کے دور ہونے سے پہلے ہی عنائشہ اُس کے کرتے کا کالر پیچھے سے اپنی مُٹھی میں دبوچ چکی تھی،،،

"تم نے مجھ سے شادی کیوں کی،،،؟؟؟ کیا مقصد ہے تمہارا،،،،؟؟؟"

عنائشہ کا لہجہ کپکپاتا ہوا تھا،،

وہ بے وقوف بالکل نہیں تھی،،، ذاکوان کا جو رویہ اس کے ساتھ تھا،، وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ یہ رخصتی اُس نے اپنی کوئی نفرت نبھانے یا انتقام لینے کے لیے نہیں کی تھی،،، اُس کے پیچھے کوئی اور وجہ تھی،،،۔

"سردارنی صاحبہ نیچے محفل شروع ہونے والی ہے،،، سب لوگ آچکے ہیں،،، میرا انتظار ہو رہا ہے مجھے جانے دیں،،"

ذاکوان جتوئی ہمیشہ کی طرح اپنی من مانی کرنے کے بعد واپس سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ چکا تھا،،

"کیوں ہر بار آپ ہی کی کیوں سنی اور مانی جائے سردار سائیں،،، آج آپ کو میری بات کا جواب دے کر ہی جانا پڑے گا،،،، ورنہ میں آپ کو اِس کمرے سے نہیں جانے دوں گی،،،، آخر کو سردارنی ہوں میں یہاں کی،،،، کچھ اختیارات میرے بھی تو ہیں نا سردار سائیں،،،"

عنائشہ اُس کے مقابل آتے سینے پر بازو باندھے اُسی کے انداز میں بولی تھیں،،،

جبکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ ذاکوان کو نیچے اُس محفل میں جانے ہی نہیں دینا چاہتی تھی،،،،

جو باتیں اُسے سفینہ بیگم نے کہی تھیں،،، اُس کے بعد سے اُسے ایک انجانے خوف نے آن گھیرا تھا،،،

"سردارنی صاحبہ ایسی حماقت مت کریں،،،، سردار ذاکوان جتوئی کو اپنی مرضی کی کرنے سے آج تک کوئی نہیں روک پایا،،،"

★★★★★★★★★★

"مہرجان یہ حویلی میں ہلچل کیسی ہے،،، یہ سب کس کس چیز کی تیاریاں کررہی ہیں،، پہلے تو میں نے اِس حویلی میں اتنی رونق کبھی نہیں دیکھی،،،

نہ ہی ملازمین سمیت گھر کی سب عورتوں کو اتنا خوش دیکھا ہے،،، مجھے یہ سب دیکھ بہت حیرت ہورہی ہے،،،"

زرجان مہرجان کی حویلی میں یہ غیر معمولی ہلچل دیکھ اُن سے پوچھے بغیر رہ نہیں پائی تھی،،،،

جن کی آنکھوں کی اُداسی میں اب خوشیوں کی ملاوٹ گھل چکی تھی،،،،

اُن کی تکلیف بھری داستان سن کر زرجان کی اُن کے لیے محبت مزید بڑھ گئی تھی،،،،

جنہوں نے دشمنوں کی سازش میں اپنے باپ، بھائیوں بھتیجوں اور شوہر کو کھو دیا تھا،، اور اکیلی عورت ہونے کی وجہ سے اُن ظالموں سے بدلہ بھی نہیں لے پائی تھیں،،،،

"سب خوش تو ہونگے نا زری،، آج اتنے سالوں بعد اِس اُجاڑ اور ویران پڑی حویلی کی خوشیاں جو لوٹنے والی ہیں،،،"

مہرجان اُسے بتاتے نم آنکھوں کے ساتھ دھیرے سے مسکرائی تھیں،،

"میں سمجھی نہیں مہرجان ،،، کیا کوئی آنے والا ہے یہاں،،"

زرجان اُن کو خوش دیکھ خوش ہوتی حیرت زدہ سی تھی،،

"ہاں اِس گھر کا،، ہمارے لاوارث پڑے قبیلے کو سنبھالنے والا،، اِن سب کو اِن کے حق دلانے والا لوٹ رہا ہے،، وہ واپس آرہا ہے،،،، جس کی گدی کو اتنے سالوں سے سنبھالے ہوئے ہوں میں،،، وہ گدی نشین لوٹ کر آرہا ہے،، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے،،،"

مہرجان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے،،

"آپ کس کی بات کررہی ہیں،،،؟؟"

زرجان ابھی بھی کچھ نہیں سمجھ پارہی تھی،،،

"اپنے بیٹے کی بات کررہی ہوں،،، جسے اتنے سالوں سے دیکھا تک نہیں ہے میں نے،،، جسے دشمنوں سے چھپا کر رکھنے کے لیے اپنی ممتا کو پیاسا رکھا ہے میں نے،،،، میرا بیٹا اب واپس لوٹ رہا ہے،،، ایک مضبوط چٹان بن کر،،، اب یہ سب دشمن اُس کا بال بھی بیکار نہیں کر پائیں گے،،،"

مہرجان کی بات سن کر زرجان کو بے یقینی بھری نظروں سے اُنہیں تکے گئ تھی،،،

"کیا نام ہے آپ کے بیٹا کا،،،؟؟؟"

زرجان کے لب ہولے سے ہلے تھے،،،،

"سید یزدان ہمدانی ،،،، میرا اکلوتا بیٹا،،، اِس قبیلے کا اکلوتا وارث،،،،"

مہرجان کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے بے پناہ محبت تھی،،،،

"کیا نام ہے آپ کے بیٹا کا،،،؟؟؟"

زرجان کے لب ہولے سے ہلے تھے،،،،

"سید یزدان ہمدانی ،،،، میرا اکلوتا بیٹا،،، اِس قبیلے کا اکلوتا وارث،،،،"

مہرجان کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے بے پناہ محبت تھی،،،،

"آپ کتنے سال بعد ملیں گی اپنے بیٹے سے،،،"

زرجان کو اُنہیں خوش دیکھ کر خوشی محسوس ہوئی تھی،،،،

"پورے چوبیس سال کے بعد دیکھو گی میں اپنے بچے کو،،،،، دو سال کا تھا میرا جگر کا ٹکڑا،،، جب اُن ظالموں سے بچا کر اُسے خود سے جدا کیا تھا،،، اِن دشمنوں کو واپس خبر نہ ہوجائے،،، اور وہ سب اُسے واپس سے نقصان نہ پہنچا دیں،،، اِس لیے اتنے سالوں تک نہ اُس سے ملنے گئی،،، اور نہ ہی اُس کی ایک جھلک دیکھ پائی،،، صرف اُس کی سلامتی اور حفاظت کے لیے اتنا عرصہ اپنی ممتا کو مارا ہے میں نے،،، لیکن اب فائنلی مجھے میرے صبر کا بہت ہی بڑا پھل ملنے،،،"

مہرجان کی خوشی آج سنبھالے نہیں سنبھالی جارہی تھی،،،،

زرجان نے بے ساختہ اُن کی دائمی خوشیوں کی دعا کی تھی،،، اور اُن کے بیٹے کی سلامتی کی بھی،،، جو آتے ہی بہت سارے دشمنوں میں گھرنے والا تھا،،،

"مہرجان کیا آپ کو لگتا ہے کہ اُنہیں اب بھی یہاں بلانا ٹھیک ہو گا،، وہ یہاں کی سازشوں اور دشمنیوں سے بالکل بھی واقف نہیں ہیں،،، وہ آتے ہی یہ سب کیسے فیس کریں گے،،،"

زرجان نہیں چاہتی تھی کہ مہرجان کے بیٹے کو زرا سا بھی نقصان پہنچے،،، اور اُس کی مہرجان دکھی ہوں،،، اِس لیے اُس نے اُن کے سامنے اپنے خدشات کا اظہار کیا تھا،،،

"میں نے اُس حوالے سے پورا بندوبست کر رکھا ہے زری،،، اپنے بیٹے پر کسی کی بُری نظر نہیں پڑنے دوں گی،،،"

مہرجان مسکرا کر اُسے جواب دیتیں کسی کے بلانے پر وہاں سے اُٹھ گئی تھیں،،

"بی بی جی آپ کے گھر سے کال ہے،،،"

زرجان خاموشی سے بیٹھی مہرجان کو چہرے پر دھیمی پرسکون مسکراہٹ سجائے ملازمین کو ہدایت دیتے دیکھ رہی تھی،،،

جب ملازمہ نے اُسے فون آکر پکڑایا تھا،، زرجان نے حیران ہوتے فوراً سے فون کان سے لگایا تھا،،، کیونکہ پہلے کبھی ایسے اُسے کال نہیں کی گئی تھی،، اُسے کا دل اندر سے خوفزدہ ہو اُٹھا تھا کہ کہیں اُنہیں حملے کے بارے میں خبر تو نہیں ہوگئی،،،،

وہ مہرجان کو ساری بات بتا چکی تھی،،،، یہ بھی کہ اُس نے دل شیر کے ساتھ ایک گھر میں رات گزاری تھی،،، مہرجان کو اُس نے پہلے دل سے دل شیر کے بارے میں بتا رکھا تھا،،،، عمر میں وہ اُس ماں کی جگہ پر تھیں،،، مگر دکھنے میں وہ زرجان کو اپنی بڑی بہن ہی لگتی تھیں،،، اور جس طرح وہ اُس کے ساتھ دوستانہ انداز میں رہتی تھیں،،، زرجان کو وہ اپنی دوست ہی لگتی تھیں،،،

عنائشہ کے بعد اُس کی سب سے اچھی دوست،،، جن سے وہ اپنی ہر تکلیف، اپنا درد اور دل کی ہر اَن کہی بات شیئر کر سکتی تھی،،،

اور وہ بھی آگے سے اِسی محبت سے اُسے سنتی اور سمجھتی تھیں،،،

"اماں سائیں یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ،،؟ میں یہاں پندرہ دن کے لیے رہنے آئی تھی اور آپ مجھے آج ہی واپس آنے کو کہہ رہی ہیں،،، یہ کیا بات ہوئی،،، میں نہیں آؤں گی،،،"

اپنی ماں کا واپس آنے کا حکم سن کر زرجان بچوں کی طرح ضد کرتے بولی تھی،،،

اُسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اتنی جلدی اُسے واپس بلا کیوں رہی ہیں،،،

"کیا ہوا زری،،،؟؟"

مہرجان اُس کی آواز سن کر اُس کے قریب آئی تھیں،،،، اُس کے منہ بسور کر بتانے پر اُنہوں نے اُس کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا،،۔

"الحمداللہ بہن جی میں بالکل ٹھیک ہوں، جی آپ فکر مت کریں زری آج ہی آجائے گی،،،"

مہرجان کی بات سن کا زرجان اُنہیں ناراضگی سے دیکھتے وہاں سے اُٹھی تھی،،،

"مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ بھی یہی چاہتی ہیں کہ میں آپ کے گھر سے چلی جاؤں،، میں اب آپ کے پاس کبھی نہیں آؤں گی،،،"

زرجان کا چہرا خفگی اور ناراضگی سے لال ہوا تھا،،

"ارے میری پیاری سی جذباتی لڑکی،،، کوئی بہت ضروری کام ہو گا جس کی وجہ سے یوں ارجنٹ بلا رہے ہیں،، میں وعدہ کرتی ہوں بہت جلد تمہیں واپس بلاؤں گی،،، اور اس وقت یوں ناراض ہو کر تو بالکل بھی نہیں جانے دوں گی،،،"

زرجان نے محبت سے اُسے اپنے ساتھ لگاتے ہمیشہ کی طرح فوراً منا لیا تھا،،

زرجان اُن کے سامنے تو مسکرا دی تھی،،، مگر اندر سے اُسے خوف کھائے جارہا تھا کہ آخر اُسے کیوں بلایا گیا ہے،،

★★★★★★★★★★★

"کیوں ہر بار آپ ہی کی کیوں سنی اور مانی جائے سردار سائیں،،، آج آپ کو میری بات کا جواب دے کر ہی جانا پڑے گا،،، ورنہ میں آپ کو اِس کمرے سے نہیں جانے دوں

گی،،،، آخر کو سردارنی ہوں میں یہاں کی،،،، کچھ اختیارات میرے بھی تو ہیں نا سردار سائیں،،،،"

عنائشہ اُس کے مقابل آتے سینے پر بازو باندھے اُسی کے انداز میں بولی تھیں،،،

جبکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ ذاکوان کو نیچے اُس محفل میں جانے ہی نہیں دینا چاہتی تھی،،،،

جو باتیں اُسے سفینہ بیگم نے کہی تھیں،،،، اُس کے بعد سے اُسے ایک انجانے خوف نے آن گھیرا تھا،،،

"سردارنی صاحبہ ایسی حماقت مت کریں،،،، سردار ذاکوان جتوئی کو اپنی مرضی کی کرنے سے آج تک کوئی نہیں روک پایا،،،"

ذاکوان نے بیچ میں موجود دو قدم کا فاصلہ طے کرتے اُس کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے،،،۔

عنائشہ فوراً پیچھے ہوتی دروازے سے جا لگی تھی،،،۔

"عنائشہ اعظم خان بھی ہمیشہ اپنی ضد پوری کروا کر ہی ہٹتی ہے سردار سائیں،،،،،"

عنائشہ نے بھی اُسی کے انداز میں جواب دیا تھا،،،

"عنائشہ اعظم خان بن کر روکنا چاہتی ہو یا میری سردارنی بن کر،،، یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا میری سردارنی کا پلڑا ہمیشہ عنائشہ اعظم خان سے بھاری رہے گا،،"

ذاکوان نے اُس کے بالوں کی لٹ کو اُنگلی پر لپیٹتے اُس کے چہرے کا اپنے بہت قریب کھینچ لیا تھا،،،

اُس کی گرم سانسوں سے گھبراتے عنائشہ نے کسمسا کر پیچھے ہونا چاہا تھا،، مگر ذاکوان نے ایسا ہونے نہیں دیا تھا،،

"بولو کیا میری سردارنی بنو گی،،،؟؟؟"

ذاکوان کی بے باک نگاہیں اُس کی گردن کے عین بیچ بنے تل پر تھیں،،، عنائشہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں،،

اُسے محسوس ہورہا تھا اِس شخص کو یہاں روک کر وہ واقعی غلطی کررہی ہے،،،

"آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے سردار سائیں،،، میں بھلا ایسے انسان کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں،، جس کے دل میں ہی نہیں رہتی میں،،،"

عنائشہ کے دل میں اُس کی کہی یہ بات اب تک کبھی ہوئی تھی،،،۔

"ساتھ رہنے کے لیے محبت کا ہونا ضروری تو نہیں ہوتا،،، بہت سے لوگ بنا محبت کے ایک ساتھ زندگیاں بسر کر دیتے ہیں،،،"

ذاکوان کا چہرا اُس کے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ اُس کے بولنے پر عنائشہ کو اُس کے ہونٹ اپنے چہرے سے ٹچ ہوتے محسوس ہوئے تھے،،،

عنائشہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،، اِس شخص کی یہ بولتی قربت اُسے آہستہ آہستہ اپنا اسیر کر رہی تھی،،، جو وہ نہیں ہونا چاہتی تھی،،،

"میرے لیے ضروری ہے،،،"

عنائشہ نے اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیوں کا دباؤ ڈالتے اُسے خود سے دور کرنا چاہا تھا،، مگر ذاکوان نے اُس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی کمر کے گرد باندھتے اُسے اپنے مزید قریب کرلیا تھا،،

"تو آپ مجھ سے محبت کرلیں،،، تاکہ وہی کافی ہوجائے ہم دونوں کے ساتھ رہنے کے لیے،،،"

ذاکوان اُس کی سانسوں کی مہک لیتا مخمور لہجے میں بولا تھا،، اُسے اِس شخص کی واقعی سمجھ نہیں آئی تھی،،، جو اُسے اپنے ساتھ تو رکھنا چاہتا تھا مگر اُس سے محبت نہیں کرنا چاہتا تھا،،

"محبت اپنی مرضی سے کی نہیں جاتی، یہ بس ہوجاتی ہے،، کبھی بھی،،، کہیں بھی،،،، اپنے ہر عمل، ہر فیصلے پر بہت اختیار رکھتے ہیں نا آپ سردار سائیں،،، مگر یہ محبت ایک بہت ہی بے اختیاری بھرا عمل ہے،،،، جس پر آپ جیسے سرداروں کے حکم نہیں چل پاتے،،،، اتنے لوگوں کو اپنے پیچھے تڑپاتے ہیں،،،، میں چاہتی ہوں آپ کو بھی محبت ہو،،، اور آپ بھی ایسے ہی اُس انسان کے پیچھے بھاگیں،، تڑپیں،، تاکہ آپ کو بھی دوسروں کی تڑپ کا اندازہ ہو،،،"

عنائشہ کے انداز میں ایک ضد تھی،،، سردار ذاکوان جتوئی کو محبت میں برباد ہوتا دیکھنے کی ضد،،،

"بد دعا دے رہی ہیں سردارنی صاحبہ،،،"

ذاکوان جتوئی پر اُس کی کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا،،، ہاں بس محبت کے نام پر اُس کی مقناطیسی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی تھی،،،

"نہیں بد دعا نہیں دے رہی،،، صرف محبت کی طاقت سے آگاہ کررہی ہوں،،،، جو آپ کی یہ ساری اکڑ اور غرور مٹی میں ملا دے گا،،،، اور اگر اُس لڑکی کو آپ سے محبت نہ ہوئی تو پھر جو تکلیف اُٹھانی پڑے گی،،، وہ آپ برداشت نہیں کر پائیں گے مسٹر ذاکوان جتوئی،،،"

عنائشہ نے دروازے پر مسلسل ہوتی دستک پر،،، اپنی بات ختم کرتے وہاں سے ہٹنا چاہا تھا،،،

مگر اُس نے لفظوں کے جو تیر چلائے تھے،،، وہ ذاکوان جتوئی ہضم نہیں کر پایا تھا،،،

اُس نے عنائشہ کو وہاں سے ہٹنے سے پہلے ہی واپس دروازے کی جانب دھکا دیا تھا،، عنائشہ کی کمر بہت زور سے دروازے سے ٹکرائی تھی،،، اُس نے حیرت بھری نظروں سے آنکھیں پھاڑے ذاکوان کو دیکھا تھا،،

جس کی آنکھیں نجانے کیوں بے حد لال ہوچکی تھیں،،، عنائشہ کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اُس کا چہرا اپنے قریب کرتے ذاکوان اُس کی کان کی لوح پر جھکا تھا،

"میں سردسر ذاکوان جتوئی ہوں،،،، جسے چاہتا ہوں اُسے پاکر رہتا ہوں،،،، اور جس سے محبت کروں گا،،، وہ بھی صرف میری آنکھوں کے سامنے، میری بانہوں میں رہے گی،،، جس نے اُسے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو انتہائی عبرت ناک انجام ہوگا اُس انسان کا،،، اور اگر اُس نے ایسا کرنا چاہا تو اُس کی اور اپنی جان ایسے ایک کروں گا،،، کہ واپس وہ ایسا سوچ بھی نہیں پائے گی،،،،

مجھے پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ مجھ دے نفرت کرے یا محبت،،،، مگر رہنا اُسے ہمیشہ میری قید میں ہی پڑے گا،،، چاہے زبردستی رہے یا اپنی مرضی سے،،،،"

ذاکوان کی دہکتی سانسیں اور گردن پر محسوس ہوتے اُس کے ہاتھ کے لمس پر عنائشہ کا پورا وجود لرز اُٹھا تھا،،،۔

وہ اب تک اِس شخص کے اِس جنون سے تو واقف ہی نہیں ہوئی تھی،،،۔

عنائشہ نے کچھ بولنا چاہا تھا،،، مگر ذاکوان کی اگلی حرکت اُس کی سانسیں حلق میں ہی اٹکا گئی تھی،،، وہ اُس کی گردن کے تل پر جھکتا اُس کی رہی سہی جان بھی ہوا کر گیا تھا،،،

اُس کی مونچھوں کی رگڑ اور بے رحم ہونٹوں کا لمس عنائشہ کے لیے جان لیوا ثابت ہوا تھا،،، اُسے اپنے حواس ساتھ چھوڑتے ہوئے محسوس ہوئے تھے،،،

وہ ہمیشہ شیرنی بن کر اُس کے ساتھ ٹکرانے کھڑی ہوتی تھی،،، مگر وہ اپنی شدتیں لُٹاتا اُس نازک جان کو سہمی ہرنی بنا دیتا تھا،،،

جیسا اِس وقت ہوا تھا،،،

عنائشہ لڑکھڑا کر گرنے سے بچنے کے لیے اُس کی شرٹ دبوچے ہوئے تھی،،،، اُس دن ذاکوان جتوئی کے لمس میں ایک ضد سی محسوس ہوئی تھی اُسے،،،

مگر آج اُسی لمس میں انتہا کا غصہ تھا،، کیا اُس کی بات کا اتنا غصہ آیا تھا اِس شخص کو،،،،

دروازہ ایک بار پھر ناک ہوا تھا،،،

عنائشہ اُس کی شرٹ کو سینے سے مٹھی میں دبوچے کھڑی اُس کا ستیاناس کر چکی تھی،،،

"کیا میں باہر جاسکتا ہوں سردارنی صاحبہ،،،؟؟"

ذاکوان ایک دم اپنے پرسکون انداز میں واپس لوٹتا اُس کا لال انگارہ ہوتے چہرے کو دیکھتا شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا،،

ہمیشہ وہ پر اپنی شدتیں لُٹانے کے بعد ایسے ہی پرسکون ہوجایا کرتا تھا،،

عنائشہ کو اپنی گردن ابھی تک جلتی محسوس ہوئی تھی،،، اُس نے ذاکوان کے معصومانہ انداز میں پوچھنے والے سوال پر اُسے خونخوار نظروں سے گھورتے راستہ چھوڑ دیا تھا،،،

"شکریہ میری سردارنی،،، جلدی سے نیچے آجایئے گا،، مجھے محفل میں آپ کے آنے کا انتظار رہے گا،،،"

ذاکوان اُس کی ماتھے پر نرمی سے لب رکھتا وہاں سے نکل گیا تھا،،

جبکہ عنائشہ اُس کے جانے کے بعد بھی اپنی جگہ سے ہل نہیں پائی تھی،، اُسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر اُسے اُس کی محبت نہ ملنے والی بات پر اتنا غصہ کیوں آیا تھا،،

تو کیا وہ کسی سے محبت کرتا تھا،،؟؟؟

مگر کس سے محبت کرتا تھا وہ،،، اگر کرتا تھا تو وہ لڑکی اُس کے ساتھ،، اُس کے پاس کیوں نہیں،،،

یہ بات سوچتے عنائشہ ایک لمحے کے لیے ٹھٹکی تھی،،،

"تت،، تو کہیں وہ،، وہ،،، مجھ،،، سے،،، "

عنائشہ سے بات مکمل کرنا مشکل ہوا تھا،،،

"نن نہیں وہ مجھ سے،،، مجھ سے تو نفرت کرتا ہے نا،، ہاں مجھ سے نفرت کرتا ہے،،، کیونکہ میں اُس کے دشمنوں کی اور مہناز اعظم خان کی بیٹی ہوں،،، جو اِس خاندان کی عزت مٹی میں ملانے کی گستاخی کر چکی ہیں،، ہاں وہ ایسا ہی سوچتا ہے،،،

وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا،،،"

عنائشہ نے فوراً دل کی بات کر رد کرتے دماغ کی کہی پر یقین کیا تھا،،

یہ بات سوچتے ہی اُس کا دل اتنی بُری طرح دھڑک اُٹھا تھا،، اگر یہ سچ ہوتا تو اُس کا کیا بنتا،،

عنائشہ اپنا بگڑا حلیہ ٹھیک کرنے شیشے کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی،،

"جنگلی انسان،،،،"

عنائشہ اپنی گردن پر بنے سرخ نشان کو دیکھتے دھڑکتے دل کے ساتھ بس بڑبڑا کر رہ گئی تھی،،

ہمیشہ یہ شخص ہر بات میں اپنی من مانیاں ہی کرتا تھا،،،

★★★★★★★★★★★

عنائشہ اپنی شال درست کرتی نیچے آئی تھی،، جہاں اُسے اپنے گھر والوں کے آنے کی خبر ملی تھی،،

اُس کا دل بے اختیار اپنی ماں سے ملنے کے لیے تڑپ اُٹھا تھا،، اُس نے شبنم سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں ہیں،، مگر شبنم نے فوراً لاعلمی کا اظہار کرتے سر نفی میں ہلا دیا تھا،،،

"سردارنی میں نے جو کہا تھا اُس بات پر قائم ہونا تم،،،"

عنائشہ خود ہی اُس جالی دار دیوار کی جانب بڑھ رہی تھی جب سفینہ بیگم کی پکار پر وہ چونک کر پلٹی تھی،،،

"جی،،، کون سی بات،،،؟؟"

عنائشہ نے ناسمجھی سے اُن کی جانب دیکھا تھا،،،

اُس کا یہ انداز سفینہ بیگم اور اُن کے ساتھ کھڑی گلناز بیگم کو آگ لگا گیا تھا،،

"اوہ سوری،،، آپ اُس بارے میں بات کررہی ہیں،،، جی جی میں بالکل قائم ہوں،،،"

عنائشہ نے یاد آتے ہی مسکرا کر فوراً اثبات میں سر ہلا گئی تھی،،،

"ہمہ شاباش،،،"

سفینہ بیگم ریلیکس ہوتیں واپس پلٹ گئی تھیں،،،

"کیا یہ واقعی اتنی بے وقوف ہے یا ہمارے سامنے بن رہی ہے صرف، اِسے ابھی تک سردار سائیں کی دہشت کا اندازہ نہیں ہوا،،، اِسے کیا لگتا ہے یہ ایسا بول دے گی تو سردار سائیں اِسے آرام سے حویلی سے جانے دیں گے،،، اِس حویلی سے تو نہیں جا پائے گی،،، مگر اُن کی نظروں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گر کر سردارنی کے رتبے سے بھی ہٹ جائے گی،، اور پھر یہاں کی سردارنی بنوں گی میں،،، اور اِس کا وہ حال کروں گی کہ خود ہی ماں کی طرح یہاں سے بھاگنے کو تیار ہوجائے گی،،،"

خولہ جالی دار دیوار سے دوسری جانب جھانکتی وہاں بیٹھے لوگوں میں اپنی ماں کو تلاش کرتی عنائشہ کو دیکھ زہرخند لہجے میں بولی تھی،،،

پردے کی وجہ سے خواتین کو اندر مردوں والے حصے جانے کی اجازت نہیں تھی،،، اُن سب کے لیے جالی دار دیوار سے دوسری جانب بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی گئی تھی،،،،

عنائشہ کو یہی لگا تھا کہ خان حویلی سے آئی خواتین بھی اُن کے ساتھ بیٹھیں گی،،، تو وہ اپنی ماما سے مل کے گی،،، مگر ایسا نہیں تھا،،، مہناز بیگم اور باقی خان حویلی کی خواتین کو مخالف سمت میں موجود جالی دار دیوار کے دوسری جانب بٹھایا گیا تھا،،،

عنائشہ کا دل بجھ سا گیا تھا،،،

حویلی کی سب خواتین کرسیوں پر آکر بیٹھ گئی تھیں،،، عنائشہ ابھی بھی وہیں کھڑی اندر کا منظر دیکھتی رہی تھی،،، جہاں سردار ذاکوان جتوئی کے سوا سب مرد ہی آچکے تھے،،، اُسے اپنے ماموں اور کزنز سامنے بیٹھے نظر آئے تھے،،،

چند سیکنڈز بعد ہی اُسے لوگ اپنی نشستوں سے کھڑے ہوتے نظر آئے تھے،،، اُس کے پیچھے موجود خواتین بھی کھڑی ہوچکی تھیں،،،

عنائشہ نے حیران ہوتے یہ منظر دیکھا تھا،،، جب کچھ لمحوں بعد اُس وہ ستمگر اپنے احترام میں کھڑے لوگوں کے بیچ میں سے شاہانہ چال چلتا اپنی سربراہی کرسی کی جانب بڑھا تھا،،،

لیکن کرسی کے قریب پہنچتے اچانک اُس نے گردن گھما کر جالی دار دیوار کی جانب دیکھا تھا،،،

جس سے چپکی کھڑی اپنی سردارنی کی زرا سی جھلک دیکھتے ہی اُس کے نقوش سختی سے تن گئے تھے،،،

اُس نے غصے سے مُٹھیاں بھینچتے ملازم کو آواز دی تھی،،،، وہ بھلا کیسے برداشت کرسکتا تھا کہ اُس کی سردارنی پر کسی غیر مرد کی نظر پڑے،،،

"سردارنی سائیں،،، سردار سائیں کا حکم ہے کہ آپ یہاں سے ہٹ جائیں،،، وہاں سے کسی کی نظر بھی آپ پر پڑ سکتی ہے،،،"

اگلے چند سیکنڈز بعد شبنم اُس کے سر پر پہنچتی اُسے ذاکوان کا پیغام دے گئی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

"کیا؟؟؟ بھابھی آپ کیا کہہ رہی ہیں،،،؟؟ میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا نا کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی،، پھر یہ سب کیا ہے،،، ایک بار پھر مجھ سے پوچھے بغیر میرا رشتہ طے کردیا گیا ہے،،،، کیوں کرتے ہیں آپ لوگ میرے ساتھ ایسا،،؟؟؟"

زرجان گھر آچکی تھی،،، مگر گھر آکر جو خبر اُسے ملی تھی،،، اُس نے زرجان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی،،،،

★★★★★★★★★★★

"کیا؟؟؟ بھابھی آپ کیا کہہ رہی ہیں،،،؟؟ میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا نا کہ مجھے ابھی شادی نہیں کرنی،، پھر یہ سب کیا ہے،،، ایک بار پھر مجھ سے پوچھے بغیر میرا رشتہ طے کردیا گیا ہے،،،، کیوں کرتے ہیں آپ لوگ میرے ساتھ ایسا،،؟؟؟"

زرجان گھر آچکی تھی،،، مگر گھر آکر جو خبر اُسے ملی تھی،،، اُس نے زرجان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی،،،،

"زری تم اب زیادہ ری ایکٹ کررہی ہو،،، یہ تو پہلے سے طے تھا ناکہ تمہاری شادی اِسی سال ہوگی،،، تمہیں اِسی شرط پر تو ہی پڑھنے جانے دیا گیا تھا نا،،، میں جانتی ہوں ونی والے معاملے سے تم بہر زیادہ ڈسٹرب ہو،،، مگر اِس کا یہ مطلب تو نہیں ہے ناکہ تم شادی کے نام سے ہی پاگلوں کی طرح ری ایکٹ کرنے لگ جاؤ،،، تمہیں تو اپنی خوش نصیبی پر خوش ہونا چاہیے،،، جیسا تم چاہتی تھی ویسے ہی پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے انسان کا رشتہ آیا ہے تمہارے لیے،،،، نعمان خان بہت اچھا لڑکا ہے،،،، اور سب سے اچھی بات وہ شہر میں ہی رہتا ہے،،، تم اُس کے ساتھ وہیں رہ کر اپنی پڑھائی مکمل کر سکتی ہو،،،،، اور کیا چاہیئے تمہیں،،،؟"

بھابھی نے اُس کے پاس انکار کا کوئی جواز ہی نہیں چھوڑا تھا،،،، مگر وہ اُنہیں کیا بتاتی کہ وہ اِس انسان سے تو کیا دنیا کہ کسی بھی مرد پر اب نہ تو اعتبار کرسکتی تھی،،، نہ ہی دل کا رشتہ بنا سکتی تھی،،،

اُس ایک بے پرواہ اور ظالم شخص کی محبت نے اُسے اندر سے ختم کر کے رکھ دیا تھا،،، اُس کے احساسات، جذبات اور دل کی ہر خوشی مر چکی تھی،،،

وہ اِس مردہ دل کے ساتھ بھلا کیسے کسی اور کی زندگی میں شامل ہو کر اُس انسان کے ساتھ غلط کر سکتی تھی،،، جسے دینے کے لیے اُس کے پاس کچھ نہیں تھا،،

اُس کی پہلی اور آخری محبت اُس سے اُس کا سب کچھ چھین چکی تھی،،،

"ٹھیک ہے بھابھی،،، جب آپ سب لوگ فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو مجھے حکم سنا دیں،،، کب، کہاں سائن کرنے ہیں اور کس کے لیے قبول ہے کہنا ہے،، میں کہہ دوں گی،،،،"

زرجان بھیگے لہجے میں اُنہیں جواب دیتے واش روم میں گھس گئی تھی،،،

اُس کا دل پھوٹ پھوٹ کر رونے کو چاہ رہا تھا،،، وہ اُس بے درد انسان کو ہمیشہ کے لیے بھول جانا چاہتی تھی،،، مگر اُس ایک رات کی ملاقات نے اُس کا دل ایک بار پھر پگھلا دیا تھا،،،

★★★★★★★★★★★

"سردارنی سائیں،،، سردار سائیں کا حکم ہے کہ آپ یہاں سے ہٹ جائیں،،، وہاں سے کسی کی نظر بھی آپ پر پڑ سکتی ہے،،،"

اگلے چند سیکنڈز بعد شبنم اُس کے سر پر پہنچتی اُسے ذاکوان کا پیغام دے گئی تھی،،، عنائشہ نے وہیں کھڑے گھور کر ذاکوان کو دیکھا تھا،، جو اپنی سربراہی کرسی پر براجمان ہوتے ہوئے بھی اُسے ہی دیکھ رہا تھا،،

عنائشہ نجانے کیوں اِس وقت بنا کوئی ضد کیے خاموشی سے جاکر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی تھی،،، وہاں سے بیٹھ کر اب وہ با آسانی اُسے دیکھ سکتی تھی،،،

ذاکوان کے بیٹھتے ہی محفل کا آغاز کردیا گیا تھا،،،

"سردار سائیں آپ ہماری یہاں آمد سے تو واقف ہی ہونگے،،، اتنے سالوں سے ہم دونوں خاندانوں کے بیچ جو دشمنی چل رہی ہے،،، ہم اُسے ختم کردینا چاہتے ہیں،، اب تو ویسے بھی

ہمارے درمیان ایک اور بہت مضبوط رشتہ بندھ چکا ہے،،، ہماری بیٹی آپ کی حویلی کی سردارنی ہے،،، اب یہ دشمنی قائم رکھنا غلط ہی ہوگا،، اِس لیے اپنی بیٹی کی خاطر ہم ہر کڑواہٹ دل سے نکالنے کو تیار ہیں،،،"

فہیم خان بول رہے تھے،، جبکہ عنائشہ آنکھیں پھاڑے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اپنی سماعتوں پر یقین نہ کر پا رہی ہو،، جو ماموں اُسے کبھی ملنے نہیں آئے تھے،،، اُن کے دل میں اچانک اتنی محبت کیسے پیدا ہوگئی تھی،،،

کہ وہ اُس کی خاطر اپنی سالوں کی دشمنی ختم کردیتے،،، وہ بھی یوں اپنے دشمن کے سامنے سر جھکا کر اور گھٹنے ٹیک کر،،،

عنائشہ سمیت سب ہی جی جان سے ذاکوان جتوئی کے فیصلے کے منتظر تھے،،،، وہ کیا فیصلہ کرنے والا تھا،، اِس بات کا علم کسی کو بھی نہیں تھا،،،

"آپ مجھ سے عمر میں کافی بڑے ہیں خان صاحب،،، اور اُسی لحاظ سے کافی تجربہ کار بھی،،، کیا اِس کے باوجود بھی آپ کو لگتا ہے کہ دشمنیاں ختم کرنا اتنا ہی آسان ہوتا ہے،،، وہ

بھی اُس انسان کے لیے جس کے جوان بھائی کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہو،،، بنا کسی قصور اور غلطی کہ،،، اگر میں اُسی طرح چھ گولیاں آپ کے اِس بیٹے جابر خان کے سینے میں اُتار دوں،،، اور کچھ عرصے بعد صلہ کی نیت سے پہنچ جاؤں،،، تو کیا آپ دشمنی ختم کریں گے،،، اگر آپ کے گھر کی عورتیں بیچ میں نہ پڑی ہوتیں تو آپ خان حویلی کا ایک مرد بھی زندہ نہیں چھوڑنا تھا میں نے،،، یہ ہے ذاکوان جتوئی کی طاقت،،، اور اعلٰی ظرفی تو ابھی آپ دیکھ ہی رہے ہیں،،، اپنے بھائی کے قاتلوں کو اپنی حویلی میں اپنے سامنے بیٹھا رکھا ہے،،،،"

ذاکوان بول نہیں رہا تھا،،، طنز میں ڈبو ڈبو کر تیر اُن کے سینے میں کھبوتا اُن کو سب لوگوں کے سامنے ذلیل کر رہا تھا،،،

جو اُس سے اُس کے بھائی کو چھیننے کے بعد اب ایک نئ سازش کے ساتھ،، اُس کی حویلی میں آن پہنچے تھے،،،

ذاکوان کی بات سن کر جہاں جتوئی حویلی والوں کے دل میں سکون اُتر گیا تھا،،، وہیں خان حویلی والوں کے چہرے بے عزتی کے مارے جھک گئے تھے،،،

ایک عنائشہ ہی تھی جو یک ٹک یہ سب دیکھ رہی تھی،، اُسے اب زرجان کو اُس دن کی کہی بات سمجھ آئی تھی جو اُس نے اپنے علاقے کے سردار کے حوالے سے کہی تھی،،،،،

عنائشہ کے کانوں میں زرجان کی کہی باتیں گردش کرنے لگی تھی،،،،

"عنائشہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے،،، جو تم کہہ رہی ہو،،،، یقین مانو جتنی عزت بلوچ اپنی عورتوں کو دیتے ہیں شاید ہی اُتنی عزت کسی اور علاقے کے مرد دیتے ہوں،،،، عورت کے ایک بار چل کر جانے پر بڑی بڑی دشمنیاں ختم کردی جاتی ہیں،،،، باقی چھوڑو میں تمہیں ہمارے علاقے کے سردار کا قصہ سناتی ہوں،،،، جن کے سگے بھائی کا قتل کیا گیا،،،، وہ اُس کا بدلہ لینے کی طاقت بھی رکھتے اور ارادہ بھی،،،، مگر دشمنوں کے گھر سے عورتوں کے چل کر آنے اور خون معاف کرنے کی درخواست پر نہ صرف دشمنی وہیں ختم کردی سردار سائیں نے بلکہ اُن عورتوں کو اپنی حویلی سے سروں پر چادریں اوڑھا کر رخصت کیا،،،،

تم بولو ایسا بڑا دل یہاں کے مردوں میں پایا جاتا ہے،،، اور رہی بات قید کرکے رکھنے کی،،، تو اُنہیں قید نہیں کیا جاتا،،،، اِسے تحفظ دینا کہتے ہیں،،،،"

زرجان کی باتیں یاد کرتے نجانے کیوں عنائشہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں،،،

یہ شخص اندر سے کچھ اور تھا،، مگر سب کے سامنے خود کو ظاہر کچھ اور ہی کرتا تھا،،

اُسے اب سمجھ آرہی تھی کہ یہاں کی عورتیں اپنے سردار کی اتنی دیوانی کیوں تھیں،،،

بظاہر سخت نظر آنے والا اُن کا سردار نہ صرف حویلی میں موجود لوگوں کی حقوق کا خیال رکھتا تھا،، بلکہ اُسے اپنے علاقے کے لوگوں کا بھی خیال تھا،

تبھی تو دشمن قبیلے سے تعلق رکھنے والی زرجان کی بھی زبردستی ہونے والی شادی رکوائی تھی،،،

عنائشہ کے سامنے ایک ایک کرکے ذاکوان جتوئی کی ساری اچھائیاں آنے لگی تھیں،،،

"اگر آپ ایسا چاہتے ہیں سردار سائیں اور اِس دشمنی کو ایسے ہی قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ہماری بیٹی واپس چاہیے،،، جسے آپ زبردستی اُس کی مرضی کے بغیر اِس حویلی میں قید کرکے رکھے ہوئے ہیں،،،،"

اتنی بے عزتی کے بعد بھی فہیم خان خاموش نہیں بیٹھ سکے تھے،،، اُن کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ آج ذاکوان جتوئی کو ہرانے کی پوری تیاری کر کے آئے ہیں،،۔

اور اُن کے اِس پلان میں تو جتوئی حویلی کی سب خواتین بھی شامل تھیں،،

فہیم خان کی بات پر عنائشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا،،

اُس نے بے اختیار اپنے دل سے سوال پوچھا تھا کیا وہ یہاں سے جانا چاہتی ہے یا نہیں،،،

مگر اِس وقت وہاں چھائی خاموشی عنائشہ کو مزید کنفیوز کر گئی تھی،،،

اُس نے گردن گھما کر سفینہ بیگم کی جانب دیکھا تھا،، جو اُسے اب بولنے کا اشارہ کر رہی تھیں،، عنائشہ کو بہت افسوس ہوا تھا اُنہیں دیکھ کر،، جو صرف اپنے مقصد کی خاطر اپنے پوتے کی عزت بھی داؤ پر لگوانا چاہتی تھیں،،،،،

"ابھی تو آپ نے کہا کہ آپ کی بیٹی کی سردارنی ہے،، پھر اچانک سے وہ یہاں کی قیدی کیسے بن گی،، ایک بات پر تو قائم رہنا سیکھیں خان صاحب،،،"

ذاکوان نے اُن کا دوغلا پن وہیں بے نقاب کیا تھا،،

مہناز بیگم کی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ سانسیں مدھم ہو رہی تھیں،،،، وہ جانتی تھیں عنقریب اِن لوگوں کی دشمنی میں اُن کی بیٹی پسنے والی تھی،،،

"آپ کی بیوی یہاں کی سردارنی ہی کہلائے گی،،، لیکن یہ بھی ایک بہت بڑا سچ ہے کہ علاقے والوں پر اپنی بیٹیوں کی زبردستی شادیاں کروانے پر پابندی لگانے والے سردار ذاکوان جتوئی نے اپنی ہی بیوی کو زبردستی اِس حویلی میں قید کر کے رکھا ہوا ہے،،،۔

وہ آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مگر آپ نے اتنے دنوں سے زبردستی اُسے یہاں رکھا ہوا ہے،،، اُسے ایک بار بھی ہم سے ملنے نہیں دیا،،، یہاں تک کہ اُس بچی کو اُس کی ماں سے بھی بات تک نہیں کرنے دی،،، اور ظلم کی انتہا کیا ہو گی سردار سائیں،،،، اگر آپ سب لوگوں کو میری کہی باتوں پر یقین نہیں آرہا تو ابھی بلا لیں عنائشہ کو،،،

وہ اپنے منہ سے سب کو سچ بتا دے گی،،، سرپنچ جی آپ سب لوگوں کے سامنے بھی ساری حقیقت آجائے گی،،، کہ سفید پگڑی پہن کر سردار ذاکوان جتوئی جو سب کے سامنے خود کو اصول پسند انسان ظاہر کرتے ہیں در حقیقت وہ ایک بہت بڑا دھوکا اور فریب ہے،،۔"

فہیم خان بول رہا تھا،، جب ارد گرد کھڑے ذاکوان کے کزنز اور خاص آدمی اُس کی اِس گستاخی پر اُس کا سر بدن سے جدا کرنے کا ارادہ رکھتے تھے،،،

مگر ذاکوان کے کچھ بھی سنگیں قدم نہ اُٹھانے کے حکم نے اُن کے ہاتھ باندھ رکھے تھے،،،،

"کیوں بلاؤں میں اپنی سردارنی کو یہاں،، وہ یہاں تمہارے کسی بھی سوال جا جواب دینے نہیں آئیں گی،،،"

ذاکوان جتوئی کو بھلا کہاں برداشت تھا کہ اُس کی سردارنی اتنے مردوں کے بیچ آن کھڑی ہو،،،

"میں بہت جانتا تھا سردار سائیں آپ ایسا ہی کہیں گے،،، وہ کیا ہے نا،،، آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں سردارنی کے یہاں آنے سے آپ کو پول کھل جائے گا،،، اور اِن معزز لوگوں کے سامنے آپ کی عزت مٹی میں مل جائے گی،،،"

فہیم خان ذاکوان کو طیش دلانا چاہتا تھا تاکہ غصے میں آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے جو اُنہیں کے حق میں بہتر ثابت ہو،،،

دوسری جانب عنائشہ کو اپنی کرسی سے اُٹھتا دیکھ اُن سب خواتین کے چہرے خوشی سے کھل اُٹھے تھے،، تو فائنلی اُن کا پلان اپنی کامیابی کی جانب گامزن تھا،،۔

"سردارنی سائیں،،،"

شبنم نے آگے آتے اُسے روکنا چاہا تھا،،

"سردار سائیں کی الماری سے اُن کی سب سے بڑی شال لاکر دو مجھے،،،"

عنائشہ کے حکم پر سب نے ہی آنکھیں پھاڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا،، کیسے وہ ذاکوان کی شے پر حق جتا رہی تھی،،،

شبنم اُس کی بات پر سر ہلاتی اگلے چند سیکنڈز میں شال اُس کے گرد اچھے سے اوڑھا چکی تھی،،، عنائشہ نے ایک شال پہلے بھی کر رکھی تھی،،،

اب دوسری کرتے اُس کا نازک وجود پوری طرح شال میں چھپ چکا تھا،،

اِس طرح کہ اب سردار کی سردارنی پر کسی کی نظر نہیں پڑ سکتی تھی،،،،

"سردار ذاکوان کی عزت خان حویلی والوں کی عزت جیسی بالکل بھی نہیں ہے،،، کہ زرا سی بات پر مٹی میں مل جائے،،، اور رہی بات میری بیوی کی تو ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں،،، میں اپنی منکوحہ کو زبردس،،،،،،"

ذاکوان کی باقی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی،، جب عنائشہ نے اندر آتے وہاں موجود ہر انسان کو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کردیا تھا،،

جس فہرست میں نمبر ون پر ذاکوان جتوئی خود تھا،،

★★★★★★★★★★★

"زری جلدی سے فریش ہوکر باہر آجاؤ،،، اور میری کھانوں کا انتخاب کرنے میں مدد کرواؤ،،، وہ لوگ آج رات کو آرہے ہیں،،،، منگنی کی رسم کرنے،،، ایک ہفتے بعد پھر نکاح

کی رسم ہوگی،،، تمہاری اس چڑچڑی طبیعت کو دیکھتے رخصتی کی رسم کچھ عرصے بعد کے لیے رکھی گئی ہے،،،"

وہ گھٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھی تھی جب بھابھی کے اِس نئے آرڈر شادی کی رسموں کی ترتیب بتانے پر وہ تپ اُٹھی تھی،،،،

"بھابھی پلیز کچھ دیر تو سکون سے رہ لینے دیں مجھے،، بھاڑ میں جائیں وہ لوگ اور اُن کی منگنی کی رسم بھی،،، پلیز میرے سر میں درد ہے،،، اب دوبارہ میرے سامنے اِس حوالے سے کوئی بات نہ کیجیئے گا،،،"

زرجان غصے سے جواب دیتی کمرے دے نکل گئی تھی،،،

وہ شاید ابھی کچھ دیر پہلے نہائی تھی،،، اُس کی کمر پر بکھرے گیلے لمبے اور سیاہ بالوں نے اُس کی نازک کمر کو پوری طرح ڈھانپ رکھا تھا،،،،

"اللہ جی اِس لڑکی کو تھوڑی سی عقل دے دیں،،، اب یہ مغرب کے ٹائم میں یوں بال کھول کر بیٹھے گی تو کوئی جن ون عاشق نہ ہوجائے اِس پر،،،،"

بھابھی اپنی سوچ کے مطابق سر ہلاتی وہاں سے نکل گئی تھیں،،،

زرجان گھر کے کسی بھی فرد سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی،، اِس لیے اُس نے چھت کا رُخ کیا تھا،، کیونکہ وہ جانتی تھی یہاں ملازمین میں سے بھی کوئی نہیں آتا تھا،،،

وہ اِس وقت مہرون رنگ کے سادہ سے سوٹ میں دھلے دھلائے اور روئے روئے سے چہرے کے ساتھ زلفوں کی گھنی گھٹاؤں کو اپنے اردگرد بکھیرے بہت حسین لگ رہی تھی،،،

وہ ابھی سیڑھیاں عبور کر ہی رہی تھی،،، جب اُسے اُوپر کی جانب کسی کا سایا سا لگا تھا،،،

جیسے پہلے سے ہی چھت پر کوئی موجود ہے،، سائے سے وہ اُسے کوئی مرد ہی لگا تھا،،، مرد ملازمین کو تو یہاں آنے کی اجازت نہیں تھی،، بھابھی کے مطابق بھائی اور بابا باہر گئے ہوئے تھے،،، تو پھر یہ کون تھا،،

زرجان قدموں میں مزید تیزی لاتی جلدی سے اُوپر پہنچی تھی،،،

"کک کون ہے،،،؟؟؟ کون ہے یہاں،،،؟؟ دیکھو اب چھپنے کی ضرورت نہیں ہے،،، میں تمہیں دیکھ چکی ہوں،،، اِس سے پہلے شور مچا کر میں سب کو بلا لوں خاموشی سے سامنے آجاؤ،،،"

زرجان چھت پر موجود بنائے گئے سٹور کے آس پاس اُسے تلاش کرتی دھمکی آمیز لہجے میں بولی تھی،،،

جب اچانک کسی نے پیچھے سے اُس کے ہونٹوں پر اپنی مضبوط ہتھیلی جماتے اُس کے پیٹ پر دوسرا بازو پھیلا کر اُسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا تھا،،،

زرجان اِس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی،، یوں اچانک کسی کی مضبوط قید میں آجانے پر اُس کی جان ہوا ہو چکی تھی،،،

مگر نتھنوں سے ٹکراتی اُس کی مہک اور مضبوط گرفت کا احساس بنا دیکھے بھی زرجان کو سمجھا گئی تھی کہ وہ اِس وقت کس کی گرفت میں ہے،،،

اپنی پیٹ پر دھنسی اُس کی اُنگلیاں زرجان کی جان نکال گئی تھیں،،، وہ جتنا اُس سے دور ہونے کی کوشش کررہی تھی وہ اُتنا اُسے اپنے قریب کھینچ لیتا تھا،،

★★★★★★★★★★★

"مجھ پر کسی نے کوئی زبردستی نہیں کی،، میں اِس حویلی میں اپنی مرضی سے آئی ہوں،،، اور اپنی مرضی سے رہ بھی رہی ہوں،،، اِس حویلی کی سردارنی کے سارے اختیارات مجھے دیئے گئے ہیں،،، میں یہاں اپنے سردار سائیں کے ساتھ بہت خوش ہوں،،، اور یہیں رہنا چاہتی ہوں،،، اور مجھے یہ بات بالکل بھی برداشت نہیں ہے کہ کوئی میرے سردار سائیں پر جھوٹے الزامات لگائے،،، جو انسان دشمنوں کی عورتوں کے ایک بار چل کر آنے پر اپنے بھائی کا قتل معاف کرسکتا ہے،،،، وہ اپنی بیوی کی کس قدر عزت کرتا ہوگا یہ سوچ پانا بھی شاید یہاں بیٹھے مردوں کے لیے ناممکن سی بات ہے،،،،"

عنائشہ ایک ہی سانس میں بولتی ذاکوان جتوئی سمیت وہاں بیٹھے ہر انسان کو سکتے میں مبتلا کر گئی تھی،،، سب ہی اِس حقیقت سے بہت اچھے سے واقف تھے،، کہ عنائشہ کی رخصتی ذاکوان نے زبردستی کروائی ہے،،، وہ ذاکوان کو سخت ناپسند کرتی ہے،،، پھر اب ایک دم اپنے سردار کے حق میں اپنے خاندان والوں سے لڑ جانا کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا،، یہاں کہ ذاکوان جتوئی کو خود یہی لگا تھا کہ وہ جاگتی آنکھوں سے کوئی خواب دیکھ رہا ہے،،،،

بھلا اُس کی یہ زخمی لڑاکا شیرنی اُس کے حق میں اتنا سب کچھ کیسے بول سکتی تھی،،، اور جس طرح وہ سر سے پیر تک اپنے پورے وجود کو اُس کی شال میں لپیٹ کر لائی تھی،،، اِس بات نے تو ذاکوان جتوئی پر غشی طاری کردی تھی،،،

"بیٹا آپ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ ہے جس کی وجہ سے آپ ایسا بول رہی ہیں،،، لیکن آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے،،، ہم آپ کے ساتھ موجود ہیں،،، آپ کو کچھ نہیں ہونے دیں گے،،، اور آپ کو باحفاظت یہاں سے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے،،،"

سب سے پہلے فہیم خان ہی گہرے شاک سے جاگے تھے،،،،

ذاکوان جتوئی کو خود یہی لگا تھا کہ وہ جاگتی آنکھوں سے کوئی خواب دیکھ رہا ہے،،،،

بھلا اُس کی یہ زخمی لڑاکا شیرنی اُس کے حق میں اتنا سب کچھ کیسے بول سکتی تھی،،، اور جس طرح وہ سر سے پیر تک اپنے پورے وجود کو اُس کی شال میں لپیٹ کر لائی تھی،،،
اِس بات نے تو ذاکوان جتوئی پر غشی طاری کردی تھی،،،

"بیٹا آپ پر کسی قسم کا کوئی دباؤ ہے جس کی وجہ سے آپ ایسا بول رہی ہیں،،، لیکن آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے،،، ہم آپ کے ساتھ موجود ہیں،،، آپ کو کچھ نہیں ہونے دیں گے،،، اور آپ کو باحفاظت یہاں سے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے،،،"

سب سے پہلے فہیم خان ہی گہرے شاک سے جاگے تھے،،،،

"سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی کو ڈرانا دھمکانا اتنا آسان بالکل بھی نہیں ہے ماموں جان،،، اور جب میں آپ کے ساتھ جانا ہی نہیں چاہتی تو آپ کیوں فورس کررہے ہیں مجھے،،، میں چاہتی ہوں جیسے میرے سردار سائیں میری ہر خواہش کا احترام کرتے ہیں،، میں چاہتی

ہوں آپ بھی ویسا ہی کریں،،، معافی چاہتی ہوں سردار سائیں آپ کی اجازت کے بغیر یہاں آئی،،، مگر میں برداشت نہیں کرسکتی کوئی یوں آپ کی توہین کرے،،،،"

عنائشہ فہیم خان جیسے بندے کی بات کاٹتی اُنہیں وہیں خاموش کروا چکی تھی،،، اور آخر میں آنکھوں میں عقیدت بھرے ذاکوان کو مخاطب کرتی اُسے بُری طرح گھائل کرگئی تھی،،،

ذاکوان جتوئی زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے یوں چاروں شانے چت ہوا تھا،،،

اُسے بالکل سمجھ نہیں آیا تھا کہ اُس کی سرپھری سردارنی کو آخر ہوا کیا ہے،،، وہ جو اُسے دیکھ بس لڑنے مرنے کو دوڑتی تھی،،، وہ اچانک سے جھوٹ سچ کی ملاوٹ کرتی اُس کے لیے کیسے اپنے خاندان والوں کے آگے آن کھڑی ہوئی تھی،،،

اُس نے تو ہر بات میں عنائشہ پر اپنا حکم ہی چلایا تھا،،، یہاں تک کہ اُس کی سب سے پرسنل شے اُس کا موبائل تک اُس سے چھین لیا تھا،،، مگر پھر بھی یہ لڑکی اُس کی طرف داری کر رہی تھی،،،

ذاکوان اُس کی بات کا بنا کوئی جواب دیئے یک ٹک اُسے تکے گیا تھا،،، یہ لڑکی جاتے جاتے اُس کے دل پر بہت بڑی قیامت ڈھا گئی تھی،،

دشمنوں کے وار سے تو وہ بہت آرام سے بچ گیا تھا،، مگر اُس کی سردارنی نے اُسے بہت بُری طرح گھائل کر دیا تھا،،،،

"خدا حافظ ماموں جان،،،"

عنائشہ وہاں سے جا چکی تھی،،، اُس کے جاتے ہی ذاکوان بھی اپنی کرسی سے اُٹھتا محفل برخاست کر گیا تھا،،

جالی دار دیوار کے پیچھے بیٹھی مہناز بیگم اپنی بیٹی کا ٹھہرا پرسکون انداز دیکھ ایک بار پھر سے جی اُٹھی تھیں،،،،

اُن کی اپنی بیٹی کے لیے مانگی دعائیں رنگ لائی تھیں،،، اور وہ عقل مندی کا مظاہرہ کرتی دشمنوں کی چال سے بچ نکلی تھی،،،

وہیں دوسری جانب بیٹھی سفینہ بیگم اور باقی سب سکتے سے ابھی تک نہیں نکل پائی تھیں،،، اُنہوں نے کیا سوچا تھا اور یہاں کیا ہوچکا تھا،،، یہ سردارنی اُن کی سوچ سے بھی زیادہ شاطر نکلی تھی،،،

جس نے اتنے سارے منجھے ہوئے کھلاڑیوں کو ایک ساتھ مات دے دی تھی،،،،

★★★★★★★★★★★

زرجان اِس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی،، یوں اچانک کسی کی مضبوط قید میں آجانے پر اُس کی جان ہوا ہوچکی تھی،،،

مگر نتھنوں سے ٹکراتی اُس کی مہک اور مضبوط گرفت کا احساس بنا دیکھے بھی زرجان کو سمجھا گئی تھی کہ وہ اِس وقت کس کی گرفت میں ہے،،،

اپنی پیٹ پر دھنسی اُس کی اُنگلیاں زرجان کی جان نکال گئی تھیں،،، وہ جتنا اُس سے دور ہونے کی کوشش کررہی تھی وہ اُتنا اُسے اپنے قریب کھینچ لیتا تھا،،

وہ اپنے ہونٹوں سے اُس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کررہی تھی،،، جو نہ تو اُسے ہلنے دے رہا تھا،، نہ ہی بولنے کے قابل چھوڑا تھا،،،

"میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں، اگر زرا سی بھی کوشش کی چلانے کی تو تمہارا ہی نقصان ہو گا،،،"

دل شیر اُس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشیانہ لہجے میں بولتا اُس کی مزاحمت کا دم توڑ گیا تھا،،،

اُس کی گرم سانسیں اور بھاری بوجھل لہجہ زرجان کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑا گیا تھا،، اُسے محسوس ہوا تھا جیسے دل شیر نے اُس کے بالوں کو چھوا ہے،،، مگر وہ پوری طرح سے اندازہ نہیں لگا پائی تھی،،،

"چھوڑو مجھے،،، کیوں آئے ہو تم یہاں،،،"

زرجان اُس کے ہاتھ ہٹاتے ہی پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولتی اُس کی جانب پلٹی تھی،،، مگر دل شیر کی پیٹ پر موجود گرفت اور بالوں میں محسوس ہوتے لمس پر زرجان سن سی ہوئی تھی،،،،

زرجان کے پورے وجود میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی،،، یہ شخص آخر چاہتا کیا تھا اُس سے،،،

اُس کی محبت کو ٹھکرانے کے بعد بھی اِسے چین کیوں نہیں آرہا تھا،،،

اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت پر زرجان اُس کا ہاتھ جھٹکتی فوراً اُس سے دور ہوئی تھی،،،،

"مسئلہ کیا ہے آخر تمہارے ساتھ،،، کیوں جان نہیں چھوڑ دیتے تم میری،،، کیوں سکون سے جینے نہیں دیتے مجھے،،، میری محبت کو ٹھکرا کر،، میرا دل توڑ کر سکون نہیں ملا تمہیں جو اب مجھے بدنام کرنے یہاں پہنچ گئے ہو،،، میں بہت اچھے سے سمجھ رہی ہوں،،، تم اور تمہارا سردار پھر کوئی چال چل رہے ہو،،، کیسے بزدل مرد ہو تم لوگ،،، دشمنی نبھانی ہے تو

مردانگی دیکھا کر مردوں سے لڑو نا،، عورتوں کو مہرا کیوں بناتے ہو،،، زرا شرم اور غیرت نہیں بچی تم لوگوں میں،،،"

زرجان بنا سوچے سمجھے ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی تھی،،، اُس کا اِس شخص پر غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا،،،

مگر دل شیر نے اُس کی بات ختم ہوتے ہی،،، اُس کی حسین زلفوں کو مُٹھی میں دبوچ کر اُن کی نرماہٹیں محسوس کرتے اُسے اپنی جانب کھینچا تھا،،،

"مس زرجان اُتنا ہی بولیں جتنا بعد میں سہہ سکیں،،، آپ کہ اِن الفاظ کا بدلہ بہت جلد سود سمیت لوٹاؤں گا،،،"

زرجان کے حسین بالوں میں اپنی اُنگلیاں پوری طرح اُلجھاتے وہ اُسے مزید تپا گیا تھا،،،

"چھوڑو میرے بال،،، اور نکل جاؤ یہاں سے،،، ورنہ میں نے ایک ہی آواز دے کر سب کو بلا لینا ہے،،، کیوں آئے ہو تم یہاں،،؟"

زرجان نے اُس کی گرفت سے اپنے بال آزاد کروانے چاہے تھے،،، جو بچوں کی طرح اُس کے بالوں سے کھیلنا شروع ہو چکا تھا،،،

"اپنی شال لینے آیا ہوں میں،،، جلدی سے میری شال واپس کرو مجھے،،،"

دل شیر کی بات پر زرجان نے ہونقوں کی طرح اُسے دیکھا تھا،،،

تو کیا وہ یہاں اِس طرح چھپ کر، اپنی جان خطرے میں ڈال کر صرف اپنی شال لینے آیا تھا،،،

"کیا،،،؟؟؟ "

زرجان کی شکل دیکھ دل شیر نے بمشکل اپنا قہقہ روکا تھا،،،

"میری شال واپس چاہیے مجھے،،،"

دل شیر نے اُس کے آدھ کھلے منہ کو بند کرتے اپنی بات دوہرائی تھی،،،

" تم ایک انتہائی،،،،"

زرجان کچھ کہتے کہتے رکی تھی،،،

مگر وہ جیسے ہی واپس جانے کے لیے پلٹی دل شیر اُس کی کلائی تھام کر اُسے دیوار کے ساتھ لگاتا اُس کے دونوں جانب اپنی بانہوں کا مضبوط حصار قائم کر گیا تھا،

"میں ایک انتہائی کنجوس انسان ہوں،،، اپنی شے کسی کو دینا تو دور اُس پر کسی کی پرچھائی بھی پڑنے نہیں دے سکتا،،،"

اُس کے ہاتھ کی اُنگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھنساتا وہ اُنہیں دیوار سے ٹکا گیا تھا،،

اُس کے گھمبیر بوجھل لہجے پر زرجان یک ٹک اُسے دیکھے گئ تھی،،، جو اُس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اُسے ہپنوٹائز سا کر گیا تھا،،

زرجان ابھی کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی،،، جب دل شیر اپنی پاکٹ سے رنگ نکالتا اُس کے ہاتھ میں پہنا چکا تھا،، زرجان ہکا بکا سی آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھ رہی تھی،،،۔

اُس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ دل شیر ایسا کچھ کر جائے گا،، آج اُس کی منگنی تھی،،، اور اِسی اُنگلی میں اُسے انگوٹھی پہنائی جانی تھی،،،

زرجان نے اُس سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتے جلدی سے وہ رنگ نکالی چاہی تھی،،، مگر وہ اتنی تنگ تھی کہ زرجان کی اُنگلی میں پھنس کر رہ گئی تھی،،،،

"یہ کیا کیا تم نے،،،؟؟؟ میری منگنی ہے آج،،،"

زرجان پریشانی سے بولی تھی،،،

جبکہ دل شیر مزے سے کھڑا اُس کی خفگی پر غور فرما رہا تھا،،

"چچ،،، چچ،،، کتنا افسوس ہو رہا ہے تمہیں،،، تمہاری منگنی کی رسم خراب کر دی میں نے،،، لیکن میں نے ابھی کہا تھا نا تمہیں،، اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت کنجوس ہوں میں،،، کسی کی پرچھائی بھی برداشت نہیں کر سکتا،،،"

دل شیر اُس کا ہاتھ تھام کر وہاں اپنے لب رکھتا جہاں سے آیا تھا وہاں غائب ہو چکا تھا،،

جبکہ زرجان اپنی جگہ گم صم سی کھڑی اُس کی باتوں کا مفہوم سمجھنے لگی تھی،،،،

★★★★★★★★★★★

"مجھے میری ماما سے ملنا ہے شبنم۔۔۔"

عنائشہ وہاں سے نکلتی سیدھی شبنم کے پاس آئی تھی۔۔۔ جو عقیدت بھری نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

"سردارنی سائیں۔۔ سردار سائیں کی مرضی کے بغیر میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

شبنم بے بسی سے بولی تھی۔۔ جب اُسی لمحے اپنے عقب سے آتی مہناز بیگم کی آواز پر عنائشہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔۔

"عنائشہ۔۔۔ میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔؟؟؟"

مہناز بیگم دروازے میں کھڑیں محبت سے بانہیں پھیلاتے بولی تھیں۔۔

سردار ذاکوان جتوئی جس عورت کو یہاں کبھی قدم نہ رکھنے دینے کی قسم کھا چکا تھا۔۔

آج اُسی عورت کو اُس نے اپنی حویلی میں داخل ہونے دیا تھا۔۔ صرف اور صرف اپنی سردارنی کی خاطر۔۔

مگر یہ بات عنائشہ اِس وقت نہیں سمجھ پائی تھی۔۔

"ماما۔۔۔۔"

عنائشہ اُن کی آغوش میں سما گئی تھی۔۔۔۔

"آپ یہاں تک کیسے پہنچی۔۔۔؟؟ مطلب ذاکوان جتوئی۔۔۔"

عنائشہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ ذاکوان نے اچانک یہ رحم دلی کیسے دکھا دی تھی۔۔۔۔

"ذاکوان جتوئی کی مرضی اور اجازت سے ہی آئی ہوں میں۔۔۔"

مہناز بیگم اُس کے ہاتھ چومتی محبت سے بولی تھیں۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے ماما۔۔۔ مجھے یہاں اب مزید نہیں رُکنا۔۔۔۔۔"

عنائشہ ابھی مزید بھی بول رہی تھی۔۔۔ جب ذاکوان کو وہاں داخل ہوتا دیکھ عنائشہ کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔۔۔

"آپ کے گھر والے باہر انتظار کر رہے ہیں آپ کا۔۔۔۔"

اُس کو سرد تاثرات کے ساتھ گھورتا وہ مہناز بیگم سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔

"سردار سائیں عنائشہ نے۔۔۔"

مہناز بیگم نے ذاکوان کو عنائشہ کی بات سن کر غصے میں آتا دیکھ صفائی دینی چاہی تھی۔۔۔

"شبنم اِنہیں پوری عزت اور احترام کے ساتھ اِن کی گاڑی تک چھوڑ کر آؤ۔۔۔"

ذاکوان اُن کی وضاحت بیچ میں ہی کاٹتا شبنم کو حکم دے گیا تھا۔۔ اُسے اپنے اور اپنی سردارنی کے بیچ صفائی دینے کے لیے کوئی تیسرا انسان برداشت نہیں تھا۔۔

جبکہ عنائشہ اُس کے یوں بات کاٹنے پر ناگواری بھری نظروں سے اُسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

اُس نے غصے سے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔ مگر مہناز بیگم اُس کا ہاتھ تھامتے اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتیں وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ اپنے آگے آواز اُٹھانے والے کو ذاکوان جتوئی معاف نہیں کرتا تھا۔۔

مگر وہ یہ بھی نہیں جانتی تھیں کہ ذاکوان جتوئی اپنے سامنے اپنی سردارنی کو بولنے کا حق دے چکا تھا۔۔ جو اُس سے لڑ بھی سکتی تھی۔۔۔ اور اُس پر غصہ بھی دکھا سکتی تھی۔۔۔

"تم نے میری ماما کو اتنی جلدی کیوں بھیج دیا۔۔۔؟؟"

عنائشہ اُن دونوں کے نکلتے ہی ذاکوان کے مقابل آئی تھی۔۔۔۔

جو بہت گہری نگاہوں سے اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔

"تم نے ابھی کچھ دیر پہلے میری طرف داری کرکے اور اپنے خاندان والوں کے خلاف جاکر مجھ پر جو احسان کیا ہے۔۔ اُسی کے بدلے تمہاری ماں کو تم سے ملا کر وہ احسان چکتا کیا ہے۔۔۔ اُس احسان کی مدت اتنی ہی تھی۔۔۔"

ذاکوان اُسے جواب دیتا واپس پلٹا تھا۔۔

"مجھے تمہارا کوئی احسان نہیں چاہیے سردار ذاکوان جتوئی۔۔۔ مجھے میری ماما اور باقی گھر والوں کے ساتھ واپس جانا ہے۔۔ اور میں جاؤں گی۔۔ دیکھتی ہوں تم کیسے روکتے ہو مجھے۔۔۔"

عنائشہ کو اُس کا انداز مزید آگ لگا گیا تھا۔۔ وہ وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔ مگر ابھی وہ دروازے سے نکلی بھی نہیں تھی جب ذاکوان کے ادا کیے جانے والے الفاظ اُس کے قدم وہیں جکڑ گئے تھے۔۔۔

"اگر تم نے اِس حویلی سے باہر قدم بھی رکھنے کی کوشش کی تو حویلی کے باہر گاڑیوں میں بیٹھے تمہارے خاندان کے ایک ایک فرد کے سینے میں میرے گارڈز گولیاں اُتار دیں گے۔۔۔"

ذاکوان کی بات سن کر عنائشہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔ اُس نے بے یقینی بھری نظروں سے ذاکوان کو دیکھا تھا۔۔۔ اُس کی لال آنکھیں بتا رہی تھیں۔۔ اِس وقت وہ کتنے غصے میں تھا۔۔۔

عنائشہ کو ایک دم اُس سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔

اُس نے تو کچھ غلط کیا بھی نہیں تھا پھر اُس کا یہ سائیکو سردار اتنے غصے میں کیوں تھا۔۔ عنائشہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کے یہاں سے جانے کی بات ہی ذاکوان جتوئی کا سویا غصہ جگا گئی تھی۔۔۔

"سردار ذاکوان جتوئی تم ہوش میں تو ہو۔۔ تم اپنی یہ درندگی میرے سامنے دیکھا کر مجھے ڈرا نہیں۔۔۔"

عنائشہ کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی جب ذاکوان اُس کے قریب آتا اُسے کے دونوں بازو تھام کر پیچھے موجود دیوار پر ٹکاتا اُسے بھی دیوار سے لگاتا پوری طرح اُس پر حاوی ہوا تھا۔

اُس کے اِس جارحانہ عمل پر عنائشہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اُسے دیکھا تھا۔۔۔

"میری درندگی ابھی دیکھی ہی کہاں ہیں آپ نے سردارنی صاحبہ۔۔ اور مجھے وہ دکھانے پر مجبور بھی مت کریں۔۔ آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔۔"

ذاکوان اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا لاتے اُسے اپنی گرم تپش زدہ سانسوں سے جھلسا گیا تھا۔۔۔

عنائشہ کو بے حد حیرت ہوئی تھی۔۔۔ اتنے غصے میں تو اُس نے ذاکوان کو تب بھی نہیں دیکھا تھا جب اُس نے اُسے گولی ماری تھی۔۔۔

تو کیا یہ ردعمل صرف اُس کے یہاں سے جانے والی بات پر تھا۔۔ کیا وہ اُس کے صرف یہاں سے جانے والی بات پر اتنا طیش میں آگیا تھا۔۔ مگر کیوں وہ تو اُس سے محبت کا دعوے دار بھی نہیں تھا۔۔ پھر یہ آنکھوں کی وحشت ناکی اور ایک عجیب سا خوف۔۔۔

عنائشہ کا غصہ ایک دم جھاگ کی طرح بیٹھتا چلا گیا تھا۔۔۔ اُسے بے اختیار ذاکوان جتوئی کا ابھی دیر پہلے کیا بھلا یاد آیا تھا۔۔ اگر وہ چاہتا تو اُسے اُس کی ماں سے نہ ملواتا۔۔ وہ کیا بگاڑ سکتی تھی بھلا اُس کا۔۔۔

ذاکوان اپنی بات کہتے پلٹنے ہی والا تھا۔۔ جب عنائشہ اُس کے سینے سے شرٹ دبوچتی اُسے واپس اپنے مقابل آنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"سردار ذاکوان جتوئی آپ مجھ پر چلا نہیں سکتے۔۔۔ اور نہ ہی اپنی اِن دھمکیوں سے مجھے خوفزدہ کرسکتے ہیں۔۔۔۔ تھینکس میری ماما کو مجھ سے ملوانے کے لیے۔۔۔۔۔"

عنائشہ اُس کے غصے سے بنا خوف کھائے اُس کی آنکھوں میں جھانکتے بولتی وہاں سے ہٹنے لگی تھی۔۔۔ مگر اب کی بار ذاکوان اُسے کندھے سے دبوچ کر واپس دیوار سے لگا گیا تھا۔۔۔

"تم یہ سب بول کر میرا غصہ کم نہیں کرسکتی۔۔۔۔"

ذاکوان اپنی سردارنی کی ڈرامے بازیاں بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔ جو ایک پل اُسے غصہ دلاتی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے انتہائی ہوشیاری کا مظاہرہ کرتی اُسے اپنے آگے چاروں شانے چت کر دیتی تھی۔۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں کررہی سردار سائیں۔۔۔ میں نے صرف شکریہ ادا کیا ہے۔۔۔ مگر آپ کی یہ اکڑ اور غرور تو شاید آپ کو اِس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔۔۔"

"تم یہ سب بول کر میرا غصہ کم نہیں کرسکتی،،،"

ذاکوان اپنی سردارنی کی ڈرامے بازیاں بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔ جو ایک پل اُسے غصہ دلاتی تھی،،، اور اگلے ہی لمحے انتہائی ہوشیاری کا مظاہرہ کرتی اُسے اپنے آگے چاروں شانے چت کر دیتی تھی،،،،

"میں ایسا کچھ نہیں کررہی سردار سائیں،،،، میں نے صرف شکریہ ادا کیا ہے،،،، مگر آپ کی یہ اکڑ اور غرور تو شاید آپ کو اِس کی بھی اجازت نہیں دیتا،،"

عنائشہ نے اُسے دو بدو جواب دیتے اپنی کلائیاں آزاد کروانی چاہی تھیں،،،

"تم بہت آسانی نے آج میرے خلاف بول کر میری قید سے چھٹکارا حاصل کر سکتی تھی،،،، تمہیں تمہارے پورے خاندان کی سپورٹ حاصل تھی،،،،

مگر تمہاری اپنے پیاروں کے خلاف جاکر مجھے سپورٹ کرنے والی بات سمجھ نہیں آئی مجھے،،،،"

ذاکوان نے اپنے دماغ میں کھلبلاتا سوال پوچھ ہی گیا تھا،،،

"کہیں محبت تو نہیں ہوگئی مجھ سے،،،،"

ذاکوان نے استہزایہ انداز میں اُسے دیکھا تھا،،

جو پہلے ہی بہت غور سے اُس کے مغرور نقوش کو گھور رہی تھیں،،،، یہ شخص حُسن کے ساتھ ساتھ ہر شے میں مالا مال تھا،،،

بے شمار دولت، پاور اور سب کچھ کر گزرنے کا اختیار،،، جس انسان کو جیسے مرضی چاہے گھما ڈالتا تھا،،، مگر عنائشہ کو اُس کی بھوری مغرور آنکھوں میں ایک عجیب سا خالی پن نظر آتا تھا،،،

جیسے وہ اتنا سب پانے کے بعد بھی خوش نہیں ہے،،، ابھی بھی کچھ حاصل کرنے کی تشنگی باقی ہے،،،

مگر وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ یہ شخص کبھی کسی کے آگے کھلنے والا نہیں تھا،،، نہ ہی کسی کو اپنے اندر کا درد بتانے والا تھا،،، اُسے تو شاید بالکل بھی نہیں،،، عنائشہ کو ابھی بھی یہی لگتا تھا کہ ذاکوان جتوئی کے لیے وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی،،، وہ صرف اُسے اپنی ضد کے لیے استعمال کررہا ہے،،،

اصل حقیقت کیا تھی شاید اُس سے ذاکوان جتوئی کے سوا کوئی بھی واقف نہیں تھا،،،

"میرا دماغ ابھی اتنا خراب بھی نہیں ہوا سردار سائیں کے تم سے محبت کروں،،،، اتنے ٹائم سے تمہارے ساتھ رہتے تمہاری پاور کا اندازہ ہوچکا ہے مجھے،،، میں جانتی تھی میں تمہارے خلاف ہزار گواہیاں کیوں نہ دے دوں،،، جب تک تم نہیں چاہو گے مجھے یہاں سے نہیں جانے دو گے،،،،"

عنائشہ نے اُسے اپنی سوچ کے مطابق جواب دیا تھا،، وہ یہ نہیں بتا سکی تھی کہ ایسا کرنے پر اُسے اُس کے دل نے مجبور کیا ہے،،،،

"کافی سمجھدار ہوگئی ہیں سردارنی صاحبہ،،،،"

ذاکوان اُس کی جانب جھکا تھا،،، جبکہ اُسے ایک دم اپنے اتنے قریب ہوتا دیکھ عنائشہ نے گھبرا کر اُسے دیکھا تھا،،،

"تم ہی نے تو کہا ہے کہ شکریہ ادا کرنا نہیں آتا مجھے،،، وہی کرنے لگا ہوں،،،"

اِس سے پہلے کے ذاکوان کے ارادے عنائشہ سمجھ پاتی،،، وہ اُس کی گردن پر چمکتے تل پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا وہاں سے پلٹ گیا تھا،،،،

جبکہ عنائشہ اپنے بے قابو ہوتے دل کی دھڑکنیں کنٹرول کرتی کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی تھی،،،،

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اُس کے ساتھ آخر ہو کیا رہا ہے،،، ذاکوان جتوئی کا قریب آنا،،، اُس کا چھونا اُسے برا کیوں نہیں لگ رہا تھا۔۔ پہلے کی طرح ناگوار کیوں نہیں گزر رہا تھا،،،،

عنائشہ فلحال اپنی کیفیت سمجھنے سے خود بھی قاصر تھی،،،

"کہیں مجھے اِس سے محبت تو،،،، نن نہیں،،، ایسا نہیں ہوسکتا،،،، کبھی نہیں ہوسکتا،،،،"

عنائشہ یہ بات سوچتے ہی کانپ اُٹھی تھی،،،، اُس سے یہ بات مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی،،،

وہ یہاں رہتے اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ ذاکوان جتوئی سے محبت کرنا انتہائی مشکل امر تھا،،،

وہ شخص اُس کی سوچ سے بھی زیادہ مشکل انسان تھا،،،

★★★★★★★★★★★★

"اماں سائیں بہت ناراض ہو رہی تھیں،،، جب تم جانتی تھی کہ آپ منگنی کی رسم کرنی ہے اُنہوں نے،،، تو تمہیں ضرورت ہی کیا تھی یہ رنگ پہننے کی،،، کے محبت اور چاہ سے وہ تمہارے لیے انگوٹھی لے کر آئے تھے،،، مگر پہنا ہی نہ سکے،،،،"

بھابھی اُس کی الماری میں دھلے ہوئے کپڑے رکھتی اپنی خفگی کا اظہار کر رہی تھیں،،، جبکہ زرجان بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی،،، تکیے پر سر ٹکائے اُن کی باتیں سننے سے قاصر تھی،،،

اُسے اِس وقت صرف ایک ہی منظر یاد تھا جب دل شیر نے اُس کے ہاتھ میں اپنے نام کی رنگ پہنائی تھی،،،

یہ منظر اُس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا،،،

"زری ایک بات بتاؤ،،،،،"

کپڑے رکھ کر بھابھی اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھیں،،،

"ہمہ بولیں،،"

زرجان کا انداز ہنوز گم صم سا ہی تھا،،،

"کیا تم کسی سے محبت کرتی ہو،،،،؟؟؟"

بھابھی کے نارمل سے انداز میں پوچھنے جانے سوال پر بھی زرجان ایسے اپنی جگہ سے اُچھلی تھی جیسے چار سو چالیس وولٹ کا کرنٹ لگا ہو،،،،

"نن نہیں تو،،، میں بھلا کس سے محبت کروں گی،،، آپ کو ایسا کیوں لگا،،،،"

زرجان بہت مشکل سے اپنی غیر ہوتی حالت پر قابو پاتے جواب دیتے ہوئے بولی،،،،

"میں نے تو ویسے ہی پوچھا،،، تم اتنی لال کیوں ہوگئی ہو،،،"

وہ مسکرا کر اُس کا گال تھپتھپاتیں روم سے نکل گئی تھیں،،،

جبکہ زرجان نے اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کی تھیں،،،

وہ بے چین سی واپس بیڈ پر آن بیٹھی تھی،،، اُس کا رشتہ طے پاچکا تھا،، کچھ دنوں میں، اُس کا نکاح تھا،، مگر وہ اپنی اُس بے درد اور بے رحم محبت کو اپنے سینے سے نکال ہی نہیں پارہی تھی،،،،

وہ اُس کے دل کی منڈیر پر ابھی بھی کسی ضدی بچے کی طرح موجود تھی،،، جسے نکالنا زرجان کو دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا،،،،

وہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،، اور تیل اُٹھا کر اپنی اُنگلی پر لگاتے اُس نے انگوٹھی کو اُتارنا چاہا تھا،،

مگر مسلسل اتنی دیر کی کوششوں کے بعد اُس کی پوری اُنگلی ریڈ ہوگئی تھی،،، لیکن وہ انگوٹھی نکالنے میں کامیاب نہیں ہو پائی تھی،،،،

"تم میرے جذبات کے ساتھ کھیل کر ٹھیک نہیں کر رہے،،، میں کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں،،،،"

زرجان کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرتے اُس کا چہرا بھیگو گئے تھے،،،،

★★★★★★★★★★★★

"سردارنی سائیں کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھ جایا کریں،،،، جانتے ہیں ابھی آپ کی حیثیت کے برابر کے نہیں ہیں،،، مگر عنقریب یہ فاصلہ بھی ختم ہو جائے گا،،،،"

عنائشہ کا موڈ کل سے آف تھا،، ذاکوان سے اُس کا ایک بار بھی سامنا نہیں ہوا تھا،،

نہ ہی وہ روم میں آیا تھا،،، عنائشہ بھی اُسے سے ڈبل ناراضگی دیکھاتی اُس کے سامنے نہ جانے کی قسم کھا چکی تھی،،،،

موسم بہت خوبصورت ہوتا دیکھ اُس کا ارادہ روم سے نکل کر باہر لان میں جانے کا تھا،،، مگر لاؤنج میں بیٹھی خولہ کی پکار پر نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے رُک کر پلٹنا پڑا تھا،،

"ایسی کوئی بات نہیں ہے،،، میرے لیے ہر انسان ایک جیسی حیثیت ہی رکھتا ہے،، میں لوگوں کو اوقات کے ترازوں میں تولنے والوں میں سے نہیں ہوں،،،"

عنائشہ اُن کے قریب آتی ایک جانب رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھی،،،

مہرون رنگ کے شیفون کے سوٹ میں،،،، ہمیشہ کی طرح اِس وقت بھی ذاکوان کی ہی نئ انتہائی خوبصورت سی سیاہ رنگ کی مردانہ شال اپنے کندھوں کے گرد لپیٹے، حسین گھنے بالوں کو جوڑے میں مقیم کرکے شیفیون کے مہرون دوپٹے میں سر کو ڈھکے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی،،،، اُس کی دودھیا رنگت مہرون رنگ میں دھمک رہی تھی،،،،

اور چہرے پر چھائی معصومیت تو ویسے ہی اُس کے حُسن کو چار چاند لگا دیتی تھی،،، اور ہر دیکھنے والے کو اپنا دیوانہ بھی بنا دیتی تھی،،،،

"جس لڑکی کو دیکھ ہم سب کی نظریں نہیں ہٹ پا رہیں،،، سوچیں سردار سائیں کا کیا حال ہوتا ہوگا،،، یہ لڑکی بہت حسین ہے اور ہوشیار بھی،،،،، بہت جلد سردار سائیں کو اپنی مُٹھی میں کرلے گی،،، ہمیں اُس سے پہلے ہی خولہ کی بات چلانی ہوگی،،،"

گلناز بیگم عنائشہ کا یہ دلفریب حُسن دیکھ دل ہی دل میں جل بھن کر رہ گئی تھیں،

"سردار ذاکوان جتوئی کو مٹھی میں کرنا آسان کام نہیں ہے،،،، مجھ جیسی زمانہ شناس عورت جب اپنے پوتے کو اپنی مٹھی میں نہیں لے پائی تو یہ کل کی آئی لڑکی بھی کچھ نہیں کر پائے گی،،، یہ اگر ہوشیار ہے تو ہمارے سردار سائیں اِس سے سو گنا آگے کا سوچتے ہیں،،،، وہ کبھی بھی دشمنوں کی بیٹی پر اعتبار نہیں کریں گے،،، وہ بہت اچھے سے جانتے ہیں،،، یہ لڑکی اُنہیں دھوکا دے گی،،، اِسی لیے تو ابھی تک ایک رات اِس کے ساتھ اپنے کمرے میں نہیں رکے،،،، کیونکہ وہ اِسے اِس قابل نہیں سمجھتے،،،،"

سفینہ بیگم کے لہجے میں عنائشہ کے لیے نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا،،،،

"آپ نے کل جس طرح سردار سائیں کے بارے میں بات کی،،،، لگتا ہے آپ بھی اُن کی محبت میں گرفتار ہوچکی ہیں،،،، وہ ہیں ہی ایسے،،، اُن سے محبت کیے بغیر رہا ہی نہیں جاسکتا،،،"

خولہ نے اُس کے تاثرات جانچنے چاہے تھے،،،

عنائشہ نے چونک کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،، اِس بات پر اُس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا،،،

"ایسا ہی ہوگا،،، مگر میں ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی،،،"

عنائشہ کی بات پر سب نے کافی حیرت سے اُسے دیکھا تھا،،،

"بہت جلد خولہ بھی سردار سائیں کی دلہن بننے والی ہے،،،، آپ کے برابر کوئی آنے والا ہے سردارنی،،، جب سردار سائیں کسی اور کو اپنے قریب رکھیں گے،،، تو آپ کی محبت ان کے لیے خود بخود ہی جاگ اُٹھے گی،،،"

گلناز بیگم سے عنائشہ کے چہرے کا سکون دیکھا نہیں گیا تھا،،، اُن کی کہی بات سیدھی عنائشہ کے دل پر جا لگی تھی،،،، مگر اُس نے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو آپس میں جکڑتے اپنے اندر اُبھرتے اضطراب پر قابو پایا تھا،،،

"اوہ اچھا،،، تو کب ہو رہی ہے یہ شادی،،، مجھے کافی ویٹ ہے اِس شادی کا،،،"

اُن سب کی سوچ کے برعکس جواب دیتے عنائشہ نے سب کو ہی حیران کر دیا تھا،، وہ سب آنکھیں پھاڑے عنائشہ کی ایکسائٹمنٹ دیکھ رہی تھیں،،،

پہلی بار اُنہوں نے کسی بیوی کو اپنے شوہر کی دوسری شادی کے بارے میں سن کر ایسے خوش ہوتے دیکھا تھا،،،،،،،،،،

"اگر آپ کا بچپن کا نکاح نہ ہوا ہوتا،، تو اب تک خولہ سرارنی کے عہدے پر فائز ہوتی،،، لیکن ابھی بھی دیر نہیں ہوئی،،، سردارنی تو خولہ ہی بنے گی،،،، کیونکہ سردار سائیں کو خولہ جیسی لڑکیاں ہی پسند ہیں،،،، اگر آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنی سردارنی رکھنا ہوتا تو اب تک صرف نام کی بیوی بنا کر نہ رکھا ہوتا،، جس لڑکی کے قریب بھی آنا پسند نہیں کرتے سردار سائیں،،، اُسے بھلا وہ سردارنی کہاں رکھ سکتے ہیں،،،"

سفینہ بیگم کو عنائشہ کا پرسکون انداز پسند نہیں آیا تھا،،،، وہ اُس کے اندر بھڑتی آگ کو مزید ہوا دے گئی تھیں،،،،،

عنائشہ کو اُن کی بات سن کر شدید جھٹکا لگا تھا،، تو کیا یہ خواتین اُن کے بارے میں اتنی چھوٹی چھوٹی خبریں لے کر بیٹھی تھیں کہ ذاکوان جتوئی ایک رات بھی اُس کے ساتھ اپنے مشترکہ کمرے میں نہیں رُکا تھا،،،

اُسے تو لگا تھا کہ وہ صرف اُس کے کہنے پر،،، اُس سے دوری برتتا تھا،، مگر وہ سردار ذاکوان جتوئی تھا،، جسے کسی بھی کام کے لیے نہیں روکا جاسکتا تھا،،

جو ہمیشہ وہی کرتا تھا جو وہ چاہتا تھا،، اُسے کبھی نہ کسی چیز کے لیے روکا جاسکتا تھا،، اور نہ ہی وہ کسی سے رُکنے والا تھا،،،،

تو کیا وہ اپنی مرضی سے اُس کے قریب نہیں آتا تھا،، ایسا کرنے میں اُس کی اپنی مرضی شامل تھی،،، وہ اُسے اپنے قابل نہیں سمجھتا تھا کیا،،؟؟؟

عنائشہ کے دماغ میں اُلٹی سوچیں جنم لینا شروع ہوچکی تھیں،،،، اِن عورتوں کی سازشوں میں نہ اُلجھنے کی قسم کھانے والی،،، ابھی اِنہیں کی باتوں میں اُلجھ گئی تھی،،،،

"کون کس کے قابل ہے اور نہیں،،،، بہت جلد یہ بات سب پر واضح ہوجائے گی،،، ابھی میں زرا باہر جانا چاہتی ہوں،،، بعد میں اِس ٹاپک پر تفصیل سے بات کریں گے،،،"

عنائشہ اُن کی باتوں کو نظر انداز کرتی وہاں سے اُٹھ آئی تھی،،،،

"آج تو آپ نے سردارنی کو اُس کی اوقات دکھا دی ہے،،، بچاری کی شکل ہی اُتر گئی ہے،،،،"

گلناز بیگم عنائشہ کو خاموشی سے وہاں سے اُٹھتا دیکھ مزے سے بولی تھیں،،، جبکہ وہاں کھڑے ہوکر سب سنتی شبنم عنائشہ کو سر جھکا کر باہر جاتا دیکھتے خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

باہر بہت زیادہ ٹھنڈ تھی،،، زرا سی بھی ٹھنڈ برداشت نہ کرنے والی عنائشہ اِس وقت یک بستہ ہواؤں کے تھپیڑے کھاتی گم صم سی بیٹھی تھی،،،

وہ اِس وقت اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی،،، وہ ذاکوان جتوئی سے محبت نہیں کرنا چاہتی تھی،،، مگر سفینہ جتوئی کی کہی باتیں اُس کے دل میں کھب کر رہ گئی تھیں،،،

"ذاکوان جتوئی دو شادیاں کرے یا بیس،،، مجھے کیوں بُرا لگ رہا ہے،،،، اُسے کسی اور کے ساتھ سوچ کر میرا دل کیوں بے چین ہو رہا ہے،،،"

عنائشہ کو اب خود پر غصہ آ رہا تھا،،،

اُسے بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی،،، مگر وہ خود سے ہی ضد لگائے خود کو تکلیف دینے کے لیے وہیں بیٹھی رہی تھی،،،،

سفینہ جتوئی کی کہی یہ بات اُس کے کانوں میں بار بار گونج رہی تھیں،،،،

"یہ لڑکی اُنہیں دھوکا دے گی،،، اِسی لیے تو ابھی تک ایک رات اِس کے ساتھ اپنے کمرے میں نہیں رکے،،،، کیونکہ وہ اِسے اِس قابل نہیں سمجھتے،،،،"

یہ بات بار بار اُس کی آنکھیں بھیگو رہی تھی،،، مگر پلکیں جھپکتے وہ اپنے آنسو کو باہر آنے سے روکے ہوئے تھی،،،

آسمان پر سیاہ بادلوں نے گھر کر کے چاروں جانب اندھیرا کر دیا تھا،،، ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی،،،،،،،

مگر عنائشہ ابھی جگہ سے ہلی تک نہیں تھی،،، اُس کا پورا وجود جم چکا تھا،،،، ٹھنڈ سے ہونٹ لال پڑ چکے تھے،،، لیکن وہ وہیں بیٹھی خود کو نجانے کس بات کی سزا دے رہی تھی،،،

جب اُسی لمحے ذاکوان جتوئی نے وہاں قدم رکھا تھا،،،،

عنائشہ نے بھی نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،، کریم کلر کے قمیض شلوار پر براؤن شال کندھوں پر ڈالے وہ اُسی کے قریب آرہا تھا،،،

کشادہ چوڑا سینہ،، کسرتی کندھے، مغرور کھڑے نقوش، مقناطیسی آنکھیں،،، جو دیکھنے والے کو اپنے حصار میں جکڑنے کی صلاحیت رکھتی تھیں،،،،

عنائشہ یک ٹک اُسے تکے گئی تھی،،، اُس کے گھنی مونچھوں تلے دبے اعنابی لب عنائشہ کی اِس محویت پر دھیرے سے مسکرائے تھے،،،

"سردارنی صاحبہ آپ یہاں کیوں بیٹھی ہیں،،، بہت ٹھنڈ ہے بیمار پڑ جائیں گی،،،"

ذاکوان اُس کے قریب آتا اُسے مخاطب کرتے بولا تھا،،، اُس کی پرشوق نگاہیں اپنی سردارنی کے دلکش سراپے پر ٹکی ہوئی تھیں،،، جو غصے اور ضد میں وہیں بیٹھی خود کو تکلیف دے رہی تھی،،،

"میں اپنا اچھا بُرا بہت اچھے سے جانتی ہوں،،، آپ کو یہ فکر کا جھوٹا دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے،،، جا سکتے ہیں آپ یہاں سے،،،"

عنائشہ کو نجانے کیوں سفینہ جتوئی کی ساری باتوں کا غصہ ذاکوان پر آیا ہوا تھا،، اور اُسی پر نکالتے وہ اُس کی جانب سے رُخ پھیر گئی تھی،،،

"ایکسکیوزمی سردارنی صاحبہ،،، یہ کس طرح بات کر رہی ہیں آپ مجھ سے،،،؟؟؟"

ذاکوان اُس کو اُس کے لہجے کی روڈنیس کا احساس دلاتے اُس کے سامنے کرسی پر آن بیٹھا تھا،،،

شدید ٹھنڈ میں ہوتی ہلکی ہلکی بوندا باندی میں وہ دونوں بیٹھے اِس وقت دو دیوانے ہی معلوم ہورہے تھے،،،،

ایک جانب سردار کو اپنی سردارنی کی فکر ستا رہی تھی تو دوسری جانب اُس کی سردارنی اُس سے شدید ناراضگی برتے کبھی بات نہ کرنے کی قسم کھائے بیٹھی تھی،،،

"تو آپ بات ہی مت کریں مجھ سے،،،، میں نے مجبور تو نہیں کیا آپ کو،،، اوہ ہاں،،، بلکہ آپ تو سردار ذاکوان جتوئی ہیں نا،،، آپ کو بھلا کوئی کسی بات کے لیے کیسے مجبور کرسکتا ہے،،،، آپ تو ہمیشہ وہی کرتے ہیں نا،،، جو آپ چاہتے ہیں،،،،"

عنائشہ اُس پر اپنے اندر کی بھڑاس نکال دینا چاہتی تھی،،،،

مگر وہ اُسے اپنے دل کی فیلنگز بھی نہیں بتانا چاہتی تھی،،،،،

"آپ ایک دم بیویوں کی طرح نخرے دکھا رہی ہیں مجھے سردارنی صاحبہ،،، خیریت تو ہے نا،، کہیں اپنے سردار سے محبت تو نہیں کر بیٹھیں،،،،"

ذاکوان آگے ہو کر اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا،،،،

جو شدید ٹھنڈ سے کپکپاتا بالکل برف ہو چکا تھا،، ذاکوان جتوئی کی پر حرارت گرفت محسوس کرتے عنائشہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں،،،،

اُس نے ہاتھ کھینچنا چاہا تھا مگر ذاکوان نے اِس کی اجازت نہیں دی تھی،،،،

"آپ کو بہت ایکسپیرینس ہے بیویوں کے نخروں کا،، کہیں دوسری شادی کر تو نہیں چکے آپ،،،،"

عنائشہ نے اُس کے طنز پر اُسی کے انداز میں جواب لوٹایا تھا،،

"اتنے بڑے قبیلے کو سنبھالنے والے سردار سے یہ ایک بیوی نہیں سنبھالی جارہی،، دوسری کیسے سنبھالے گا،،،"

ذاکوان کو اُس کا جلنا مزا دے رہا تھا،، اگر حویلی کا کوئی فرد یہاں ذاکوان جتوئی کو اپنی سردارنی کے یوں نخرے اُٹھاتے دیکھ لیتا تو ضرور حواس کھو بیٹھتا،، مگر عنائشہ ابھی تک اِس سب کو سمجھ نہیں پا رہی تھی،،،

کہ اُس کی ذاکوان جتوئی کے آگے کیا اہمیت تھی،،،

"میں بیوی نہیں ہوں آپ کی سردار ذاکوان جتوئی،،، خولہ سے شادی کریں اور جان چھوڑ دیں میری،،،،"

عنائشہ اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر غصے سے بولتی وہاں سے اُٹھی تھی،، جب ذاکوان پاس سے گزرنے پر اُس کی کلائی تھامتا اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا،، عنائشہ اِس حملے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھی،،،

سیدھی اُس کی گود میں جا گری تھی،،،،

"میں بیوی نہیں ہوں آپ کی سردار ذاکوان جتوئی،،، خولہ سے شادی کریں اور جان چھوڑ دیں میری،،،،"

عنائشہ اُس سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر غصے سے بولتی وہاں سے اُٹھی تھی،، جب ذاکوان پاس سے گزرنے پر اُس کی کلائی تھامتا اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا،، عنائشہ اِس حملے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھی،،،

سیدھی اُس کی گود میں جا گری تھی،،،،

عنائشہ کو اپنا دل رُکتا محسوس ہوا تھا،، اُس نے نکلنا چاہا تھا،، مگر ذاکوان نے اُس کے گرد بانہوں کا حصار قائم کرتے اُس کی راہیں مسدود کر دی تھیں،،،

"چھوڑیں مجھے،،، یہ کیا کر رہے ہیں آپ،،،"

عنائشہ نے اپنے اُوپر سے اُس کا بازو ہٹانا چاہا تھا،،

"سردارنی صاحبہ آپ کسی اور کا غصہ مجھ پر نہیں نکال سکتیں،،،"

ذاکوان اُسے مزید قریب ہوتے اُس کے چہرے پر گرتے بارش کے قطروں کو اپنی اُنگلی کے پورے سے چننے لگا تھا،

"ایک بات کان کھول کر سن لیں،،، آپ کی جان اب مجھ سے کبھی نہیں چھوٹ سکتی،،،،"

ذاکوان نے اُس کی ٹھوڑی کے خم کو چھوا تھا،، اُس کے گستاخیاں کرتے ہاتھ عنائشہ کے حواس معطل کر رہے تھے،،،،

"آپ یہی چاہتے ہیں نا کہ میں یہاں کی باقی عورتوں کی طرح آپ کی جی حضوری کروں،،، جیسا آپ کہیں ویسا کروں تو یہ کبھی نہیں ہو گا،،،،"

عنائشہ کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا،،

"میں جانتا ہوں،،،،"

ذاکوان نے اُس کی لال نوز میں چمکتی نوز پن کو چھوا تھا،، اُس کا ٹھنڈ سے ہولے ہولے لرزتا وجود وہ باآسانی محسوس کر پا رہا تھا،،

اِس لیے اُس کے نازک وجود کو اپنی گرم شال میں لپیٹتے وہ اُسے مزید اپنے ساتھ لگا چکا تھا،،

عنائشہ نے اُس کی جانب دیکھا تھا،، اُس کا یہ کیئرنگ انداز عنائشہ کو عجیب سا احساس دلا گیا تھا،، وہ اُس کی اتنی کیئر کیوں کرتا تھا،،،

"مجھ سے شادی کیوں کی آپ نے،،،؟؟؟ صرف میرے خاندان والواں سے بدلہ لینے کے لیے نا،،،؟؟؟"

عنائشہ نے پہلے کا پوچھا سوال ایک بار پھر دوہرایا تھا،،، بارش تیز ہورہی تھی،، وہ دونوں بھیگ رہے تھے،،،

عنائشہ کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تھی،،، جبکہ ذاکوان جتوئی کی آنکھوں میں اپنی نازک سی سردارنی کے لیے بے پناہ فکر تھی،،، جو زرا سی ٹھنڈ بھی برداشت نہیں کرسکتی تھی،،،،

اور اِس وقت ضد میں وہ نجانے کیوں خود کو اذیت دے رہی تھی،،،

"اندر چلتے ہیں،،،، بارش تیز ہورہی ہے،،،"

پہلے کی طرح اِس بار بھی ذاکوان نے اُس کی بات کو صاف اگنور کیا تھا،،،،

"نہیں،،، پہلے مجھے میرے سوال کا جواب چاہییے،،، ورنہ میں یہاں سے نہیں جاؤں گی،،،"

ذاکوان اُسے ایسے ہی گود میں اُٹھائے اُٹھنے لگا تھا جب عنائشہ نے اُس کا گریبان مٹھیوں میں سختی سے دبوچتے اُسے واپس بیٹھنے پر مجبور کر دیا تھا،،،،

"آپ ہمیشہ وہ سچ ہی کیوں جاننا چاہتی ہیں جو آپ کے لیے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے،،،"

ذاکوان نے اپنی ضدی سردارنی کو گھورا تھا،، جو ٹھنڈ برداشت نہ کر پاتے،،، اب آہستہ آہستہ اپنے حواس کھو رہی تھی،،، مگر ذاکوان کی گریبان پر اُس کی گرفت کم نہیں ہوئی تھی،،،،

"تم بہت بُرے ہو ذاکوان جتوئی،،،، بہت اذیت دیتے ہو مجھے،،،، کیوں تڑپا رہے ہو مجھے،،، نہیں کرنا چاہتی محبت میں تم سے،،، نہیں ہو تم میرے آئیڈیل،،، مجھے تم جیسا حاکم مرد نہیں پسند،،، میں اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہوں،،،، تم مجھے کیوں نہیں آزاد کر دیتے،،، کیوں اپنی ذات کی قید میں آہستہ آہستہ گرفتار کر رہے ہو،،،، تم میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہے،،،، میں ایک دن تم سے اِس کا بدلہ ضرور لوں گی،،،، چھوڑ کر چلی جاؤں گی میں تمہیں،،، پھر رہنا تم اپنی خولہ کے پاس،،،،"

عنائشہ اُس کے سینے سے سر ٹکاتی غنودگی میں اپنے دل کی تکلیف بیان کرتی ذاکوان جتوئی کی آنکھوں کی چمک کو کئی گنا بڑھا گئی تھی،،،

"ایسی نوبت کبھی نہیں آئے گی سردارنی،،، آپ میری قید سے کبھی نہیں نکل پائیں گی،،،

یہی آپ کی آخری پناہ گاہ ہے،،،"

ذاکوان جھک کر اُس کے نیلے پڑتے برف ہونٹوں پر اپنے ہونٹوں کا پر شدت لمس چھوڑتا

اُسے اُٹھائے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

بارش بہت تیز ہوچکی تھی،،، اور وہ بھی اپنی سردارنی کی ضد کی وجہ سے پوری طرح بھیگ

چکا تھا،،،

اُس کو اندر داخل ہوتا دیکھ وہاں موجود سب خواتین اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں،،،

کیونکہ سامنے کا منظر اُن کے لیے انتہائی نا قابلِ یقین تھا،،، ابھی کچھ دیر پہلے عنائشہ کو جو

باتیں کہہ کر اُنہوں نے ٹارچر کیا تھا،،، ذاکوان جتوئی اتنی احتیاط اور محبت سے عنائشہ کو

اُٹھا کر لاتا اُن سب کو اُن کی باتوں کا بہت اچھا جواب دے گیا تھا،،

"سائیں کو تو یہ سب نہیں پسند تھا نا،،، اور ابھی وہ خود اُس لڑکی کے ساتھ بھیگ کر آرہے

ہیں،،،"

خولہ کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا تھا،،،

" محبت انسان سے بہت کچھ کروا لیتی ہے ادی سائیں،،، آپ سب کو نہیں مگر مجھے سردار سائیں کی آنکھوں میں سردارنی کے لیے بہت محبت نظر آتی ہے،،،، وہ جتنی نازک سی ہیں سردار سائیں اُن کے معاملے میں اُتنے پوزیسیو ہیں،،، اِسے محبت ہی کہتے ہیں،،، شکر ہے ہماری پتھر کی بنی اِس حویلی میں کسی کے دل میں تو محبت اُتری،،،"

غزالہ خولہ کو جواب دے کر اُس کا دل مزید جلاتی وہاں سے ہٹ گئی تھی،،،،

★★★★★★★★★★★

ذاکوان عنائشہ کو اُٹھائے سیدھا روم میں آیا تھا،،،، دروازہ پاؤں مار کر بند کرتے اُس نے عنائشہ کو نیچے اُتارا تھا،،، جو پوری طرح اُس کے ساتھ چپکی کھڑی تھی،،،

"عنائشہ تم پوری بھیگ چکی ہو،،، ڈریس چینج کر لو،،،"

اُس نے چہرا جھکا کر عنائشہ کو پکارا تھا،،،

ہمیشہ وہ اُسے سردارنی کہہ کر ہی پکارتا تھا،، مگر آج اُس کے عنائشہ پکارنے پر غنودگی کے زیرِ اثر کھڑی عنائشہ نے غصے سے اُسے گھورا تھا،،

"مم،،،، میں سر،،،، سردارنی عن،،،، عنائشہ ہ،،،،ہہ ہوں،،، آپ پپ گستاخ گستاخی کررہے،،،، ہیں،،،،"

اُس کے گریبان کو اُسی طرح مُٹھی میں دبوچے کھڑی وہ اپنی خفگی کا اظہار کرتے بولی تھی،،،، وہ ذاکوان جتوئی کے منہ سے اب سردارنی سننے کی عادی ہوچکی تھی،،،

اُس کے یہ انداز ذاکوان جتوئی کے حواسوں پر چھا رہے تھے،،، جو اپنے حواسوں میں نہ ہوتے اُس کے سامنے اپنے دل کے سارے راز کھول رہی تھی،،،

یہ حُسن کی مورتی جو پورے ہوش و حواس میں اُس سے صرف اپنی شدید نفرت کا اظہار کرتی تھی،،، اِس وقت وہ اُس کی محبت میں پور پور ڈوبی کھڑی اُس کی دیوانی معلوم ہورہی تھی،،،

جو اپنے سردار کے ساتھ کسی اور کا نام لینا بھی برداشت نہیں کر پائی تھی،،،

"سردارنی صاحبہ جاکر چینج کرلیں،،، آپ کا سردار اتنا شریف بالکل بھی نہیں ہے،،، جتنا اِس وقت آپ اُس کا صبر آزما رہی ہیں،،،"

ذاکوان نے اُس کا چہرا تھام کر اپنے مقابل کرتے اُس کی دلنشین آنکھوں میں جھانکا تھا،،،

اُس کا پورا وجود بُری طرح لرز رہا تھا،، ذاکوان کو اُس کی فکر ہوئی تھی،،،

جبکہ اُس کی بات سن کر عنائشہ کا چہرا اِس حالت میں بھی لال ہوا تھا،، اُس نے ذاکوان کو خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا،، مگر اِس چکر میں وہ لڑکھڑا کر واپس اُسی کے سینے سے آن لگی تھی،،،

"مجھے چکر آرہے ہیں،،، میں نہیں کرسکتی چینج،،،"

عنائشہ کو جیسے اُس کے چوڑے کشادہ سینے پر سر ٹکاتے سکون سا ملا تھا،،

"ڈونٹ وری سردارنی صاحبہ،، یہ کام میں بھی نہایت ہی خوش اصلوبی کے ساتھ کر سکتا ہوں،،،،"

ذاکوان نے اُس کی کان کی لوح پر اپنے پُر حرارت لب رکھتے اُسے دھمکی آمیز لہجے میں مخاطب کیا تھا،،،

جس پر عنائشہ کرنٹ کھا کر سیدھی ہوتی اُس کے سینے سے سر ہٹا گئی تھی،،،

"تت،،، تمم ای،،،، ایسا کک،،، کچھ نن،،،، نہیں کروووو گے،،،"

عنائشہ کا چہرا اِس سوچ سے ہی گلنار ہوا تھا،،،

"میں ایسا کر سکتا ہوں سردارنی صاحبہ،،، آپ جانتی ہیں مجھے،،، اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو میں ایسا بھی کر دوں گا،،،"

ذاکوان نے اُس کی چہرے پر آتیں بھیگی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے اُس کا مختلف رنگوں سے سجا شرمگی چہرا دیکھا تھا،،،

"مم،،، می،،، میرا ڈریس،،، دیں،،،،"

عنائشہ نے اُسے گھورتے حکم جاری کیا تھا،،،

وہ جانتی تھی اِس سائیکو سردار سے کوئی بعید نہیں تھی،،، اپنا کہا پورا بھی کر دیتا،،،

اُس کے حکم دینے پر ذاکوان مسکرائے بنا نہیں رہ سکا تھا،، اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اُسے بھی کبھی کوئی یوں حکم دے گا،،،

وہ عنائشہ کو واپس سے گود میں اُٹھاتا اُس کی الماری کی جانب بڑھا تھا،،، جہاں بلوچی فراک کے ساتھ ساتھ عنائشہ کی پسند کی سٹائلش ٹراوزر موجود تھے،،،

ذاکوان کا ہاتھ بے اختیار بلوچی لباس کی جانب بڑھا تھا،،

مگر عنائشہ اُس دن بلوچی لباس پہننے کی قیمت بھولی نہیں تھی ابھی تک،،،

"نن نہیں،،،، یہ،،، نہیں،،،"

عنائشہ کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا،،

اُس کے خوف کو دیکھ ذاکوان اپنا بے ساختہ قہقہ نہیں روک پایا تھا،،، یہ لڑکی اُسے اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتی تھی،،، اور کسی اور کے قریب جانے کا سن کر زخمی شیرنی کا رُوپ دھاڑ لیتی تھی،،،

وہ سمجھ چکا تھا اُس کی سردارنی اُس کے معاملے میں کافی ظالم ثابت ہونے والی تھی،،،

ذاکوان اُس کی طبیعت کے پیشِ نظر اُسے مزید تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا،، اِس لیے خاموشی کے ساتھ ایک بلیک کلر کے آرام دہ سے ڈریس کا انتخاب کیا تھا،،،

عنائشہ جو غنودگی میں جا رہی تھی،،، ذاکوان جتوئی کی قربت نے اُس کے حواس کافی حد تک بحال کر دیئے تھے،،،

"مم،،،، میں خود چینج،،،،"

عنائشہ اُسے یوں ہی اُٹھا کر واش روم کی جانب بڑھتے دیکھ گھبرا کر بولی تھی،،،

مگر ذاکوان کے دروازے کے سامنے اُتارنے پر اُس کی جان میں جان آئی تھی،،،،

"میں باہر ہی ہوں،،، دروازہ لاک مت کرنا،، پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس،،،،"

ذاکوان اپنے مخصوص بارعب انداز میں حکم دیتا واش روم کی جانب اشارہ کر گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کے بے لچک حاکمانہ لہجے پر اُسے کچھ بول نہیں پائی تھی،،، کیونکہ اِس وقت وہ بحث کرنے کی سچویشن میں نہیں تھی،،،، نہ ہی اِس سردار سے کوئی پنگا لے سکتی تھی،،،،

عنائشہ نے اُس کا سہارا چھوڑتے جیسے ہی قدم اندر کی جانب بڑھائے وہ لڑکھڑا گئی تھی،،،،

اُس کا پورا وجود کانپ رہا تھا،، ذاکوان نے فوراً اُس کا بازو تھام کر اُسے سنبھالا تھا،،

"میں کسی کو بلاتا ہوں تمہاری ہیلپ،،،"

ذاکوان نے موبائل نکال کر کال کرنی چاہی تھی،،،

"میں ٹھیک ہوں،،،، آپ بس یہیں رہیں،،،،"

عنائشہ صبح اُن خواتین کی باتیں سن کر اب بالکل بھی نہیں چاہتی تھی،،، کہ اُن کے بیڈ روم کی کوئی بھی بات باہر پہنچے اِس لیے فوراً ذاکوان کو منع کر دیا تھا،،،

وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اِس وقت حویلی کی خواتین کی نظریں اُن کے بیڈ روم کے بند دروازے پر ہی ٹکی ہوئی ہونگی،،،،

اُسے لگا تھا ذاکوان شاید اب بھی اُس کی بات نہیں مانے گا،،،، مگر اُسے وہی رکتے دیکھ عنائشہ کو شدید حیرت ہوئی تھی،،،،

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ شبنم ذاکوان کو اُن خواتین کی کہی ایک ایک بات بتا چکی تھی،،،،

اُسی وجہ سے ہی ذاکوان عنائشہ کو فکرمندی سے ڈھونڈتا باہر آیا تھا،،،

عنائشہ نے اپنے سردار کے حکم کے مطابق پانچ منٹ سے زیادہ ٹائم نہیں لیا تھا،، اور انتہائی سعادت مند بیوی کی طرح اُس کا دیا ڈریس چینج کرکے وہ باہر آچکی تھی،،،

مگر اِس وقت معمول کے مطابق وہ ذاکوان کی شال میں ملبوس نہیں تھی،،

جس کی وجہ سے اُس کا نازک سراپا اُس کی نظروں کے سامنے تھا،،، ذاکوان نے بے اختیار بوجھل سانس ہوا میں خارج کی تھی،، یہ لڑکی اُس کے لیے بہت بڑی آزمائش ثابت ہورہی تھی،،

عنائشہ اُسے فون پر مصروف دیکھ خود ہی باہر کی جانب بڑھی تھی،،، جب ایک دم چکر آجانے کی وجہ سے وہ لڑکھڑائی تھی،،، ذاکوان نے بروقت آگے آتے اُسے تھام لیا تھا،،،

عنائشہ کے بال بالکل گیلے تھے،،، سر کو ٹھنڈ لگنے کی وجہ سے اُس کے سر میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں،،، اُس سے زرا سی ٹھنڈ برداشت نہیں ہوتی تھی،، اور آج تو اُس نے حد ہی کردی تھی،،،

"میرے سر میں درد ہورہا ہے،،،، پلیز میرے بال ڈرائیر سے خشک کردیں،،،،"

عنائشہ کی نم آلود آواز ذاکوان کی سماعتوں سے ٹکراتی اُسے بے چین کر گئی تھی،،، جس انسان کو ہل کر پانی پینے کی عادت بھی نہیں تھی،،، آج اُس کی سردارنی اُس سے ٹھیک ٹھاک خدمتیں کروا رہی تھی،،،،

روم میں ہیٹر لگے ہونے کی وجہ سے اُس کی ٹھنڈ کچھ حد تک کم ہوچکی تھی،،، مگر ابھی بھی وہ پوری طرح کانپ رہی تھی،،،،

"میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ نازک ہیں آپ سردارنی،،،،، مجھے اپنے فیوچر کی فکر ہورہی ہے،،،،"

ذاکوان اُسے بیڈ پر بیٹھا کر اُس کے گرد اپنی گرم شال اچھے سے اوڑھاتے اُس کے بتانے پر دراز سے ڈرائیر لے آیا تھا،،،،

جبکہ اُس کی بات سن کر عنائشہ بُری طرح لال ہوتی خود میں سمٹ گئی تھی،،،

"مم،،، میں خود کر لیتی ہوں،،،"

عنائشہ نے اُس کے خطرناک ارادوں سے گھبرا کر ڈرائیر لینا چاہا تھا،، مگر تب تک ذاکوان اُس کے بالوں کو تھام چکا تھا،،،

اپنی گردن پر اُس کی اُنگلیوں کا لمس محسوس کرتے عنائشہ کی کپکپاہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا،، جسے محسوس کرتے ذاکوان مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا،،،

مگر جیسے ہی اُس نے عنائشہ کی کمر سے بال ہٹائے اُسے پل بھر کے لیے آس پاس سب کچھ رُکتا محسوس ہوا تھا،،،،،

عنائشہ شاید ٹھیک سے شرٹ کی زپ بند نہیں کر پائی تھی،، جس کی وجہ سے اُس کی دودھیا کمر کا اُوپری حصہ واضح ہو رہا تھا،،،

ذاکوان نے اپنے بے قابو ہوتے اعصاب پر قابو پاتے اُس کی زپ بند کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا،،، بے دھیانی میں جیسے ہی اُس کا ہاتھ عنائشہ کی کمر سے ٹکرایا،، عنائشہ جھٹکا کھا کر اپنی جگہ سے ایسے اُچھلی تھی،،،

جیسے بجلی کی ننگی تاروں نے اُسے چھو لیا ہو،،،،

"یہ،،، یہ،،، تم کیا کر رہے تھے،،،،؟؟؟"

عنائشہ دیوار کے ساتھ کمر ٹکا کر کھڑی ہوتی مشکوک نظروں سے اُسے گھورنے لگی تھی،،،،

"سردارنی صاحبہ میں اگر کچھ کروں گا تو ڈنکے کی چوٹ پر کروں گا،،، ایسے چھپ چھپا کر نہیں،،، بے فکر رہیں آپ،،،،،،"

ذاکوان اُس کی قریب آتے بے باک انداز میں بولتا اُسے سہما گیا تھا،،،،

"میرے بال خوش ہوگئے ہیں،،، سر میں درد نہیں ہے اب،،،"

عنائشہ نے اُسے اپنے بہت قریب آکر کھڑے ہوتے دیکھ جلدی سے کہا تھا،،،،

جبکہ ذاکوان اُس کے گرد دیوار پر ہاتھ رکھتا اُس کے اُوپر جھکا تھا،،،

"رئیلی،،، مگر میرا کام تو ادھورا رہ گیا ہے نا،،،؟؟"

ذاکوان نے ہاتھ کی پشت سے اُس کے گال کو چھوا تھا،،، جو اُس کی قربت کے احساس سے دہک رہے تھے،،،،

"کک کونسا کام،،،؟؟؟"

اُس کی بات کا مفہوم جانتے ہوئے بھی وہ انجان بنی تھی،،،،

"یہ والا کام،،،،"

ذاکوان اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اُسے گھما چکا تھا،،،

عنائشہ نے اپنے بال کمر پر ڈال دیئے تھے،،،

جنہیں ذاکوان نے ہاتھ سے ہٹاتے اُس کی زپ کو تھاما تھا،،، عنائشہ کو اُس کے لمس پر اپنی سانسیں رُکتی محسوس ہوئی تھیں،،،،

اُس نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں،،، جب ذاکوان کی گرم سانسیں اپنے کندھے پر محسوس کرتے وہ لرزی تھی،،، عنائشہ کا یوں اُس کے ہاتھ جھٹک کر دور ہونا اُسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا،،، یہ گستاخی اُسی حرکت کی جوابی کارروائی تھی،،، اور کچھ دل کی منہ زور خواہش بھی،،،،

اُس کے کندھے پر اپنے پر حدت ہونٹوں کا لمس چھوڑ کر اُن کی نرماہٹیں محسوس کرتا وہ اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھا چکا تھا،،،

اُسے محسوس ہورہا تھا کہ عنائشہ کا وجود آہستہ آہستہ تپ رہا ہے،،، ذاکوان نے اُسے بیڈ پر لیٹاتے اُس کے اُوپر کمبل ڈال دیا تھا،،،

عنائشہ اُس کی اِس حرکت کے بعد اُس سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی،،، اُس کمبل اوڑھاتے وہ سر تک کمبل تان گئی تھی،،،

"میں نے کھانا اور میڈیسن منگوائی ہیں،،، سویئے گا مت سردارنی صاحبہ،،، ورنہ میں اپنے طریقے سے جگاؤں گا پھر،،،"

ذاکوان یہاں بھی اُسے دھمکی دے کر اپنی بات ماننے پر مجبور کر گیا تھا،،،

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،، مجھے سونا ہے،،،"

عنائشہ کمبل کے اندر سے چلائی تھی،،،

"اِسی بات کی تو مہلت مل رہی ہے سردارنی آج آپ کو،،،"

ذاکوان کمبل میں موجود خود سے چھپتی اپنی سردارنی کو گھورتا دروازے کی جانب بڑھا تھا،،،

جہاں سامنے ہی شبنم ہاتھ میں ٹرے تھامے فکرمندی سی کھڑی تھی،،،، اور اُس کے عین پیچھے سفینہ جتوئی ، گلناز اور ثمینہ جتوئی موجود تھیں،،،،

ذاکوان نے شبنم کو ٹرے اندر رکھنے کا اشارہ کیا تھا،،

"سردارنی کی طبیعت کیسی ہے اب،،،، شبنم سے پتا چلا،،، بہت فکر ہو رہی تھی اُن کی،،،،"

سفینہ بیگم ذاکوان کے سرد تاثرات دیکھ بمشکل پوچھ پائی تھیں،،،

"آپ جانتی ہیں نا،،، میں حویلی میں موجود ہر فرد کو عزت اور احترام دیتا ہوں اور یہی چاہتا ہوں کہ آپ سب بھی ایسا ہی کریں،،، تو پھر آپ میری سردارنی کو ملازمین کے سامنے کیسے بے عزت کر سکتی ہیں،،، میرے قابل کون ہے اور کون نہیں یہ مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا،،،، میری سردارنی اور میری بیوی بننے کا حق کس کا ہے،،، یہ بھی مجھے بہت اچھے سے معلوم ہے،،،، آپ کو اِس سب کی فکر میں گھلنے کی ضرورت نہیں ہے،،،

اور پلیز،،، سردارنی کو اِن حویلی کی سازشوں میں اُلجھانے کی کوشش مت کریں،،، وہ یہاں کی عورتوں جیسی نہیں ہے،،، بہت حساس ہے میری سردارنی،،، آپ کی باتیں چاہیں وہ سچ ہوں یا جھوٹ،،، اُسے فیل ہوتی ہیں،،، تو بہتر ہوگا آئندہ اُن کے سامنے ایسا کچھ نہ بولا جائے،،،، آپ لوگوں کے لیے وہ دشمنوں کی بیٹی بعد میں ہونی چاہیں،،، پہلے اِس حویلی کی سردارنی ہیں وہ،،، اُنہیں وہ رتبہ اور عزت دینا سیکھیں،،،،"

ذاکوان جتوئی سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا اُن کے سامنے عنائشہ کی اہمیت واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اُنہیں اِس بارے میں بھی باور کروا گیا تھا،، کہ وہ حویلی میں وجود تمام معاملات سے باخبر ہے،،،،

"اماں سائیں،،،،"

ذاکوان کے اندر جانے کے بعد گلناز بیگم نے گھبرا کر سفینہ بیگم کو دیکھا تھا،،

"یہ سب اُس نوکرانی شبنم کا کیا دھرا ہے،،، وہی ایک ایک رپورٹ دے رہی ہے سردار سائیں کو،،،، مگر فکر مت کرو،،، اِس دشمنوں کی بیٹھی کو اتنی آسانی سے تو سر پر آکر نہیں بیٹھنے دوں گی،،،،"

سفینہ بیگم نے زہر خند لہجے میں بولتے گلناز جتوئی کی جانب دیکھا تھا،،،

"کیا کریں گی آپ،،، ؟؟؟"

گلناز بیگم اُنہیں ابھی بھی پُر اُمید دیکھ اُلجھی تھیں،،،،

"سردار ذاکوان جتوئی کو عنائشہ کے خلاف نہیں کر پائے ہم،،، مگر اس لڑکی کو تو سردار ذاکوان جتوئی کے خلاف کرسکتے ہیں نا،،،،"

سفینہ بیگم کی بات سن کر وہ دونوں بھی مسکرا دی تھیں،،،،، وہ سمجھ چکی تھیں اب اُنہیں کیا کرنا ہے،،،،،،،،،،،،،

★★★★★★★★★★

"سردارنی سائیں تھوڑا سا اور پی لیں،،، پھر آپ نے دوا بھی لینی ہے،،، "

ذاکوان نے جیسے ہی اندر قدم رکھا سامنے ہی اُسے شبنم اپنی ضدی سردارنی کے نخرے کرتے دکھائی دی تھی،،

"میں نے اتنا تو پیا ہے،،،، اب بس کرو،،، اور میڈیسن دو مجھے،،،،"

عنائشہ اُسے ڈپٹتے قریب آتے ذاکوان کو نہیں دیکھ پائی تھی،،،

"مجھے دیں یہ،،،،"

ذاکوان نے شبنم سے باول تھام لیا تھا،،، اُسے دیکھ شبنم فوراً عنائشہ کے پاس سے اُٹھی تھی،،،، اور ساتھ ہی ذاکوان کو عنائشہ کی جانب سوپ کا چمچ بڑھاتے دیکھ وہ حیران بھی ہوئی تھی،،،، اُس نے اپنے سردار کو پہلی بار ایسا کچھ کرتے دیکھا تھا،،،

"سردارنی صاحبہ پی لیں،،،،"

ذاکوان نے چمچ اُس کے ہونٹوں کے قریب لاتے وارن کرتی نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا،،،،

جس پر شبنم کا خیال کرتے اُسے ناچاہتے ہوئے بھی منہ کھولنا پڑا تھا،، جبکہ شبنم ایک جانب سر جھکائے کھڑی کن اکھیوں سے اُن دونوں کو دیکھتی،، دل ہی دل میں اپنے سردار اور سردارنی کی نظر اُتار رہی تھی،،

جو اُس کا خیال کرتے آنکھوں ہی آنکھوں میں لڑنے میں مصروف تھے،،

"سائیں میں جاؤں،،،"

شبنم ذاکوان کے حکم کی منتظر تھی،،،

"نہیں میرے سر درد ہے،، تم یہی رہو اور میرا سر دباؤ،،،"

عنائشہ ذاکوان کے ساتھ روم میں اکیلے ہونے کے احساس سے گھبراتے جلدی سے بولی تھی،،،

جبکہ شبنم نے بچارگی سے ذاکوان کو دیکھا تھا،،

"تم جاؤ شبنم،،، میں دیکھ لیتا ہوں تمہاری سردارنی کو،،،"

ذاکوان اچھے سے سمجھ رہا تھا،،،

ذاکوان کی جانب سے حکم ملتے ہی شبنم فوراً نکل گئی تھی،، جس پر عنائشہ نے اُس کی پشت کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا،،

"وہ ہمیشہ وہی کرے گی جو میں کہوں گا،، یہاں موجود ہر فرد میرے حکم کا تابع ہے سردارنی،،،،"

ذاکوان نے اُسے سارا سوپ پلا کر میڈیسن دی تھی،،،

عنائشہ کے ہاتھ سے ہاتھ ٹچ ہوتے وہ پریشان ہوا تھا کیونکہ عنائشہ کا وجود تیز بخار میں تپ رہا تھا،،، میڈیسن لیتی وہ تکیے پر سر رکھ گئی تھی،،،

"سردارنی آنکھیں کھولیں،،،،"

ذاکوان نے اُس کے قریب بیٹھتے جھک کر اُس کا گال تھپتھپایا تھا،،،

"مجھے نیند آرہی ہے،،،، "

عنائشہ نے اُس کے بلانے پر کسمساتے اُس کا ہاتھ تھام لیا تھا،،،

وہ بخار اور میڈیسن کے زیرِ اثر وہ ایک بار پھر غنودگی میں جارہی تھی،،،

ذاکوان کے بازو پر سر ٹکائے وہ گہری نیند میں جاچکی تھی،،، جبکہ ذاکوان یک ٹک اپنے ساتھ لگی اپنی سردارنی کو تکے گیا تھا،،، جو ہوش و حواس میں اُسے قریب بھی بھٹکنے نہیں دیتی تھی،،،

مگر حواس کھوتے ہی وہ صرف اُس کی پناہ گاہ کی متلاشی رہتی تھی،،،،

ذاکوان جھکا تھا اور اُس کے دونوں لال گلابی پھولے روئی جیسے گالوں کو ہونٹوں سے چھو گیا تھا،، اُسے پہلے دن سے عنائشہ کے پھولے سے نرم گال بہت پسند تھے،،،،

اُس کے تپش زدہ لمس پر عنائشہ نیند میں کسمساتی مزید اُس کے قریب سمٹ آئی تھی،،،،

ذاکوان اُس کے ساتھ نیم دراز ہوتا اُس کا سر اپنے بازو پر رکھ گیا تھا،،، اُس کے قریب ہونے پر نیند میں بھی عنائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی،،،

جو بے حد دلکش اور پیاری تھی،،،

ذاکوان جھکا تھا اور اُس مسکراہٹ کو اپنے ہونٹوں سے چن گیا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب عنائشہ کی آواز پر ذاکوان کی آنکھ کھلی تھی،،،

وہ اُس کے سینے سے چمٹی ہوئی تھی،،

"کیا ہوا سردارنی آپ ٹھیک ہیں،،،؟؟"

ذاکوان نے اُس کے ماتھے پر لب رکھتے نرمی سے پوچھا تھا،،

"مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے،،،"

عنائشہ اُس کے پُر حرارت موجود میں گھسنے کی کوشش کرتی ٹھنڈ سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی،،، اُس کو بخار اب نہیں تھا،، مگر شاید ٹھنڈ اُس کی ابھی بھی نہیں اُتر پا رہی تھی،،،

روم میں ہیٹر آن تھا،، ذاکوان نے اُسے دو کمبلوں میں لپیٹ کر اپنے سینے سے لگا رکھا تھا،، مگر اُس کی نازک سی سردارنی کی ٹھنڈ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی،،،،

ذاکوان نے آگے ہو کر بیڈ پر رکھا تیسرا کمبل بھی اُس کی اُوپر ڈالا تھا،،، مگر اِس بار اُس نے عنائشہ کو اپنے ہاتھ لگاتے دونوں پر ہی وہ سارے کمبل ڈال لیے تھے،،،،

اب عنائشہ اُس کے ساتھ لگتی اُس کے سینے پر سر ٹکا گئی تھی،،،

"سردارنی آپ میری برداشت کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہیں،،،، اِس کا انجام ٹھیک نہیں ہو گا،،،،"

ذاکوان نے اُس کی بند آنکھوں پر باری باری لمس چھوڑتے اُسے مخاطب کیا تھا،،،،

ذاکوان نے آگے ہو کر بیڈ پر رکھا تیسرا کمبل بھی اُس کی اُوپر ڈالا تھا،،، مگر اِس بار اُس نے عنائشہ کو اپنے ساتھ لگاتے دونوں پر ہی وہ سارے کمبل ڈال لیے تھے،،،،

اب عنائشہ اُس کے ساتھ لگتی اُس کے سینے پر سر ٹکا گئی تھی،،،

"سردارنی آپ میری برداشت کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہیں،،،، اِس کا انجام ٹھیک نہیں ہو گا،،،،"

ذاکوان نے اُس کی بند آنکھوں پر باری باری لمس چھوڑتے اُسے مخاطب کیا تھا،،،، جو بے خبر سی اب پرسکون ہوتی اُس کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی،،،،

ہمیشہ کی طرح اِس وقت بھی اُس نے ایک مٹھی سے ذاکوان کے کالر کو دبوچا ہوا تھا،،

ذاکوان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی،،،،

چہرا جھکا کر اُس کے ہاتھ کی پشت کو چھوتے وہ اُسے اپنے سینے میں بھینچتا آنکھیں موند گیا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★

صبح گیارہ بجے کے قریب عنائشہ نے کسمساتے مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں،،، مگر خود کو کسی کی آہنی گرفت میں محسوس کرتے اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا،،،،

اپنے چہرے پر پڑتی گرم سانسیں اور پیٹ پر محسوس ہوتے مضبوط ہتھیلی کا لمس عنائشہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا،،

وہ ذاکوان جتوئی کے نہایت ہی قریب اُس کے ساتھ ایک ہی کمبل می موجود تھی،،،

عنائشہ کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ یہ سب ہوا کیسے ہے،،، وہ بھلا یوں ذاکوان جتوئی کی بانہوں میں کیوں کر سو رہی تھی،،،

اُسے بات نے بات اتنا ایٹیٹیوڈ دکھانے والا یہ بندہ اپنی اکڑ ختم کرکے اس کے اتنے قریب کیسے آیا تھا،،،

"وہ اُس کے ساتھ اِس ایک ہی روم میں،،، ایک ہی بیڈ پر سویا،،،"

اِس خیال کے آتے ہی عنائشہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا،،، تو مطلب ذاکوان اُس کے ساتھ سویا تھا،،،

مطلب اُن کے بیچ،،،

اِن اُلٹی سیدھی سوچوں کے ساتھ ہی عنائشہ کی جان حلق میں آن اٹکی تھی،

عنائشہ نے پہلے اپنی پوزیشن چیک کی تھی،،، وہ ذاکوان کا کالر مُٹھی میں دبوچے دوسرا ہاتھ اُس کے سینے کے گرد حمائل کیے،،، اُس کندھے پر سر رکھ کر، اُس کے ساتھ لگی،،، آدھے سے زیادہ اُس کے سینے پر چڑھ کر سورہی تھی،،،

عنائشہ کا چہرا شرم و خفت کے مارے لال ہوا تھا،،

اُس نے رات کے مناظر یاد کرنے چاہے تھے،،،

مگر کچھ کچھ باتوں سے سوا اُسے کچھ بھی یاد نہیں تھا،،،

وہ تو باہر بیٹھی تھی نا،، پھر وہ روم تک کیسے آئی تھی،،،، اُسے بہت سی باتیں یاد نہیں آرہی تھیں،،، عنائشہ کی نظر جیسے ہی اپنے بازو پر پڑی اپنے کپڑے چینج ہوئے دیکھ اُس کا رنگ فق ہوا تھا،،،

مگر اگلے ہی لمحے اُسے اتنا یاد آچکا تھا کہ اپنے کپڑے اُس نے خود چینج کیے تھے،،،،

"کہیں کل کے حوالے سے میں نے اِس سردار کے سامنے کوئی بکواس تو نہیں کر دی،،،،

کہیں اِس وجہ سے تو یہ میرے ساتھ،،،،"

عنائشہ نے فوراً اپنے دونوں ہاتھ کھینچتے پیچھے ہٹنا چاہا تھا،، مگر ذاکوان کے مضبوط حصار کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر پائی تھی،،،

عنائشہ کو اُس کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا،،

اُس نے ذاکوان کے کندھے پر ہی سر ٹکائے نظریں اُٹھا کر اُوپر دیکھا تھا،،، ذاکوان کا چہرا اُس کے بے حد قریب تھا،،،،،

عنائشہ یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی،،،

اُس کے جاگتے ہوئے تو کبھی وہ یوں اُسے دھیان سے دیکھ بھی نہیں پائی تھی،،،، اِس شخص کا رعب اور آنکھوں کی چمک ہی ایسی ہوتی تھی کہ کوئی اُس کے سامنے ٹک بھی نہیں پاتا تھا،،،

عنائشہ کی نظریں اُس کے اعنابی لبوں اور اُن سے اُوپر سجی سیاہ مونچھوں پر تھیں،،، جو اُسے بے حد پسند تھیں،، یہ اعتراف عنائشہ نے آج پہلی بار اپنے دل سے کیا تھا،،،،

اُس کے دل میں اُنہیں چھونے کی خواہش پیدا ہوئی تھی،، مگر ہاتھ بڑھاتے بڑھاتے وہ واپس موڑ گئی تھی،،،

اگر ذاکوان جتوئی جاگ جاتا تو اُس کی خیر نہیں ہونے والی تھی،، اِس لیے وہ بنا مزاحمت کیے اُس کی گرفت سے لگی بس اُس شخص کے مغرور مگر انتہائی دلکش نقوش کو گھور رہی تھی،،،

جب عنائشہ کی نظر ذاکوان کی ٹھوڑی پر چمکتے سیاہ تل پر پڑی تھی،، بے ساختہ عنائشہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی،،، اُسے ذاکوان کا یہ تل بہت پسند آیا تھا،، جسے ہاتھ بڑھا کر چھونے سے وہ خود کو روک نہیں پائی تھی،،

"تم بہت بُرے ہو ذاکوان جتوئی،، مجھے اپنا قیدی بنا لیا ہے تم نے،،، اور اب آہستہ آہستہ میرے دل و دماغ پر بھی اپنا قبضہ جما رہے ہو،، تم مجھے اپنا اسیر بنانا چاہتے ہو نا، تاکہ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہاری جوگن بن کر رہ جاؤں،،، تم یہ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ،، تم ایک حاکم مرد ہو،، تو پھر باقی مردوں کی طرح مجھ سے بُرا سلوک رواں کیوں نہیں رکھا،،

کیوں مجھے اتنی اہمیت دیتے ہو،،،، مبارک ہو سردار ذاکوان جتوئی تم میرے گرد جو جال بنتے رہے ہو،،، میں بُری طرح اُلجھ چکی ہوں اُس میں،،، اور شاید اب زندگی میں کبھی نہ نکل پاؤں،،، مگر میری ایک بات یاد رکھنا،، محبت تو تمہیں بھی مجھ سے کرنی ہی ہوگی،،، میری محبت سے بھی کہیں زیادہ شدید محبت ہوگی تمہاری،،،، میں اکیلی اِس محبت کی آگ میں نہیں جلوں گی ذاکوان جتوئی تمہیں بھی جلنا ہوگا میرے ساتھ،،،،،"

عنائشہ اُس کے کندھے سے سر ٹکائے بہت ہی باریک آواز میں بول رہی تھی،،، اتنا کہ اُس کی اپنی سماعتیں بہت مشکل سے سن پا رہی تھیں،،،

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ دور سے اُس کی سانسوں کی آواز سن لینے والا،،، اُس کی یہ سرگوشی بھی باآسانی سن چکا تھا،،،، اُس کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ کھیل کر معدوم ہوئی تھی،،،،

جو عنائشہ نہیں دیکھ پائی تھی،،،،

کچھ لمحے اُسے ایسے ہی گھورتے رہنے کے بعد عنائشہ نے اُس کے حصار سے نکلنا چاہا تھا،،،

بہت دھیرے سے اُس نے ذاکوان کا بازو اپنے اُوپر سے ہٹانا چاہا تھا،، مگر عنائشہ کی صحت کے حساب سے وہ اتنا وزنی تھا کہ عنائشہ زرا سا ہٹاتے ہی ہانپ گئ تھی،،،

اُس نے نظریں گھما کر ذاکوان کو گھورا تھا،، اور دوبارہ پوری شدت لگا کر اُسے ہٹانا چاہا تھا،،

وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہونے ہی والی تھی جب ذاکوان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے کروٹ بدل کر اُسے بیڈ سے لگاتے پوری طرح اُس پر حاوی ہوا تھا،،

عنائشہ اِس حملے کے لیے قطعاً تیار نہیں تھی،، اُس نے آنکھیں پھاڑ کر ذاکوان کو دیکھا تھا،،

جو اُس کے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں میں اُنگلیاں پھنسا کر اُنہیں تکیے پر رکھتا اُس کی جانب دیکھ رہا تھا،،

جو اِس وقت اُسے پوری طرح ہوش و حواس میں لگی تھی،، اور اب اُسے اُس کی حرکت پر خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی،،،

"یہ کیا بدتمیزی ہے چھوڑیں مجھے،،،؟؟؟ آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے قریب آنے کی سردار سائیں،،،"

عنائشہ اُس سے اپنی کلائیاں آزاد کروانے کی پوری کوشش کررہی تھی مگر ذاکوان خاموشی سے اُس کی حرکتیں ملاحظہ کررہا تھا،،،

"میری ہمت کا اندازہ ابھی نہیں ہوا آپ کو سردارنی صاحبہ،،، اِس لیے اُس کے بارے میں تو بات ہی مت کریں،،، رہی بات قریب آنے کی تو یہ سب آپ کی خواہش پر ہی ہوا ہے،،، آپ ہی رات کو نہیں چاہتی تھیں کہ میں اِس روم سے باہر نکلوں،،،"

ذاکوان نے جھک کر اُس کے دودھیا بازو پر لب رکھتے عنائشہ کو لال کردیا تھا،،

"مم میں ایسا کچھ نہیں چاہتی،،،"

عنائشہ اُس کی بات پر شاک ہوئی تھی،،،

"تو کیا وہ کل رات سفینہ بیگم کی کہی باتوں کے بعد ذاکوان جتوئی کے سامنے کوئی اول فول بکواس کرچکی تھی،،،"

عنائشہ دل ہی دل میں خود کو لتاڑ کر رہ گئی تھی،،،،

"آپ کیا کیا چاہتی ہیں مجھ سے،، رات کو سب پتا چل چکا ہے مجھے سردارنی،،،،"

عنائشہ کا چہرا لمحہ بالمحہ گلابی پر رہا تھا،، جو دیکھ ذاکوان جتوئی کے لیے اپنے دل پر قابو رکھ پانا مشکل ہوا تھا،،،

"ہہ،،، ہم،،، یوں،،، ایک ساتھ،،، رات بھر،،، تت تم،،، نے،،، تم نے کچھ،،، ہمارے،،، بب بیچ،،، ہمارے بیچ،،، کک کچھ،،،"

یہ بات پوچھتے ہی عنائشہ اندر تک کانپ اُٹھی تھی،،، چہرا اِس قدر لال ہوچکا تھا،، جیسے ابھی اُس میں سے خون چھلک پڑے گا،،، اُس کی گھنیری پلکیں شرم و حیا سے بوجھل ہوچکی تھیں،،،

کسی انجانے احساس سے دل اِس قدر بُری طرح دھڑک رہا تھا،، جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا،،،

اُس کی بات سن کر ذاکوان جتوئی کا برآمد ہونے والا چھت پھاڑ قہقہ عنائشہ کو مزید شرمندہ کر گیا تھا،،،

"میں نے پہلے بھی بتایا تھا آپ کو سردارنی،،، سردار ذاکوان جتوئی چھپ چھپا کر کھانے والوں میں سے نہیں ہے،،، اپنا حق ڈنکے کی چوٹ پر حاصل کر کے رہتا ہے،،، جس دن اِس ارادے سے آپ کے قریب آیا،، اُس دن آپ کو مجھ سے کوئی نہیں بچا پائے گا،،،،"

ذاکوان نے اُس کی کان کی لوح پر لب رکھے تھے،،،، جبکہ اُس کی بے باک باتیں عنائشہ کو چہرا چھپانے پر مجبور کر گئی تھیں،،،

"ویسے رات کو آپ جس طرح مجھ میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھیں،،، بہت بار ایمان ڈگمگایا تھا،،، طبیعت آپ کی خراب تھی،،، قیامت کے زیرِ اثر رات میری کٹی ہے،،،، میں اپنے اُس صبر اور شرافت کا بہت میٹھا سا انعام چاہتا ہوں ابھی،،،،،"

ذاکوان کے خطرناک ارادوں اور گوہر افشانیوں پر عنائشہ کو خوف اور شرم کے مارے اپنی جان فنا ہوتے محسوس ہوئی تھی،،،،

"کک کیسا انعام،،،، سردار ذاکوان جتوئی،،، تم،،"

عنائشہ نے اُسے باز رکھنا چاہا تھا،،، مگر اُسے اِس بات کا موقع نہیں مل پایا تھا،،

"اپنا انعام بھی زبردستی وصول کرنے کی عادت ہے مجھے سردارنی،،،"

اُس کی بولتی بند کرتا وہ جھکا تھا اور عنائشہ کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا تھا،،

جبکہ عنائشہ تو اُس کی اِس بے باکی پر کھل کر سانس بھی نہیں لے پائی تھی،،،، اُس نے ذاکوان جتوئی کے چنگل سے نکلنا چاہا تھا،، مگر ہاتھ اُسی کی گرفت میں قید ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہیں کر پائی تھی،،،

مگر آج پہلے دن کی طرح اُسے ذاکوان جتوئی کے لمس سے اُکتاہٹ یا جھنجھلاہٹ محسوس نہیں ہوئی تھی،،، نہ ہی غصہ آیا تھا،،،

جو بات اُسے بہت زیادہ پریشان کر گئی تھی،،،

وہ پوری طرح اِس ساحر کے سحر میں جکڑی جا رہی تھی،،، جو اُس کے لیے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا تھا،،، یہ مغرور شخص کبھی اُس کا بن کر نہیں رہنے والا تھا،،، اور وہ اپنے دل کی بربادی نہیں چاہتی تھی،،،

جو اِس دشمنِ جاں کے زرا سے لمس پر پاگل ہو اُٹھتا تھا،،، عنائشہ کے لیے ذاکوان جتوئی کی یہ شدت بھری قربت برداشت کرنا بہت مشکل تھا،،،

اِس وقت بھی اُس کا جارحانہ لمس برداشت کرتے وہ بحال ہوچکی تھی،،،

ذاکوان کی مونچھوں کی چبھن اور ہونٹوں کی گستاخیوں کی وجہ سے عنائشہ کا پورا چہرا لال ہوچکا تھا،،،

"کیا ہوا سردارنی،،، یہ بکھری سانسیں، یہ بے قابو دھڑکنیں میرا نام کیوں پکار رہی ہیں،،، آپ کے نزدیک تو میری کوئی اہمیت نہیں ہے،،، تو میرے قریب آنے سے آپ کو اتنا فرق کیوں پڑتا ہے،،،، کہیں محبت تو نہیں ہوگئی اپنے اِس ظالم سردار سے،،،،"

ذاکوان نے اُس کی گردن اور چہرے کے گرد لپٹی سیاہ زلفیں ہٹاتے بے باک انداز میں اُس کی گردن کے سیاہ تل کو گھورا تھا،، اُس کے انداز پر عنائشہ کانپ اُٹھی تھی،،،

مگر یہاں اِس سچویشن میں بھی سردارنی اپنا دفاع کرنے سے باز نہیں آئی تھی،،،،

"آپ کو بہت بڑی غلط فہمی ہے سردار سائیں،،،، عنائشہ اعظم خان دنیا کے کسی بھی انسان سے محبت کرسکتی ہے مگر ذاکوان جتوئی سے کبھی نہیں،،،،"

عنائشہ اِس بات سے بے خبر کے وہ اُس کی سرگوشی سن چکا ہے،،، فوراً اُس کی بات کی نفی کرتے بولی تھی،،،

جس کے جواب میں ذاکوان جتوئی دھیرے سے مسکرا دیا تھا،،

"مجھے انتظار رہے گا سردارنی،،، کب آپ اظہار کرتیں ہیں اپنی اِس ہار کا،،،،،"

ذاکوان نے اُس کو چیلنجنگ انداز میں کہا تھا،،

"آپ کا انتظار،،، ہمیشہ انتظار ہی رہے گا سردار سائیں،،، کیونکہ ایسا تو کبھی نہیں ہوگا،،،"

عنائشہ نے اُس سے اپنی کلائیاں آزاد کروانی چاہی تھیں،، جب ذاکوان اُس کی گردن کے نیچے ہاتھ لے جاتا اُس کا چہرا اپنی جانب اُٹھا چکا تھا،،

"میں جسے چاہتا ہوں پا کر رہتا ہوں،،، یہ اظہار بھی جلد ہی سنوں گا میں جانتا ہوں،، اور رہی بات پانے کی تو،، ابھی جو حاصل کرنے کی میرا دل خواہش کر رہا ہے،، وہ تو میں حاصل کر کے رہوں گی،،،"

ذاکوان کہتے ساتھ ہی جھکا تھا اور عنائشہ کے لبوں کی نرماہٹیں اپنی سانسوں میں اُتارتا چلا گیا تھا،،

عنائشہ اُس سے اِس ستم کی اُمید ابھی تو نہیں کر پا رہی تھی،،، اُس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلے یقین حد تک سکڑ گئی تھیں،،،

باتوں کے ساتھ ساتھ اِس شخص کا لمس بھی اُس کی جان نکالنے کے لیے کافی تھا،،،

عنائشہ نے اُس کے سینے پر دباؤ ڈال کر اُسے خود سے دور کرنا چاہا تھا،، جب اُسی لمحے دروازہ پر دستک ہوئی تھی،،،

عنائشہ نے اُس کا کالر سختی سے پکڑتے دروازے پر ہوتی دستک کا احساس دلانا چاہا تھا،، مگر ذاکوان جتوئی تو جیسے اِس وقت اپنی زندگی کی سب سے زیادہ سکون بھرے اور بہترین لمحے محسوس کرتا ہر شے کا ہوش بھلائے ہوئے تھا،،

جب کافی دیر بعد اُسکی حالت پر رحم کھاتے ذاکوان نے اُسے آزاد کیا تھا،،،

عنائشہ بُری طرح کانپ رہی تھی،،، اُس کے نم آلود ہونٹ اپنے رنگ سے بھی کہیں زیادہ سُرخ ہوچکے تھے،،،

مگر اُس نے ابھی تک ذاکوان کا کالر نہیں چھوڑا تھا،، اُس کی گرفت ابھی بھی اُتنی ہی سخت تھی،،،،

ذاکوان اُس کے اُوپر جھکا گہری گہری سانسیں لیتی اپنی سردارنی کو گھور رہا تھا،،،

جو اُس کی اتنی سی وارفتگی سے گھبرا چکی تھی،،، عنائشہ کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی،،، جس کی وجہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی،،،

"سردارنی،، میرے قریب نہ آنے پر بھی آپ کی آنکھیں نم ہوتی ہیں،،، اور میرے قریب آنے پر بھی یہی حال ہے،،،، آپ کیا چاہتی ہیں میں ابھی تک سمجھ نہیں پایا،،،،"

ذاکوان نے اُس کی آنکھوں پر ہونٹ رکھے تھے،،

عنائشہ اب کافی حد تک خود کو نارمل کر چکی تھی،، اُس نے نظریں اُٹھا کر ذاکوان کو دیکھا تھا،،،

"تم سے بہت دور جانا چاہتی ہوں ذاکوان جتوئی،،، اِسی میں خوشی ہے میری،، جانے دو گے مجھے،،،"

عنائشہ نے اُس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچتے چہرا اُٹھا کر اُس کے قریب کرتے اپنے دل کو کچلتے سوال کیا تھا،،،

جس کے جواب میں ذاکوان اُسے بے تاثر نظروں سے گھورنے کے بعد اپنا گریبان آزاد کرواتا اُس کے اُوپر سے ہٹتا بیڈ سے بھی اُٹھ گیا تھا،،،

باہر دستک ہونا بند ہو چکی تھی،،،

"کیا ہوا ذاکوان جتوئی،، اچانک سے بولتی کیوں بند ہوگئی،،،،"

عنائشہ بھی اُس کے پیچھے بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھی،،، جب ذاکوان سگریٹ سلگھاتا واپس پلٹا تھا،،،

"میرے عشق میں گرفتار ہونے سے اتنا ڈر کیوں رہی ہو سردارنی،،،، کیوں فرار چاہتی ہو میری محبت سے،،"

ذاکوان نے دھواں اُس کے منہ پر چھوڑتے اُسے پل بھر کے لیے شاک کر دیا تھا،،،

"اتنی خود پسندی اچھی نہیں ہوتی سردار سائیں،،، ایسے نہ ہو منہ کے بل گرنا پڑے،،،"

عنائشہ اُسے غصے سے جواب دیتی واش روم کی جانب بڑھی تھی،،،

جب ذاکوان اُس کے پیٹ سے بازو حمائل کرتا اُسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا،،، عنائشہ اُس کی اتنی سخت گرفت پر خوفزدہ ہوئی تھی،،،

اپنی گردن اور کندھے پر محسوس ہوتی اُس کی گرم سانسوں پر عنائشہ نے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں،،، وہ جانتی تھی غصے میں کچھ زیادہ بول گئی ہے،،،

"ایک بات ہمیشہ سے یاد رکھنا سردارنی،،، سردار ذاکوان جتوئی کو اگر کوئی منہ کے بل گرا سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف تم ہو،،، اور جس دن تم نے ایسا کیا اُس دن تم اور یہ دنیا والے ذاکوان جتوئی کا ایک نیا رُوپ دیکھیں گے،،، جسے برداشت کرنا تمہارے بس کی بات بالکل بھی نہیں ہوگی،،، اب تک تم مجھے تڑپا رہی ہو،،، میں بہت ہی نرمی اور محبت سے تمہارا ہر وار برداشت کررہا ہوں،،، مگر جس دن میں نے تمہیں تڑپانا شروع کیا وہ برداشت نہیں کر پاؤ گی تم،،،،"

ذاکوان اُس کے کندھے پر اپنی شدتوں کا نشان چھوڑتا عنائشہ کو لرزنے پر مجبور کر گیا تھا،،،،

ذاکوان جتوئی روم سے نکل گیا تھا،،، مگر عنائشہ اُسی طرح اپنی جگہ ساکت و صامت سی بت بنی کھڑی تھی،،، اُس کا دل ذاکوان کی باتوں سے ہی بے چین ہو اُٹھا تھا،،، یہ شخص اتنا مشکل کیوں تھا اُس کے لیے،،،، وہ کیسے سمجھتی اِس انسان کو اُس سے محبت تھی یا صرف ایک مہرے کی طرح استعمال کر رہا تھا وہ اُسے،،،

مگر اُسے تو ہمیشہ ذاکوان جتوئی کے انداز میں اپنے لیے نرمی اور محبت ہی نظر آئی تھی،،، اگر مہرا ہی بنا کر رکھنا ہوتا تو وہ اُسے اب تک یوں سر پر بیٹھا کر نہ رکھتا،،، اُس ہی ہر گستاخی کا جواب یوں مسکرا کر نہ دیتا،،،،

عنائشہ کو لگا تھا یہ اکڑو گھمنڈی سردار اُسے پاگل کر دے گا،،،،

★★★★★★★★★★★

آج زرجان کی مہندی تھی اور صبح سے اُس نے نہ کچھ کھایا پیا تھا نہ کسی سے کوئی بات کر رہی تھی وہ،، اُس نے مہرجان جو بھی کال کرنے کی کوشش کی تھی،،،

مگر وہ اُس کی کال ہی پک نہیں کر رہی تھیں،،،

زرجان سمجھ چکی تھی کہ اتنے سال اپنے بیٹے سے ملنے کی وجہ سے وہ مصروف ہونگی،،، اِس لیے وہ اُن سے ناراض نہیں تھی،، مگر وہ اتنا تسلیم کر چکی تھی کہ اپنی زندگی کے سب سے مشکل لمحات میں وہ بالکل اکیلی تھی،،،،

اُسے سنبھالنے،،،، اُس کا ساتھ دینے والا کوئی نہیں تھا،، ابھی کچھ دیر پہلے ہی بھابھی کی بلائی گئی لڑکیاں اُسے مہندی لگا کر گئی تھیں،،،

یہاں مہندی اور ہلدی کا فنکشن دن میں ہی کر دیا جاتا،،، زیادہ ہلہ گلا اور ناچ گانے کی اجازت کسی کو نہیں تھی،،، ابھی کچھ دیر پہلے ہی اُس کی سسرال والیاں مہندی اور ہلدی کی رسم کرکے،،، اُسے مایوں کا سوٹ پہنا کر گئی تھیں،،،

اِس وقت وہ مایوں کے زرد جوڑے میں پھولوں کی جیولری پہنے اُداس اور سوگوار سی بے حد حسین لگ رہی تھی،،، اُس کا یہ سوگوار حُسن دیکھنے والوں پر قیامت ڈھانے کے لیے کافی تھا،،،

اُس کے نام میں چمکتی نتھ بھی اِس وقت اُداس سی تھی،،،،

اُس کی شرٹ کی سلیوز کہنیوں تک فولڈ کی گئی تھیں،،، کیونکہ مہندی سے اُس کے دونوں بازوں کو اینڈ تک بھر دیا گیا تھا،،،

ٹراؤزر کو بھی ٹخنوں سے اُوپر تک فولڈ کیے مہندی لگنے سے بچایا گیا تھا،،، اُس کی دودھیا پنڈلیوں پر سجی مہندی اُس کے سراپے کی دلکشی کو چار چاند لگا رہی تھی،،، وہ بیڈ پر تکیے کے سہارے بیٹھی،،، سر بیڈ کراؤن سے ٹکرائے آنکھیں موندے ہوئے تھی،،،

جب اچانک کمرے میں اُسے کسی آہٹ کی آواز آئی تھی،،، اُس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں،،، مگر پورے کمرے میں نظریں دوڑانے کے بعد بھی اُسے کوئی دیکھائی نہیں دیا تھا،،،

زرجان اِسے اپنا وہم سمجھتی واپس سے آنکھیں موند گئی تھی،،، اِس وقت وہ بہت زیادہ زہنی ٹینشن کا شکار تھی،،،

زرجان کو واپس اپنے مراقبے میں جاتا دیکھ دل شیر کھڑکی سے اندر داخل ہوتا اُسے احتیاط سے بند کر گیا تھا،،،

پہلے آواز کھڑکی کا لاک توڑنے کی ہی تھی،،، جسے زرجان اپنا وہم سمجھ رہی تھی،،،

دل شیر بیڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہوتا اُس کے سہانے روپ کو پرشوق نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا،،

جو زرد جوڑے اور پھولوں کی دلفریب خوشبو سے مہکتی اُسے کوئی اپسرا معلوم ہوئی تھی،،

وہ یک ٹک بے خود سا اُس حُسن کی ملکہ کو تکے گیا تھا،، جو اِس وقت کسی اور کے نام کی مہندی لگائے،، کسی اور کی مایوں کی دلہن بنی بیٹھی تھی،،

وہ ایک زمانے میں اُس کی محبت اتنی آسانی سے اِس لڑکی کو بھلا کسی اور کا ہوتے کیسے دیکھ سکتا تھا وہ،،،

زرجان جو اپنے ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی،، گہری پر تپش نگاہیں محسوس کرتے اچانک سے گھبرا کر آنکھیں کھولتے اُس نے سامنے کھڑے دل شیر کو دیکھا تھا،،

زرجان کو لگا تھا یہ اُس کا وہم ہے،،، پچھلے اتنے دنوں سے یہ شخص پوری طرح اُس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا،، جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ وہ اُسے ہر جگہ دکھائی دینے لگا تھا،،

وہ صبح سے اُسے کئی بار اپنے آس پاس دیکھ چکی تھی،،،

اِس وقت بھی اُسے دل شیر اپنا وہم ہی لگا تھا،، اُس نے اپنی بھیگتی آنکھوں کو بند کرتے واپس پہلے والی پوزیشن اختیار کی تھی،،،

جبکہ دل شیر اُس کے اِس ری ایکشن پر پہلے شدید حیران ہوا تھا،، مگر پھر اپنی اِس دیوانی کی کنڈیشن سمجھتے وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا،،

اور اُس حسین دوشیزہ سے کچھ فاصلہ برقرار رکھتے وہ اُس کے قریب بیڈ پر آن بیٹھا تھا،،،

زرجان کی مہندی کا ڈیزائن اُس کی آنکھوں کے سامنے تھا،، مگر وہ اُسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا،،

کیونکہ یہ مہندی اُس کے نام سے خالی تھی،،، دل شیر نے اپنی پاکٹ سے مہندی کی کون نکالتے زرجان کا ہاتھ تھاما تھا،،،

اُس کا لمس محسوس کرتے زرجان نے کرنٹ کھاتے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھیں،،،

جب سامنے بیٹھے دل شیر کو دیکھ اُس کے منہ سے بے ساختہ چیخ برآمد ہونے ہی والی

تھی،،، جب دل شیر نے اپنی مضبوط ہتھیلی اُس کی نازک پنکھڑیوں پر جماتے اُس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا،،،

★★★★★★★★★

"عنائشہ نے جو کیا ہے اُس کا بہت بڑا بھگتان بھگتنا پڑے کا اُسے،،، ہماری بیٹی ہو کر اُس نے ہمارے اُس دشمن کا ساتھ دیا،،، مہناز کیا یہی تربیت کی تھی تم نے اپنی بیٹی کی،،، جسے یہ نہیں پتا کہ اُس کا دشمن کون ہے،، اور اپنا کون،،،، اُس کو عقل تب ہی آئے گی جب وہ سردار اور اُس کے حویلی والے دھکے مار کر اُسے وہاں سے نکالیں گے،،،،"

فہیم خان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ واپس جتوئی حویلی جا کر اپنی بھانجی کا گلا دبا آئیں،،

جس نے اُنہیں اتنے لوگوں کے سامنے بے عزت کر کے رکھ دیا تھا،، اپنے شوہر کا ساتھ دیتے اُن کے کھودے گئے گڑھے میں اُنہیں ہی دھکیل دیا تھا،،

وہاں تو سردار ذاکوان جتوئی کے سامنے وہ عنائشہ کو آنکھ اُٹھا کر غصے کی ایک نظر سے بھی نہیں دیکھ پائے تھے،،،،

جو بات دیکھتے مہناز بیگم کے دل میں سکون سا اُتر گیا تھا،، اُن کا وہ اطمینان ابھی بھی اُن کے چہرے پر دیکھا جا سکتا تھا،،

وہ ماں تھیں،،، عنائشہ کے لہجے میں ذاکوان جتوئی کے لیے دکھائی دینے والی محبت ایک ہی نظر میں پہچان گئی تھیں،،،،

اور یہ بھی کہ ذاکوان جتوئی سے زیادہ محفوظ پناہ گاہ اُن کی بیٹی کے لیے کوئی بھی نہیں ہوسکتی تھی،،، شاید وہ خود بھی نہیں،،،

وہ اب عنائشہ کی جانب سے مطمئین ہوچکی تھیں،،، اُنہیں اپنا داماد بہت اچھا لگا تھا،،، جسے اتنے ٹائم سے وہ جھٹلاتی آئی تھیں،،، مگر اب اُنہیں اپنی اُسی سوچ پر پچھتاوا ہورہا تھا،،،

وہ بس اب ایک بار عنائشہ سے مل کر اُس کی غلط سوچوں کو بدلنا چاہتی تھیں،،، اُنہیں بتانا چاہتی تھیں کہ مل کہ ذاکوان جتوئی اُس کے لیے سب سے بیسٹ تھا،،،،

مگر وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ اُنہیں یہ موقع بھی بہت مشکل سے ملنے والا تھا،،

"بابا سائیں ہم ذاکوان جتوئی کا سر جھکا نہیں پائے،، مگر وہ سر کاٹ تو سکتے ہیں نا،،، ذاکوان جتوئی ایک اکیلا ہی طاقت ور ہے اُس حویلی اور قبیلے میں،،، اگر اُسے ہی ختم کر دیا جائے تو وہ سب ٹوٹ جائیں گے،،،، اور ہم مزید طاقت ور،،،، ذاکوان جتوئی کے بعد اُس قبیلے میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ہمارا مقابلہ کرسکے،،،،

اُس کے بعد عنائشہ تو ویسے بھی ہمارے پاس آ ہی جائے گی،،، ویسے پھوپھو آپ کی بیٹی کے حُسن کے بہت چرچے سنے ہیں،،، ذاکوان جتوئی کے ہوتے ہوئے تو اُسے دیکھنے کا اتفاق نہ ہو پائے شاید مگر اُس کے بعد تو ہماری کزن نے اِسی حویلی آنا ہے،،،،"

جابر خان کی ذاکوان کو قتل کرنے والی بات سن کر مہناز بیگم کو اپنا دل رُکتا محسوس ہوا تھا،،، اور اُس کی اگلی کی جانے والی بات پر مہناز بیگم کا دل چاہا تھا اپنی بیٹی کے حوالے سے اپنے بھتیجے کی یہ بُری نیت دیکھ کر خود ہی اُس کے سینے میں گولیاں اُتار دے،،،،

"ہمہ جابر میں بھی کچھ ایسا ہی سوچ رہا ہوں،،،، ذاکوان جتوئی کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرنا پڑے گا،،، ویسے اُسے ہرانا بہت مشکل کام ہے،،،، مگر اُسے مارنا بھی آسان بالکل نہیں ہے،،، اُس کا وہ خاص آدمی دل شیر اُس سے کم بالکل بھی نہیں ہے،،، وہ ہمیں کبھی بھی ذاکوان کو نقصان نہیں پہنچانے دے گا،،، ہمیں اُن دونوں کو ہی ایک ساتھ ختم کرنا ہوگا،،، اُن دونوں میں سے ایک بھی نہیں بچنا چاہیے تب ہی ہمارا کام آسان ہوسکتا ہے،،،،"

فہیم خان کو اپنے بیٹے کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی،،،

جبکہ مہناز بیگم وہاں بیٹھیں اپنے بھائیوں اور بھتیجوں کی پلاننگ سنتیں پہلو بدلنے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھیں،،،

اُنہیں اب کسی بھی حال میں ذاکوان جتوئی یا دل شیر تک اِن لوگوں کی اس سازش کی خبر پہنچانی تھی،،،،

اُسی لمحے جابر کا فون بجا تھا مہناز بیگم جو وہاں سے اُٹھنے کا ارادہ رکھتی تھیں،،،، واپس سے وہیں ٹک گئی تھیں،،،

مگر جابر خان نے فون رکھتے جو بات کہیں تھی،،، اُس نے مہناز بیگم کے ہاتھ پیر پُھلا دیئے تھے،،،

"ہمیں جو بھی کرنا ہے،،، کل کے دن ہی کرنا ہے،،،، کل صبح ذاکوان جتوئی اور دل شیر نے ایک ساتھ کسی بہت اہم کام کے لیے شہر کے لیے نکلنا ہے،،، میرے بہت خاص آدمی نے مخبری کی ہے،،، آپ اپنے آدمیوں کو تیار کریں بابا سائیں،،،، ذاکوان جتوئی اور دل شیر کو مارنے کا اِس سے اچھا موقع کوئی نہیں ہو گا،،،،

اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا کہ کوئی سرداروں کے سردار،،، ذاکوان جتوئی کو مارنے کی پلاننگ بھی کرسکتا ہے،،،،"

جابر خان کی بات سن کر فہیم خان کی آنکھیں چمک اُٹھی تھیں،،،،

مہناز بیگم کو اپنے بھائیوں کی ایسی سازشوں کا علم تھا،،، مگر اُنہیں اِس بات کا اندازہ بالکل نہیں تھا کہ وہ لوگ اِس حد تک گر چکے تھے کہ لالچ کی خاطر کسی کی جان لینے پر تُل جاتے،،،،

وہ اُن لوگوں کے اُٹھتے ہی اپنے روم کی جانب بھاگی تھیں،،، دروازہ لاک کرتے اُنہوں نے ذاکوان کا نمبر ڈائل کیا تھا،،،، مگر مسلسل کئی بار کی کوششوں کے بعد بھی ذاکوان کی جانب سے کال پک نہیں کی گئی تھی،،،، ذاکوان کے بعد اُنہوں نے عنائشہ کا نمبر بھی ڈائل کیا تھا،،، مگر اُس کا نمبر بھی بند دیکھ مہناز بیگم کی پریشانی کئی گنا بڑھ گئی تھی،،،،

اُن کا بس نہیں چل رہا تھا خود ہی اُڑ کر وہاں پہنچ جائیں،،، اور ذاکوان جتوئی کو اُس کے سر پر منڈلاتے خطرے سے بچا لے،،،،

★★★★★★★★★★

زرجان نے سر دائیں بائیں مارتے اُس کی گرفت سے اپنا منہ چھڑوانا چاہا تھا،،،، مگر دل شیر بنا اپنا ہاتھ ہٹائے،،، دائیں ہتھیلی سے کون پکڑے اُس کے داہنے ہاتھ پر اپنا نام لکھ گیا تھا،،،،

زرجان نے ہاتھ پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی مگر دل شیر کی دھمکی پر وہ ایسا کچھ نہیں کر پائی تھی،،،،

"ہاتھ ایک جگہ رکھو،، اگر زرا سا بھی ہلایا تو تمہارے ہاتھوں اور پیروں کی ساری مہندی میں نے خراب کر دینی ہے،،،،"

دل شیر اُس کے چہرے پر لہراتی لٹ کو پھونک مار کر پیچھے کرتا زرجان کا دل لرزا گیا تھا،،،،

وہ نہیں دیکھ پائی تھی کہ دل شیر نے کہاں نام لکھا ہے،،،،

وہ اپنے ہونٹوں سے اُس کا ہاتھ ہٹانے کی پوری کوشش کررہی تھی،،، مگر دل شیر اپنا کام پورا کرتا اُس کے دونوں ہاتھوں پر اپنا نام لکھ چکا تھا،،،

اُس نے اتنی مہارت سے اپنا کام دکھایا تھا کہ زرجان کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی،،،،

"چلانا مت،،، ورنہ تمہارے گھر والے تمہیں یہیں سے میرے ساتھ رخصت کر دیں گے،،،،"

دل شیر اُس کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے اُسے وارن کرنا نہیں بھولا تھا،،،

جبکہ زرجان نے گہرے گہرے سانس لیتے اپنی رکی رکی سانسیں بحال کی تھیں،،،،

"تم تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی،،،، اور یہ گھٹیا حرکت کرنے کی،،،،"

زرجان اُسے خونخوار نظروں سے دیکھتی بنا مہندی کی پرواہ کیے اُس پر جھپٹنے ہی والی تھی،،،
جب دل شیر نے اُس کے دونوں بازوؤں کو کہنیوں کے اُوپر سے تھامتے اُس کی مہندی کو خراب ہونے سے محفوظ رکھا تھا،،،

"اب یہ مہندی میرے نام کی بند چکی ہے،،،، اب یہ کسی قیمت پر خراب نہیں ہونی چاہیے،،،"

دل شیر اُس کا چہرا اپنے قریب لاتا دھمکی دے گیا تھا،،

جبکہ اُس کے انداز زرجان کا دل دہلانے کے لیے کافی تھے،،،،،،

"کک کیا مطلب،،،، تت تم،، تمہارے نام کی مہندی کیوں،،،، یہ مہندی میرے ہونے والے شوہر کے نام کی ہے،،، تم میرے کچھ نہیں لگتے،، کیوں آئے ہو تم یہاں؟؟،"

آخری بات کہتے زرجان کی آنکھیں بالکل نم ہو چکی تھیں،،،

"کبھی میری محبت بھی رہی ہو تم،،،، تو سوچا ایک بار تمہیں اِس رُوپ میں دیکھ آؤں،،،،
بعد میں پتا نہیں زندگی مہلت دے نہ دے،،،،"

دل شیر کی بات پر زرجان کا دل تڑپ اُٹھا تھا،،، یہ شخص آخر ہر بار اپنے مرنے کی باتیں
کرکے اُسے اذیت کیوں دیتا تھا،،،،

"تم چلے جاؤ یہاں سے،،، ورنہ میں چلاؤں گی،،، میں نے زندگی میں جو کھونا تھا وہ کھو چکی
ہوں،،، اب مزید کسی بات کا خوف نہیں رہا،،، اِس لیے اِس بار میری اِس دھمکی کو،،،،"

زرجان ابھی مزید بول رہی تھی،،،، جب دل شیر آگے بڑھا تھا اور اُسے اپنی مضبوط بانہوں
میں اُٹھاتا اُس کے روم کے ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

زرجان کی آنکھیں خوف کے مارے باہر آنے کو تیار تھیں،،،،

باہر گیٹ پر اور حویلی کے چاروں جانب بہت سارے گارڈز موجود تھے،،، زرجان کو بالکل
سمجھ نہیں آیا تھا یہ سرپھرا انسان چاہتا کیا ہے،،،

"چلاؤ تم،،،، جتنا مرضی چلانا ہے چلاؤ،،،،، یہاں سے آواز کلیئرلی تمہارے سب گھر والوں تک جائے گی،،،"

دل شیر اُسے یوں گود میں اُٹھائے ٹیرس کی ریلنگ کے پاس آن کھڑا ہوا تھا،،،

زرجان نے چہرا موڑ کر دل شیر کی جانب دیکھا تھا،، جو اُس کے انتہائی قریب تھا،، دونوں کی نظریں ملی تھیں،،، زرجان کو اپنا دل بُری طرح دھڑکتا معلوم ہوا تھا،،

"تم کیوں کررہے ہو یہ سب،،،؟؟؟"

بہت ضبط کے بعد بھی زرجان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،،

" اتنی آسانی سے کسی اور کا ہونے دوں تمہیں،،،،؟؟؟"

دل شیر اُسے نیچے اُتارتا،، اُنگلی کی پوروں سے اُس کے آنسو چن گیا تھا،، جبکہ اُس کی بات پر زرجان کا منہ ہونقوں کی طرح کھلے کا کھلا رہ گیا تھا،،

اِس لمحے وہ دل شیر کو اتنی حسین لگی تھی کہ وہ بہت مشکل سے خود پر قابو رکھ پایا تھا،،

مہندی اور پھولوں کی خوشبو سے مہکتی وہ حسین دوشیزہ اِس وقت اُس کی دسترس میں تھی،،،،

دل شیر جھکا تھا اور اُس کی مہک اپنی سانسوں کے راستے دل میں اُتارتا چلا گیا تھا،،،

زرجان اُس کے ایک دم قریب آجانے کی وجہ سے گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی،،،، جب اُس کی نظر پورچ میں رکتی گاڑی اور وہاں سے نکلتے شخص پر پڑی تھی،،،

جس کی تصویر بھابھی نے اُسے اُس کا ہونے والا دلہا کہہ کر دکھائی تھی،،،،

بارات تو کل تھی پھر یہ یہاں کیوں آرہا تھا آج،،،،؟؟؟

زرجان کا دل خوف سے لرز اُٹھا تھا،،،، مگر وہ خوف سامنے کھڑے شخص کے خوف سے بہت کم تھا،،،

وہ اُسی جانب دیکھ رہی تھی،،، جب دل شیر کو اُس کی یہ حرکت بہت ہی ناگوار گزری تھی،،،،

اُس نے زرجان کا چہرا دونوں ہتھیلوں کی گرفت میں قید کرتے اپنے چہرے کے انتہائی قریب کیا تھا،،،

زرجان نے آنکھیں سکیڑتے خوف کے عالم میں اُس کی جانب دیکھا تھا،، یہ شخص کیا کرنے والا تھا اب،،،

جب دل شیر اُس کے گلابی گال کے ساتھ اپنی بڑھی شیو کو مسلتا زرجان کے گالوں کو لال کرتا اُنہیں جھلسا گیا تھا،،، اُن کی چبھن سے زرجان کسمساتی اُسے سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی،،،

اُسے شدید جلن محسوس ہوئی تھی پورے چہرے پر،،،،

"یہ اُس جلن کا جواب ہے،،، جو میرے سامنے کھڑے ہوکر تم نے اُس شخص کو دیکھ کر میرے دل جو جلایا ہے،،،، سوچو اگر تم کسی اور کی ہوگئ تو میرے ہاتھوں کون کون جل سکتا ہے،،،، ابھی بھی ایک دن کا وقت ہے سوچ سمجھ کر اِس شادی کا فیصلہ کرنا،،،،"

دل شیر اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا واپس پلٹا تھا،،،،

"کیا چاہتے ہو تم،،،؟؟؟ تم شاید بھول رہے ہو کہ تم مجھے چھوڑ چکے ہو،،،؟؟؟"

زرجان کو اِس وقت دل شیر پر بے پنا غصہ آیا تھا،،،

"جانتا ہوں،،،، مگر تم نہیں جانتی کہ مجھے اپنی چھوڑی ہوئی چیزوں پر بھی کسی کا عکس برداشت نہیں،،، اور تم تو پھر میری سابقہ محبت ہو،،، تم پر کسی اور کی نگاہ بھلا کیسے برداشت کر سکتا ہوں،،،،"

دل شیر اُسے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا،،

جبکہ زرجان کو اپنا آپ پتھر ہوتا محسوس ہوا تھا،،

کیا ایک بار اُسے اذیت دے کر اِس شخص کا دل نہیں بھرا تھا جو وہ اُس پر ایک نیا ستم ڈھانے والا تھا،،،

زرجان آنسوؤں میں بھیگتی وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی،،،،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عنائشہ کی صبح سے دل شیر سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی،،، اور نہ ہی آمنا سامنا ہوا تھا،،

وہ مغرب کے بعد روم سے نکل آئی تھی،،، پورا دن روم میں بیٹھ بیٹھ کر وہ بہت زیادہ بور ہوگئی تھی،،،، مگر باہر آکر اُسے ہر جانب ایک غیر معمولی سی خاموشی سے محسوس ہوئی تھی،،،،

"کیا ہورہا ہے،،،؟؟؟یہ آج حیرت انگیز طور پر اِس حویلی میں اتنی خاموشی کا راج کیوں ہے،،،،،؟؟"

عنائشہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی ملازمین کے قریب آتی ملازمین کو مخاطب کرتے بولی تھی،،،،

جو اِس وقت سر جھکائے کھڑیں کافی خوفزدہ سی لگ رہی تھیں،،،،

"یہ کوئی عام خاموشی نہیں ہے بھابھی سائیں،،، اِسے ہماری حویلی میں طوفان سے پہلے کی خاموشی تصور کیا جاتا ہے،،،،"

غزالہ وہاں آتے اپنی رائے کا اظہار کیے بنا نہیں رہ پائی تھی،،، مگر انداز اُس کا بھی کافی تشویش زدہ سا تھا،،،

"کیا مطلب،،، کیا کچھ ہوا ہے حویلی میں،،،،؟؟؟"

عنائشہ ابھی اتنا ہی بول پائی تھی،،،، ہال کمرے سے سنائی دینے والی ذاکوان جتوئی کی غصے بھری دھاڑ اور ساتھ ہی کسی کے گرنے کی آواز پر عنائشہ کا دل ہول اُٹھا تھا،،،،،،،،

"یہ کوئی عام خاموشی نہیں ہے بھابھی سائیں،، اِسے ہماری حویلی میں طوفان سے پہلے کی خاموشی تصور کیا جاتا ہے،،،،"

غزالہ وہاں آتے اپنی رائے کا اظہار کیے بنا نہیں رہ پائی تھی،،، مگر انداز اُس کا بھی کافی تشویش زدہ سا تھا،،،

"کیا مطلب،،، کیا کچھ ہوا ہے حویلی میں،،،،؟؟؟"

عنائشہ ابھی اتنا ہی بول پائی تھی،،،، ہال کمرے سے سنائی دینے والی ذاکوان جتوئی کی غصے بھری دھاڑ اور ساتھ ہی کسی کے گرنے کی آواز پر عنائشہ کا دل ہول اُٹھا تھا،،،،،،،،

"ییہہ،،، یہ کیا ہوا ہے،،،؟؟؟"

عنائشہ اتنی شدید آواز پر دل پر ہاتھ رکھتی گھبرا کر بولی تھی۔۔۔

"لگتا ہے سردار سائیں نے اسجد ادا سائیں پر ہاتھ اُٹھایا ہے،،،،"

غزالہ فکر مند سی اُس جانب دوڑی تھی،،،،

"مگر کیوں،،،،؟؟ شبنم،،،، کیا ہو رہا ہے اندر،،،،؟؟؟"

عنائشہ نے اتنی غصیلی اور اونچی آواز ذاکوان کی آج تک نہیں سنی تھی،،، اُس کا اپنا دل خوف سے بھر گیا تھا،،، نجانے کس نے اِس زخمی شیر کو پھر سے للکار دیا تھا،،، صبح تو وہ اُس کے پاس سے بہت اچھے موڈ میں گیا تھا،،

"سردارنی سائیں غضب ہو گیا ہے،،،، اسجد سائیں مخالفین کی بیٹی کو گھر سے بھگا کر لے آئے ہیں،،، سردار سائیں ایسی حرکت کرنے والوں کو بہت سخت سزا دیتے ہیں،،، اب پتا نہیں وہ اِن دونوں کا کیا کرتے ہیں،،، سب لوگ بہت پریشان ہیں،،، سردار سائیں بہت زیادہ غصے میں،،،

اور اتنے غصے میں اُن کی سنائی جانے والی سزا ہمیشہ بہت دردناک ہوتی ہے،،،،"

شبنم روتے روتے اُسے ساری کہانی سنانے لگی تھی،،،،

جو سنتے عنائشہ بھی پریشان ہوئی تھی،،،

"اسجد کیوں بھگا کر لایا ہے اُسے،،،، کیا صرف دشمنی کی وجہ سے،،،،"

عنائشہ کو اِس بات پر یقین کرنے میں کافی دشواری پیش آئی تھی کہ اس حویلی کے مرد محبت بھی کرسکتے تھے،،،

"جی وہ اِس لیے کہ وہ شہربانو بی بی سے بہت محبت کرتے ہیں،،، اور دشمنی کی وجہ سے ویسے تو کسی قیمت پر اُن دونوں کی شادی نہیں ہو پانی تھی،،، تو اُن دونوں نے یہ سنگین قدم اُٹھایا،،، اسجد سائیں سردار سائیں کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے،،، مگر شہر بانو بی بی کے گھر والے اُن کی زبردستی شادی کروا رہے تھے،،، تو اِس لیے اُنہوں نے جلد بازی میں سردار سائیں سے پوچھے بغیر یہ سب کر دیا،،،،"

شبنم ہمیشہ کی طرح ہر بات سے واقف تھی،،، اور عنائشہ کو ساری اطلاع دیتی چلی گئی تھی،،،

"تو تمہارے سردار سائیں کو چاہیے نا اُنہیں سپورٹ کریں،،، یہ کیا بات ہوئی سزا دینے والی،،، یہ سردار بالکل سائیکو ہے،،، نہ خود محبت کرنی ہے نہ کسی اور کو کرنے دینی ہے،،،، میں بھی دیکھتی ہوں کیسے الگ کرتا ہے یہ سردار اِن دونوں کو،،،،"

عنائشہ پورے عزم کے ساتھ ہال کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

"سردارنی سائیں ابھی مت جائیں،،، اور اُنہیں کچھ مت کہیں،،، سردار سائیں اِس وقت بہت غصے میں ہیں،،"

شبنم اپنی سر پھری سردارنی کو ایکشن میں آتا دیکھ اُسے روکتی رہ گئی تھی،،، مگر عنائشہ اُس کی ایک بھی سنے بغیر اندر داخل ہوچکی تھی،،،،

مگر سامنے کا منظر دیکھ ایک بار اُس کا دل بھی خوفزدہ ہوا تھا،،،

ذاکوان غصے سے بپھرا اپنے سامنے سر جھکائے کھڑے اسجد پر دھاڑ رہا تھا،، اسجد اور حویلی کے تمام افراد پریشان سے ایک جانب کھڑے تھے،،،

جبکہ شہر بانو ایک جانب ملازمین کے بیچ ڈری سہمی کھڑی تھی،،،

"سائیں میں جانتا ہوں میں قصور وار ہوں،، مگر مجھ میرے قصور کی اتنی بڑی سزا مت دیں،، میں بہت محبت کرتا ہوں شہر بانِو سے،،، اُس کے بغیر نہیں رہ سکتا،، اگر آپ نے اُسے واپس بھجوا دیا تو وہ لوگ شہر بانو کو ختم کر دیں گے،، خدا کے لیے اتنی بڑی سزا مت دیں،،،"

اسجد ذاکوان کے سامنے ہاتھ جوڑتے گڑگڑاتے بولا تھا،،

مگر اسجد سمیت سب ہی جانتے تھے کہ اُن کا سردار محبت کے معاملے میں بہت ہی زیادہ سنگدل تھا،،

اسجد کو اپنی اِس غلطی پر معافی مل پانا ناممکن سی بات تھی،،،

"بالکل ٹھیک فیصلہ ہے سردار سائیں کا،، عزتوں سے کھلواڑ کرنے والوں کا انجام یہی ہونا چاہیے،،، اپنے عاشقوں کے ساتھ منہ کالا کر کے بھاگنے والیوں کو زندہ زمین میں گاڑھ دینا ہی باقی سب کے لیے بہترین سبق ہے،،،"

سفینہ بیگم اندر داخل ہوتی عنائشہ کو دیکھ مہناز بیگم کے حوالے سے اُس پر طنز کرنے سے باز نہیں آئی تھیں،،، جنہوں نے حویلی میں یہی مشہور کر رکھا تھا کہ مہناز بیگم کو حویلی سے بھاگنے میں مدد کرنے والے اُن کے بھائی نہیں بلکہ اُن کا کوئی نام نہاد عاشق تھا،،،

عنائشہ نے ہمیشہ کی طرح اِس وقت بھی اُن کی بات کو زیادہ سیریس نہیں لیا تھا،،

"مگر میرے مطابق سردار سائیں کا فیصلہ بالکل غلط ہے،،، اور نہ ہی میں اِس فیصلے کو تسلیم کرتی ہوں،،،"

عنائشہ سفینہ بیگم اور وہاں موجود باقی تمام افراد کو اگنور کرتی ذاکوان جتوئی کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی،،،،

اُس کی بات پر غصے سے بپھرے ذاکوان نے اُسے جن سرد وحشت ناک نگاہوں سے دیکھا تھا،،،

عنائشہ کو اپنا حلق بیٹھتا محسوس ہوا تھا،،

"سردارنی آپ اپنے کمرے میں جائیں،،،،"

ذاکوان نے اُس کی اِس گستاخی کے جواب میں بہت مشکل سے اپنی مُٹھیاں بھینچ کر اپنے آپ پر ضبط قائم رکھا تھا،،،،

★★★★★★★★★★

زرجان کو ابھی روم میں آکر بیٹھے تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب بھابھی بہت ہی پریشان سی اندر داخل ہوئی تھیں،،،،

"کیا ہوا بھابھی،،،،؟؟"

زرجان اُن کا سفید پڑتا چہرا دیکھ بیڈ سے اُٹھ کر اُن کے قریب گئی تھی،،،

"بہت بُری خبر ہے زرجان،،،،"

بھابھی نے نم آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،

"تمہارے سسرال والوں نے یہ رشتہ ختم کردیا ہے،،، اب کل تمہاری بارات نہیں آئے گی،،،، اُن کا یہی کہنا ہے کہ وہ اُس خاندان میں شادی نہیں کرسکتے جو سردار ذاکوان جتوئی کے دشمنوں میں سے ہوں،،،،"

بھابھی کا انداز بتا رہا تھا کہ باہر اِس وقت کس قدر ٹینشن کا ماحول ہوگا،،،،

وہ گم صم سی اُنہیں دیکھے گئ تھی،،، اُسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اُس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے،،،

"سب لوگ بہت پریشان ہیں،،، اُن کے انکار کرنے کی وجہ چاہے جو بھی ہو،، مگر یہاں کے لوگ تو صرف یہی سمجھیں اور مانیں گے کہ شاید تم میں ہی کوئی نقص ہے،،، جس کی وجہ سے بارات سے عین ایک دن پہلے شادی ٹوٹ گئ،،،، ہمارے لوگوں کی جہالت ہی یہ

ہے،،،، اگر کل تمہاری بارات نہ آئی تو تم ہمیشہ کے لیے اِسی دہلیز پر بیٹھی رہ جاؤ گی،،،، کوئی تمہارا ہاتھ نہیں تھامے گا،،،،"

بھابھی کی عجیب و غریب باتیں زرجان کا دماغ اُلٹا گئی تھیں،،،،

وہ یہاں کے رسم و رواج کے بارے میں جانتی تھی اِسی لیے یہاں سے ضد کر کے شہر پڑھنے چلی گئی تھی،،، مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ واپس اِنہیں میں اُلجھ کر رہ جائے گی،،،، جس انسان نے اُسے اِن سب سے نکالنے کے وعدے کیے تھے،،، وہ تو اُس سے بالکل بے پرواہ ہو گیا تھا،،،،،

"بھابھی یہ سب کیا ہے،، ؟؟ اگر اُن لوگوں نے انکار کر دیا ہے تو ٹھیک ہے،،، نہیں ہو گی یہ شادی،،، نہ ہی مجھے کسی سے شادی کرنی ہے،،، آپ پلیز اماں اور بابا سائیں سے کہہ دیں کہ میری خاطر کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں ہے،،،، کل اگر میری بارات نہ آئی تو کوئی قیامت نہیں آجائے گی،،،، بہت سی لڑکیاں ایسی ہیں جن کی شادیاں نہیں ہوئیں،،، میری بھی نہیں ہو گی،،،"

زرجان اُکتائے ہوئے لہجے میں بولتی اپنا سنگھار خراب کرنے ہی والی تھی جب بھابھی نے اُس کے ہاتھ تھامتے اُسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا،،

"زری پاگل ہوگئی ہو کیا،،؟؟ یہ کیا اول فول بول رہی ہو،،، خدا نہ کرے تمہیں اُن لڑکیوں کے جیسی زندگی گزارنی پڑے،،، بنا کسی قصور کے لوگوں کے نشتر جیسے الزام سہنا آسان نہیں ہوتا،، بابا سائیں اور تمہارے ادا سائیں کوشش کررہے ہیں،،، انشاء اللہ کوئی حل ضرور نکل آئے گا،،،،"

بھابھی اُسے کچھ بھی اُلٹا سیدھا کرنے اور کہنے سے وارن کرتی وہاں سے نکل گئی تھی،،،

زرجان ابھی واپس بیڈ پر آن کر بیٹھی ہی تھی جب اُس کے موبائل پر میسج ٹون بجی تھی،،،

اُس نے انجان نمبر دیکھ حیران ہوتے نوٹیفکیشن اوپن کیا تھا،،،

"کہا تھا نا،،، اتنی آسانی سے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا،،،،"

دل شیر کے میسیج کے ساتھ آئے ایمو جیز دیکھ زرجان تپ اُٹھی تھی،، اُس نے اُس نمبر پر کال ملانی چاہی تھی،،، مگر اب وہ نمبر بند ہو چکا تھا،،،

"تو یہ سب دل شیر نے کیا ہے،،،، مگر کیوں،،،؟؟؟"

زرجان کے پاس ابھی بھی اِس کیوں کا جواب نہیں تھا،،،

★★★★★★★★★★

"سردارنی آپ اپنے کمرے میں جائیں،،،،"

ذاکوان نے اُس کی اِس گستاخی کے جواب میں بہت مشکل سے اپنی مُٹھیاں بھینچ کر اپنے آپ پر ضبط قائم رکھا تھا،،،،

"کیوں میں کیوں روم میں جاؤں،،، اِس حویلی کی سردارنی ہوں،،، دو لوگوں کی زندگیوں کے اتنے اہم فیصلے میں ہونے اور اُس پر اعتراض اُٹھانے کا حق رکھتی ہوں،،،"

عنائشہ اندر سے خوف سے لرزتے کانپتے دل کے ساتھ اپنا لہجہ مضبوط بناتی اُس کے سامنے ڈٹی کھڑی رہی تھی،،،

"سردارنی کے اختیارات اتنے زیادہ بالکل بھی نہیں ہیں کہ وہ سردار کے فیصلے کو چیلنج کر سکے،،،"

گلناز بیگم کو عنائشہ کا یوں ذاکوان کے سامنے جا کر کھڑا ہونا بہت غصہ دلا گیا تھا،،

"کیا مجھے اپنے شوہر سے بات کرنے کی اجازت ہے،،،، یہ سردار ہونے کے ساتھ ساتھ میری شوہر بھی ہیں،،، ایک سردارنی ہونے کے ناطے نہ سہی،،، مگر ایک بیوی ہونے کے ناطے میں اپنے شوہر سے سوال کرنے کا حق رکھتی ہوں،،،"

عنائشہ کو گلناز بیگم کا یوں بیچ میں مداخلت کرنا پسند نہیں آیا تھا،،،

"سردار سائیں وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،،، اُن کا طریقہ غلط ہے،،، مگر نیت نہیں،،، وہ دونوں سچی محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے،،، اِس لیے نکاح کرنے کے ارادے سے یہاں آئے ہیں،،،،"

عنائشہ ذاکوان کے سامنے اُن دونوں محبت کرنے والوں کی وکیل بنی کھڑی اُن کا کیس لڑ رہی تھی،،،

اسجد نے عقیدت بھری مشکور نگاہوں سے اپنی سردارنی کو دیکھا تھا،، جو صرف اُن دونوں کی محبت کی خاطر سردار ذاکوان جتوئی کے فیصلے سے ٹکرا گئی تھی،،،

جو کرنے کی جرأت آج تک کوئی نہیں کر پایا تھا،،

"یہ یہی سمجھ رہی ہے ہر بار کی طرح اِس کی یہ گستاخی بھی معاف ہو جائے گی،،،"

خولہ کو یہ منظر دیکھنے میں سب سے زیادہ مزا آرہا تھا،،

"میں نہیں مانتا کسی بھی محبت وجبت کو،،، اسجد کو میری سنائی سزا ماننی ہوگی،،، اگر اُس نے ایسا نہ کیا تو اُس کا مجھ سے اور اِس حویلی سے سارے تعلق ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائیں گے،،،،"

ذاکوان سرد و سپاٹ احساس سے عاری انداز میں اپنی بات کہتا واپسی کے لیے پلٹا تھا،، وہ اِس وقت شدید غصے میں تھا وہ عنائشہ کے سامنے اپنا آپا نہیں کھونا چاہتا تھا،،، اِس لیے وہاں سے جانے کے لیے پلٹا تھا،،،

مگر اُس کا یوں جانا عنائشہ بھی برداشت نہیں کر پائی تھی،،

"سردار ذاکوان جتوئی آپ یوں نہیں جاسکتے،،، آپ کو میری بات سننی ہوگی،،،"

عنائشہ ذاکوان کا بازو تھامتی اُسے روک گئی تھی،،

ذاکوان نے اپنے بے قابو ہوتے غصے پر قابو رکھتے اپنی مُٹھیاں مزید سختی سے بھینچ گیا تھا،،

شبنم، غزالہ اور شمیم بیگم عنائشہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کررہی تھیں،،،

جبکہ حویلی کے باقی مرد حضرات خاموشی سے کھڑے اِس لڑکی کی یہ دلیری ملاحظہ کررہے تھے،،،

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا سردار سائیں مجھے یہاں کی باقی عورتوں کے جیسا سمجھنے کی غلطی مت کیجیے گا،،، میں یہ ظالمانہ فیصلے برداشت نہیں کروں گی،،،، اسجد نے محبت کی ہے اِس لڑکی سے،،، وہ بھلا کیوں چھوڑ کر آئے اُسے موت کے منہ میں،،،، حویلی کے ہر مرد کو اپنی طرح احساس سے عاری اور پتھر دل سمجھ رکھا ہے آپ نے،،،، خدا کرے آپ کو بھی کسی سے شدید محبت ہو،،، اور آپ کو بھی ایسے ہی اُسے موت کے منہ میں پھینک کر آنا پڑے تو میں آپ سے پوچھو،،،،"

عنائشہ غصے میں ابھی مزید بھی نجانے کیا کیا بولنے والی تھی،،،

جب اُس کی آخری بات ذاکوان کے تن بدن میں آگ بھڑکا گئی تھی،،، وہ جس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا،،، وہ بات یہ لڑکی اتنی آسانی سے بھلا کیسے بول سکتی تھی،،،، ذاکوان کا دل اِس سوچ پر ہی لرز اُٹھا تھا کہ کبھی اُس کی محبت کو موت کے منہ میں جانا پڑے،،،

"عنائشہ،،،،"

ذاکوان جتوئی پوری قوت سے دھاڑتا عنائشہ پر ہاتھ اُٹھا گیا تھا،، مگر وہ ہاتھ عنائشہ کے گال پر پڑنے سے پہلے ہی وہ ہوا میں روک گیا تھا،،،

جبکہ اُس کا اُٹھا ہاتھ دیکھ عنائشہ نے بے یقینی بھری بھری پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسے دیکھا تھا،،

باقی سب نے بھی دہل کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا،،،،

"آج یہ بکواس کی ہے سردارنی آئندہ اگر ایسا کچھ بھی بولنے کی غلطی کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،،"

ذاکوان کا چہرا شدید غصے سے بالکل لال ہوچکا تھا،، کنپٹی کی رگیں باہر کو اُبھر آئی تھیں،،، آنکھیں اتنی لال ہورہی تھیں جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا،،، عنائشہ اُس کا یہ غصہ دیکھ سہم اُٹھی تھی،،، وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ذاکوان جتوئی اُس پر ہاتھ اُٹھا سکتا ہے،،،

عنائشہ بھیگتی آنکھوں کے ساتھ سر کو نفی میں دائیں بائیں ہلاتی اُلٹے قدموں اُس سے دور ہوئی تھی،،،،

ذاکوان اپنا اُٹھا ہاتھ سختی سے میچتا پہلو میں گرا چکا تھا،، عنائشہ کی آنکھوں میں اپنے حوالے سے پنپتا خوف اُس کو شدت سے احساس دلا گیا تھا کہ غصے کے عالم میں وہ کتنی بڑی غلطی کر گیا ہے،،،

لیکن عنائشہ کے بولے الفاظ بھی اُس کے لیے قابلِ معافی نہیں تھے،،،،

"آپ مجھ پر ہاتھ اُٹھائیں یا میرا گلا دبا دیں،،، مگر اِس لڑکی کو میں یہاں سے کہیں نہیں جانے دوں گی،،، اِس کا نکاح ہو گا تو صرف اسجد جتوئی سے،،، دیکھتی ہوں تم جیسے ظالم سردار کب تک محبت کے دشمن بنے رہتے ہو،،،،،،"

عنائشہ باز تو اب بھی نہیں آئی تھی،،،۔

ملازمین میں گھری کھڑی شہربانو کا ہاتھ تھامتے اُس نے ملازمین کو دور کیا تھا،،، ذاکوان کے ہاتھ اُٹھانے کے بعد وہ بالکل زخمی شیرنی بن چکی تھی،،،،

شہر بانو کا ہاتھ تھامے وہ وہاں سے نکل گئی تھی،،،،

ذاکوان کی نگاہوں نے دور تک اپنی بپھری سردارنی کا پیچھا کیا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★★

"بھائی صاحب میں بہت ہی اُمید اور یقین کے ساتھ یہ رشتہ لے کر آئی ہوں،،، اور چاہتی ہوں آپ میری بیٹی مجھے سونپ دیں،،،، اُسے بہو نہیں شہزادی بنا کر رکھوں گی،،، پلیز مجھے خالی ہاتھ مت لوٹائیے گا،،،"

مہر جان کچھ دیر پہلے ہی وہاں آئی تھیں،، مگر اُن کی بات سن کر زرجان کے گھر والوں پر جیسے شادی مرگ کی سی کیفیت طاری ہو چکی تھی،،،

اُن کو یقین نہیں آرہا تھا کہ اُن کی بیٹی اتنی خوش نصیب تھی کہ مہر جان اپنے گدھی نشین بیٹے کے لیے اُن کی بیٹی کا ہاتھ مانگنے آئی تھیں،،،

"بہن جی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں،،،،؟ ہمیں تو یقین نہیں آرہا کہ ہمارے کانوں سے جو سنا وہ سچ بھی ہے یا نہیں،،،،، سید یزدان شاہ کی شادی ہماری بیٹی کے ساتھ،،،، ہمارے لیے اِس سے بڑی خوش قسمتی کی بات اور کیا ہوگی،،،"

زرجان کے بابا بمشکل خود کو بولنے کے قابل کرتے یہ الفاظ ادا کر پائے تھے،،،

"آپ سے زیادہ خوش قسمت میں ہوں،،، جس کی بہو زرجان جیسی پیاری لڑکی بن رہی ہے،،، آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے،،، خدا ایسی بیٹیاں سب کو دے،،،،، بہت بہت شکریہ بھائی صاحب،،، آپ نے میرا مان رکھ لیا،،،،"

مہرجان پوری طرح پردے میں تھیں،،،، مگر اُن کی خوشی سے مغلوب آواز وہاں موجود تمام افراد تک با آسانی پہنچ پارہی تھی،،،،

"شکریہ تو ہمیں آپ کا ادا کرنا چاہیے بہن جی،،،، اتنے مشکل وقت میں آپ نے ہماری بیٹی کا ہاتھ تھام کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے،،، جسے ہم کبھی بھول نہیں پائیں گے،،،،"

زرجان کی اماں سائیں اُن کے قریب بیٹھتیں اپنی خوشی پر قابو نہیں رکھ پائی تھیں،،، اُنہیں مہرجان شروع سے بہت پسند تھیں،،،

یہ اعلٰی حسب و نصب کی مالک مہربان خاتون اب اُن کی بیٹی کی ساس بننے والی تھیں،،،، وہ کیسے خوش نہ ہوتیں،،،،

"کیا ہم یزدان بیٹے سے مل سکتے ہیں ابھی،،،؟؟؟"

زرجان کے بابا ایک بار اپنے داماد کو دیکھ کر لینا چاہتے تھے،،،،

"جی جی بھائی صاحب کیوں نہیں،،، میں نے یزدان کو یہاں آتے ہی کال کردی تھی،،،، وہ بس پہنچتے ہی ہونگے،،،،،،"

مہرجان کے لہجے سے اُن کی سچی خوشی ٹپک رہی تھی،،،،

وہ ابھی اتنا ہی کہہ پائی تھیں جب یزدان کے باہر پہنچ جانے کی اطلاع ملی تھی،،،

زرجان کے بابا فوراً اُٹھ کر باہر کی جانب بڑھے تھے،،، آخر کو اتنی بڑی شخصیت اُن کے گھر آرہی تھی،،،،

انٹرنس پر پہنچتے اُن کی نظر یزدان شاہ پر پڑی تھی،،،، اتنی پرکشش اور بارعب شخصیت کے مالک انسان کو دیکھ اُن کی خوشی میں مزید اضافہ ہوا تھا،،

"کیا ہم یزدان بیٹے سے مل سکتے ہیں ابھی،،،؟؟"

زرجان کے بابا ایک بار اپنے داماد کو دیکھ کر لینا چاہتے تھے،،،،

"جی جی بھائی صاحب کیوں نہیں،،، میں نے یزدان کو یہاں آتے ہی کال کردی تھی،،،، وہ بس پہنچتے ہی ہونگے،،،،،،"

مہرجان کے لہجے سے اُن کی سچی خوشی ٹپک رہی تھی،،،،

وہ ابھی اتنا ہی کہہ پائی تھیں جب یزدان کے باہر پہنچ جانے کی اطلاع ملی تھی،،،

زرجان کے بابا فوراً اُٹھ کر باہر کی جانب بڑھے تھے،،، آخر کو اتنی بڑی شخصیت اُن کے گھر آرہی تھی،،،،

انٹرنس پر پہنچتے اُن کی نظر یزدان شاہ پر پڑی تھی،،،، اتنی پرکشش اور بارعب شخصیت کے مالک انسان کو دیکھ اُن کی خوشی میں مزید اضافہ ہوا تھا،،

سفید کلف لگے سوٹ میں براؤن شال کندھے پر سجائے،، انتہائی قیمتی برینڈیڈ گھڑی پہنے شاہانہ چال چلتا وہ اپنے گارڈز کے درمیان چلتا گاڑی سے اُتر کر سیدھا اُن کی جانب ہی آرہا تھا،،

اُس کے گھنی مُڑی ہوئی مونچھیں اُس کی شخصت کو مزید بارعب بنا رہی تھیں،،

زرجان کے بابا کو وہ پہلی ہی نظر میں بہت پسند آیا تھا،،

اُن کے قریب آکر سلام کرتا وہ فاصلے پر ہی رُک گیا تھا،،

زرجان کے بابا قیوم خان نے اُس سے بغل گیر ہونا چاہا تھا،،، مگر اُس کا کھنچا کھنچا سا انداز دیکھ وہ اپنا وہم سمجھ کر صرف ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کر گئے تھے،،

"آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی سید صاحب،،،،"

قیوم صاحب اُس کی شخصیت کے مطابق بہت پروٹوکول سے رہے تھے،،،

وہ اُسے ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھے تھے،،، اب وہ اُن کی فیملی کا حصہ بننے والا تھا،، اِس لیے وہ اُسے گھر کے ایک فرد کی طرح ہی اندر لے آئے تھے،،،

جہاں بیٹھی تمام خواتین اُسے آتا دیکھ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں،،، سب کی نگاہوں میں سید یزدان شاہ کو دیکھ کر ہی اشتیاق اُبھرا تھا،،، اُس کی شاندار پرسنلٹی سب کے لیے مرعوب کن تھی،،،

زرجان کی بھابھی اُس کی اتنی اچھی قسمت پر دل سے خوش ہوئی تھیں،،،

وہ جلدی سے زرجان کو یہ خوشی کی خبر سنانے اُس کے روم کی جانب بڑھ گئی تھیں،،، مگر وہ بہت اچھے سے یہ بات جانتی تھیں کہ اُن کی نند نے اِس خبر پر بھی بالکل خوش نہیں ہونا تھا،،،

وہ اب تک نہیں سمجھ پائی تھیں کہ زرجان آخر چاہتی کیا ہے،،، اُسے شادی کے بعد پڑھنے کی اور اپنی مرضی کرنے کی پوری آزادی تھی،،، پھر بھی وہ ناخوش کیوں تھی،،،،،،

★★★★★★★★★★★

"کیا نام ہے تمہارا،،،،؟؟؟"

عنائشہ شہربانو کو اپنے ساتھ لیے گیسٹ روم میں آگئی تھی،،، اُسے ذاکوان پر اتنا غصہ تھا کہ اُسے نے اپنے روم تک میں جانا گوارہ نہیں کیا تھا،،،

"شہربانو،،،،"

وہ شال سے چہرا چھپائے کھڑی لڑکی شرمندہ سی بولی تھی،،،

"مجھے معاف کردیں سردارنی سائیں،،، میری وجہ سے آپ کی سردار سائیں سے لڑائی ہوگئی،،، مگر میں اور اسجد سائیں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں،،، ہم نہیں رہ سکتے ایک دوسرے کے بغیر،،، میرے گھر والے یہ بات جان گئے تھے،،، اِس لیے مجھے سزا دینے کے لیے وہ میری شادی زبردستی ایک بڑی عمر کے انسان سے کروا رہے تھے،،،

جس کی پہلے سے دو شادیاں ہوچکی ہیں،،، میری سگی ماں کا انتقال ہوچکا ہے،،، جائیداد میں حصہ نہ دینے کی خاطر میری سوتیلی ماں اور بھائی یہ سب کروا رہے تھے،،،، اِس لیے مجھے فرار کا یہ سنگین قدم اُٹھانا پڑا،،، مگر میں بالکل نہیں جانتی تھی ایسا کرنے سے یہاں سب اتنی پریشانی میں پڑ جائیں گے،،،

سردار سائیں اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہیں،،،،"

شہر بانو روتے ہوئے اُسے اپنی آپ بیتی سنا رہی تھی،،، جو سن کر عنائشہ کا دل بہت دکھا تھا،،،، مگر اُس کے منہ سے ذاکوان کی وکالت سنتے ہی عنائشہ نے فوراً اُس کی بات کاٹ دی تھی،،،۔

"نہیں ذاکوان جتوئی بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے،،، اور محبت کے معاملے میں تو انتہائی سفاک انسان ہے،،، کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں کی باقی عورتوں کی طرح اُس سائیکو سردار کی تعریف کرنے کی،،، ورنہ اُٹھا کر میں خود ہی تمہیں تمہارے گھر والوں کے پاس پھینک آؤں گی،،،"

عنائشہ کو ذاکون پر اِس وقت اتنا غصہ تھا کہ وہ اُس کی زرا سی تعریف بھی برداشت نہیں کر پائی تھی،،،

اور سارا غصہ شہر بانو پر نکال دیا تھا،،،

"ایسا کچھ نہیں ہے سردارنی سائیں،،، وہ مخالفت صرف اِس لیے کررہے ہیں کہ اسجد سائیں کے اِس قدم سے دونوں قبیلوں کے بیچ کبھی نہ ختم ہونے والی جنگ چھڑ جائے گی،،، جس میں تباہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا،،، اور سردار سائیں آپ سے بہت محبت کرتے ہیں اِسی لیے تو آپ اُن کے سامنے اتنا کچھ بول پائیں،، ورنہ ہمارے ہاں مرد عورت کی زرا سی اونچی آواز بھی برداشت نہیں کرپاتے،،،،"

شہر بانو اُس کی دھمکی پر بھی ذاکوان کی وکالت کرنے سے باز نہیں آئی تھی،،،

"ایک اور مریدنی پیدا ہوگئی اُس سائیکو سردار کی،،،،"

عنائشہ اُسے گھورتی کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی،،، وہ کسی بھی بات کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی،،، اُس نے کیا بدتمیزی کی تو یا کیا غلط بولا تھا،،،۔

اُسے غصہ صرف ذاکوان کے خود پر ہاتھ اُٹھانے پر آیا تھا،،،۔ بھلا وہ اتنے لوگوں کے سامنے اپنی سردارنی کی انسلٹ کیسے کر سکتا تھا،،،

عنائشہ کو وہ بات بھلائے نہیں بھول رہی تھی،،،،

اور بار بار ذاکوان کا اُٹھا ہاتھ تصور میں آتے اُس کی آنکھیں بھگو جاتا تھا،،،

"سردارنی سائیں،،،، سردار سائیں بلا رہے ہیں آپ کو،،،،"

عنائشہ ابھی وہیں کھڑی تھی جب شبنم نے اندر آتے ڈرتے پیغام دیا تھا،،

"بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارا وہ سردار،،، اب دوبارہ اگر اُس کا پیغام لے کر یہاں آئی تو میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی،،،"

عنائشہ اتنے زور سے چلائی تھی کہ شہربانو اور شبنم نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے بے ساختہ اپنے کانوں کے پردے پھٹنے سے بچائے تھے،،،

"جی سردارنی سائیں،،،"

شبنم بنا مزید کچھ بولے اُلٹے قدموں واپس لوٹ گئ تھی،،،،

جبکہ شہربانو اپنا غم بھلائے سردارنی کو دیکھنے لگی تھی،،، جس کے بارے میں اسجد نے اُسے جو بتایا تھا یہ سردارنی اُس سے کہیں بڑھ کر غصے والی تھی،،،

اور اگر یہ اب اُن کے معاملے میں پڑی تھی تو معاملات اب سدھرنے ہی والے تھے،،،

★★★★★★★★★★★

زرجان اپنی جگہ بت بنی بھابھی کے کیے اِس نئے

انکشاف پر اُنہیں ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی،،،

مہرجان،،، اُس کی اپنی پیاری مہرجان،،، اُس کی محبت کا سچ جانتے ہوئے بھی اپنے بیٹے کا

رشتہ اُس کے لیے،، لیے یہاں آن پہنچی تھیں،،

زرجان کو لگا تھا آج ہر گزرتے لمحوں کے ساتھ ہوتے اِن انکشاف پر ہی اُس کی جان نکل

جائے گئی،،،

پہلے دل شیر، پھر شادی کا ٹوٹنا اور اب مہرجان کے بیٹے کے ساتھ رشتہ طے ہوجانا،،،

جس انسان کے نام سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی،،، جسے اُس نے دیکھا تک نہیں تھا،،

وہ بھلا یوں اچانک اُس سے شادی کی حامی کیسے بھر گیا تھا،،

تو کیا اُسے مہرجان نے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا،،

تو کیا اب اُس پر ترس اور رحم کھا کر اُس سے شادی کی جا رہی تھی،،،

زرجان کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا،،،

"تمہیں میں کبھی معاف نہیں کروں گی دل شیر،،، کبھی نہیں،،،،"

زرجان بھابھی کے گلے لگتی اپنی محبت کی ناقدری پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی،،،

"زرجان تمہیں خوش ہونا چاہیے،،، اتنے اچھے اور بڑے خاندان میں جا رہی ہو تم،،، اتنی محبت کرنے والی تمہاری دوستوں جیسی ساس اور اتنی زبردست پرسنلٹی کا مالک شخص شوہر بنے گا تمہارا،،،،"

بھابھی اُس کی کیفیت سے انجان اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولیں،،،

"مجھے مہرجان سے ملنا ہے ایک بار،،،، پلیز بھابھی ابھی میرا اُن سے ملنا بہت ضروری ہے،،،"

زرجان اُن کا ہاتھ تھامے آنسوؤں کے بیچ بولی تھی،،،

"اچھا اچھا رونا بند کرو،، میں اُنہیں ابھی بلا کر لاتی ہوں،،، ویسے بھی دو بار تمہارا پوچھ چکی ہیں،،،"

بھابھی اُس کا حلیہ درست کرتیں باہر کی جانب بڑھ گئی تھیں،،،

جب کچھ دیر بعد مہرجان دروازہ دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھیں،،

"ماشاء اللہ،، ماشاء اللہ میری زری کتنی پیاری لگ رہی ہے،،،،،"

مہرجان اُس کا دلنشین رُوپ دیکھ بے اختیار اُس کی نظر اُتار گئی تھیں،،،

"مہرجان،،،"

زرجان اُنہیں سامنے دیکھ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی،،، وہ اِس وقت بہت ایموشنل ہو رہی تھی،،، مہرجان کے گلے لگانے پر وہ ایک بار پھر اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی،،، اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی،،،

"آپ نے یہ کیا کیا مہرجان،،، آپ تو جانتی ہیں نا کہ میں،،، میرا دل کسی اور کے لیے،،، پھر آپ اپنے اکلوتے بیٹے کے ساتھ ایسی زیادتی کیسے کر سکتی ہیں،،،،"

زرجان ہچکیوں کے بیچ بولتی مہرجان کو بہت زیادہ پیاری لگی تھی،،،

"میرے بیٹے کو بھلا ایسی ایماندار لڑکی کہیں اور مل سکتی تھی کیا،،،، میں نے اُس کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی،،،، وہ سب جانتا ہے،،، اور اُسے کسی بھی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے،،،"

مہرجان نے اُس کی پیشانی چومتے اُس کے خدشات کم کرنے چاہے تھے،،،،

"اگر آپ چاہو تو ابھی یزدان سے مل کر اپنی تسلی کر سکتی ہو،، میں کبھی نہیں چاہوں گی کہ میری بیٹی کے ساتھ کسی بھی معاملے میں زیادتی ہو،،،،،"

مہرجان نے تفصیل سے بتاتے اُس کے پاس اعتراض اُٹھانے کے لیے کوئی جواز ہی نہیں چھوڑا تھا،،،

زرجان نے نفی میں سر ہلاتے فوراً ملنے سے انکار کیا تھا،،،

"اب آرام کرو،،،، آج جتنی ٹینشن لینی تھی وہ لے لی،،، اب اپنے آپ کو ریلیکس کریں،،، میں نہیں چاہتی میری بہو بیمار پڑ جائے،، مجھے میری بہو کل بالکل ترو تازہ اور ایک دم خوش و خرم چاہیے،،، اپنی ہر فکر اور ٹینشن کو ختم کردیں،،،"

مہرجان اُسے پیار سے سمجھاتیں،،، وہاں سے نکل گئی تھیں،،،،

جبکہ زرجان نجانے کتنی ہی دیر گم صم سی بیٹھی اپنی زندگی میں آنے والے اِس نئے موڑ کے بارے میں سوچنے لگی تھی،،، جو اُس کی زندگی بالکل بدل کر رکھنے والا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★

عنائشہ نے شبنم سے کہہ کر شہربانو کے لیے کھانا منگوا لیا تھا،،،، مگر خود نہ تو اُس نے کچھ کھایا تھا نہ پیا تھا،،، اور نہ ہی وہ روم سے نکلی تھی،،،

ذاکوان نے ایک بار کے بعد دوبارہ اُسے نہیں بلایا تھا،،، جو بات عنائشہ کو مزید غصہ دلا رہی تھی،،،

"سردارنی سائیں پلیز آپ کھانا کھالیں،،، آپ اِس طرح کر کے صرف خود کو ہی تکلیف دیں گی،،، سردار سائیں آپ کی وجہ سے کبھی اپنا فیصلہ نہیں بدلیں گے،،،"

شبنم اُسے سمجھا سمجھا کر تھک گئی تھی،،، شمیم بیگم اور غزالہ بھی دو بار آکر جا چکی تھیں،،،، مگر اُس کا غصہ کم نہیں ہو پایا تھا،،،

جب شبنم اور غزالہ ایک سوچے سمجھے پلان کے مطابق دوبارہ اُس کے پاس آئی تھیں،،،

"شبنم دیکھو میں اپنا غصہ تم پر نہیں نکالنا چاہتی،،، اِس لیے میرا سر کھانے کے بجائے اپنے اُس سائیکو سردار کو سمجھاؤ کہ وہ اِس معصوم لڑکی کے ساتھ کتنا غلط کر رہا ہے،،،،"

عنائشہ نے شبنم کو غصے بھرا جواب دیتے وہاں سے رخصت کرنا چاہا تھا،،،

"غزالہ لے جاؤ اسے یہاں سے،،، بہت اچھے سے جانتی ہوں میں اِسے،،، اپنے سرداد کی چمچی ہے یہ،،، اُسے ساری باتیں بتاتی ہے میری،،"

عنائشہ کے سامنے جو آرہا تھا وہ اُس پر ذاکوان کا غصہ نکالے جا رہی تھی،،،،

"جی بھابھی سائیں،،، چلو شبنم،،،، تم نے سردار سائیں کے کمرے میں کھانا بھجوا دیا تھا،،،"

واپس پلٹتے پلٹتے غزالہ نے جان بوجھ کر شبنم سے پوچھا تھا،،

"ہاں وہ ابھی خولہ بی بی مجھ سے زبردستی کھانے کی ٹرے لے کر گئی ہیں سردار سائیں کے کمرے میں،،،، اُن کا کہنا ہے کہ عنقریب وہ اُن کی بیوی کے عہدے پر فائز ہونے والی ہیں تو ابھی سے اپنی زمہ داریاں سنبھال،،،"

وہ دونوں اونچی آواز میں کھسر پھسر کرتیں عنائشہ کا دل پوری طرح سے جلا گئی تھیں،،،

"کیا مطلب ہے،،،،؟؟؟ کیا بول رہی ہو تم لوگ،،،؟؟"

عنائشہ انتہائی غصے میں آتے باہر کی جانب بڑھی تھی،،، جبکہ وہ دونوں اپنا پلان کامیاب ہونے پر مسکرا دی تھیں،،،،

عنائشہ دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھولتی اپنے روم میں داخل ہوئی تھی،،،

جہاں خولہ ذاکوان کے سامنے ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھنے کے بعد اب اُس کے سامنے کھڑی نجانے کیا باتیں کررہی تھی،،، جبکہ ذاکوان اُسکی جانب دیکھے بنا پوری طرح اپنے موبائل پر مصروف تھا،،،

اتنے بُرے طریقے سے دروازہ کھولنے کی آواز پر جہاں خولہ گھبرا کر پلٹی تھی،،، وہیں ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھے ذاکوان جتوئی نے بھی دروازے میں کھڑی اپنی گھائل سردارنی کی جانب دیکھا تھا،،،

جس کی سوجی گلابی آنکھیں اور غصے سے پھولے گال اُس کے دل کو تڑپا گئے تھے،،،،

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟ تم میرے روم میں کیا کر رہی ہو،،؟؟؟؟"

ذاکوان جتوئی کے سوا باقی سب سے ہمیشہ دھیمے سروں میں بات کرنے والی عنائشہ اِس وقت کسی کو بھی بخشنے کے موڈ میں نہیں لگ رہی تھی،،،

ذاکوان کے سوا وہ ہر سامنے آتے شخص پر اُس کا غصہ نکال رہی تھی،،،

"میں سردار سائیں کو کھانا دینے آئی،،،،"

خولہ پہلی بار سردارنی کا ایسا غصیلہ رُوپ دیکھ بوکھلا گئی تھی،،،،

جبکہ ذاکوان اب موبائل ایک جانب ٹیبل پر رکھے خاموشی سے سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا،،،

"دے دیا کھانا،، اب جاؤ یہاں سے،،، اور اِس کام کے لیے شبنم اور باقی ملازمین موجود ہیں،،، دوبارہ ایسی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے،،،"

عنائشہ نے خولہ کو پلٹ کر ذاکوان کی جانب دیکھتا پاکر وارن کیا تھا،، خولہ کو لگا تھا کہ ذاکوان عنائشہ پر غصہ ہونے کی وجہ سے اور اب پھر اِس گستاخی پر اُسے ڈانٹے گا،،، کچھ کہے گا،،، مگر ذاکوان کو یک ٹک عنائشہ کی جانب دیکھتا پاکر وہ اپنا سا منہ لیتی وہاں سے پلٹ گئی تھی،،،

عنائشہ نے ایک بار بھی ذاکوان جتوئی کی جانب دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی،،، وہ جیسے آئی تھی،،، ویسے ہی واپسی کے لیے باہر کی جانب بڑھی تھی،،،

مگر ہینڈل گھماتے اُسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا،، ابھی جس ہینڈل کو گھما کر دروازہ کھول کر خولہ باہر گئی تھی، وہی ہینڈل اُس کے اتنے زور لگانے کے بعد بھی اپنی جگہ سے ہلنے کو بھی تیار نہیں تھا،،،،

عنائشہ زور لگا کر تھک گئی تھی،،، مگر وہ ہینڈل اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا،،

اُس نے پلٹ کر ذاکوان جتوئی کی جانب دیکھا تھا،،، جو اب سیگریٹ سلگھا کر ہونٹوں میں رکھتا پوری فرصت سے اُسے ہی دیکھنے میں مگن تھا،،، عنائشہ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی اِس انسان کے اِس ریلیدک انداز پر جی جان سے تپ اُٹھی تھی،،،۔

وہ اُس سے بات نہ کرنے کی قسم کھا چکی تھی،،،، اِس لیے اُسے تو یہ دروازہ کھلوانے کا کہہ ہی نہیں سکتی تھی،،، یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ کام اُسی کی چمچیوں کا تھا،،

اُس نے دونوں ہاتھوں سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا تھا،،

"کوئی فائدہ نہیں ہے،،، یہ روم ساؤنڈ پروف ہے،،،، اندر کی آوازیں باہر نہیں جاسکتیں،،،،"

ذاکوان نے سگریٹ کا کش لیتے اُس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا،،،،

عنائشہ نے پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا جو پہلے سے اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا،،، نظروں کے اِس تصادم پر عنائشہ کا دل زور سے دھڑک اُٹھا تھا،،،

مگر وہ اُس سے خفگی کا اظہار کرتے فوراً نظریں پھیر گئی تھی،،، اُس کی گلابی رونے سے سوجی آنکھوں میں ایک بار پھر سے ذاکوان کا اُٹھا ہاتھ یاد کرتے نمی اُتر آئی تھی،،،، وہ اس بے مروت، محبت کے دشمن اور انتہائی سفاک سنگدل انسان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی،،،

لیکن ذاکوان جتوئی سے اُس کی آنکھوں کی یہ نمی پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی،،،،

وہ گہرا سانس بھر کر اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس کی جانب قدم بڑھا گیا تھا،،،

اُسے قریب آتا دیکھ عنائشہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا،،،

"وہیں رُک جاؤ ذاکوان جتوئی میرے قریب آنے کی کوشش مت کرنا،،"

عنائشہ اُس کی جانب رُخ موڑتی بھیگی آنکھوں کے ساتھ اُنگلی اُٹھا کر وارن کرتے بولی تھی،،،، جس کا ہمیشہ کی طرح ذاکوان جتوئی پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا،،،

وہ گہرا سانس بھر کر اپنی جگہ سے اُٹھتا اُس کی جانب قدم بڑھا گیا تھا،،

اُسے قریب آتا دیکھ عنائشہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسلا تھا،،،

"وہیں رُک جاؤ ذاکوان جتوئی میرے قریب آنے کی کوشش مت کرنا،،"

عنائشہ اُس کی جانب رُخ موڑتی بھیگی آنکھوں کے ساتھ اُنگلی اُٹھا کر وارن کرتے بولی تھی،،،، جس کا ہمیشہ کی طرح ذاکوان جتوئی پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا،،،

وہ اُسی طرح چلتا اُس کے پاس آن کھڑا ہوا تھا،،،

عنائشہ اُس کے قریب آنے پر چہرا موڑتے اپنا رُخ دروازے کی جانب کر گئی تھی،،

"سردارنی،،،، یہ کیا بچکانہ پن ہے،، ؟؟ آپ کو یوں میرے فیصلے پر اعتراض اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے،،، اُس لڑکی کو یہاں سے واپس بھیجنا ہی ہوگا،، وہ جتوئی حویلی کی بہو نہیں بن سکتی،،،،"

ذاکوان جتوئی اُس کے پیچھے کھڑا ہنوز سرد لہجے میں گویا ہوا تھا،،،

جبکہ اُس کی بات سن کر عنائشہ ویسے ہی کھڑی رہی تھی،،،، اُس نے پلٹ کر جواب دینا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا،،، وہ اُس سے بہت سخت ناراض تھی،،،، اور غصے میں بھی،،

اور جب وہ شدید غصے میں ہوتی تھی تو اُس کے لیے اپنے آنسوؤں پر قابو رکھ پانا بہت

مشکل ہو جاتا تھا،،، وہ اِس وقت نہ تو کمزور پڑنا چاہتی تھی،،، اور نہ ہی ذاکوان جتوئی کو معافی دینا چاہتی تھی،،

"سردارنی میں آپ سے بات کر رہا ہوں،،،،"

ذاکوان کا لہجہ اب کی بار پہلے سے زیادہ سختی لیے ہوئے تھا،،،،

عنائشہ کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ ذاکوان نے اُسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب موڑا تھا،،،،

"سردارنی،،،،"

ذاکوان غصے سے کچھ کہنے ہی والا تھا جب عنائشہ کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا دیکھ اُس کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے،،،،

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی سردار سائیں،،،، کیا اب اِس بات میں تو میری مرضی چل سکتی ہے نا،،، یا یہ بھی آپ ہی مجھے بتائیں گے کہ مجھے کس سے بات کرنی ہے اور کس سے نہیں کرنی،،،،"

عنائشہ نے اُس سے اپنی کلائی آزاد کرواتے غصے بھرے بھیگے لہجے میں جواب دیا تھا،،،،

جبکہ ذاکوان جتوئی تو اُس کے بھیگے سے آنسوؤں بھرے گلابی چہرے کو دیکھ کر رہ گیا تھا،،،،

اُسے اُن سُرخی مائل گلابی گالوں میں اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا،،،

اُف یہ لڑکی،،، اُس کے لیے کسی امتحان سے کم نہیں تھی،،،

ذاکوان جتوئی جو بڑے بڑوں کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا تھا، ہمیشہ اپنی سردارنی کے آگے کمزور پڑ جاتا تھا،،،

جیسے اِس وقت ہوا تھا اُس کے ساتھ،،،،

ذاکوان بازو چھڑواتی عنائشہ کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب تر کھینچ چکا تھا، اتنا کہ دونوں کے درمیان ایک انچ کا فاصلہ بھی نہیں بچا تھا،،،

عنائشہ کو سانس لینے میں دشواری پیش آنے لگی تھی،،،

"صرف بات کرنا ہی نہیں،،،، آپ کی سانسوں کا اختیار بھی اپنے بس میں لے لینا چاہتا ہوں میں سردارنی،،،، آپ کے یہ آنسو، یہ دھڑکنیں،،، اِن سب پر آپ سے زیادہ میرا حق ہے،،،"

ذاکوان اُسے کچھ سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اُس کے چہرے پر جھکتا اُس کے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چننے لگا تھا،،، حیرت انگیز طور پر ذاکوان جتوئی کا غصہ جھاگ کی طرح اپنی سردارنی کے قدموں میں بیٹھ چکا تھا،،،

عنائشہ اُس کے شدت بھرے اِس والہانہ لمس پر کانپ اُٹھی تھی،،، اُس نے ذاکوان کے سینے پر اپنی نازک ہتھیلیوں کا دباؤ ڈالتے اُسے خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا،،،۔

اُسے ذاکوان جتوئی کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا جلتا محسوس ہوا تھا،،

★★★★★★★★★★★

" ذاکوان جتوئی تم،،،"

عنائشہ اُس کے دور ہوتے اپنی پھولی سانسوں کے ساتھ چلائی تھی،،،

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو،،، ؟؟؟ جب چاہے سارے حویلی والوں کے سامنے مجھ پر ہاتھ اُٹھاؤ گے اور جب دل چاہے اپنا دل بہلانے کے لیے مجھے اپنے قریب کر لو گے،،، تم یہ سمجھ کر بہت بڑی بھول کررہے ہو،،،، میں عنائشہ اعظم خان ہوں،،،، تمہارے فریب میں اب مزید نہیں آؤں گی،،،،"

عنائشہ اُس کا گریبان مُٹھیوں میں بھینچتے بپھرے لہجے میں بولی تھی،،،،

جبکہ ذاکوان خاموش کھڑا اُسے دیکھے گیا تھا،،۔اور اگلے ہی لمحے اُسے بانہوں میں اُٹھاتا صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا،،،، اُسے کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنی گود میں بیٹھاتے ذاکوان نے ٹیبل پر رکھے گلاس میں پانی اُنڈیلتے اُس کے ہونٹوں سے لگایا تھا،،،،

عنائشہ جو اُس سے دور ہونے کی کوشش کررہی تھی،،، اُس کے اتنے ریلیکس انداز پر وہ مزید تپی تھی،،

"پانی پی لیں سردارنی میرے ساتھ لڑنے کے لیے مزید طاقت بھی تو چاہیے نا،،"

ذاکوان اُس کی پھولی ہوئی سانسوں پر چوٹ کرتا اُس کے ہونٹوں سے گلاس لگا گیا تھا،،

"نہیں پیوں گی پانی میں،،،،"

عنائشہ نے گلاس دور دھکیل دیا تھا، اور اُس کی گود سے اُٹھنا چاہا تھا،،

"سردارنی مجھے زبردستی کرنے پر مجبور مت کریں،،، آرام سے پانی پی لیں،،،،"

ذاکوان نے اُسے وارننگ بھری نظروں سے دیکھتے پانی کی جانب اشارہ کیا تھا،،،

"آپ کی بات نہیں مانوں گی تو کیا کریں گے آپ،،، دوبارہ ہاتھ اُٹھائیں گے مجھ پر،،،"

عنائشہ نے نم آنکھوں سے طنز کرتے سیدھا ذاکوان جتوئی کے سینے پر وار کیا تھا،،، جو کچھ لمحے خاموشی سے اپنی ضدی سردارنی کو تکے گیا تھا،،،

" سردارنی پانی پییئں،،،،، آپ مجھے دوبارہ غصہ دلا رہی ہیں،،،،"

ذاکوان نے اُس کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا تھا،، جس پر ناچاہتے ہوئے بھی عنائشہ کو چند گھونٹ بھرنے پڑے تھے،،،

جو دیکھ ذاکوان کو کچھ حد تک تسلی ہوئی تھی،،، ورنہ اُس کا غصے سے لرزتا وجود اور زرد پڑتی رنگت ذاکوان کو پریشان کر گئی تھی،،،،

عنائشہ نے اب اُس کی گود سے نکلنا چاہا تھا،، مگر ذاکوان اُسے پوری طرح اپنے حصار میں قید کیے بیٹھا رہا تھا،،، اور مزید قریب بھی کر چکا تھا،

عنائشہ اِس شخص کے اپنائیت بھرے لمس کو محسوس تو کر سکتی تھی،، مگر اُس کے پیچھے موجود جذبات کو نہیں دیکھ پا رہی تھی،،،

"میں خود کو اِس وسیع و عریض ریاست کا سردار سمجھتا ہوں سردارنی،،،،"

ذاکوان نے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے اُس کے کچھ دیر پہلے کے پوچھے سوالات کے جواب دینے چاہے تھے،،،

عنائشہ زیادہ دیر اُس کی مقناطیسی آنکھوں میں نہیں دیکھ پائی تھی،،

وہ اُس کے جس قدر اُس کے قریب،، اُس کے تقریباً سینے پر موجود تھی،، ذاکوان کی گرم سانسوں سے اُسے اپنی پیشانی جلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی،،،

"اور آپ یہاں کی سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی ہیں،،،، میں نے نیچے جو گستاخی کی،،،، وہ قابلِ قبول بالکل بھی نہیں تھی،،، مگر آپ کی گستاخی کے جواب میں غصے میں آکر میں

نے جو حرکت کی اُس کے لیے میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا،، اور اپنی سزا خود تجویز بھی کروں گا،،،"

ذاکوان اُس کی جانب دیکھتا آگے کو جھکا تھا،،، اور ٹیبل پر رکھے کانچ کے گلاس پر پوری قوت سے ہاتھ مارتے اُسے چکنا چور کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ہاتھ کو بھی لہولہان کر گیا تھا،،،

ذاکوان کا پورا ہاتھ بُری طرح زخمی ہوچکا تھا،،، وہی ہاتھ جو اُس نے عنائشہ پر غصے میں اُٹھایا تھا،،، اِس ہاتھ کی اِس سے بہتر سزا کوئی نہیں لگی تھی اُسے،،

کانچ کے چھوٹے چھوٹے بہت سارے ٹکڑے ذاکوان کے ہاتھ میں گھس چکے تھے،،،

عنائشہ ہونٹوں پر دونوں ہاتھ جمائے ہکا بکا سی اُس کا یہ جنونی انداز دیکھ رہی تھی،،، اتنا غصہ تو ذاکوان کے خود پر ہاتھ اُٹھانے پر اُسے نہیں آیا تھا،، جتنا غصہ ذاکوان کو خود پر تھا،،،

اپنے ہاتھ کو اِس بُری طرح زخمی کر دینے کے بعد بھی ذاکوان کے چہرے پر تکلیف کے زرا سے بھی آثار نہیں تھے،،، جبکہ عنائشہ اُس کی تکلیف دیکھ تڑپ اُٹھی تھی،،،،،

"یہ کیا کیا ہے آپ نے،،، ؟؟ آپ کا دماغ خراب ہوگیا ہے کیا،،،،،؟؟؟ ایسا کون کرتا ہے بھلا خود کے ساتھ،،،"

عنائشہ آنسوؤں بھری آنکھوں کے ساتھ اُسے دیکھتی اُس کا ہاتھ تھام گئی تھی،،،،

★★★★★★★★★★★

وہ اِس وقت ذاکوان کی تکلیف دیکھ جیسے اپنا آپا کھو چکی تھی،،،، وہ بھول چکی تھی کہ ذاکوان جتوئی کے سامنے اُس نے اپنی فیلنگز کو کبھی واضح نہیں ہونے دینا تھا،،، اِس وقت اُسے اگر یاد تھا تو صرف یہ کہ ذاکوان جتوئی تکلیف میں تھا،،،

عنائشہ اُس کا حصار توڑ کر اُٹھی تھی،،،، اور جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس لاتی اُس کے زخم صاف کرنے لگی تھی،،، چوٹ ذاکوان کو لگی تھی مگر تکلیف کے آثار عنائشہ کے چہرے پر تھے،،،،

ذاکوان کو اپنی سردارنی کی اِس دیوانگی کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا،،، وہ خاموش بیٹھا پرسکون سا اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت منظر دیکھے گیا تھا،،،

جہاں اُس کی سردارنی اُس کے لیے رو رہی تھی،،، وہ اپنی سردارنی کی آنکھوں میں اگر آنسو دیکھنا چاہتا تو وہ بھی صرف اپنے لیے،،،، اور آج اُس کی یہ خواہش بھی پوری ہو رہی تھی،،،

عنائشہ بہت اذیت کے زیرِ اثر کانچ نکال کر اُس کا زخم صاف کرتی واپس اُس کی جانب پلٹی تھی،،، اور بنا کسی بات کا خیال کیے وہ اُس کے سینے سے شرٹ کو مُٹھیوں میں بھینچتے غصے سے اُس کے قریب ہوئی تھی،،،

"ذاکوان جتوئی تم آخر ہو کیا،،، کیوں نفرت نہیں کرنے دیتے خود سے،،،، جب میں تم سے دور جانے،،، تم سے نفرت کرنے کی کوشش کرتی ہوں،،، کیوں ایسا کوئی عمل کر کے میری اُس نفرت کی دیوار توڑ دیتے ہو،، نہیں کرنا چاہتی میں تم جیسے سنگدل اور بے رحم انسان سے محبت،،،، جو انسان دوسروں کی محبت کے معاملے میں اتنا ظالم ہے۔۔۔ وہ بھلا میری محبت میں مجھے کس قدر تڑپائے گا،،،، مگر نجانے کیوں تمہارے معاملے میں میرا بس نہیں چل رہا اپنے دل پر،،،، بہت بُرے ہو تم،،،، ذاکوان جتوئی،،،،"

عنائشہ اُس کے گریبان کو مُٹھیوں میں جکڑے بولتی ذاکوان جتوئی جو مبہوت کر گئی تھی،،، جانے انجانے میں وہ اپنی محبت کا اظہار کر گئی تھی،،،، اُسے خود بھی اندازہ نہیں تھا،،،،

ذاکوان اِس مقام پر اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا،،،۔ وہ اُسے مزید کچھ بولنے کا موقع دیئے بغیر اُس کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے اُسے اپنی جانب کھینچتا اُس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کر گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کے اِس عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی،، وہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،،، مگر آج وہ اُس سے دور نہیں ہوئی تھی،،، بلکہ اُس کے گریبان پر اپنی گرفت مزید سخت کیے وہ اُس کے سینے سے لگی کپکپا اُٹھی تھی،،،

ذاکوان کے لمس میں دیوانگی، تڑپ، بے قراری، غصہ اور بے پناہ چاہت تھی،،،

وہ شاید ابھی تک اپنے آپ سے بھی اقرار نہیں کر پایا تھا کہ یہ لڑکی اُس کے لیے کتنی اہم تھی،،، یہ اُس کی آتی جاتی سانسوں کی ضمانت تھی،،،،

ذاکوان عنائشہ کی کمر میں اپنا زخمی ہاتھ حمائل کرتا اُسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا،،، عنائشہ آنکھیں سختی سے میچے اُس کا جنونیت بھرا لمس برداشت کرتی رہی تھی،،، جو اُسے آج خود سے دور کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا،،

ذاکوان جتوئی تو نجانے کب تک اِن پر کیف لمحوں میں کھو کر اپنی روح کو سیراب کرتا رہتا جب عنائشہ کی بکھرتی سانسوں نے اُسے احساس دلایا تھا کہ وہ اِس نازک جان کو کچھ زیادہ ہی مشکل میں ڈال گیا تھا،،

اُس کی نازک سی سردارنی اُس کے منہ زور جذبوں کا مقابلہ کرنے کے معاملے میں حد سے زیادہ نازک تھی،،،۔

ذاکوان جتوئی نے ناچاہتے ہوئے،،، اُس کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ اُس کی سانسوں کو آزادی بخش دی تھی،،

عنائشہ کا چہرا بالکل لال ہوچکا تھا،،،،

جیسے ابھی سارا خون چھلک پڑے گا،،،،، وہ اُس کی خود پر جمی بے باک نگاہوں کا سامنا نہیں کر پارہی تھی،،، اِس لیے اپنی سانسوں کو نارمل ڈگر پر لانے کی کوشش کرتے وہ اُس کے سینے پر چہرا چھپا گئی تھی،،،،

ذاکوان تو اپنی سردارنی کی خود میں ہی چھپنے کی اِس ادا پر قربان جاتا اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا،،

★★★★★★★★★★

"اُس لڑکی کو مت نکالو حویلی سے،،،، اسجد اور وہ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں،،، تمہارے اِس سفاک فیصلے سے دو دلوں کے ساتھ ساتھ دو زندگیاں بھی اُجڑ جائیں گی،،،،"

عنائشہ اُس کے سینے پر یوں ہی سر ٹکائے اُس کی گود میں پورے استحقاق سے جمی بیٹھی دھیمے نم لہجے میں بولی تھی،،،،

"سردارنی محبت بھرے دلوں کا درد تو وہی جان سکتا ہے،،، جو خود اِس مرض میں مبتلا ہو،،، اقرار کیوں نہیں کر دیتیں کہ خود کو اپنے سردار سے محبت کرنے سے نہیں روک پائیں،،، چاہنے لگی ہیں مجھے،،، باقی پوری دنیا کی طرح آپ بھی ذاکوان جتوئی سے مات کھا کر،، اپنے گھٹنے ٹیک چکی ہیں،،،"

ذاکوان نے اُس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اپنے مقابل کیا تھا،،، جبکہ عنائشہ اُس کے خوبرو دلکش چہرے اور مقناطیسی آنکھوں کی چمک دیکھ اپنے دل کی دھڑکنیں قابو میں نہیں رکھ پائی تھی،،،

وہ کیا بتاتی اِس مغرور مگر بے انتہا وجیہہ انسان کو،،، کہ وہ اُسے کتنا چاہنے لگی ہے،، اُس کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام سن بھی نہیں سکتی،،

"آپ کی بہت بڑی غلط فہمی ہے سردار سائیں،،، میں نے کہا میں آپ سے نفرت نہیں کرتی،،، میں نے یہ بالکل بھی نہیں کہا کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں،،،، ہارنا آپ کو پڑے گا میرے آگے،، میں آپ کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکوں گی سردار سائیں،،،،"

عنائشہ نے اپنے چہرے سے اُس کا ہاتھ ہٹانا چاہا تھا،، مگر ذاکوان اُس کے کیچر کی جانب ہاتھ بڑھاتا اُس کے بال کھول گیا تھا،،،،

"سردارنی سائیں،،، اگر میں نے گھٹنے ٹیک دیئے نا تو اُس دن آپ مجھ سے نہیں بچ پائیں گی،،،، اُس دن نہ تو آپ کا لرزنا کانپنا کام آئے گا،،، نہ یہ نزاکت اور نہ ہی یہ پھولی سانسیں،،،،"

ذاکوان اُس کے قریب جھکتا اُس کے بالوں کی مہک اپنی سانسوں میں اُتارنے لگا تھا،،

جبکہ عنائشہ تو ایک بار پھر ذاکوان جتوئی کو پٹڑی سے اُترتا دیکھ سٹپٹا گئی تھی،،،

وہ فوراً اُس کے قریب سے اُٹھی تھی،،،

بنا دوپٹے کے، نازک وجود پر بکھری زلفیں اُس کے حسین سراپے کو مزید دلنشین بنا رہے تھے،،، ذاکوان جتوئی نے اُس کا حلیہ بکھیر کر رکھ دیا تھا،،،

ذاکوان کی بے باک نگاہیں اُس پر ٹکی ہوئی تھیں،،،

"آپ میری بات مانیں گے یا نہیں،،،"

عنائشہ نے اُسے سوالیہ نگاہوں سے گھورا تھا،،

"یہ میرے اصولوں کے خلاف ہو گا،،،"

ذاکوان ابھی بھی اُس کی بات ماننے سے انکاری تھا،،

اِس شخص کی ہٹ دھرمی دیکھ عنائشہ کو بہت غصہ آیا تھا،،،

"آپ کے اصول دو لوگوں کی زندگیوں سے بڑھ کر ہیں کیا،،، آپ محبت کو اتنا بُرا کیوں سمجھتے ہیں،،، میں اچھے سے جانتی ہوں ذاکوان جتوئی محبت کرنے سے اِس لیے ڈرتا ہے کہ کہیں محبت اسے کمزور نہ کردے،،، مگر میری ایک بات کان کھول کر سن لیں،،، محبت آپ کو کمزور نہیں کرتی بلکہ مزید مضبوط کرتی ہے،،،، مگر آپ جیسا انا پرست انسان بھلا کیسے محبت کرسکتا ہے،،، جس کے لیے اُس کی سرداری،،، اُس کے اصولوں سے بڑھ کر کچھ بھی اہم نہیں ہے،،،،"

عنائشہ غصے کی کیفیت میں بولے جارہی تھی،،، جب ذاکوان اُس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا،،،

"ذاکوان جتوئی نے آج تک جو بھی کیا ہے پوری شدت سے کیا ہے،،، اور میری محبت کتنی پاورفل اور جنونیت بھری ہے،، آپ اِس کا اندازہ کبھی نہیں لگا پائیں گی سردارنی،،، اور جس دن اِس کا اندازہ ہو گا آپ برداشت نہیں کر پائیں گی،،،"

ذاکوان اُس کی جانب دیوانہ وار نظروں سے دیکھتا عنائشہ کا منجمند کر گیا تھا،،

کبھی اُسے لگتا تھا کہ ذاکوان جتوئی واقعی محبت کے مرض میں مبتلا ہے،،، اور کبھی اُسے محبت کے اِس قدر خلاف جاتا دیکھ اُسے اپنی سوچ بدلنی پڑتی تھی،،،،

"ذاکوان جتوئی نے آج تک جو بھی کیا ہے پوری شدت سے کیا ہے،،، اور میری محبت کتنی پاورفل اور جنونیت بھری ہے،، آپ اِس کا اندازہ کبھی نہیں لگا پائیں گی سردارنی،،، اور جس دن اِس کا اندازہ ہو گا آپ برداشت نہیں کر پائیں گی،،،"

ذاکوان اُس کی جانب دیوانہ وار نظروں سے دیکھتا عنائشہ کا منجمند کر گیا تھا،،

کبھی اُسے لگتا تھا کہ ذاکوان جتوئی واقعی محبت کے مرض میں مبتلا ہے،،، اور کبھی اُسے محبت کے اِس قدر خلاف جاتا دیکھ اُسے اپنی سوچ بدلنی پڑتی تھی،،،،

"تو پھر اُن دونوں کو ایک ہونے کیوں نہیں دے رہے،،، شہر بانو پر اُس کے گھر والے ظلم کررہے تھے،، اُن لوگوں کی نیت ٹھیک نہیں تھی،،، اِسی وجہ سے شہر بانو کو یہ قدم اُٹھانا پڑا،،، اسجد بھی اپنی محبت کی خاطر یہ سب کرنے پر مجبور ہو گیا تھا،،،

مگر اُن کی اِس ایک غلطی کو جواز بنا کر اُن دونوں کی زندگیاں داؤ پر لگانا ٹھیک نہیں ہو گا،، آپ کو اپنا فیصلہ بدلنا ہو گا سردار سائیں،،، میں اب تک کے آپ کے محبت کے حوالے سے کیے جانے والے سارے ظالمانہ فیصلے سن چکی ہوں، مگر اب آپ کو ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گی،،،"

عنائشہ پرعزم تھی،،، وہ دو محبت بھرے دلوں کے ملاپ کی خاطر ذاکوان جتوئی سے بھی لڑنے کو تیار تھی،،

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ذاکوان جتوئی تو پہلے ہی اپنی سردارنی کے آگے ہتھیار ڈال چکا ہے،،،

"آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے سردارنی کے میں آپ کی بات مان جاؤں گا،،،"

ذاکوان اپنی شال شانوں پر درست کرتا اُسے سوالیہ نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا،،

عنائشہ کے پاس اُس کی اِس بات کا کوئی جواب نہیں تھا،، وہ بنا کچھ بولے خاموش سی کھڑی رہی تھی،،،

اُس کا اپنے سوال پر یوں ایک دم چپ ہو جانا ذاکوان کو اچھا نہیں لگا تھا، اُسے اپنی سردارنی کو اُس کی اہمیت سے آگاہ کرنا تھا،،

"سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی،، آپ کے کہے کی بہت زیادہ اہمیت ہے سردار ذاکوان جتوئی کے آگے،،، میں اسجد اور اُس کی محبت پر اعتراض صرف دو قبیلوں کے بیچ بننے والی نئی دشمنی کی وجہ سے کر رہا تھا،، جس میں ہمارے آدمیوں کا بہت سا جانی نقصان ہو سکتا ہے،، اور سب سے بڑی بات، اسجد اور شہربانو کی جان کو شدید خطرہ ہو سکتا ہے ،،، مگر آپ کی کہی ایک بات ذاکوان جتوئی کے سینے میں خنجر بن کر پیوست ہوئی ہے،،، جس بات کے تصور سے ہی ذاکوان جتوئی کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی ہے وہ بھلا اُسے کیسے ہونے دے سکتا ہے،،،

میں نے اسجد اور شہر بانو کے نکاح کا حکم دے دیا ہے،،، رہی بات اُن لوگوں کی تو اسجد اور شہر بانو تک پہنچنے سے پہلے اُن لوگوں کو مجھ سے ٹکرانا ہو گا،،،"

ذاکوان عنائشہ کو اپنی باتوں سے پتھر کرتا اُس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا وہاں سے نکل گیا تھا،،،

جبکہ عنائشہ کو اپنی کہی بات یاد آئی تھی،،،،

"اسجد نے محبت کی ہے اِس لڑکی سے،،، وہ بھلا کیوں چھوڑ کر آئے اُسے موت کے منہ میں،،،، حویلی کے ہر مرد کو اپنی طرح احساس سے عاری اور پتھر دل سمجھ رکھا ہے آپ نے،،،، خدا کرے آپ کو بھی کسی سے شدید محبت ہو،،، اور آپ کو بھی ایسے ہی اُسے موت کے منہ میں پھینک کر آنا پڑے تو میں آپ سے پوچھوں،،،"

تو کیا ذاکوان جتوئی کسی سے اتنی شدت سے محبت کرتا تھا کہ اُس کے منہ سے نکلی زرا سی بات بھی برداشت نہیں کر پایا تھا،،، اور وہ ہاتھ اُٹھ جانے والا بھی بے اختیاری عمل بھی

اُسی وجہ سے تھا،، کیونکہ عنائشہ نے اُس کی محبت کے بارے میں غلط بول کر اُس کے دل کو چوٹ پہنچائی تھی،،،

عنائشہ بت بنی کھڑی کتنے ہی لمحے اِس بارے میں سوچ گئی تھی،،

"تو پھر کس سے محبت کرتا ہے ذاکوان جتوئی؟؟؟ اور وہ بھی اتنی شدید محبت،،،؟؟"

عنائشہ تیزی سے اپنی سوچوں کے تانے بانے بن رہی تھی،،، اُس کے لیے یہ سوچ ہی بہت زیادہ جان لیوا تھی کہ ذاکوان جتوئی کہ ذاکوان جتوئی کسی اور لڑکی سے محبت کرتا ہے،،،،، جب اچانک کسی احساس کے تحت اُس کا دل پوری شدت سے دھڑک اُٹھا تھا،، تو کہیں وہ لڑکی،،،، وہ خود تو نہیں تھی،،،۔

اُسے ہر وہ لمحہ یاد آنے لگا تھا جب ذاکوان جتوئی اُس کے قریب آیا تھا،،،

ذاکوان جتوئی کے چھونے کا والہانہ محبت بھرا انداز،،، اُسے دیکھ کر آنکھوں کا روشن ہو اُٹھنا،،، اُس کی فضول باتوں پر اعنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ کا ٹھہرنا،،، اُس کی ہر گستاخی اور غلط حرکت کو نرمی سے درگزر کرنا،،

ذاکوان جتوئی کا یہ منفرد انداز صرف اُسی کے لیے مختص تھا،

ورنہ باقی لوگوں سے بات کرتے اُنہیں مخاطب کرتے ذاکوان جتوئی کو انداز بہت الگ ہوتا تھا، سرد مہری اور سختی لیے،،،

مگر اُس کے لیے اُس کے سردار کا ایک الگ ہی روپ تھا،، جس پر شبنم اکثر اُس کا دھیان لانے کی کوشش کرتی تھی،،، مگر وہ کبھی سمجھ ہی نہیں پائی تھی،،،

لیکن اِس وقت اِس سوچ کے ساتھ ہی اُس کا دل خوشی سے جھوم اُٹھا تھا،،،

"مگر یہ میرا وہم بھی تو ہوسکتا ہے نا،، اِس سردار کو تو ویسے بھی دھونس جمانے کی عادت ہے،،، مگر نہیں،،، یہ دھونس نہیں محبت ہے،،، اللہ جی وہ انتہا کا اکڑو اور کھڑوس سردار ہے،،، میں کیسے پتا لگاؤں کہ جس لڑکی سے وہ محبت کرتا ہے وہ میں ہی ہوں،"

عنائشہ کو جب سے اِس بات کا ادراک ہوا تھا،، خوشی سے اُس کے پیر زمین پر نہیں ٹک رہے تھے،،

"ویسے سردار ذاکوان جتوئی تم اتنے بھی سنگدل نہیں ہو،،، کچھ زیادہ ہی بُرا سمجھ لیا تھا میں نے تمہیں،،، تھینکس،،، میری بات کا مان رکھنے کے لیے،،"

عنائشہ دیوار پر لگی اُس کی فل سائز دیوار گیر تصویر کے سامنے آن کھڑی ہوتی دھیمے سے مسکرائی تھی،،، اور وہاں رکھی چیئر پر چڑھتی وہ اُس کی ٹھوڑی پر ہونٹ رکھتی خوشمگیں مسکراہٹ کے ساتھ چہرا اُسے دیکھے گئی تھی،،،،،

جو انسان اُس پر ہاتھ اُٹھا کر اتنا پیشمان اور خود پر غصہ تھا کہ اپنا پورا ہاتھ چھلنی کر کے رکھ دیا تھا،، اُس کی محبت کا اندازہ وہ بھلا کیسے نہ لگا پاتی،،،

عنائشہ کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

"سائیں آپ نے جیسا کہا تھا وہ سب ہو چکا ہے،،، شہر جانے کے سارے انتظامات بھی ہو چکے ہیں،،، ابھی آدھے گھنٹے میں ہمیں نکلنا ہو گا،،،"

دل شیر دونوں ہاتھ باندھے ذاکوان جتوئی کے قریب آن کھڑا ہوا تھا،،۔

"ذاکوان آپ دونوں ایک ساتھ یوں مت جائیں،،، آپ دونوں کی جان کو خطرہ ہوسکتا ہے،،، خان قبیلے والے ایسے ہی کسی موقع کی تلاش میں ہیں،،، اُنہیں آپ لوگوں کے جانے کی خبر مل چکی ہوگی،،، وہ کچھ بھی کرسکتے ہیں،،،"

ذاکوان کے چچا اندر آتے اُن کی بات سن چکے تھے،،، اِس لیے اُنہیں روکنا چاہا تھا،،،

"چچا سائیں جس جگہ،،، اور جس مقرر وقت میں ہماری موت لکھی ہے اُسے آنے سے کوئی نہیں ٹال سکتا،، اور سردار ذاکوان جتوئی دشمنوں سے ڈر کر حویلی میں چھپ کر بیٹھے یہ اُسے زیب نہیں دیتا،،،"

ذاکوان اپنی شال درست کرتا اُنہیں بالکل خاموش کرواگیا تھا،،،

فیضان جتوئی نے دل شیر کی جانب دیکھا تھا،،، جو ہمیشہ کی طرح اِس وقت بھی سیاہ گھنی داڑھی اور مونچھوں سے اپنا چہرا چھپائے،،، سیاہ مفلر کو اپنے گلے میں لپیٹے سر جھکائے کھڑا ذاکوان کے اگلے حکم کا منتظر تھا،،،

ذاکوان کے اشارہ کرتے ہی وہ دونوں وہاں سے نکل گئے تھے،،،،

گارڈز کی دو گاڑیاں پہلے ہی تیار کر دی گئی تھیں،،،

وہ دونوں ایک ہی گاڑی میں بیٹھے تھے،،، ذاکوان ہمیشہ دل شیر کو اپنے ساتھ ہی ایک گاڑی میں رکھتا تھا،،،

اُن کی تین گاڑیوں کا قافلہ ایک ساتھ حویلی سے نکل گیا تھا،،،

یہ خبر اب حویلی کی تمام خواتین تک پہنچ چکی تھی کہ سردار ذاکوان جتوئی اپنے سر پر منڈلاتے خطرے کی پرواہ کیے بغیر خود ہی موت سے ٹکرانے حویلی سے نکل چکا ہے،،،

جو سنتے عنائشہ کے دل میں لاتعداد بے چینیوں نے گھر کر لیا تھا،،، باقی سب کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی،،

اُن لوگوں کی گاڑیاں ابھی گاؤں کی سرحد پار نہیں کر پائی تھیں جب ایک دم چاروں جانب سے اُن پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی تھی،،،،

اُن کے آدمی دشمنوں کو جواباً منہ توڑ جواب دینے لگے تھے،،،

ذاکوان اور دل شیر بھی اپنے ہتھیار اُٹھائے اپنے جانی دشمنوں پر وار کر رہے تھے،،، جب اچانک ذاکوان کو اپنے پیچھے کسی کے گرنے کی آواز آئی تھی،،

وہ جیسے ہی پلٹا سامنے گرے دل شیر کو دیکھ اُس کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر وہیں نیچے جا گری تھی،،،

"دل شیر،،"

ذاکوان کی پکار پر ڈرائیور نے بھی پلٹ کر خون میں لت پت پڑے دل شیر کے بے جان وجود کی جانب دیکھا تھا،،،،،،

ذاکوان نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا،،، مگر تب تک دل شیر آنکھیں موندتا ایک جانب لڑھک گیا تھا،،،،

★★★★★★★★★★★

شام چار بجے کے قریب زرجان کی بارات تھی،،، مگر صبح سے اُس کے دل و دماغ پر عجیب سی گھبراہٹ چھائی ہوئی تھی،،، اپنی کیفیت سمجھنے سے وہ خود بھی قاصر تھی،،،،

وہ دل شیر کا خیال اپنے دل سے نکال کر صرف اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں سوچنا چاہتی تھی،،، جس سے کچھ دیر بعد اُس کا نکاح ہونے والا تھا،،، مگر وہ کوشش کے باوجود ایسا کر پانے میں خود کو بے بس محسوس کررہی تھی،،،

اُس بے وفا کا چہرا اُس کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھا،،،

وہ جب بھی سید یزدان شاہ کے بارے میں سوچنا چاہتی،،، دل شیر اپنی تمام تر کج ادائیوں کے ساتھ اُس کے سامنے آن کھڑا ہوتا تھا،،،

زرجان اب بُری طرح زچ ہوچکی تھی،،،

کتنی دفع تو وہ اپنے دل کے ہاتھوں گھبرا کر دل شیر کا نمبر بھی ڈائل کر چکی تھی،،،

مگر اُسے ہنوز بند دیکھ زرجان کی بے چینی میں مزید اضافہ ہوتا رہا تھا،،

اِس شادی سے بچنے کے لیے وہ بہت ہاتھ پیر مارنے کے بعد اب بے بس سی بیٹھی تھی،،،
اپنی دل کی بربادی پر اُس کا دل کئی بار بھر آیا تھا،،

لیکن اِس وقت اُس کے پاس رونے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا،،

"زرجان آجاؤ،، باہر مولوی صاحب نکاح کے لیے آچکے ہیں،،،،"

زرجان اپنی ہی سوچوں میں اُلجھی بھیگی آنکھوں کے ساتھ بے خود سی بیٹھی تھی جب بھابھی نے اندر آتے اُسے موت کی نوید سنائی تھی،،،

اُس کا نکاح ابھی ہونا تھا،، جبکہ بارات شام کو تھی،،،

زرجان کے اُوپر رسم کے مطابق اُس کے سسرال سے آیا لال دوپٹہ ڈالتے بھابھی اُسے اُس کی باقی کزنز کے ساتھ تھامتی باہر لے آئی تھی،،،

جہاں اُس کے گھر والوں کے علاوہ،،، مہرجان، یزدان شاہ اور مولوی صاحب موجود تھے،،،۔

بڑے سے لال دوپٹے میں لپٹی زرجان کا چہرا بالکل جھکا ہوا تھا،،، وہ فرش پر نگاہیں گاڑھے خاموشی سے چلتی بھابھی کی نشاندہی پر صوفے پر آن بیٹھی تھی،،،

اُس کے بیٹھتے ہی مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کردیا تھا،،

زرجان کو نکاح کے بولوں کے ساتھ ہی آہستہ آہستہ اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی،،، اُس نے کبھی تصور میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ دل شیر کے سوا اپنا آپ کسی اور کے نام لگائے گی،،،

مگر اب اُس پر،، اُس کے دل اور جذبات پر کوئی اور انسان اُس سے بھی زیادہ اختیار حاصل کرنے والا تھا،،

زرجان کی گود آہستہ آہستہ اُس کے آنسوؤں سے بھیگنے لگی تھی،،،

اُسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کہ مولوی صاحب کیا بول رہے ہیں،،،، آس پاس کیا چل رہا ہے،،

جب اچانک بھابھی کے ہاتھ کا دباؤ اپنے شانے پر محسوس کرتے زرجان ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی،،،

زرجان قیوم ولد قیوم خان،،،، آپ کو با عوض دس لاکھ حق مہر سید یزدان شاہ ولد سید رحمان شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے،،، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے،،،"

مولوی صاحب کے الفاظ زرجان کو اپنے کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی مانند معلوم ہوئے تھے،،

مگر اُس کے پاس اپنی موت کے پروانے پر سائن کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا،،

زرجان نے مولوی صاحب کے پوچھنے پر تین بار قبول ہے کہتے سامنے رکھے نکاح نامے پر سائن کردیئے تھے،،،

جس کے کچھ لمحوں بعد ہی اُسے اپنے اردگرد سے مبارک سلامت کا شور بلند ہوتا سنائی دیا تھا،،

زرجان کو لگا تھا وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو کر گر سکتی ہے،،، اُس نے بھابھی کا ہاتھ تھامتے اُنہیں اندر لے جانے کا کہا تھا،،

جس پر وہ اُس کے کانپتے ٹھنڈے پڑتے وجود سے گھبرا کر اُس کا ہاتھ تھام کر اُسے اُٹھانے لگی تھیں،،،

اُسی لمحے اُس کے بھائی کا موبائل بجا تھا،، وہ دونوں وہیں سے گزر رہی تھیں،،، جب بھائی کے منہ سے نکلنے والے الفاظ زرجان کی روح فنا کر گئے تھے،،،

اُسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا،،

"ابھی مجھے میرے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ سردار ذاکوان جتوئی پر دشمنوں کی جانب سے حملہ کیا گیا ہے،،، جس میں اُن کے بہت خاص آدمی دل شیر کا قتل ہو گیا ہے،،، اور سردار سائیں کے بارے میں ابھی کوئی خبر نہیں ہے،،،"

خبر اتنی بڑی تھی کہ اُس کا بھائی بے ساختہ بتا گیا تھا،، اور اِس خبر پر پورے ہال کمرے میں سناٹا سا چھا گیا تھا،،، جس سناٹے کو زرجان کی چوڑیوں کی کھنک نے توڑا تھا،، وہ اِس

دردناک خبر پر اپنے حواس بر قرار نہ رکھ پاتی بے جان ہوتے وجود کے ساتھ لڑکھڑاتی زمین بوس ہونے کو تھی جب اُسی پر نظریں گاڑھے کھڑے یزدان شاہ نے جلدی سے آگے آتے اُس کے نازک وجود کا اپنی آہنی بانہوں میں تھامتے اُسے گرنے سے بچا لیا تھا،،،

★★★★★★★★★★★

عنائشہ ذاکوان کے جانے کا سن کر پریشان سی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی،،، جب اُس کے کانوں میں ذاکوان کے بجتے موبائل کی آواز پڑی تھی،،،

وہ جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھے ذاکوان کے فون کو اُٹھاتی سکرین پر جگمگاتے اپنی ماما کے نمبر کو دیکھ کافی حیران ہوئی تھی،،،

ایک سیکنڈ کی بھی دیر لگائے اُس نے جلدی سے کال ریسیو کی تھی،،،

"ماما آپ ٹھیک ہیں،،،؟؟؟"

عنائشہ اُن کے اِس طرح فون کرنے پر گھرا کر پوچھنے لگی تھی،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں عنائشہ،، مگر تمہاری حویلی میں کچھ ٹھیک نہیں ہونے والا،، کچھ بھی کر کے سردار سائیں کو شہر جانے سے روک لو،، تمہارے ماموں اُن کی جان کے دشمن بنے بیٹھے ہیں،، اُن کے قتل کا پلان بنا چکے ہیں،،، میں کل سے کال کرنے کی کوشش کر رہی ہوں،، مگر سردار سائیں میری کال ہی پک نہیں کر رہے تھے،،،"

مہناز بیگم کی بات سن کر عنائشہ کے ہاتھ لرز اُٹھے تھے،، اُس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر زمین بوس ہوا تھا،،،

"نن نہیں ایسا کچھ نہیں ہوسکتا،، ذاکوان جتوئی تمہیں کچھ نہیں ہوسکتا،،،"

عنائشہ اُلٹے قدموں واپس باہر کی جانب بھاگی تھی،، جب اُس کی نظر ہال کے کمرے سے پریشان سے نکلتے اسجد پر پڑی تھی،،

عنائشہ کا دل لرز اُٹھا تھا،،

وہ کوئی بھی بُری خبر سننے کے قابل نہیں سمجھ پا رہی تھی خود کو،،،،

"اسجد،،، سردار سائیں کہاں ہیں،،،؟؟"

عنائشہ کو وہاں آتا دیکھ اسجد اپنی جگہ رُک گیا تھا،،

"سردارنی سائیں وہ،،،،"

اسجد سے کوئی جواب نہیں بن پایا تھا،، اور نہ کی سردارنی کا زرد پڑتا چہرا دیکھ وہ کچھ بتا پانے کے قابل سمجھ پارہا تھا خود کو،،،

"سردار سائیں کی اجازت نہیں ہے کسی کو کچھ بھی بتانے کی،،،،"

اسجد اُس کے غصے سے واقف تھا،، اِس لیے دھیمے لہجے میں بولتا وہاں سے جانے لگا تھا،،

"خان حویلی والے سردار سائیں کو مارنا چاہتے ہیں،،، پلیز کچھ بھی کرکے اُنہیں روک لو،،،"

عنائشہ وہاں آکر کھڑی ہوتی خواتین کی پرواہ کیے بغیر اسجد پر اپنی جانب سے بہت بڑا انکشاف کرگئی تھی،،،،،، اُسے یہاں کسی کے اپنے بارے میں کچھ بھی سوچنے کی پرواہ نہیں تھی،،،

اُسے اِس وقت فکر تھی تو صرف ذاکوان جتوئی کی،،،

"سردار سائیں کی اجازت نہیں ہے کسی کو کچھ بھی بتانے کی،،،،"

اسجد اُس کے غصے سے واقف تھا،، اِس لیے دھیمے لہجے میں بولتا وہاں سے جانے لگا تھا،،

"خان حویلی والے سردار سائیں کو مارنا چاہتے ہیں،،، پلیز کچھ بھی کرکے اُنہیں روک لو،،،"

عنائشہ وہاں آکر کھڑی ہوتی خواتین کی پرواہ کیے بغیر اسجد پر اپنی جانب سے بہت بڑا انکشاف کرگئی تھی،،،،،، اُسے یہاں کسی کے اپنے بارے میں کچھ بھی سوچنے کی پرواہ نہیں تھی،،،

اُسے اِس وقت فکر تھی تو صرف ذاکوان جتوئی کی،،،

"کیا بول رہی ہو سردارنی،،،؟؟ اگر تمہیں اِس بارے میں خبر تھی تو کیوں جانے دیا سردار سائیں کو،،،، کہیں تم بھی اِس سب میں ملی تو نہیں ہوئی خان حویلی والوں کے ساتھ،،،،"

سفینہ بیگم تو اُس کی بات سنتے ہی غصے سے اُس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھیں،،،

اُن کی آنکھوں میں اپنے لیے اِس قدر شدید نفرت دیکھ عنائشہ شاک ہوئی تھی،،

"آپ کیسی باتیں کررہی ہیں؟؟؟ میں کیوں ایسا کچھ چاہوں گی،،،،،"

عنائشہ کو اُن کی بات بہت بُری لگی تھی،،،،

مگر اِس وقت اُس کے پاس اِن لوگوں کی فضول باتوں پر لڑنے کا بالکل بھی موڈ نہیں تھا،،،،

جب اُسی لمحے بلال حواس باختہ سا اندر آتا اُن سب کے پیروں تلے سے زمین کھینچ گیا تھا،،

"دل شیر حملے میں مار جا چکا ہے، اور سردار سائیں کا ابھی تک کچھ پتا نہیں ہے،،، وہاں بہت زیادہ فائرنگ ہورہی ہے،،،،"

بلال کی بات سن کر عنائشہ لڑکھڑا گئی تھی،،،،۔

اُسے اپنا دل ساکن ہوتا محسوس ہوا تھا،،، آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہوچکی تھیں،،،

وہ بنا مزید کچھ بولے باہر کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

"سردارنی سائیں کہاں جارہی ہیں آپ،،،؟؟؟"

شبنم بھاگ کر اُس کے قریب آئی تھی،،،

"ذاکوان کے پاس،،،"

وہ بھیگے لہجے میں بولی تھی،،،

"سردارنی سائیں،،، آپ یوں باہر نہیں جاسکتیں،،، باہر بہت خطرہ ہے، اگر سردار سائیں کو پتا چل گیا تو اُنہوں نے ہم سب کو کھڑے کھڑے گولی مار دینی ہے،،،"

اسجد بھاگ کر اُس کے قریب آیا تھا،،

"عنائشہ بیٹا بات سمجھنے کی کوشش کریں،،،،"

شمیم بیگم بھی اُس کے قریب آئی تھیں،،

جبکہ باقی خواتین اُسے ہک دھک سی کھڑیں عنائشہ کا ذاکوان جتوئی کے لیے یہ جنونی انداز دیکھ رہی تھیں،،، اُنہوں نے تو اب تک عنائشہ کو ذاکوان کے خلاف ہی بولتے اور کرتے دیکھا اور سنا تھا،،،

اُس کا یہ دیوانگی بھرا انداز اُن کے لیے ہضم کر پانا بہت مشکل تھا،،،

عنائشہ جانتی تھی کہ یہ لوگ اُسے اتنے آرام سے یہاں سے نہیں جانے دیں گے،،،

اُس نے ایک نظر بلال کے ہاتھ میں موجود گن کو دیکھا تھا،،، اور اگلے ہی لمحے اُسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اُسے کے ہاتھ سے گن چھین چکی تھی،،،

"خبردار جو کسی نے میرے قریب آنے یا مجھے روکنے کی کوشش کی،،، میں خود کو ختم کر لوں گی،،"

عنائشہ نے گن اپنی پسٹل پر رکھتے اُن سب کو ڈرا دیا تھا،،، اُن میں سے کسی کو بھی اپنی سردارنی کے اِس روپ کا پتا نہیں تھا،،،

اسجد اور بلال سمیت باقی سب بھی پیچھے ہٹ چکے تھے،،،

"اسجد گاڑی نکلواؤ،،،"

ذاکوان کے انداز میں عنائشہ نے اسجد کو حکم دیا تھا،،

اُس کے ڈرائیور کو ساتھ نہ لے جانے والی بات سن کر اسجد مزید گھبرا گیا تھا،، کل تو جیسے تیسے وہ ذاکوان جتوئی سے بچ گیا تھا،،

مگر آج سردارنی کی اِن حرکتوں کے بعد اُسے اپنے بچنے کے کوئی چانسز نظر نہیں آرہے تھے،،،

عنائشہ اُن سب گارڈز کے بیچ سے گاڑی نکال کر لے گئی تھی،،

"یہ لڑکی کیا واقعی ہی اتنی بے وقوف ہے یا صرف بن رہی ہے،،، کیا اِسے زرا خبر نہیں ہے کہ اِس حرکت کے بعد یہ ذاکوان جتوئی کو خود سے کس قدر بدگمان کر سکتی ہے،،،"

گلناز بیگم بمشکل اپنی حیرت پر قابو پاتے بولی تھیں،،،،

"جب کل کی،،،، کی گئی اِس کی گستاخی معاف ہوگئی ہے تو یہ بھی ہوجائے گی،،، آخر کو سردار کی چہیتی سردارنی جو بن چکی ہے۔۔۔ مجھے اِسی بات کا ڈر تھا،، جو دیکھو اب ہوچکی ہے،،، یہ لڑکی سردار سائیں کے دل میں پوری طرح اپنی جگہ بنا چکی ہے،،"

خولہ نے بجھے ہوئے دل کے ساتھ اُنہیں جواب دیا تھا،،

"نہیں یہ حرکت معاف ہونا اتنا آسان نہیں ہے،،،

★★★★★★★★★★

یزدان شاہ اُسے بانہوں میں اُٹھائے اُس کے روم میں چھوڑ گیا تھا،، زرجان کو اِس طرح بے ہوش دیکھ سب ہی بہت پریشان تھے،،، ڈاکٹر کو بلوایا گیا تھا،،

جس کے پورے دو گھنٹے بعد اُسے ہوش آیا تھا،، اُس کے ہوش میں آنے کا سنتے یزدان شاہ اور مہرجان اپنے ساتھ آئے مہمانوں کو لیے وہاں سے رخصت ہوگئے تھے،،،۔

مہرجان زرجان کی حالت کے پیشِ نظر کل کے دن پر رخصتی رکھ دینا چاہتی تھیں،،، مگر یزدان کے سختی سے کیے جانے والے انکار پر رخصتی آج شام کی ہی رکھی گئی تھی،،،

زرجان ہوش میں آنے کے بعد نجانے کتنی بار رو چکی تھی،،، اُس کے آنسو خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے،،، اُس کا دل یہ بات قبول کرنے کو تیار ہی نہیں تھا کہ دل شیر اب اِس دنیا میں نہیں ہے،،،

دل شیر کی بے وفائی اور دھوکے کے باوجود وہ اُس انسان سے نفرت نہیں کر پائی تھی،،، کیونکہ وہ اُس کی پہلی اور آخری محبت تھا،، اُس نے ٹوٹ کر چاہا اور اپنے رب سے مانگا تھا اُس شخص کو،،،

لیکن وہ اُس کے نصیب میں ہی نہیں تھا،، مگر زرجان سے اِس وقت اُسے بھلا پانا بہت مشکل ہو رہا تھا،،،

جبکہ وہاں موجود تمام خواتین اُس کے اِس طرح رونے کی وجہ اُس کی رخصتی کو سمجھ رہی تھیں،،،

"زری بس کرو یار،، تمہیں تو خوش ہونا چاہیے،،، اتنی بڑی شخصیت کے مالک انسان کی بیوی اُس کی حویلی کی ملکہ بننے جارہی ہو،،،، بابا بتا رہے تھے کہ یزدان شاہ بہت بڑی جاگیر کے مالک ہیں،،،، سردار ذاکوان جتوئی کے بعد اُن کی وراثت سب سے زیادہ ہے،،، اور تمہاری ساس تو بہت ہی محبت کرنے والی اتنی نیک خاتون ہیں،،،

تمہیں تو خوش ہونا چاہیے،، مگر تم اِس قدر رو کیوں رہی ہو،،، اور میں نے سنا ہے کہ یزدان شاہ کو تمہارے شہر پڑھنے جانے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے،،،"

زرجان کی چچا زاد اور باقی سب لڑکیاں اُس کے سامنے یزدان شاہ کی خوبیاں گنواتیں اُسے حوصلہ دے رہی تھیں،،

مگر زرجان اُنہیں اپنی تکلیف کے بارے میں کچھ بتا ہی نہیں پائی تھی،، کہ اِس وقت وہ کس اذیت اور درد کے زیرِ اثر تھی،،،

اُسے سُرخ عروسی جوڑا پہنا کر اُس کے سولہ سنگھار کر دیئے گئے تھے،،، یزدان شاہ کے نام کی دلہن بنی وہ دل شیر کے لیے رو رہی تھی،،

اُس کے آنسو ابھی بھی نہیں تھم سکے تھے،،،،

وہ دل شیر کو یاد کر کے یزدان شاہ کی امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہتی تھی،، مگر اِس وقت اُس کا خود پر سے اختیار ہی ختم ہو چکا تھا،،

"بارات آگئی ہے،،،،"

باہر سے کسی نے اطلاع دی تھی،،،، جس کے ساتھ ہی زرجان پوری طرح آنسوؤں میں بھیگ گئی تھی،،،

★★★★★★★★★★

عنائشہ گاڑی لے کر جتوئی حویلی سے نکل آئی تھی،، اُسے یہاں کے راستوں کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا،،، اُس نے دو بار راستے میں اُتر کر خان حویلی کا راستہ پوچھا تھا،،،

مگر پھر بھی وہ اِن اُونچے نیچے راستوں میں سے بمشکل گاڑی نکالتی بار بار بھٹک رہی تھی،،،

جب اچانک ریت کے ایک بڑے سے ٹیلے سے گزرتے اُس کی گاڑی کا ٹائر وہاں پھنس گیا تھا،،،

"اوہ شٹ،،،"

عنائشہ نے زور سے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارتے اپنا غصہ نکالا تھا،،

وہ ابھی گاڑی سے نکلی ہی تھی،،، جب تین چار گاڑیاں مٹی اور دھول اُڑاتیں اُس کے اردگرد آن کھڑی ہوئی تھیں،،،،

عنائشہ گھبرا کر گاڑی کے دروازے سے جا لگی تھی،

کیونکہ گاڑیوں سے سیاہ رومال سے اپنے چہرے ڈھکے اسلحہ سے لیس بہت سارے افراد برآمد ہوئے تھے،،،

وہ سب اُس کے گرد بندوقیں تانے کھڑے ہوتے گاڑی کی تلاشی لینے لگے تھے،،،

عنائشہ نے ذاکوان کی شال سے خود کو پوری طرح ڈھکا ہوا تھا،،

اُس کا چہرا ابھی نقاب کے اندر تھا،،،

جب اُن میں سے درمیان والی کا دروازہ کھلا تھا اور وہاں سے سفید لباس پہنے دو شخص باہر آئے تھے،،

بڑی بڑی مونچھوں کو تاؤ دیتے وہ عنائشہ کے قریب آئے تھے،،

"سلام سردارنی،،،، معذرت خواہ ہیں کہ آپ کو زحمت دینی پڑ رہی ہے،،، مگر آپ کی حویلی کے مردوں خاص کر اُس سردار ذاکوان جتوئی کی اکڑ اور غرور کو ختم کرنے کے لیے ہمیں آپ کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانا پڑے گا،،،، جو لوگ ہماری عزتوں سے کھلواڑ کریں گے ہم بھی اُنہیں بتا دیں گے کہ اُس کا انجام کیا ہوتا ہے،،"

وہ لوگ اُسے اغوا کرنے کی نیت سے آئے تھے،، یہ سن کر عنائشہ اندر تک لرز اُٹھی تھی،،،

"کون ہو تم لوگ،،،؟؟؟ اور کیا دشمنی ہے تمہاری سردار سائیں سے،،،؟؟"

عنائشہ اپنا خوف اندر چھپائے بظاہر مضبوط لہجے میں گویا ہوئی تھی،،

وہ سامنے کھڑے افراد بھی سردارنی کی اِس دلیری پر متاثر ہوئے بنا نہیں رہ پائے تھے،،، کیونکہ جس طرح وہ بندوقوں میں گھری تن تنہا کھڑی تھی،،، اِس حالت میں تو اکثر بڑے بڑے مردوں کے بھی چھکے چھوٹ جایا کرتے تھے،،،

"شہربانو کے بھائی ہیں ہم،،، اسجدر جتوئی نے ہماری بہن کو بھگا کر جو گناہ کیا ہے،،،، اُس کا بھگتان آپ کو بھگتنا ہوگا،، آپ اپنی مرضی سے چلیں ہمارے ساتھ ورنہ ہمیں آپ سے زبردستی کرنی پڑے گی،،"

اُن کا انداز عنائشہ کے لیے کافی مودبانہ تھا،، وجہ اُس کا ذاکوان جتوئی کی بیوی ہونا تھا،، عنائشہ اُن سب کی جھکی نظریں دیکھ اپنے شوہر کے رتبے اور رکھ رکھاؤ پر سر فخر سے بلند کر گئی تھی،،

اُس کے یوں بنا خوف کھائے کھڑے ہونے کی بڑی وجہ ذاکوان جتوئی تھا،،، وہ جانتی تھی اُس کا سردار اُس پر آنچ تک نہیں آنے دے گا،

"تم لوگوں کو کیا لگتا ہے، تم لوگ زبردستی مجھے لے کر جاؤ گے یا مجھے ہاتھ بھی لگانے کی کوشش کرو گے تو ذاکوان جتوئی تم میں سے کسی ایک کو بھی زندہ چھوڑے گا،، بھول ہے تمہاری،، اِس لیے میرا مشورہ یہی ہے کہ اپنی جان کے دشمن مت بنوں اور خاموشی سے یہاں سے چلے جاؤ، ،"

عنائشہ نے اُنہیں وارن کیا تھا،،

"ذاکوان جتوئی کے قتل کی اطلاع پر ہی اتنا بڑا قدم اُٹھانے نکلے ہیں ہم،، آپ کے لیے بہتری اِسی میں ہے کہ اگلے ایک منٹ کے اندر ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھیں،،، ورنہ ہمارا طریقہ آپ کو پسند نہیں آئے گا،،،"

شہربانو کے بھائی کے منہ سے نکلنے والی بات سن کر عنائشہ کانپ اُٹھی تھی،،

اُس سے اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہ پانا مشکل ہوا تھا،، بمشکل گاڑی کو تھامتے اُس نے خود کو گرنے سے بچایا تھا،،،

"بکواس کررہے ہو تم لوگ،،،"

عنائشہ زور سے چلائی تھی،،، اُس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا، اُسے لگا تھا کسی نے اُس کی سانسوں کا گلا گھونٹ دیا ہو،،

جب اُسی لمحے شہربانو کے بھائی نے اُس کی کلائی تھامنی چاہی تھی،، مگر اِس سے پہلے کے وہ ایسا کچھ کر پاتا،،

ایک گاڑی فل سپیڈ میں اُنہیں اپنی جانب آتی دکھائی تھی،،، جس سے اُڑتی دھول کی وجہ سے وہ سب بے اختیار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئے تھے،،

گاڑی رکتے ہی ایک جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھولتے ذاکوان جتوئی باہر آیا تھا۔

اور خون آشام نگاہوں سے عنائشہ پر گن تانے کھڑے افراد کی جانب دیکھا تھا،، مگر اُس کی ایک نگاہ ہی ایسی تھی کہ وہ لوگ فوراً اپنی بندوقیں نیچے کر گئے تھے،،

جبکہ شہربانو کے بھائی خود ذاکوان جتوئی کو صحیح سلامت کھڑا دیکھ بوکھلا چکے تھے،،،

اُنہیں نے ذاکوان جتوئی کی عزت پر نظر ڈالی تھی،، اب وہ اُنہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑنے والا تھا،،

ذاکوان جتوئی وہاں بالکل اکیلا آیا تھا،، عنائشہ کی حویلی سے نکلنے کی خبر سنتے کی وہ بنا اپنی سیکیورٹی کی پرواہ کیے اکیلا ہی نکل آیا تھا،،

اور یہاں اپنی سردارنی کو اتنے سارے لوگوں میں گھِرا دیکھ اُس کا غصہ کئی گنا بڑھ گیا تھا، طیش کے مارے اُس کا بُرا حال تھا،،

عنائشہ کی جانب بڑھتے وہ اُسے اپنے حصار میں لے گیا تھا،، جو اُسے صحیح سلامت سامنے دیکھ واپس سے جی اُٹھی تھی،

اُس کا سردار اُس کی ڈھال بن کر آن کھڑا ہوا تھا، اُسے اب کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی،،

شہربانو کے بھائیوں کے لائے آدمی اپنے سردار کو وہاں دیکھ بالکل پیچھے ہٹ چکے تھے،،

"بہت بڑا گناہ کیا ہے یہ گھٹیا حرکت کرکے،، اِس کا انجام تو بھگتنا ہی پڑے گا،،"

ذاکوان گن اُن دونوں پر تانتا اُن کی ٹانگیں گولیوں سے چھلنی کر گیا تھا،، جبکہ عنائشہ ذاکوان کا یہ غضبناک رُوپ دیکھ خوف کے مارے اپنے حواس کھوتی اُس کے سینے پر جھول گئی تھی،،،

★★★★★★★★★★★★

زرجان کو رخصت کروا کر شاہ حویلی لے جایا گیا تھا،، جہاں اُس کا انتہائی شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا تھا،، مگر اُس کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کوئی شے بھی انجوائے کر پاتی،،،

اُس کا پورا وجود بخار سے تپ رہا تھا،، مسلسل اتنے دنوں کی اذیت سے یہ نتیجہ نکلا تھا کہ وہ بیمار پڑ گئی تھی،،، مگر اپنی تکلیف کا بتائے بغیر وہ مہرجان کی کہی ہر بات ماننے لگی تھی،،،

وہ مہرجان سے اُن کے اکلوتے بیٹے کی شادی کی خوشی نہیں چھیننا چاہتی تھی،، اِس لیے اُن کی کہیں ساری رسمیں کرتی چلی گئی تھی،،،۔

اُس نے ایک بار بھی نظریں اُٹھا کر اپنے شوہر کی جانب نہیں دیکھا تھا،،

"زری تمہیں تو بہت تیز بخار ہے،،"

اچانک زرجان کا ہاتھ تھامنے پر مہرجان پریشان ہو اُٹھی تھیں،،

انہوں نے فوراً اُسے رسمیں ختم کرتے اُسے یزدان روم میں بھجوا دیا تھا،،،

پھولوں سے سجے انتہائی خوبصورت سے روم میں قدم رکھتے زرجان کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو جاری ہوچکے تھے،،،

اُسے لے جاکر پھولوں سے سجی یزدان شاہ کے نام کی سیج پر بیٹھا دیا گیا تھا،،،

آنے والے وقت کا سوچتے زرجان کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا،،

"زری میری گڑیا آپ اِس طرح رو کر تو اپنی طبیعت مزید بگاڑ لیں گی،،، یہ میڈیسن لیں اور خود کو ریلیکس رکھیں،،،"

مہرجان اُسے پانی کا گلاس تھماتے اُس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولی تھیں،،، جو پوری شدت کے ساتھ بخار میں تپ رہا تھا،،

"مہرجان پلیز کیا آپ یہاں میرے پاس رُک سکتی ہیں آج،، میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،، مجھے آپ کی ضرورت ہے،،"

زرجان نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے مہرجان ہاتھ تھامتے جو بات کہی تھی،،، وہ سن کر مہرجان کے ساتھ ساتھ دروازے سے اندر داخل ہوتا شخص بھی مسکرا دیا تھا،،

"زری آپ اتنا کیوں گھبرا رہی ہیں،،، میرا بیٹا بہت اچھا ہے،، آپ کا بہت زیادہ خیال رکھے گا،،، آپ ایک بار اُس سے مل تو لیں،،،"

مہرجان اپنی بہو کی گھبراہٹ ملاحظہ کرتیں اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولی تھیں،،، مگر اُن کی کوئی بھی تسلی زرجان کا غم دور نہیں کر پائی تھی،،،

اُس کے رونے کو دیکھ کر اُس کا میک اپ واٹر پروف کیا گیا تھا،، جو ابھی ہنوز قائم و دائم اپنی اصل حالت میں تھا،،، عروسی لباس میں سجی سنوری وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی،،،

اُس کے دلفریب وجود کی رعنائیاں سولہا سنگھار مزید نکھر آئی تھیں،،، وہ بیڈ پر لال گلاب کے پھولوں کی سیج کے بیچ بیٹھی اُنہیں کا حصہ معلوم ہوتی دروازے میں کھڑے شخص کے ضبط کا بہت گہرا امتحان لے گئی تھی،،،،،،

"میں آپ کی جانب سے بالکل بے فکر ہوں زری،،، کیونکہ میں جانتی ہوں میرا بیٹا مجھ سے کہیں زیادہ بڑھ کر آپ کا خیال رکھے گا،،،"

مہرجان اُس کے ماتھے پر بوسہ دیتیں،، پیار سے اُس کا چہرا سہلاتی اُس کے پاس سے اُٹھ گئی تھیں،،،

جبکہ زرجان چاہنے کے باوجود اُنہیں روک بھی نہیں پائی تھی،،

"بہت شکریہ میری بیوی کو میرے حوالے کرنے کا،،،،"

زرجان دروازے پر پہنچی تھیں،،، جب وہاں کھڑے یزدان شاہ نے مسکرا کر اُن سے شکوہ کیا تھا،،

جبکہ چہرا جھکائے بیٹھی زرجان کی سماعتوں سے جیسے ہی یہ آواز ٹکرائی اُسے گہرا شاک لگا تھا،،،

اُس نے کرنٹ کھاتے چہرا اُٹھایا تھا،،، مہرجان جاچکی تھیں،،، مگر دروازہ لاک کرکے واپس مُڑتے شخص کو دیکھ زرجان کو کمرہ کی ہر شے اپنے گرد گھومتی محسوس ہوئی تھی،،،

"دل شیر،،،،،"

اُس کے لب دھیرے سے پھڑپھڑائے تھے،،،

"بہت شکریہ میری بیوی کو میرے حوالے کرنے کا،،،،"

زرجان دروازے پر پہنچی تھیں،،، جب وہاں کھڑے یزدان شاہ نے مسکرا کر اُن سے شکوہ کیا تھا،،،

جبکہ چہرا جھکائے بیٹھی زرجان کی سماعتوں سے جیسے ہی یہ آواز ٹکرائی اُسے گہرا شاک لگا تھا،،،

اُس نے کرنٹ کھاتے چہرا اُٹھایا تھا،، مہرجان جاچکی تھیں،، مگر دروازہ لاک کرکے واپس مُڑتے شخص کو دیکھ زرجان کو کمرے کی ہر شے اپنے گرد گھومتی محسوس ہوئی تھی،،

"دل شیر،،،،،"

اُس کے لب دھیرے سے پھڑپھڑائے تھے،،،

زرجان کو اپنی بینائی پر یقین نہیں آیا تھا،، وہ جو دیکھ رہی تھی کیا یہ سب سچ تھا،،،

کیا واقعی دل شیر اُس کے سامنے موجود تھا،،

زرجان یک ٹک بت بنی اُسے تکے گئی تھی،،،

جبکہ سامنے کھڑا شخص اپنی دیوانی کی اِس بے خودی پر اپنی دلکش مسکراہٹ پر قابو نہیں رکھ پایا تھا،،

بھیگی آنکھوں اور لرزتے وجود کے ساتھ بے خود سی اُسے دیکھتی وہ اُس کے جذبات میں تغیانی برپا کر گئی تھی،،،

وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا جب زرجان بیڈ سے اُٹھی تھی،، زرجان نے ایک بار بھی پلکیں نہیں جھپکی تھیں،،، جیسے کوئی خوف ہو کہ سامنے کھڑا شخص نگاہوں سے اوجھل ہو جائے گا،،،،

اُس کی چوڑیوں اور پائل کی کھنک نے کمرے کے پر کیف اور رومانوی ماحول میں مزید چار چاند لگا دیئے تھے،،،

سامنے کھڑے سید یزدان شاہ عرف دل شیر کو لگا تھا آج وہ اِس لڑکی کی اِس قاتلانہ رُوپ سے نہیں بچ پائے گا،،،

زرجان اپنے بھاری بھرکم لہنگے کی پرواہ کیے بغیر اُس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی،،

اُس کے قریب پہنچتے وہ لڑکھڑائی تھی،،، جب یزدان نے آگے بڑھتے اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اُسے تھام لیا تھا،،،

جبکہ اُس کا لمس پاتے زرجان کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر پھسلے تھے،، اور ساتھ ہی اُس کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی،،،

"تت،،،، تم،،،۔۔ زندہ،،، زندہ ہو،،،، وہ بھائی،،، وہ سب جھوٹ،، جھوٹ تھا،،،"

زرجان اُس کے چہروں کو چھوتی بے خودی سے بولتی یزدان شاہ کے دل کی دنیا میں ہلچل مچا گئی تھی،،،

مگر وہ ابھی اپنی بیوی کا اپنے لیے یہ دیوانگی بھرا روپ دیکھنے کا خواہاں تھا،،

اِس لیے بنا کچھ بولے یونہی اُسے تھامے کھڑا رہا تھا،،

"دل شیر،،، پپ پلیز بولو نا،، تم،،، مگر میرا،،، میرا نکاح تو،،،، یزدان شاہ،،"

زرجان جو اُس کے چہرے کو اپنے گداز پوروں سے چھوتی اُس کے ہونے کا یقین کر رہی تھی،، اچانک اُس کی آنکھوں میں اذیت اور درد کی شدید لہر دوڑ گئی تھی،،،

اُسے یاد آیا تھا اُس کا نکاح تو یزدان شاہ سے ہوا تھا،،، پھر بھلا دل شیر یہاں،،

زرجان اِس تکلیف دہ سوچ کے آتے ہی مزید آنسوؤں میں بھیگتی اُس سے دور ہوئی تھی،،،،

مگر اُس کے مقابل کھڑے شخص کو اُس کے یوں دور ہونے کا عمل سخت ناپسند گزرا تھا،،،

زرجان کو دور ہوتا دیکھ اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اُسے اپنے قریب کرگیا تھا،،،

جبکہ زرجان کا اُس کے اِس جارحانہ عمل پر دل دھڑک اُٹھا تھا،

"کہا تھا نا،، اتنی آسانی سے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا،،، لگتا ہے تم نے ابھی تک اپنی مہندی میں سجا نام نہیں دیکھا،،،"

یزدان کی بات پر زرجان نے جلدی سے اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کی جانب دیکھا تھا،، وہ اپنے غم میں اِس قدر ڈوبی ہوئی تھی کہ وہ دل شیر کے کیے اِس عمل پر تو غور ہی نہیں کر پائی تھی،،

اُس نے جیسے ہی اپنی ہتھیلیاں اپنی نگاہوں کے سامنے کی اُسے اپنے دونوں ہاتھوں میں مہندی کے بیچ لکھے یزدان شاہ کا نام جگمگاتا نظر آیا تھا،،،

زرجان کو شدید جھٹکا لگا تھا،، وہ پھٹی پھٹی نگاہوں کے ساتھ سامنے کھڑے دل شیر کو دیکھے گئی تھی،،، جو درحقیقت یزدان شاہ تھا،،،

اُس کی اصل پہچان یزدان شاہ تھی،،، وہ اُس کی مہرجان کا بیٹا تھا،،

اتنا بڑا انکشاف وہ برداشت نہیں کر پائی تھی،،،

اُس کا سر بُری طرح چکرایا تھا،،، اور اگلے ہی لمحے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتی اُس کی بانہوں میں لہرا گئی تھی،،،

وہ جس اذیت اور تکلیف کے زیرِ اثر اتنے دنوں سے رہی تھی،،، وہ یہ نیا جان لیوا انکشاف سہہ نہیں پائی تھی،، اُس کا پورا وجود بخار میں تپ رہا تھا،،،

اُس کی حالت دیکھ یزدان کو بے اختیار خود پر بے پناہ غصہ آیا تھا،، اُس نے اپنی سب سے عزیز از جان ہستی کو اتنی تکلیف میں رکھا تھا،،

مگر وہ کیا کرتا،،

اُس کی بھی بہت بڑی مجبوری تھی،،، اگر وہ یہ سب نہ کرتا تو اپنی محبت کو کبھی حاصل نہ کر پاتا،،،

یزدان اُسے اپنی قیمتی متاع کی طرح بانہوں میں سمیٹتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا،،

اُسے احتیاط سے لٹاتے یزدان نے بغور اُس کے حسین رُوپ کی جانب دیکھا تھا،،

اُس کا یہ دلفریب روپ یزدان شاہ کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا،،

بلڈ ریڈ رنگ کے لہنگے میں فل میک اپ اور بھاری زیورات پہنے وہ اُسے اپنے دل اور حویلی کی شہزادی ہی لگی تھی،،،

جسے بہت تکلیف پہنچانے کے بعد وہ اُسے اُس کے اصل مقام پر لے آیا تھا،،

پوری دنیا کے ساتھ ساتھ اُسے اپنی محبت سے بھی اپنی پہچان چھپانی پڑی تھی،، مگر اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ اِس سب میں اُس کی سب سے پیاری ہستی سب سے زیادہ تکلیف اُٹھائے گی،،

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ اُس کی یہ خونخوار جنگلی بلی اُسے اب اتنی آسانی سے بالکل بھی معاف نہیں کرنے والی تھی،، مگر وہ اُس کی دی ہر سزا سہنے کو تیار تھا،،

اُس کے لیے سب سے زیادہ سکون اور خوشی کی بات ہی یہی تھی کہ اُسے اُس کی محبت مل چکی تھی،،

اب وہ اپنے دشمنوں سے اُن کے ہر ظلم کا بدلہ بہت آرام سے لے سکتا تھا،

اُن میں سے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جس دل شیر کو وہ سب ذاکوان کا صرف ایک خاص آدمی سمجھ رہے تھے،، درحقیقت وہ اُس کا بیسٹ فرینڈ اور اپنے قبیلے کا گدی نشین تھا،،

کچھ مصلحت کے تحت اُس نے ذاکوان جتوئی کے ساتھ مل کر اپنے دشمنوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے یہ سب کیا تھا،،

یزدان جھکا تھا اور اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا تھا،،،

زرجان کا تپتا وجود اُسے تشویش میں مبتلا کر رہا تھا،،

اُس نے اپنے ایک ڈاکٹر دوست کو کال کرتے پوچھا تھا،، جس کی دی ہدایت پر عمل کرتے اُس نے ملازمہ کو کال کرتے میڈیسن کے ساتھ ساتھ،، ٹھنڈے پانی کی پٹیاں لانے کو کہا تھا،،

جو اگلے چند منٹوں میں اُس تک پہنچا دی گئی تھیں،،،

★★★★★★★★★★★

یزدان اُس کے قریب بیڈ پر بیٹھتا اُسے اُس بھاری دوپٹے سے آزاد کرنے ہی والا تھا جب زرجان نے کسمساتے آنکھیں کھولی تھیں،،،

اُس کی نظریں اپنے نہایت قریب بیٹھے یزدان شاہ پر پڑی تھیں،،، اُس کا ہر ستم یاد آتے ہی زرجان کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا،، اُس کے پورے وجود میں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی،،،،

اُس نے جھٹکے سے اُٹھنا چاہا تھا،،، جب یزدان اُسے دونوں سے تھامتا اُس کا چہرا واپس تکیے پر ٹکا گیا تھا،،،

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،،، لڑنے کا پروگرام کل پر رکھ لو،،،"

یزدان نے اُسے کے سجے سجائے لال چہرے کو والہانہ نگاہوں سے دیکھتے نرمی سے کہا تھا،،،

اُس نے زرجان کی نتھ اتارنے کے لیے اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا،، مگر زرجان اُس کا ہاتھ سختی سے جھٹکتے واپس سے اُٹھ بیٹھی تھی،،

"بھاڑ میں جائے میری طبیعت،،، تمہیں زرا شرم نہیں آئی میرے ساتھ اتنا گھٹیا مذاق کرتے ہوئے،،، اِن گزرے دنوں میں کس قدر اذیت برداشت کی ہے میں نے،،،، پل پل موت کی سی تکلیف برداشت کی ہے میں نے،، کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں یزدان شاہ،،، تم دل شیر بن کر بھی میرے لیے انتہائی بے رحم تھے،،، اور اب یزدان شاہ کے رُوپ میں تو مجھے تم مزید بُرے لگ رہے ہو،،،"

زرجان اُس کا گریبان مُٹھیوں میں جکڑے بولتی اُس ہزیانی انداز میں چلائی تھی،،،

اُس کا ری ایکشن یزدان شاہ کی سوچ کے مطابق تھا،،، وہ جانتا تھا اُس کی نئ نویلی دلہن ایسے ہی زخمی شیرنی بن جائے گئ،،

مگر وہ بھی خود کو پوری طرح سے تیار کر کے آیا تھا،،

زرجان کی کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اُسے اپنے نہایت قریب کر گیا تھا،،

"مجھے بُرا بننا منظور ہے،، مگر تمہیں کھونا نہیں،،،"

اُس کے گال کو ہونٹوں سے چھوتا وہ لڑتی جھگڑتی زرجان کو ساکت کر گیا تھا،،

اُس کے شدت بھرے لمس پر زرجان جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،،، بخار کی وجہ سے اُسے شدید کمزوری محسوس ہو رہی تھی،، اُس نے دو دن سے کچھ خاص کھایا پیا بھی نہیں تھا،،

جس کی وجہ سے اسے زیادہ کمزوری ہو رہی تھی،، اُس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ خود کو یزدان شاہ کے مضبوط حصار سے آزاد کروا پاتی،،

وہ ابھی اُس کی پہلے والی حرکت پر خود کو سنبھال نہیں پائی تھی،،، جب یزدان نے اُس کے دوپٹے کی پنز کھولتے اُسے بھاری دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کروا دیا تھا،،،

دوپٹہ ایک دم اُس کے شانوں سے پھسلتا بیڈ سے نیچے جا گرا تھا،،

"یزدان شاہ،،، دور رہو مجھ سے،،، شدید نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے تم سے،،،"

زرجان نے اُس کے سینے پر دباؤ ڈالتے اُسے خود سے دور کرنا چاہا تھا،،

"ڈونٹ وری،،، میں دوبارہ خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا تمہیں،،، جیسے پہلے کیا تھا،،،"

یزدان اُس کے جوڑے کی پنز نکالتا،، اُس بالوں کو بکھیر گیا تھا،، اور اُس کے بالوں میں چہرا چھپائے سرگوشی نما لہجے میں بولتا زرجان کی کان کی لوح لال کر گیا تھا،،،

زرجان کی سانسوں کی رفتار اُس کے ہر عمل کے ساتھ بڑھ رہی تھی،،،

وہ اُس کے سینے سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی،،،

"میری سوچ سے کہیں زیادہ حسین ہو تم،،،،"

اُس کے بنا دوپٹے کے سجے سجائے حسین سراپے کو بے باک نگاہوں سے دیکھتے وہ اُس کی جان نکال گیا تھا،،،

"یزدان شاہ اگر اپنی زندگی عزیز ہے تو دور ہو جاؤ مجھ سے،،،،"

زرجان اُس کے ہاتھ کا لمس اپنے کمر پر محسوس کرتی کانپ گئی تھی،، ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر رکھا ڈیکوریشن پیس اُٹھاتے وہ اُس کی ڈھیلی پڑتی گرفت سے نکلتی دور جا کھڑی ہوئی تھی،،،

جبکہ یزدان یوں ہی بیڈ پر بیٹھا اُسے سر سے پیر تک بے باک نگاہوں سے دیکھے گیا تھا،،

اُس کی سیاہ چولی میں مقید نازک سی کمر اِس وقت نمایاں تھی،،، جس پر بکھری گھنی زلفیں اُسے چھپانے میں ناکام ثابت ہورہی تھیں،،

دونوں کلائیاں چوڑیوں اور گجروں سے سجی دلفریب مہک کے ساتھ یزدان کو اپنے حصار میں جکڑ رہی تھیں،،،

نازک صراحی دار گردن میں سجا لاکٹ، کانوں میں پڑے بھاری جھمکے اور چھوٹی سی ستواں ناک میں پہنی نتھ،،،، یزدان شاہ کا ایمان ڈگمگا گئی تھیں،،،

یہ بے پناہ حسین لڑکی اُس کی اولین چاہت تھی،،، جس سے اُس نے بے پناہ محبت کی تھی،،، جس سے اتنے سالوں دوری پر رہا تھا وہ،، آج وہ اُس کی دسترس میں تھی،،،

اُس کے پور پور پر اب صرف اُسی کا حق تھا،،

تو کیسے وہ خود کو اُس کے قریب جانے سے روک پاتا،،

اب تک زرجان نے خود کو اُس سے چھپا کر ہی رکھا تھا،،

مگر آج وہ اپنے وجود کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اُس کے سامنے کھڑی اُس کے دل و دماغ پر اپنے حسن کی بجلیاں گرا گئی تھی،،،

وہ اُسے اپنی شوخ دیوانگی بھری نگاہوں کے حصار میں رکھتا اُس کی جانب بڑھا تھا،،

زرجان نے لرزتے وجود کے ساتھ نفی میں سرہلاتے اُسے وہی رُک جانے کا اشارہ کیا تھا،،

یزدان کی نگاہیں اُسے خود میں سمٹنے پر مجبور کررہی تھیں،،، اُس نے دوپٹے کی تلاش میں چاروں جانت نگاہیں دوڑائی تھیں،،، جو اُسے یزدان شاہ کے قریب بیڈ کے پاس گرا نظر آیا تھا،،

"میرا دوپٹہ دو مجھے،،،"

زرجان کو بھی اُس سے کہیں نہ کہیں شرافت کی اُمید تھی،،،

"تمہیں کیوں لگ رہا ہے ایسی بے وقوفی کروں گا میں،،،"

یزدان کو اپنی پیاری بیوی کی نادانی پر پیار آیا تھا،،،،،،

"دیکھو میں اِس وقت تم پر شدید غصہ ہوں،،، میرے قریب مت آنا،،،،"

زرجان نے اُسے اپنی جانب پیش قدم کرتے دیکھ وارن کیا تھا،،

"وہی غصہ ہی تو ختم کرنے کے ارادے سے آرہا ہوں مائی لو،،،،"

یزدان تو آج الگ ہی موڈ میں تھا،،، اُس کے انگ انگ سے اُس کی بے پناہ خوشی ٹپک رہی تھی،،،

زرجان سے اب مزید دور رہ پانا اُس کے لیے ناممکن تھا،،

"یہ دوری بہت جان لیوا ہے میرے لیے،،، یہ رکھے بغیر بھی مذاکرات کیے جا سکتے ہیں نا،،،"

یزدان اُس کے قریب آن پہنچتا محبت بھرے لہجے میں بولا تھا،،

جبکہ وہ اُس کے قریب آجانے پر دیوار سے جا لگی تھی،،،

"تم نے دھوکے سے نکاح کیا ہے مجھ سے،،، نہیں مانتی میں تمہیں اپنا شوہر،،،"

زرجان نے اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اُسے مزید قریب آنے سے روکا تھا،،

"تم نہ مانو مگر میں تو دل سے مانتا ہوں نا تمہیں اپنی بیوی،،،"

یزدان نے اُس کی دونوں کلائیوں کو تھامتے اُس کی کمر کے پیچھے باندھتے اُسے خود سے بے حد قریب کرلیا تھا،، اتنا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے میں الجھنے لگی تھیں،،،

زرجان اُس کے لمس کی شدت پر کپکپا کر رہ گئی تھی،،

جہاں اپنی محبت کو ہی اپنے شوہر کے رُوپ میں دیکھ اُس کے دل و دماغ سے بہت بھاری بوجھ ہٹ گیا تھا،، اُس کی تڑپ اور بے قراری کو جیسے قرار سا آگیا تھا،،

مگر یزدان شاہ پر اُسے بے پناہ غصہ تھا،، جتنی اذیت اُس نے اب تک برداشت کی تھی،،،

وہ اِس سنگدل انسان سے اب اُن تمام تکلیفوں کا بدلہ اُسے ویسے ہی تڑپا کر لینا چاہتی تھی،،،

مگر وہ یہاں بھی اُس پر حاوی تھا،،،

"تمہاری یہ دلفریب مہک مجھے پاگل کر رہی ہے زری،، تم نے اپنے پیچھے پاگل کر کے رکھ دیا ہے مجھے،،، اِس لیے ہر کام پیشِ پست ڈالتے صرف تمہیں پانے کی خاطر لگ گیا میں،،، تمہیں جس دن میری محبت کی شدت کا اندازہ ہو گا اُس دن مجھ پر غصہ نہیں کر پاؤ گی،،،، نہ ایک پل کے لیے بھی یہ دوری بنا کر رکھنے کی کوشش کرو گی،،،"

یزدان اُس کی نتھ کھولتا اُس کے نشان پر اپنے لب رکھتا زرجان کی سانسیں بکھیر گی تھا،

اُس نے اپنے ہاتھ آزاد کروانے چاہے تھے،

مگر یزدان شاہ تو جیسے اُس کے حسین نشیب و فراز میں ڈوبتا ہی جا رہا تھا،،،

باری باری اُس کے کانوں کو بھاری ائیر نگز سے آزاد کرتے وہ اُن کو بھی اپنے لبوں کے لمس سے معتر کر گیا تھا،،

اُس کی شدتیں برداشت کرتے زرجان کو اپنے حواس ساتھ چھوڑتے محسوس ہوئے تھے،،

"تم بہت ظالم اور سنگدل انسان ہو،،،،"

زرجان نے نم آنکھیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھتے یزدان شاہ کے دل کی دنیا تہہ و بالا کر کے رکھ دی تھی،،،

"جانتا ہوں،،،،، مگر تم اُس غلطی کی جو سزا دینا چاہو دل سے قبول ہے،،،، بس وہ سزا تم سے دوری نہیں ہونی چاہیے،،"

یزدان اُس کی گردن پر جھکا تھا،، اور اُس کی نازک گردن جو بھاری ہار کے بوجھ سے آزاد کرتا،،، ہار کی وجہ سے لال پڑتی گردن پر اپنے ہونٹوں کا مرہم رکھنے لگا تھا،،

جبکہ زرجان تو اُس کے اِس عمل پر بُری طرح لڑکھڑا گئی تھی،، یزدان شاہ کی جان لیوا بولتی قربت اُس کے حواس گم کر رہی تھی،،

اُسے لگا تھا وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو کر گر جائے گی،،،

"تم بہت ظالم اور سنگدل انسان ہو،،،،،"

زرجان نے نم آنکھیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھتے یزدان شاہ کے دل کی دنیا تہہ و بالا کر کے رکھ دی تھی،،،

"جانتا ہوں،،،، مگر تم اُس غلطی کی جو سزا دینا چاہو دل سے قبول ہے،،،، بس وہ سزا تم سے دوری نہیں ہونی چاہیے،،"

یزدان اُس کی گردن پر جھکا تھا،، اور اُس کی نازک گردن جو بھاری ہار کے بوجھ سے آزاد کرتا،،، ہار کی وجہ سے لال پڑتی گردن پر اپنے ہونٹوں کا مرہم رکھنے لگا تھا،،

جبکہ زرجان تو اُس کے اِس عمل پر بُری طرح لڑکھڑا گئی تھی،، یزدان شاہ کی جان لیوا بولتی قربت اُس کے حواس گم کر رہی تھی،،

اُسے لگا تھا وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو کر گر جائے گی،،،

جب یزدان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے سہارے کھڑا کرتے اُس کے خطرناک حد تک لال پڑتے چہرے کو دیکھا تھا،،،

زرجان نے بھی بھاری ہوتی پلکوں کو اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"آئی ہیٹ یو،،،"

اُس کی گردن میں بازو حمائل کرتے آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کے ساتھ بولی تھی،،،

"مجھے تمہاری نفرت بھی منظور ہے میری زندگی،،،"

یزدان جھک کر اُس کے آنسو کو ہونٹوں سے چنتا اُس کی جان مزید مشکل میں ڈال گیا تھا،،

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،،، مگر کل تمہیں میری ایک ایک اذیت کا حساب دینا ہوگا،،"

زرجان اپنا چکراتا سر اُس کے کندھے سے ٹکاتی غنودگی بھرے انداز میں بولی تھی،،

"میں ہر حساب دینے کو تیار ہوں مائی لو،،"

یزدان اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا،،

اُسے بیڈ پر لٹاتے کسی امپورٹنٹ کال کی غرض سے اُس نے روم سے باہر جانا چاہا تھا،،، جب زرجان اُس کا ہاتھ تھامتی اُس کے دور جانے کے خوف کے زیرِ اثر اُسے وہیں روک گئی تھی،،

"تم مت جاؤ،،"

زرجان غنودگی میں جاتی اُس کے دور جانے کے خوف سے سسکی بھرے بولتی یزدان کو تڑپا گئی تھی،،

وہ اُس کی کیفیت سمجھتا فون سائیڈ ٹیبل کر رکھتا اُس کے قریب آیا تھا،،

"میں کہیں نہیں جارہا میری جان،،"

یزدان اُس کے قریب نیم دراز ہوتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا،،

زرجان اِس وقت اپنا سارا غصہ بھول چکی تھی،،

وہ بس اپنی زندگی کے سب سے اہم انسان کو اِس وقت اپنے بہت قریب محسوس کرنا چاہتی تھی،،

جس کی خاطر وہ بہت زیادہ تڑپی تھی،،

یزدان کے قریب آنے پر وہ اُس کے کندھے پر سر رکھتی ایک بازو اُس کی گردن میں حمائل کرتے اُس کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی،،

وہ اِس وقت بھی اپنے عروسی لباس میں موجود تھی،، یزدان اُس کے وجود کی دلفریبی سے نگاہیں نہیں چرا پارہا تھا،،،

"چینج کر کے کوئی کمفرٹیبل ڈریس پہن لو،،، تاکہ رات بھر جو نہ تمہیں ڈسٹرب کرے اور نہ ہی مجھے،،،"

یزدان نے جھک کر بوجھل لہجے میں اُس کے کان میں سرگوشی کرتے زرجان کی ساری غنودگی رفو چکر کر دی تھی،،

وہ ایک جھٹکے سے اُس سے دور ہوئی تھی،، اُس نے مشکوک نگاہوں سے یزدان کو دیکھا تھا،،،

"میرا غصہ کم نہیں ہوا تم پر،، تم کچھ بھی اُلٹا سیدھ کرو گے تو تمہیں ہی بھگتنا پڑے گا،،، "

زرجان اِس حالت میں بھی اُسے دھمکی دینے سے باز نہیں آئی تھی،،،

"مجھے اپنے اعصاب پر بہت کنٹرول ہے یار.،،، مگر تمہارے علاوہ دوسرے ہر کام کے معاملے،،، تم سامنے ہو تو اپنے آپ پر اختیار کھو بیٹھتا ہوں،،، اسی لیے تو اُس جنگل میں گزری رات میں روم سے باہر اُس ٹھنڈ میں رات گزرا دی تھی،، مگر اب تو ایسی کوئی احتیاط نہیں ہے،،،"

یزدان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا،،،

جبکہ کمر پر محسوس ہوتے اُس کے ہاتھ کے لمس پر زرجان کو اپنے گہرے گلے کا احساس ہوا تھا،، اُس کے بلاؤزر کا اگلا اور پچھلا گلا دونوں ہی بہت زیادہ کھلے تھے،،،

یزدان شاہ اپنی جگہ غلط بالکل بھی نہیں تھا،،

"چھوڑو مجھے،، مجھے چینج کرنا ہے،،،"

زرجان نے اپنی کمر پر سرکتا اُس کا ہاتھ ہٹانا چاہا تھا،، جس چکر میں اُس کے کمر پر بندھی ڈوری کھل چکی تھی،،،

جو سراسر اُس کی غلطی کی وجہ سے ہوا تھا،، مگر اُس نے یزدان کو خونخوار نگاہوں سے ایسے دیکھا تھا،،، جیسے ساری غلطی اُسی کی ہو،،

"اپنی حد میں رہو یزدان شاہ،،،،"

زرجان چلائی تھی،،،

جب یزدان اُس کی اُنہیں ڈوریوں میں ہاتھ پھنساتا اُسے خود پر گرا گیا تھا،،،

"میرے ضبط کو بار بار ہوا مت دو میری جان،،،، ابھی تو میں نے حدود میں رہ کر بھی کچھ نہیں کیا،،، اگر میں ایسا کچھ کرنے پر آیا تو یہ آواز بھی نہیں نکل پائے گی،،"

یزدان اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھتا اُس کے کپکپاتے لرزتے وجود کو آزاد کر گیا تھا،،،،

جبکہ اُس کی اِس باک حرکت اور الفاظ پر واقعی زرجان کی بولتی بند ہو چکی تھی،،،،

آزادی ملتے کی وہ فوراً اُس کے حصار سے نکلتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،

جہاں پہلے ہی اُس کے لیے آرام دہ ڈریس رکھ دیا گیا تھا،

زرجان بہت ٹائم لگا کر اپنی دھڑکنوں کو نارمل کرتی باہر نکل آئی تھی،، اتنی ٹھنڈ میں اُس سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا،،،

ورنہ وہ اُس بے باک شخص کی لوح دیتی شوخ نظروں سے بچنے کے لیے پوری رات یہیں گزار دیتی،،،،

اُس نے مہرون رنگ کا سادہ سا شیفون کا سوٹ زیب تن کر لیا تھا، جس کا باریک دوپٹہ اچھی طرح اپنے گرد اوڑھ لینے کے بعد بھی وہ اپنے دلفریب سراپے کی رعنائیاں اُس شخص کی بے باک نگاہوں سے نہیں بچا سکی تھی،،،

زرجان نے آہستہ سے واش روم کا دروازہ دھکیلتے باہر کی جانب قدم رکھا تھا،، جہاں سامنے ہی وہ اُسے بیڈ پر نیم دراز سیگریٹ کے گہرے کش لیتا دیکھائی دیا تھا،،،

اُسے سامنے آتا دیکھ بے اختیار اُس نے دھواں خارج کرتے اُس کو سر سے پیر تک دیکھتے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا،،،

اور اشارے سے اُسے اُٹھا کر اپنے پاس لانے کا پوچھا تھا،،،

جس پر زرجان اُسے سخت نظروں سے گھورتی صوفے کی جانب بڑھ گئ تھی،،،

یزدان خاموش نگاہوں سے اُس کا یہ انداز ملاحظہ کررہا تھا،، جو صوفے پر نیم دراز ہوتی اپنا دوپٹہ اچھی طرح اپنے گرد لپیٹ کر کروٹ بدلتی اُس کی آنکھوں سے اوجھل ہونے کی معصوم سی کوشش کر گئ تھی،،،

چند سیکنڈ گزر جانے کے بعد بھی یزدان کی جانب سے کوئی آواز نہ سن پاتے وہ سکون کا سانس لیتی آنکھیں موند گئ تھی،،،

یزدان سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا اپنی جگہ سے اُٹھا تھا،،

اُس کا رُخ سیدھا اپنی پیاری جنگلی بیوی کی جانب تھا،،

زرجان کے قریب پہنچتے اُس نے زرا سا جھکتے کسی گڑیا کی طرح زرجان کے پھولوں جیسے نازک وجود کو اپنی مضبوط بانہوں میں اُٹھا لیا تھا،،

زرجان بوکھلاتی گر جانے کے خوف سے اُس کے کندھے کو تھام گئ تھی،،

"یہ کیا بدتمیزی ہے یزدان شاہ،، میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی،،،"

زرجان اُس کی جانب دیکھتی غصے سے بولی تھی،،

"مگر میں تو صبح سے شام تمہیں ہی دیکھنا چاہتا ہوں میری جان،،،"

یزدان اُس کی جناب جھکتا اُس کے گلابی ہونٹوں کو ہلکا سا چھو گیا تھا،، جبکہ اُس کی اِس حرکت پر گھبرا کر زرجان نے سختی سے اپنے دونوں ہونٹوں کو میچ لیا تھا،،

اُس کی اِس احتیاطی تدابیر پر یزدان اپنا فلک شگاف قہقہہ نہیں روک پایا تھا،،

"تم جنگلی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ کیوٹ بھی ہو،،،"

یزدان اُسے بیڈ پر اپنے قریب لٹاتا واپس سے اپنے حصار میں لے گیا تھا،،

زرجان کی آنکھیں بند تھیں،،، مگر چہرے پر ایک الگ قسم کا سکون تھا،، اپنے من پسند شخص کو پالینے کا سکون،،،

وہ اُس سے شدید ناراض اور غصہ تھی،،،

اُس سے اِس سب کی وجہ بھی نہیں پوچھی تھی،،،

مگر اس سب کے باوجود وہ اُسی کے سینے میں چہرا چھپائے سب سے زیادہ سکون محسوس کررہی تھی،،،

یزدان کو اِس لمحے اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا،،

مگر آنے والے لمحوں کا سوچتے اُس کے اندر کہیں زرجان کو کھو دینے کا خوف بھی جڑ پکڑ رہا تھا،،،

مگر آج کے اِن دلفریب لمحوں میں وہ کوئی بھی اذیت ناک سوچ اپنے دماغ میں نہیں لانے دینا چاہتا تھا،،

زرجان کا بخار ابھی بھی بہت تیز تھا،،

یزدان نے اُسے ایسے ہی بازو کے حصار میں لے کر اپنے سینے سے لگائے ٹیبل سے گیلی پٹی اُٹھا کر اُس کے ماتھے پر رکھی تھی،،،

زرجان کو اِس وقت اپنے سر میں شدید درد ہورہا تھا،، اُس کے اِس محبت بھرے لمس پر کسمساتی مزید اُس کے قریب ہوئی تھی،،،

یزدان مسکرایا تھا،،،

وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کہ زرجان نے پچھلی کئی راتیں جاگ کر گزاری تھیں،،، اور آج اُس کی قربت پاکر وہ شدید بخار میں تپنے کے باوجود آسودگی بھری نیند سو رہی تھی،،

اُس کے معصوم چہرے کا سکون یزدان کے لیے اُس کی زندگی تھا،،،

مگر زرجان نے پچھلے اتنے دنوں سے اذیت اکیلے نہیں کاٹی تھی،، وہ بھی اُس کے ساتھ برابر کا شریک تھا،،

اُس کی تڑپ بھی آج زرجان کو اپنی بیوی کے رُوپ میں دیکھ کر ختم ہوئی تھی،،

اُسے یونہی تکتے کب یزدان کی آنکھ لگی تھی اُسے پتا بھی نہیں چلا تھا،، مگر نیند سے دو بار اُٹھ کر اُس نے زرجان کا بخار چیک کیا تھا،، جو نارمل ہوتا دیکھ اُس کی فکر کم ہوئی تھی،،،

اور وہ اُسے سینے میں بھینچتا آنکھیں موند گیا تھا،،،

★★★★★★★★★★★

رات کا نجانے کونسا پہر تھا، جب زرجان کی آنکھ کھلی تھی،،، اپنے چہرے کے بہت قریب گرم سانسیں اور یزدان کی مونچھوں کا لمس محسوس کرتے زرجان کا چہرا لال ہوا تھا،

اُس نے چہرا موڑ کر یزدان کی جانب دیکھا تھا،، جو گہری نیند میں سو رہا تھا،،

زرجان نے خود کو پوری طرح اُس کے مضبوط حصار میں جکڑا ہوا پایا تھا،،

اُسے سانس لینے میں دشواری پیش آرہی تھی،،، بہت مشکل سے یزدان کا حصار توڑتی وہ اُٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہوئی تھی،،

مگر اُس کے دوپٹے کا پلو ابھی بھی یزدان کی مُٹھی میں جکڑا ہوا تھا،،

زرجان کتنے ہی لمحے یک ٹک اُسے دیکھے گئی تھی،،

مغرور تیکھے نقوش کا مالک یہ خوبرو شخص اتنی تکلیفیں اور اذیتیں برداشت کرنے کے بعد اُس کا ہو چکا تھا،،،

وہ آج بے پناہ خوش تھی،،، اُس کا دل چاہ رہا تھا خوشی سے جھومیں ناچے گائے،،، اُس کی محبت اُس کے نام لگ چکی تھی،،،، اُس کا دل شیر،،، اُس کا یزدان شاہ بن کر اُس کی جھولی میں ڈال دیا گیا تھا،،

زرجان نے جھک کر اُس کے ماتھے پر لب رکھے تھے،،،، اور اُس کی گال پر بنے سیاہ تل کو نرمی سے چھوتے وہ فوراً پیچھے ہٹی تھی،،،، اُسے شروع سے یزدان کا یہ سیاہ دل بہت پسند تھا،، جسے وہ دل شیر کے گیٹ اپ میں اپنی داڑھی میں چھپائے رکھتا تھا لوگوں کے سامنے،،،

ایک واحد زرجان ہی تھی جس کے سامنے وہ ہمیشہ اپنے اصل حلیے میں آیا تھا،،

بنا داڑھی مونچھوں کے،،،،،

"آئی ہیٹ یو یزدان شاہ،،،، بہت رُلایا ہے تم نے مجھے،،، تمہاری موت کی خبر سن کر پل پل مری ہوں میں،،، بہت اذیت دی ہے تم نے مجھے،،،

کہا تھا میں نے کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں،، اور اب اپنے کہے پر قائم بھی ہوں،،،، اتنی آسانی سے تو معاف نہیں کروں گی تمہیں،،، میری تڑپ کا اندازہ تو تمہیں بھی لگانا ہی ہو گا،،،"

زرجان اُس کے تل کو اپنی نرم اُنگلیوں سے چھوتی اُس کے قریب سے اُٹھ گئی تھی،،،

شکرانے کے نوافل ادا کرنے کے بعد اُس نے فجر کی نماز ادا کی تھی،،، باہر اندھیرا ہلکے ہلکے اُجالے میں تبدیل ہو رہا تھا،،

وہ پیروں میں کھسہ اڑستے آہستہ آواز میں دروازہ دھکیلتی روم سے نکل گئی تھی،،

★★★★★★★★★★★

یزدان کی آنکھ نو بجے کے قریب کھلی تھی،،، زرجان کو روم میں نہ پاکر وہ سیاہ لباس پر سیاہ کوٹ پہنتا باہر نکل آیا تھا،،،

سیڑھیاں عبور کرتے اُس کا رخ ڈرائینگ روم کی جانب تھا،، اُسے یہی لگا تھا کہ زرجان مہرجان کے ساتھ یہیں موجود ہوگی،،،

مگر اُنہیں وہاں اکیلے بیٹھا دیکھ یزدان چہرے پر پریشانی کے تاثرات سجائے اُن کے قریب آیا تھا،،، جو گود میں بہت کی خوبصورت سے گلاب کے پھول رکھے پوری دلجمعی سے اپنی بہو کے لیے گجرے بنانے میں مصروف تھیں،،،

"اسلام و علیکم مہرجان،،، زرجان کہا ہے،،، ؟؟"

یزدان نے اُن کے قریب آتے جو سوال کیا تھا اُس پر مہرجان نے حیرت بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"یہ کیا کہہ رہے ہیں شاہ آپ،،، زرجان تو آپ کے ساتھ تھی نا،،،"

گود میں رکھی پھولوں کی ٹوکری کو سائیڈ پر رکھتے وہ بے اختیار اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی تھیں،،،

"زرجان روم میں نہیں ہے،،، تو مجھے یہی لگا وہ آپ کے پاس ہوگی،،،"

مہرجان کو یوں حیران ہوتا دیکھ یزدان کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات واضح ہوئے تھے،،،

"بلقیس،،،، ناہید،،، جمیلہ ،،،"

یزدان نے ایک ہی سانس میں ملازمین کو آواز لگائی تھیں،،، جو سب فوراً بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوئی تھیں،،

"جی شاہ سائیں،،،،"

مہرجان بھی پریشان سی کھڑیں یہ سب دیکھ رہی تھیں،،،

"جلدی سے اپنی بی بی سائیں کو ڈھونڈو،،، حویلی کا ایک ایک کونا تلاش کرو،،، جلدی،، سب ملازمین کو لگاؤ،،"

یزدان کی جانب سے حکم ملتے ہی وہ سب فل سپیڈ میں وہاں سے نکل گئی تھیں،،،

"سائیں میں نے رات کی ڈیوٹی پر معمور تینوں گارڈز سے پوچھ لیا ہے،،، اُن کا یہی کہنا ہے کہ فجر تک وہ لوگ وہیں پر تھے،،، کسی کو بھی حویلی سے جاتے نہیں دیکھا گیا،،،"

حویلی کا سپروائزر صفدر پریشانی کی حالت میں یزدان کو بتاتے پلٹا تھا،،

"آپ دونوں کے بیچ کوئی لڑائی ہوئی تھی کیا،،،"

مہرجان یزدان کی پریشان صورت دیکھ اُس کے قریب آئی تھیں،،،

"ہماری صلح ہی کب ہوئی تھی،،، آپ کی بہو میری سوچ سے زیادہ خونخوار اور جنگلی ہے،،، میں بہت اچھے سے جانتا ہوں یوں تڑپا کر وہ مجھ سے بدلہ لینا چاہتی ہے،،، مگر اِس چکر میں اُسے زرا سی بھی تکلیف پہنچی تو چھوڑو گا نہیں میں اُس جنگلی بلی کو،،،،"

یزدان کی بات سن کر مہرجان مسکرائے بنا نہیں رہ سکی تھیں،،،

"جنگلی تو بہت ہے،، مگر آپ کی دیوانی ہے،،، اگر واقعی آپ سے بدلہ لے رہی ہے تو اتنا تو حق بنتا ہے میری بیٹی کا،،، آپ نے کچھ کم سزا نہیں دی اُسے،،، اب اتنا تڑپانہ تو اُس کا بھی حق بنتا ہے،،"

مہرجان اُس کی بات سن کر ریلیکس ہوچکی تھیں،،،

جب اُسی لمحے تمام ملازمین ایک ساتھ نیچے آئی تھیں،،،

"شاہ سائیں ہم نے سب جگہ دیکھ لیا ہے،،،، مگر بی بی سائیں کہیں نہیں ہیں،،،"

بلقیس نے آگے آکر جواب دیا تھا،،، باقی سب خاموشی سے پیچھے سر جھکائے کھڑی رہی تھیں،،،

یزدان اُن کے تاثرات دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ سب اُس کی بیوی کے ہاتھوں بلیک میل ہو چکی ہیں،،،

اُس نے مہرجان کی جانب دیکھا تھا،، اُن کے تاثرات بھی کچھ ایسے ہی محظوظ کن تھے،،، کچھ دیر پہلے کی فکر اب ختم ہو چکی تھی،،،

"میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں،،، اور تم لوگوں سے بعد میں پوچھتا ہوں،،"

یزدان اُن سب پر ایک کڑی نگاہ ڈالتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

سب کمروں کو چیک کرتے آخر میں آتے وہ ایک کمرے پر آکر رک گیا تھا،، جسے اندر سے لاک کیا گیا تھا،،،

یزدان نے فوراً ملازمہ کو کہہ کر کیز منگوائی تھیں،،،

ہلکے سا ہینڈل گھما کر دروازہ کھولتے اُس کی نظریں سامنے نظر آگے بے پناہ دلکشی بھرے قیامت خیز منظر پر جم سی گئی تھیں،،،،،،،،

ذاکوان انتہائی غصے میں اُسے لیے حویلی واپس لوٹا تھا،،

عنائشہ کو بانہوں میں اُٹھائے جس غیض و غضب کی حالت میں اُس نے حویلی میں قدم رکھا تھا،، حویلی میں موجود ہر فرد خوف سے کانپ اُٹھا تھا،،

ذاکوان جتوئی کا یہ غصہ عام غصہ بالکل بھی نہیں تھا،،

عنائشہ کو بیڈ پر لیٹا کر شبنم کو اُس کا خیال رکھنے کا کہتا وہ ہال کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا،، جہاں اسجد اور بلال کی پیشی لگی ہوئی تھی،،،

"سائیں ہم نے سردارنی سائیں کو روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ بندوق کے زور پر،،،"

بلال نے اُس کے خوف سے لرزتے بمشکل جواب دیا تھا،،

مگر ابھی اُس کی بات مکمل بھی نہیں ہو پائی تھی جب ذاکوان کا اُٹھا ہاتھ بلال کے چہرے پر نشان چھوڑنے کے ساتھ ساتھ اُس کے چودہ طبق روشن کرتا اُسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا،،،

"تم لوگ کس کے آگے یہ ناٹک کر رہے ہوں ہاں،،، تم بھول رہے ہو میں سردار ذاکوان جتوئی ہوں،،، میرے ساتھ کھیل کھیل کر تم لوگ اپنی بربادی کو آواز دے رہے ہو،،، سردارنی کے قریب پسٹل لے کر تم لوگ جان بوجھ کر گئے تھے،،، تم لوگ جانتے تھے وہ ایسا ہی کرے گی،، اُس لڑکی کے بھائیوں کو سردارنی کے حویلی سے نکلنے کی اطلاع کس نے دی،،، تمہیں کیا لگتا ہے سردار ذاکوان جتوئی نے ایسے ہی یہ اتنی بڑی ریاست سنبھال رکھی ہے،، بہت ساری ایسی سازشوں سے لڑ کر کھڑا ہوا ہوں یہاں پر،،، تم لوگ جانتے ہو سردارنی میری کمزوری ہے،،،، اور تم اُسی پر وار کر کے مجھے کمزور کرنا چاہتے ہو،،، مگر میری ایک بات بہت اچھے سے یار رکھنا،،، سردارنی عنائشہ میری کمزوری نہیں طاقت ہے وہ میری،، اور اُس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والے کو میں کسی قیمت پر نہیں

بخشوں گا،،، تم خان حویلی والوں کے ساتھ مل کر یوں میرے خلاف جاؤ گے اِس کا اندازہ بہت ٹائم پہلے سے ہو چکا ہے مجھے،،،،"

ذاکوان نے پسٹل نکالتے بلال کی کنپٹی پر رکھا تھا،،، جبکہ اُس کے دہشت کے آگے بلال پہلے ہی تھر تھر کانپ رہا تھا،،،

اُسے یوں گن اُٹھاتا دیکھ بلال کی حالت بالکل غیر ہوچکی تھی،،،،

اُسے اپنی موت اپنے سر پر منڈلاتی محسوس ہوئی تھی،،، جبکہ وہاں موجود باقی تمام افراد بلال کو اپنے ہی سردار کے خلاف کی جانے والی سازش پر ناگواری بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے،،،

جو یہ نہیں جانتا تھا کہ سردار ذاکوان کو ہرانا آسان ہیں تھا،،،

اُس کی نظر ہر وقت اپنے چاروں جانب رہتی تھی،،، کون کب،،، کس سے مل کر اُس سے غداری کررہا ہے،،، وہ وقت سے پہلے جان لیتا تھا،،،

وہ بلال کو اپنے سگے بھائی سے بڑھ کر سمجھتا تھا،، وہ اُسے سدھرنے کی مہلت دینے کا ارادہ رکھتا تھا،، مگر اُس نے اُس کی سردارنی کے ساتھ گیم کھیل کر جو گھٹیا حرکت کی تھی وہ ذاکوان کسی قیمت پر معاف نہیں کر سکتا تھا،،

آج اُس نے شدید غصے میں حویلی کے ہر فرد کو بتا دیا تھا کہ سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی اُس کے لیے کتنی اہم تھی،، یہ سن کر کے عنائشہ نے اپنی کنپٹی پر گن رکھی ہے،،، ذاکوان جتوئی کا خون غصے سے اُبل پڑا تھا،،

مگر اگلے چند منٹوں بعد اُسے اتنی ساری بندوقوں میں گھرا دیکھ وہ اپنا آپا کھو چکا تھا،،

ذاکوان کی انگلی ٹریگر پر تھی،، حویلی کا ہر فرد یہ منظر دیکھ خوف سے کانپ رہا تھا،، مگر کسی میں ہمت نہیں تھی ذاکوان جتوئی کو روکنے کی،،، فیضان جتوئی بھی خاموشی سے مُٹھیاں بھینچے یہ منظر دیکھ رہے تھے،،

اُن کے بیٹے نے دشمنوں کے ساتھ مل کر جو حرکت کی تھی وہ جانتے تھے ذاکوان جتوئی کے قوانین کے مطابق اُس کی سزا موت ہی تھی،،،

"سردار سائیں خدا کے لیے اِس کو معاف کردیں،، کوئی بھی اور سزا دے دیں مگر جان سے مت ماریں،،، میں اپنے جوان بیٹے کو یوں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے نہیں دیکھ سکتی،،،،"

بلال جتوئی کی ماں ذاکوان کے مقابل آتی اُس کے سامنے ہاتھ جوڑتے گڑگڑاتے اپنے بیٹے کی زندگی کی بھیک مانگنے لگی تھیں،،،

ذاکوان نے مُٹھیاں بھینچتے فیضان جتوئی کے جھکے کندھے دیکھے تھے،،،

اُسے عنائشہ کا کہا یاد آیا تھا،، کہ اُس کا سردار اِس قدر سنگدل بالکل بھی نہیں تھا،،،۔

ذکوان بے پناہ غصے کے باوجود بلال پر گولی نہیں چلا پایا تھا،، اُس کی سردارنی اُس کے دل میں نرمی پیدا کرنے میں کامیاب ہوچکی تھی،،،۔

اُسے پسٹل نیچے کرتے دیکھ بلال سمیت وہاں موجود ہر شخص سکتے میں آچکا تھا،، ذاکوان جتوئی اپنے سخت اصولوں می ایک بار پھر رحم دلی دکھا گیا تھا،،،

"زندان خانے میں ڈال دو اِسے،،، اِس سے ملنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں ہے،،،"

ذاکوان بنا کسی پر بھی مزید ایک نگاہ ڈالے وہاں سے پلٹتا اپنے سٹڈی روم می جانب بڑھ گیا تھا،،،

"مجھے تم سے اِس گھٹیا حرکت کی اُمید بالکل بھی نہیں تھی بلال،،،، سردار سائیں کا غصہ بالکل جائز ہے،،، سردارنی اُس وقت جس کنڈیشن میں تھیں وہ خود کو نقصان پہنچا سکتی تھیں،،، تم نے خان حویلی والوں کے ساتھ مل کر اپنے بھائی کے ساتھ غداری کی،،، تمہیں زرا شرم نہیں آئی اُس انسان کو دھوکا دیتے ہوئے جس کی وجہ سے آج ہم ہماری حویلی اور اپنے خاندان کے اونچے مرتبے کے ساتھ عزت کی زندگی گزار رہے ہیں،،، ورنہ اُن خان حویلی والوں نے تو ہم سب کو برباد کرنے اور ہمارے خاندان کا نام مٹی میں ملانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی،،، مجھے افسوس ہو رہا ہے تمہیں اپنا بھائی کہتے ہوئے،،"

اسجد بلال کو ترحم آمیز نگاہوں سے دیکھتا گارڈز کو اُسے لے جانے کا اشارہ کر چکا تھا،،،

جبکہ سفینہ بیگم صوفے پر ڈھے سی گئی تھیں،،،

اپنی حویلی میں رچائی سازشوں میں وہ اپنے سردار کی خوشی تو بھول ہی گئی تھیں،،، کہ اُن کی خاطر اُس نے اب تک نجانے کتنی تکلیفیں برداشت کی تھیں،،، اور وہ اُس کی خوشی کا خیال کیے بغیر اُس کی سردارنی کے خلاف نجانے کون کون سی سازشوں کے جال بنی بیٹھی تھیں،،،

سفینہ بیگم کو اپنا دل بوجھل ہوتا محسوس ہوا تھا،،

ذاکوان جتوئی اِس قبیلے کا سردار ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کا سب سے لاڈلا پوتا بھی تھا،،

پھر وہ اپنی سازشوں میں اُس کی خوشی اور چاہت کا کیسے فراموش کر گئی تھیں،،،

★★★★★★★★★★★

"میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں،،، اور تم لوگوں سے بعد میں پوچھتا ہوں،،"

یزدان اُن سب پر ایک کڑی نگاہ ڈالتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

سب کمروں کو چیک کرتے آخر میں آتے وہ ایک کمرے پر آکر رک گیا تھا، جسے اندر سے لاک کیا گیا تھا،،،

یزدان نے فوراً ملازمہ کو کہہ کر کیز منگوائی تھیں،،،

ہلکے سا ہینڈل گھما کر دروازہ کھولتے اُس کی نظریں سامنے نظر آتے بے پناہ دلکشی بھرے قیامت خیز منظر پر جم سی گئی تھیں،،،،،،

وہ باہر سے تو غصے میں آیا تھا مگر سامنے کا ہوش ربا منظر دیکھ اُس کا سارا غصہ اُڑن چھو ہو چکا تھا،،،

زرجان نے ابھی ابھی شاور لیا تھا،،،

ٹاول سے اپنے گیلے بالوں کو خشک کرتی وہ دوپٹے سے بے نیاز اپنے آپ میں مگن یزدان شاہ کے ہوش بھی گم کر گئی تھی،،،

وہ بنا آواز پیدا کیے دھیرے سے دروازہ بند کرتا اُس کی جانب بڑھا تھا،،،

وہ اِس وقت رسم کے مطابق لال رنگ کے فل کامدار سوٹ میں ملبوس بے پناہ دلکش نظر آرہی تھی،،،

بالوں کو سلجھا کر کمر پر ڈالتی وہ ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھی تھی اور وہاں رکھی لپسٹک اُٹھا کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی وہ پوری طرح خود میں مگن تھی،،، جب اچانک نگاہوں کی تپش محسوس کرتے وہ ٹھٹھکی تھی،،،،

اُس نے نگاہیں اُوپر اُٹھائی تھیں،،،، جب مرر میں اپنے پیچھے اُبھرتے عکس کو دیکھ اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا،،، یہ شخص یہاں تک کیسے پہنچا تھا،،،

اُس نے تو ملازمین کو اچھا خاصہ ڈرا دھمکا کر بھیجا تھا،،

زرجان کے ہاتھ سے لپسٹک چھوٹ کر نیچے گری تھی،،،

"تم یہاں کیا کر رہے ہو،،،،؟؟؟"

زرجان نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے پلٹ کر غصے بھری نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،

جس کی والہانہ،،، دیوانگی بھری نگاہیں زرجان کے لال لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر تھیں،،،

زرجان اُس کے وہی رات والے انداز دیکھ اندر تک لرز اُٹھی تھی،،، اُوپر سے وہ اُسے صبح صبح جو جھٹکا دے چکی تھی،،، اُس کے بعد تو یزدان شاہ کو وہ مزید چھیڑ گئی تھی،،،

"یہ میری حویلی ہے،،، اور تم میری بیوی،،، نہ ہی کوئی مجھے تمہارے پاس آنے سے روک سکتا ہے،،، اور نہ ہی تمہارے پاس آنے سے،،،،"

یزدان اُس کے نہایت قریب آن کھڑے ہوتے بولا تھا،،

"مگر مجھے تم جیسے دھوکے باز انسان سے کوئی بات نہیں کرنی،،،"

زرجان نے اُسے دور دھکیلتی اُس کے پاس سے ہٹنا چاہا تھا،،، جب اُسی لمحے یزدان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب کھینچ گیا تھا،،،

"تمہاری لپسٹک بہت خوبصورت ہے،،، کیا اِس کا ٹیسٹ بھی اتنا ہی اچھا ہے،،،"

یزدان کی نگاہیں اُس کے لال رس بھرے ہونٹوں پر تھیں،،،، زرجان کو اُس کے خطرناک تیور دیکھ اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں،،،

وہ اُس کے ارادے بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی،،،

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گے،،، میں مزید ناراض ہو جاؤں گی تم سے،،،"

زرجان بے اختیار اُس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی اُسے باز رکھنے کی ایک کمزور سی کوشش کر گئی تھی،،

"صبح جو شدید جھٹکا دیا ہے اُس کا حساب بھی تو لینا ہے نا میری جان،،، ویسے بھی اب یہ تو میری روز کی ڈوز ہونے والی ہے،،، جسے میں روز سود سمیت وصولوں گا،،،"

یزدان اُسے مزید زرا سا بھی موقع دیئے اُس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا اُس کے ہونٹوں پر جھکا تھا،،

اور اُس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھاتا چلا گیا تھا،،

زرجان کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک پھیل گئی تھیں،،، اُس نے یزدان کے سینے پر دباؤ ڈالتے اُسے دور کرنا چاہا تھا،،

جس کے جواب میں یزدان اُس کے ہونٹوں پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرتا اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اُوپر اُٹھا گیا تھا،،

زرجان کی مزاحمت کے نتیجے میں اُس کے لمس میں مزید تیزی آجاتی تھی،،، جو برداشت نہ کر پاتے زرجان نے ہتھیار ڈال دییے تھے،،،

کچھ لمحوں بعد یزدان کو اُس کی سانسیں مدھم ہوتی محسوس ہوئی تھیں،،، جس پر ناچاہتے ہوئے بھی اُسے آزاد کرتا وہ اُس کی جان بخشی کر گیا تھا،،

اور اُس کے لرزتے کپکپاتے وجود کو اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا،،

"آئندہ مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت زندگی،،، ورنہ میری اگلی سزا برداشت نہیں کر پاؤ گی تم،،،،"

یزدان اپنے سینے پر اُس کی سانسوں کا نرم گرم لمس محسوس کرتا اُس کے کان سے بال ہٹاتے سرگوشی نما لہجے میں بولتا اُسے سر سے پیر تک لال کر گیا تھا،،

زرجان نے کچھ دیر خود کو نارمل کیا تھا،، اور اگلے ہی لمحے وہ اُس سے فاصلے پر ہوتی خونخوار نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی،،،

"اور جو تم نے میرے ساتھ کیا اُس کی سزا کون دے گا تمہیں،،، بولو،، مجھے جو تڑپایا اُس کے لیے کیا سزا ہونی چاہیے تمہاری،،، مجھے اتنے سالوں تک اپنی اصلیت چھپا کر جو بے وقوف بنایا اُس کا حساب کون دے گا،،، تمہیں سزائیں دینی بہت آتی ہیں نا،،، اپنے قصور کی کیا سزا دو گے خود کو بولو سید یزدان شاہ،،،، اِس جھوٹ اور دھوکے کی کیا سزا ہونی چاہیے،،،"

زرجان اُس کے بالوں کو مُٹھیوں میں دبوچتے غصے سے چلائی تھی،،،، یزدان اپنی بیوی کا جنگلی موڈ آنے ہوتے دیکھ مسکرا دیا تھا،،،

اب پھر اُس کی خیر نہیں ہونے والی تھی،،،

"میری جان آپ کی ہر سزا اِس بندہ ناچیز کی سر آنکھوں پر،،، آپ حکم تو کریں،،،"

یزدان اُس کا ہر وار سہنے کو دل و جان سے تیار تھا،،،

"تم پورا ایک ہفتہ میرے پاس نہیں آؤ گے،،، میں مہرجان کے ساتھ رہوں گی،،، اور تم الگ اپنے کمرے میں،،، اور تم نے مجھ سے یہ سب اتنے ٹائم تک کیوں چھپایا،،، پہلے محبت سے ہی انکاری ہوجانا اور اب یوں شادی کرلینا،،، اِس سب کے پیچھے کیا ریزن ہے تمہیں سب بتانا ہوگا مجھے،،، اگر میری سزا منظور ہے تو بتاؤ،،، ورنہ،،،"

زرجان نے اُسے تیز نگاہوں سے گھورتے بولی تھی،،، جو نہایت ہی شرافت کے ساتھ اُس کی ساری بات سن رہا تھا،،،

"ورنہ کیا،، ؟؟"

یزدان نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے گھورتے ورنہ کا مطلب جاننا چاہا تھا،،

★★★★★★★★★★★★

عنائشہ ہوش میں آتے ہی ذاکوان کا پوچھنے لگی تھی،،، مگر ذاکوان نے اُس سے ملنے سے سختی سے انکار کر دیا تھا،،، جو بات پوری حویلی میں پھیل چکی تھی،،، کہ سردار نے اپنی سردارنی سے ملنے سے انکار کر دیا ہے،،،،

شبنم نے عنائشہ کو حویلی میں اُس کی بے ہوشی کے دوران ہوا سارا واقع کہہ سنایا تھا،،،

جو سنتے ہی عنائشہ کو گہرا شاک لگا تھا،،، اُس کے خلاف اتنی بڑی سازش رچائی گئی تھی اور اُسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی،،،

عنائشہ کو ذاکوان کا وہ خوفناک روپ دیکھ پہلے ہی بہت ڈر لگ رہا تھا،،، یہ سب سنتے تو وہ مزید سہم چکی تھی،،، مگر وہ جانتی تھی اُس کی اِس بے وقوفی بلکہ سنگین غلطی پر ذاکوان اُس سے شدید ناراض تھا،،،

جو چیز عنائشہ کو بے چین کر رہی تھی،،،

"تم بولو نا اُسے،،، مجھے بات کرنی ہے اُس سے،،،"

عنائشہ نے شبنم کے ہاتھ تھامتے اُسے ذاکوان تک اپنا پیغام پہنچانے کو کہا تھا،،،

"سردار سائیں کل رات سے سٹڈی روم میں ہی موجود ہیں،،، وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے،،، اور سائیں جس قدر غصے میں ہیں کوئی وہاں جاکر اپنی موت کو دعوت نہیں دینا چاہتا،،، اور آپ پر تو سائیں کو سب سے زیادہ غصہ ہے،،، میرا مشورہ تو یہی ہے سردارنی ابھی مت جائیں،، سائیں کا غصہ آپ برداشت نہیں کر پائیں گی،،،"

شبنم نے اُسے مخلصانہ مشورے سے نوازہ تھا،،

جب اُس کی بات کا بنا کوئی جواب دیے عنائشہ سرد تاثرات کے ساتھ باہر کی جانب بڑھی تھی،،،

"سردارنی میری بات سنیں،،،"

ہال کمرے سے گزرتے عنائشہ کا رُخ سٹڈی کی جانب تھا،، ہال میں بیٹھی باقی سب خواتین بھی عنائشہ کی جانب متوجہ ہوئی تھیں،،

"سردارنی رُک جائیں،،، سائیں بہت زیادہ غصے میں ہیں،،،"

شبنم ہانپتی کانپتی اُس تک پہنچی تھی،،،

"سردارنی اِس وقت سردار سائیں کے پاس جانا ٹھیک نہیں ہے،،،، وہ بہت غصے میں ہیں،،،
"

سفینہ بیگم اپنی جگہ سے اُٹھتیں عنائشہ کو وہیں روک گئی تھیں،،

جب عنائشہ نے انتہائی سرد و سپاٹ تاثرات کے ساتھ اُنہیں دیکھا تھا،،

"ایسا کوئی غصہ یا کوئی بھی جذبہ ہے ہی نہیں جو مجھے میرے سردار کے قریب جانے سے روک سکے،،،"

عنائشہ اُن سب کو خاموش کرواتی سٹڈی روم میں داخل ہو چکی تھی،،،۔

جہاں سامنے ہی اُسے ذاکوان جتوئی ریوالونگ چیئر پر جھولتا دکھائی دیا تھا،،

"وہی رُک جاؤ سردارنی،،،،"

ذاکوان کی اُس کی جانب پشت تھی،، مگر عنائشہ کی زرا سی آہٹ پر بھی وہ پہچان گیا تھا کہ اُس کی ضدی سردارنی اُس تک پہنچ چکی ہے،،،،

"مجھے تم سے بات کرنی ہے،،،"

عنائشہ نے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے اُس کے قریب آنا چاہا تھا،،،

"مجھ آپ سے کوئی بات نہیں کرنی،، آپ کی بہتری اِسی میں ہوگی کہ ابھی اِسی وقت یہیں سے واپس لوٹ جائیں،،،،"

ذاکوان کی گھمبیر ٹھٹھرا دینے والی آواز پر عنائشہ خوف سے کانپ اُٹھی تھی،،، مگر شدید ترین غصے میں ہوتے ہوئے بھی ذاکوان جتوئی نے اپنی سردارنی کی عزت و احترام میں خلل نہیں آنے دیا تھا،،

"مجھے تم سے بات کرنی ہے،،،"

عنائشہ نے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے اُس کے قریب آنا چاہا تھا،،،

"مجھ آپ سے کوئی بات نہیں کرنی،، آپ کی بہتری اِسی میں ہوگی کہ ابھی اِسی وقت یہیں سے واپس لوٹ جائیں،،،،"

ذاکوان کی گھمبیر ٹھٹھرا دینے والی آواز پر عنائشہ خوف سے کانپ اُٹھی تھی،،، مگر شدید ترین غصے میں ہوتے ہوئے بھی ذاکوان جتوئی نے اپنی سرداری کی عزت و احترام میں خلل نہیں آنے دیا تھا،،

عنائشہ کو پہلے ہی اُس سے بہت زیادہ خوف محسوس ہو رہا تھا، رہی سہی کسر ذاکوان کے اِس سرد ترین انداز نے پوری کر دی تھی،،

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،،،

"تم مجھے اپنے پاس آنے سے روک رہے ہو،،،،"

عنائشہ بھیگے لہجے میں بولتی ذاکوان جتوئی کا دل بے چین کر گئی تھی،،، مگر وہ مُٹھیاں بھینچے خود پر ضبط کرتا یوں ہی بیٹھا رہا تھا،،،

وہ اِس لڑکی کی ہر غلطی معاف کر سکتا تھا،، مگر وہ اپنی نادانی اور جذباتیت میں خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے وہ یہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا تھا،،، وہ اپنی

سردارنی کو یہ بات سمجھا دینا چاہتا تھا کہ آج جو حرکت اُس نے کی ہے،،،، وہ انتہائی سنگین تھی،،،

اور اس کے کس قدر بُرے نتائج نکل سکتے ہیں،،،

"آپ جا سکتی ہیں،،، مجھے اِس وقت آپ کی صورت بھی نہیں دیکھنی،،"

ذاکوان نے سخت الفاظ کا استعمال کرتے اُسے وہاں سے بھیجنا چاہا تھا،،،

جبکہ اُس کی بات سن کر عنائشہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی،،،

"تم بہت غلط کررہے ہو سردار ذاکوان جتوئی،،،، میں اب کبھی بات نہیں کروں گی تم سے،،،، آئی ہیٹ یو،،،"

عنائشہ اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی وہاں سے نکل گئی تھی،،،

جبکہ اُس کے جاتے ہی ذاکوان نے پوری قوت سے اپنا ہاتھ کانچ کے ٹیبل پر مارتے اُسے کئی ٹکڑوں میں بانٹ دیا تھا،،،،،

اُس کا پورا ہاتھ لہولہان ہوچکا تھا،،، مگر اُسے اپنے درد کی زرا بھی پرواہ نہیں تھی،،، اُس تکلیف ہورہی تھی تو اُن آنسوؤں کی،،، جو ابھی اُس کی وجہ سے اُس کی سردارنی نے بہائے تھے،،،،

"ظالم مجھے بولتی ہیں سردارنی،،، اچھا بھلا جذبات سے عاری انسان تھا میں،،،، کبھی کوئی فیصلہ کرتے دل کی نہیں سنی تھی،،،، مگر آپ نے اس دل کو جذبات اور احساسات سے روشناس کرکے بہت ظلم کیا ہے مجھ پر،،،،"

ذاکوان کے لہجے میں عنائشہ کے لیے بے پناہ چاہت اور اپنے لیے اُتنی ہی بے بسی تھی،،،،

وہ اُٹھا تھا اور ہمیشہ کی طرح اپنا غصہ کم کرنے کے لیے اتنی شدید ٹھنڈ میں ٹھنڈے یخ پانی سے شاور لینے چل دیا تھا،،،،

عنائشہ اِس بات سے ہمیشہ ہی بے خبر رہی تھی کہ اُس کا سردار ہمیشہ اُسے تکلیف دینے کے بعد خود دوہری اذیت برداشت کرتا تھا،،،، جیسے اِس وقت وہ خود کو سزا دے رہا تھا،،،،

★★★★★★★★★★

"تم پورا ایک ہفتہ میرے پاس نہیں آؤ گے،،، میں مہرجان کے ساتھ رہوں گی،،، اور تم الگ اپنے کمرے میں،،، اور تم نے مجھ سے یہ سب اتنے ٹائم تک کیوں چھپایا،، پہلے محبت سے ہی انکاری ہوجانا اور اب یوں شادی کرلینا،، اِس سب کے پیچھے کیا ریزن ہے تمہیں سب بتانا ہوگا مجھے،،،، اگر میری سزا منظور ہے تو بتاؤ،،، ورنہ،،،"

زرجان نے اُسے تیز نگاہوں سے گھورتے بولی تھی،،، جو نہایت ہی شرافت کے ساتھ اُس کی ساری بات سن رہا تھا،،،

"ورنہ کیا،، ؟؟"

یزدان نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے گھورتے ورنہ کا مطلب جاننا چاہا تھا،،

"ورنہ جیسے تم مجھے چھوڑ کر گئے تھے،،،، ویسے ہی میں بھی تمہیں چھوڑ کر،،،،"

زرجان کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی،، جب یزدان نے اُسے اپنے قریب تر کرتے اُس کے نازک ہونٹوں پر اپنا جارحانہ لمس چھوڑتے اُس کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے تھے،،،

زرجان تکلیف کے احساس سے کانپ اُٹھی تھی،،

اُس نے یزدان سے دور ہونا چاہا تھا،، مگر کمر میں پیوست ہوتی یزدان کی اُنگلیاں اُس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گئی تھیں،،،

اُسے بالکل سمجھ نہیں آیا تھا کہ اِس بپھرے شخص کو نجانے اتنا غصہ آیا کس بات پر ہے،،،

"آج تو یہ بات بولی ہے،،،، آئندہ اگر مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچا بھی،،، تو تمہاری اور اپنی جان ایک کردوں گا،،،، پھر کوئی گلا شکوہ کرنے کے قابل نہیں رہو گی،،، میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا تم مجھے کوئی بھی سزا دے سکتی ہو،، سوائے دور جانے یا رہنے کے،،،،،"

زرجان نے سہم کر خود میں سمٹتے یزدان کا یہ جنونی انداز دیکھا تھا،،،،

آج تک اُس نے کبھی یزدان کا یہ رُوپ نہیں دیکھا تھا،، اُسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اُس کے پیچھے ایسا دیوانہ ہے،،،،

اُس کے جنونی لمس کے نتیجے میں زرجان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،

"تم جنگلی مجھے بولتے ہو،،،، مگر تم سے بڑا جنگلی اور وحشی انسان کوئی نہیں ہے،،، بلکہ تم سے بڑا پاگل اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے،، یزدان شاہ،،،، اگر اتنی ہی محبت تھی تو تب محبت سے انکاری ہوکر بھاگ کیوں گئے تھے،، تب تمہاری محبت کہاں تھی جب میں تمہاری خاطر تڑپ رہی تھی،،،، تمہاری بے وفائی برداشت سے باہر تھی میری،، کئی بار دل چاہا تھا خود کو ختم کرلوں،،،،"

زرجان اُس سے بھی زیادہ غصہ دلاتی چلائی تھی،،،

جبکہ یزدان اُسے یوں ہی بانہوں میں لیے کھڑا اُسے چیختا چلاتا دیکھ رہا تھا،،

اُس کی غصے سے لال ہوئی رنگت کا تو دیوانہ تھا وہ،،، اِسی لیے اکثر اُسے جان بوجھ کر غصہ دلاتا تھا،،،

"تمہیں لگتا ہے،، میں تمہیں اتنی آسانی سے مرنے دیتا،، تم میری جان ہو یار،، میری دھڑکن بن کر اِس سینے میں دھڑکتی ہو،،، تمہیں چھوڑنے پر،،، زندگی چھوٹ جائے گی مجھ سے،، وہ انکار بھی تمہیں پانے کی خاطر ہی تھا،،،"

یزدان اُسے کے لال پڑتے گالوں پر ہاتھ کی پشت پھیرتا اُن کی نرمی محسوس کرنے لگا تھا،،

جبکہ اُس کے لمس سے گھبراتی زرجان اُس کا ہاتھ ہٹانے کی ناکام کوشش کرتی رہی تھی،،،

"مجھے سچ جاننا ہے،،"

زرجان بضد تھی،،،

"بہت جلدی پتا چل جائے گا،، ابھی نہیں،،،، میں اتنی جلدی ہم دونوں کے بیچ دوبارہ سے کرفیو نافذ ہوتے نہیں دیکھ سکتا،،،"

یزدان اُسے آزاد کرتا پیچھے ہٹا تھا،،،

"تم ایک انتہائی،،،،"

زرجان مین بات پر آکر اُس کے یوں پیچھے ہٹنے پر تپ اُٹھی تھی،،،،

اُس کا گریبان اپنی گرفت میں دبوچتے اُس نے کچھ سخت کہنا چاہا تھا،، مگر یزدان کے بے باک تاثرات دیکھ وہ اپنی زبان کو بریک لگا گئی تھی،،،

"میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ میں ایک بہت اچھا ہزبینڈ ہوں،،، جو اپنی بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے،،، اور اُس کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتا،،،"

یزدان اُس کی پیشانی پر لب رکھتے بولتا وہاں سے پلٹا تھا،،،

"لپسٹک لگا لینا بہت اچھی لگ رہی تھی،،،،"

یزدان دروازے تک پہنچتا پلٹ کر بولتے اُسے شوخ نگاہوں سے دیکھتا سر سے پیر تک لال کر گیا تھا،،،

زرجان نے گھبرا کر مرر کی جانب دیکھا تھا،،، جس کے بعد

وہ یزدان کی جانب دیکھنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی،،، اُس کے ہونٹوں پر لپسٹک کا نام و نشان تک نہیں تھا،،،

یزدان اُس کا گلنار چہرا محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا،،،

★★★★★★★★★★★★

"کیسے ہو،،،،؟"

ذاکوان یزدان سے بغل گیر ہوتا گرمجوشی سے ملا تھا،، جب کا جواباً یزدان نے بھی ویسا ہی جواب دیا تھا،،

"اللہ کے بعد آپ کا کرم ہے سردار سائیں،،،،"

یزدان مسکرا کر جواب دیتا اُس کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوا تھا،،

جبکہ اُس کے انداز پر ذاکوان مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا،،

"یہاں اب کوئی ایسا نہیں ہے جس کے سامنے تمہیں دل شیر اور مجھے تمہارا سردار بننا پڑے،،،"

ذاکوان نے اُس کی تصیح کرتے حقیقت کا رُخ دکھایا تھا،،

اُن دونوں کے قبیلوں میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو سالوں سے تو جانتے تھے،،، مگر سردار اور ملازم کی حیثیت سے نہیں بلکہ بہترین جگری دوستوں کی حیثیت سے،،،،

وہ دونوں ایک دوسرے کی زندگیوں کے ہر راز سے واقف تھے،،، اُن دونوں کی کوئی بات ایک دوسرے سے چھپی ہوئی نہیں تھی،،،،

کچھ وجوہات ایسی تھیں،،، جن کی وجہ سے یزدان شاہ کو اپنی اصل پہچان چھپا کر دل شیر بن کر یہاں آنا پڑا تھا،،،،

وہ یہاں موجود لوگوں کے اصلی چہرے دیکھنے کے بعد ہی کوئی قدم اُٹھانے والا تھا،،،

"ویسے تم سردار کافی کھڑوس ہو،،، لیکن یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔۔ کہ بیوی تمہیں ٹکر کی ملی ہے،،،،"

یزدان اُسے چھیڑتے ہوئے بولا تھا،،،

جس پر ذاکوان کے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے تھے،،، وہ کوشش کے باوجود اپنی سردارنی کی غلطی کو بھول نہیں پارہا تھا،،، یہ سوچتے ہی اُس کا دل بند ہونے لگتا تھا کہ اگر وہ وقت پر وہاں نہ پہنچتا تو کیا ہو سکتا تھا،،،

"آگے کا کیا پلان ہے تمہارا،،،، زرجان کو حقیقت سے کب آگاہ کرنے والے ہو تم،،،،"

ذاکوان نے خود کو نارمل کرتے اب کی بار یزدان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا،،

"اُسی بات کا تو ڈر لگ رہا ہے،،،، حقیقت جان کر ایک بار پھر سے بدظن ہو جائے گی مجھ سے،،، اُس کی تکلیف اور ناراضگی اب میں کسی قیمت پر افورڈ نہیں کر سکتا،،،"

یزدان کی آنکھوں میں زرجان کو کھو دینے کا خوف نمایاں تھا،،

"تو مت بتاؤ ابھی کچھ بھی،،، اُن لوگوں کے کھیل کا اُنہیں کے انداز میں جواب دیتے رہو،،"

ذاکوان کی بات پر یزدان اثبات میں سر ہلا گیا تھا،،،

"تمہیں نہیں لگتا محبت میں خود کو اُلجھا کر ہم نے خود کو کمزور کر لیا ہے،،،، کس ارادے سے آئے تھے ہم،،، اور کیا ہوگئے ہیں ہم،، کسی سے کبھی ہار نہ ماننے والے،،، اب خود سے ہی ہار رہے ہیں"

ذاکوان نے سیگریٹ کا گہرا کش لیتے اپنی بے بسی کا اظہار کیا تھا،،

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم،،، مگر اِس ہار کا بھی اپنا ہی مزا ہے،،،،"

یزدان مسکرایا تھا،، جس میں ذاکوان نے بھی اُس کا پورا ساتھ دیا تھا،،،

★★★★★★★★★★

ذاکوان کے کہنے پر اسجد اور شہربانو کے نکاح کی تیاریاں جتوئی حویلی میں پورے زور و شور سے تیار ہوچکی تھیں،،،

جو سن کر سب ہی خوش تھے،،، مرد حضرات اگر دوسرے انتظاموں میں مصروف ہوگئے تھے،، تو خواتین اپنی جیولری اور کپڑوں کی ٹینشن میں پڑ چکی تھیں،،،،

حویلی کی تمام خواتین کے لیے حویلی کے اندر ہی بڑے بڑے ڈیزائنرز کے ڈریسز منگوا دیئے گئے تھے،،

عنائشہ سے ذاکوان کی ناراضگی ابھی تک جوں کی توں تھی،،،

نہ وہ روم میں آیا تھا اور نہ ہی عنائشہ نے باہر نکل کر دوبارہ اُس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی،، غصے میں وہ نہ تو نکاح میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی اور نہ ہی کسی بھی معاملے میں کوئی حصہ لیا تھا،،

جو دیکھتے پہلے شہربانو اور پھر اسجد اُس کے پاس آئے تھے،،،

اُن کے بھرپور اصرار پر عنائشہ انکار نہیں کر سکی تھی،،، وہ اُن کی لائف کا اتنا اہم مومنٹ اپنی وجہ سے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی،،،،

اِس لیے ناچار اُسے اُن کی بات ماننی پڑی تھی،،،

عنائشہ نے جیسے ہی ہال میں قدم رکھا سب خواتین نے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،

سی گرین شرٹ ٹراؤزر میں ذاکوان کی سیاہ شال شانوں کے گرد لپیٹے وہ اُداس سی بھی بے پناہ حسین لگی تھی،،،،

سب کی نظریں اُس پر ٹک سی گئی تھیں،،،

لیکن اُس کی سوجی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ مسلسل روتی رہی تھی،،،،

سب ہی جانتی تھی کہ ذاکوان کی ناراضگی اور غصہ ابھی تک قائم تھا،، جو بات خولہ اور گلناز بیگم کے دل میں پھول کھلا گئی تھی،،،

جبکہ سفینہ بیگم حسبِ معمول اِس بار اُن کی اِس خوشی میں شریک نہیں ہوئی تھیں،،،

وہ بس خاموشی سے ہر شے کا جائزہ لے رہی تھیں،،

"میں نے کہا تھا نا،،، اِس سردارنی کی یہ غلطی معاف نہیں ہوپائے گی،، ویسے سردار سائیں کے دل سے جب کوئی ایک بار اُتر جائے تو دوبارہ کبھی وہاں جگہ نہیں بنا پاتا،،، اب کیا ہوگا سردارنی کا،،،،"

خولہ نے آخری بات باآواز بلند کہیں تھی،،،

جو عنائشہ کے کانوں تک با آسانی پہنچ چکی تھی،،، اُس نے سختی سے مُٹھیاں بھینچ لی تھیں،،،، مگر جواب دینے کے لیے اِس بار اُس کے پاس کچھ نہیں تھا،،،، اور نہ ہی وہ دینا چاہتی تھی،،،

"خولہ سوچ سمجھ کر بولا کرو،،، ہر وقت فضول کی ہانکنا اچھا نہیں ہوتا،،، سب لوگ جلدی سے اپنے سوٹ منتخب کریں،،، ابھی اور بھی بہت سارے کام پڑے ہیں،،،"

سفینہ بیگم کے ٹوکنے پر سب لوگ حیران ہوئی تھیں،،، جبکہ عنائشہ بنا کوئی سوٹ پسند کیے وہاں سے اُٹھ گئی تھی،، وہاں سارے بلوچی ڈریسز تھے،، اور نہایت ہی خوبصورت تھے،،، عنائشہ شہربانو کے نکاح میں بلوچی لباس پہننے کا ارادہ ہی رکھتی تھی،،،

مگر اِس وقت اُسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا،،،

اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ذاکوان جتوئی کی ناراضگی اُسے اتنا بے چین کر دے گی،،،

"شبنم مجھے ابھی اور اِسی وقت چاکلیٹ شیک بنا کر دو،،، جو آئس سے بھرا ہونا چاہیے،،،"

عنائشہ نے ایک جانب کھڑی شبنم کو حکم دیا تھا،، وہاں موجود سب کی نگاہیں بے چین سی پھرتی عنائشہ پر تھیں،،

"یہ لڑکی تو سائیں کی محبت میں پوری دیوانی ہوچکی ہے،، اُن کی ناراضگی پر دیکھیں کیسے بولائی بولائی پھر رہی ہے،،، کہیں یہ سب دیکھ سائیں اِس سے راضی نہ ہوجائیں اور اِس کی غلطی معاف کردیں،،،"

خولہ نے غصے سے پہلو بدلتے کہا تھا،،

"تمہیں کیا لگتا ہے سائیں زیادہ دیر اِس خوبصورت بلا سے ناراض رہ پائیں گے،،،، کبھی نہیں ،،، مجھے تو اتنی امید بھی نہیں تھی،،،،"

گلناز بیگم جلے دل سے بولی تھیں،،،

عنائشہ کے ساتھ ساتھ شبنم بھی بے خبر تھی کہ عنائشہ کا دیا حکم سیڑھیاں اُترتا ذاکوان سن چکا ہے،،،

"جی سردارنی سائیں،،،"

شبنم اُس کے سرد تاثرات دیکھ اِس عجیب و غریب فرمائش پر حیران ہونے کے باوجود کچھ بول نہیں پائی تھی،،،،،

"شبنم رک جاؤ،،،، ایسی کوئی شے بھی بنانے کی ضرورت نہیں ہے،،،"

ذاکوان کی گھمبیر آواز نے شبنم کے قدم وہیں جکڑ دیئے تھے،،،

اُس نے گھبرا کر عنائشہ کی جانب دیکھا تھا،، جو اُس کے رکنے پر خونخوار نگاہوں سے اُسے گھور رہی تھی،،،

باقی سب خواتین بھی کن اکھیوں سے یہ سب دیکھ سن رہی تھیں،،

"شبنم تمہیں سنائی نہیں دیا میں نے کیا کہا ہے تم سے،،،"

عنائشہ نے ذاکوان کو صاف نظر انداز کرتے اُس کا غصہ شبنم پر نکالتے تیز لہجے دوبارہ حکم دیا تھا،،

"سردارنی سائیں،، وہ،،،،،"

شبنم گڑبڑا گئی تھی کہ وہ اب کیا کرے،،

"تم جاؤ اپنا کام کرو،،،"

ذاکوان اُسے جزبز سا کھڑا دیکھ وہاں سے جانے کا کہتا اُس مظلوم سی لڑکی کو اپنی سردارنی کی خونخوار نگاہوں سے بچا گیا تھا،،،

"اب میرے سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے،،،، میں خود ہی بنا لیتی ہوں،،،"

عنائشہ اپنے سردار کے حکم پر ایک جگہ جم کر کھڑی ہوتی شبنم کو دیکھ غصے سے کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی تھی،،

جبکہ ذاکوان اپنی ضدی سردارنی کی اِس ضد پر ناچار اُس کے پیچھے کچن میں چل دیا تھا،، وہ اُس سے اب بھی شدید ناراض تھا،، مگر وہ ناراضگی کے باوجود اُسے زرا سی تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا،،،

وہ جانتا تھا اُس کی نازک سردارنی وہ شیک پی کر اپنا گلا خراب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،،،، اِس لیے وہ ایسا ہونے ہی نہیں دینا چاہتا تھا، ،

اور خود کو اُس کے پیچھے جانے سے روک نہیں پایا تھا،،

جبکہ باقی سب حیرت و بے یقینی کے مارے اپنے سردار کو زندگی میں پہلی بار کچن میں جاتا دیکھ رہی تھیں،،،

"ہٹو آگے سے،،،،"

عنائشہ اندر آتے ذاکوان کا غصہ ملازمین پر نکالتی اُنہیں پیچھے ہٹا گئی تھی،،،

جبکہ عنائشہ کے پیچھے اپنے سردار کو آتا دیکھ اُس کے اشارے پر وہ سب خاموشی سے باہر نکل گئی تھیں،،،

وہ جانتا تھا اُس کی نازک سردارنی وہ شیک پی کر اپنا گلا خراب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،،،، اِس لیے وہ ایسا ہونے ہی نہیں دینا چاہتا تھا،،

اور خود کو اُس کے پیچھے جانے سے روک نہیں پایا تھا،،

جبکہ باقی سب حیرت و بے یقینی کے مارے اپنے سردار کو زندگی میں پہلی بار کچن میں جاتا دیکھ رہی تھیں،،،

"ہٹو آگے سے،،،،"

عنائشہ اندر آتے ذاکوان کا غصہ ملازمین پر نکالتی اُنہیں پیچھے ہٹا گئی تھی،،،

جبکہ عنائشہ کے پیچھے اپنے سردار کو آتا دیکھ اُس کے اشارے پر وہ سب خاموشی سے باہر نکل گئی تھیں،،،

"سردارنی آپ جانتی ہیں کہ میں آپ کو وہ کام نہیں کرنے دوں گا،،، جس سے آپ کو تکلیف پہنچے،،،، اِس لیے یہ ضد چھوڑیں اور خاموشی سے باہر نکلیں،،،،"

ذاکوان کڑے تیوروں کے ساتھ گھورتا اُس کے مقابل آیا تھا،،، جو فریج سے دودھ نکال رہی تھی،،،

"مجھے نہیں کرنے دیں گے،،،، مگر خود ہر وہ کام کریں گے جس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہیں،،،، سردار ذاکوان جتوئی۔۔۔ یہ فکر کرنے کا جھوٹا ناٹک مت کریں،،،،"

عنائشہ اُس کے راستے میں آکر کھڑے ہونے پر تپ کر بولی تھی۔۔۔

"سردارنی میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں،،،، مجھے مزید غصہ مت دلائیں،،،،"

ذاکوان نے اُس کے ہاتھ سے دودھ کا ڈبا لیتے اُسے وارن کیا تھا،،

وہ اُسے صاف اگنور کرنا چاہتا تھا مگر چاہنے کے باوجود نہیں کر پا رہا تھا،،،

"تو میں نے کب کہا آپ سے کہ آپ یہاں میرے پیچھے آئیں،،، مت آئیں،،، جیسے پہلے بات نہیں کررہے ویسے ہی مت کریں،،،، "

عنائشہ روہانسی ہوئی تھی،،، اُس سے ذاکوان کا یہ سرد انداز برداشت نہیں ہو پارہا تھا،،، وہ ہر پل اُس کی توجہ کی عادی ہوچکی تھی،،، اُس کے لیے یہ اگنورینس برداشت سے باہر تھی،،،

"سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی آپ سوچ بھی نہیں سکتیں،،، آپ کو آپ کی یہ حرکتیں کتنی مہنگی پڑ سکتی ہِیں،،،،"

ذاکوان نے اُسے وارن کیا تھا،،،

"میں نہیں ڈرتی آپ سے،،،،"

اُس کی پرواہ کیے بغیر عنائشہ نے اُس سے دودھ کا ڈبا جھپٹنا چاہا تھا،،، جب ذاکوان ڈبا فریج میں رکھتا اُس کی دونوں کلائیاں دبوچ کر کمر کے پیچھے باندھتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا،،،

اُس کے اِس عمل پر عنائشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں،،،،

مگر ذاکوان کا اگلا عمل اُس کے چودہ طبق روشن کر گیا تھا،، وہ اُس کی گردن پر چمکتے تل پر اپنے لب رکھ چکا تھا،،، مگر اِس بار اُس کے لمس کی شدت اِس قدر وحشیانہ اور جنونی تھی کہ عنائشہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،، اُسے اپنی گردن کا وہ حصہ جلتا محسوس ہوا تھا،،،،،

"آپ کو ویسے تو سزا نہیں دے سکتا سردارنی،،، مگر یہ سزا سب سے بیسٹ ہے آپ کے لیے،،، آپ جب جب خود کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کریں گی،،، میں تب تب ایسے ہی آپ سے بدلہ لوں گا،،،"

ذاکوان اُس کی نازک گردن پر اپنی دیوانگی کا نشان چھوڑتا اُسے آزاد کر گیا تھا،،

جبکہ عنائشہ کی سانسوں کی رفتار اِس قدر تیز ہوچکی تھی کہ ایک انچ کے فاصلے پر کھڑے ذاکوان جتوئی تک باآسانی پہنچ پا رہی تھی،،،

عنائشہ بالکل لال ہو چکی تھی،،،، اُس سے نگاہیں اُٹھانا محال ہوئی تھیں،،، مگر وہ بھی ذاکوان جتوئی کو بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی،،،،

" آپ سزا دے رہے ہیں مجھے،،،، مجھے اپنی سٹڈی سے نکال کر آپ نے میری انسلٹ کی ہے سب خواتین کے سامنے،،، آپ کی وہ چہیتی خولہ میرا مذاق اُڑا رہی ہے،،، صرف آپ نہیں میں بھی ناراض ہوں آپ سے،،،، آپ نے ہی بولا تھا کہ شکل نہ دکھاؤں آپ کو،،، تو کیوں آئیں ہیں اب میرے پیچھے،،،،؟"

عنائشہ نے اُس سے فاصلہ قائم کرتے اپنی ناراضگی کا احساس دلایا تھا،،،

جب ذاکوان اُس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا،،

عنائشہ اُس کے سینے سے ٹکرائی تھی،،،

ذاکوان کی آنکھیں بالکل لال ہو رہی تھیں،،،، عنائشہ پل بھر کے لیے لرز اُٹھی تھی،،،،

"آپ کو زرا سا بھی اندازہ ہے سردارنی آپ کتنی بڑی غلطی سرزد کر چکی ہیں،،، آپ کے لیے وہ سب عام سی باتیں ہونگیں،،، میرے لیے نہیں ہیں،،،، آپ سوچ بھی نہیں سکتیں

کیا حالت ہوتی ہے میرے دل کی،،، جب وہ منظر یاد آتا ہے مجھے،،،، آپ کو کیا لگتا ہے یہ سب کر کے آپ میری توجہ حاصل کرلیں گی،، اور مجھے منانے میں کامیاب ہوجائیں گی تو یہ غلط سوچ ہے آپ کی،،، آپ جتنی بار خود کو تکلیف دینے کی کوشش کریں گی،، اُس ایک ایک عمل کا حساب آپ کو مجھے دینا ہوگا،، اور اُس غلطی کا حساب تو میں سود سمیت لینے کا ارادہ رکھتا ہوں،،،"

ذاکوان اُسے اپنے قریب تر کرتا اُسے اپنے کیے جانے والے انکشاف سے بالکل منجمند کر گیا تھا،،،

وہ یک ٹک سی کھڑی اُسے تک رہی تھی،،، اُسے لگا تھا کہ صرف وہی محبت کے مرض میں گرفتار ہوئی ہے،، مگر ذاکوان جتوئی کی اپنے لیے یہ دیوانگی دیکھ وہ سکتے میں آچکی تھی،،،

وہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں رہی تھی،،،،

ذاکوان اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا واپس پلٹ گیا تھا،،،

جبکہ عنائشہ وہیں جمی کھڑی اِس حیرت انگیز انکشاف پر کھل کر مسکرا بھی نہیں پائی تھی،،،

ذاکوان جتوئی نے زبان سے انکشاف نہیں کیا تھا،، مگر اُس کے کہے الفاظ ہی عنائشہ کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار بن کر گرے تھے،،،،

"سردار ذاکوان جتوئی کو مجھ سے محبت ہو گئی ہے،،،،"

عنائشہ کے گلابی لبوں پر دلکش مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،،، وہ اُس سے ناراض اِس لیے نہیں تھا کہ اُس نے اُس کے حویلی کے اصولوں کو توڑا تھا،، بلکہ ذاکوان اِس لیے ناراض تھا کہ اُس نے ایسا کرکے خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی،،،،

عنائشہ خوشی سے جھوم اُٹھی تھی،،، اتنی خوشی اُسے آج تک کبھی کسی بات پر نہیں ہوئی تھی جتنی اِس وقت ہو رہی تھی،،،

"سردارنی سائیں آپ ٹھیک ہیں،،،،؟؟؟"

شبنم ذاکوان کو غصے سے باہر جاتے دیکھ گھبرائی سی اندر آئی تھی،،، باہر سب یہی سمجھ رہی تھیں کہ ذاکوان نے اُسے شاید بہت زیادہ ڈانٹا تھا،،،

مگر اندر کھڑی عنائشہ کو مسکراتا دیکھ شبنم نے حیرت سے اُسے دیکھا تھا،،

"آجاؤ سردار کی چمچی،،، ٹھیک ہوں میں،،،،"

عنائشہ کا موڈ بہت اچھا ہوچکا تھا،، اِس لیے شبنم کو بھی اُس نے بہت اچھے سے مخاطب کیا تھا،،،

"سردارنی آپ ٹھیک ہیں نا،،،،؟"

شبنم کو اُس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا،،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں،،، تم یہ بتاؤ تمہارے سردار سائیں کہاں گئے ہیں،،،،؟؟"

عنائشہ نے نہایت ہی خوشگوار موڈ کے ساتھ اُس سے پوچھا تھا،،

"جی وہ تو اپنی سٹڈی میں چلے گئے ہیں اور خولہ بی بی جی بھی اُدھر ہی گئی ہیں،،،،"

شبنم نے ڈرتے ڈرتے اُسے بتایا تھا،، شبنم کو خود بھی خولہ کا اپنے سردار سائیں کے قریب جانا پسند نہیں تھا،،،

شبنم کی بات سن کر عنائشہ کا سارا فسوں ٹوٹا تھا،،

"یہ سمجھتی کیا ہے خود کو،، اِسے کوئی اور نہیں ملتا جو ہر وقت میرے شوہر پر ڈورے ڈالنے کو تیار رہتی ہے،،،"

عنائشہ تو یہ بات سنتے ہی سر سے پیر تک جل چکی تھی،،،

وہ بنا کچھ دیکھے سنے اُس جانب چل دی تھی،،،

★★★★★★★★★★

سٹڈی کا دروازہ دھاڑ سے کھولتی وہ اندر داخل ہوئی تھی،،، جہاں سامنے ہی اُسے ذاکوان کے سامنے صوفے پر خولہ بیٹھی نظر آئی تھی،،،

نجانے وہ کیا بات کررہی تھی کہ عنائشہ کو اندر آتے دیکھ وہ فوراً خاموش ہوئی تھی،، جبکہ عنائشہ کو یہ بات مزید تپا گئی تھی،،،

وہ دونوں کو گھورتی پورے حق کے ساتھ ذاکوان کے ساتھ نہایت ہی قریب براجمان ہوئی تھی،،،،

جہاں خولہ کا منہ اُس کا یہ استحقاق دیکھ کھل گیا تھا،، وہیں ذاکوان نے نہایت ہی دلچسپی سے اپنی سر پھری سردارنی کی یہ حرکت دیکھی تھی،،،

"کیا ہوا آپ لوگ خاموش کیوں ہوگئے،،،، کیا کوئی بہت پرسنل بات چل رہی تھی،،،"

عنائشہ نے چبا چبا کر بولتے خولہ کو ایسے دیکھا تھا،، جیسے اُسے آنکھوں سے ہی نگل جائے گی،،،

"جی بہت اہم بات چل رہی تھی،،،، آپ نے ڈسٹرب کردیا،،،"

ذاکوان کو اُس کی یہ جلن بہت مزا دے گئی تھی،،، اِس لیے جان بوجھ کر بولا تھا،، مگر اُس کی آواز بہت دھیمی تھی،،،، خولہ تک نہیں پہنچ پائی تھی صرف عنائشہ نے ہی سنی تھی،،،

وہ غصے میں اُس کے اتنے قریب آن بیٹھی تھی کہ ذاکوان کی سرگوشی اور گرم سانسوں کے لمس پر وہ مزید لال ہوئی تھی،،، جبکہ سامنے بیٹھی خولہ اُن دونوں کو ناراضگی میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ اتنے اچھے سے بات کرتا دیکھ جی جان سے جل چکی تھی،،،،

"تو ٹھیک ہے،،، کیری آن،،،، میں جا رہی ہوں سردار سائیں،،،"

عنائشہ کو اُس کی بات مزید آگ لگا گئی تھی،،،

مگر اُس کے اُٹھنے سے پہلے ہی ذاکوان اُس کا ہاتھ تھام گیا تھا،،،

"خولہ کو میں نے ہی بلایا تھا،،، ایک بہت اہم بات کرنی تھی،،، مجھے اُمید ہے خولہ کا میری بات بہت اچھے سے سمجھ آچکی ہوگی،،،،"

ذاکوان نے خولہ کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا،،، جس پر خولہ اثبات میں سر ہلاتی ذاکوان کے کہنے پر وہاں سے اُٹھ گئی تھی،،،

جبکہ عنائشہ بہت کوشش کے باوجود بھی اندازہ نہیں لگا پائی تھی کہ آخر یہ لوگ کس بارے میں بات کر رہے ہیں،،،

خولہ کے جاتے ہی عنائشہ نے بھی اُٹھنا چاہا تھا،،، مگر ذاکوان اُس کی کلائی تھامتے اُسے واپس صوفے پر بٹھاتا اُس کی گود میں سر رکھتا نیم دراز ہوچکا تھا،،،

جبکہ عنائشہ کچھ لمحے کے لیے اپنی سانس روک گئی تھی،،،

"یہ کیا حرکت ہے ذاکوان جتوئی،،،؟؟؟"

عنائشہ زرا سی ہل بھی نہیں پائی تھی،،، اُس کا دل بُری طرح دھڑکنے لگا تھا،، ان شخص کی قربت اُس کے لیے جان لیوا تھی،، اِس وقت بھی اُسے یوں اپنی گود میں لیٹا دیکھ اُس کی جان پر بن چکی تھی،،،

"سردارنی کل سے میرے سر میں شدید درد ہے،،، میرا سر دبائیں،،،"

ذاکوان نے آنکھیں موندتے اُسے حکم دیا تھا،،،

"میں ملازمہ نہیں ہوں آپ کی،،، اپنی چہیتی خولہ سے کہتے نا،، جس سے امپورٹنٹ بات کرنے یوں اکیلے بلایا تھا،،"

عنائشہ ابھی بھی خولہ کا یہاں آنا ہضم نہیں کر پائی تھی،،

"جو چہیتی ہے اُسے ہی کہہ رہا ہوں،،،، ویسے خولہ تو دل و جان سے ایسا کرنے پر راضی ہو جائے گی،،، مگر بعد میں اُس پر بھی آپ ہی کو پرابلم ہونی ہے،،،"

ذاکوان اُس کی کمزوری بھانپتا اُسے جلانے سے باز نہیں آیا تھا،،،۔

"آپ ایسا کریں تو سہی ایک بار،،،، پھر اُس کا انجام دیکھیئے گا،،،،"

عنائشہ اُس کا سر دبانے کے بجائے کے گھنے سیاہ بال مُٹھی میں دبوچ چکی تھی،،،،

"سردارنی آپ گستاخی کررہی ہیں،،،، آپ بھول رہی ہیں میں یہاں کا سردار ہوں،،،"

ذاکوان نے آنکھیں کھول کر اُسے مصنوعی گھوری سے نوازہ تھا،،

"آپ میری گود سے ہٹ رہے ہیں یا میں آواز دے کر شبنم کو بلا لوں،،،، اُسے میں دروازے سے باہر ہی کھڑا کرکے آئی ہوں،،،"

عنائشہ جلد از جلد اِس شخص کی پگھلاتی قربت سے دور جانا چاہتی تھی،،، وہ آہستہ آہستہ اپنے سردار کی اسیر ہورہی تھی،، جو کہ وہ نہیں ہونا چاہتی تھی،،،

وجیہہ نقوش، بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں، گھنی مونچھوں تلے ایک دوسرے میں پیوست عنابی سیاہ مائل لب اور کھڑی مغرور ناک،،،، وہ دیوتاؤں جیسا حُسن رکھنے والا،، اپنی شخصیت کے سحر سے واقف تھا،،

عنائشہ اُسے دیکھتی اپنے دل کی دھڑکنیں قابو میں نہیں رکھ پائی تھی،،

اِسی لیے وہ جلد از جلد یہاں سے اُٹھ جانا چاہتی تھی،، مگر آج تک اُس کے سردار نے اُس کی کبھی چلنے دی تھی جو اب چلنے دیتا،،

ذاکوان ویسے ہی لیٹے لیٹے اُس کی گردن پر اپنی ہتھیلی جماتا اُسے اپنے اُوپر جھکا گیا تھا،،

اور اُس کے ہونٹ اپنے گال پر رکھ دیئے تھے،،،

عنائشہ نے بوکھلا کر منہ کھولنا چاہا تھا،، جس کی وجہ سے ذاکوان کے گال پر اُس کے گداز ہونٹوں کا لمس واضح ہوا تھا،،،

ذاکوان نے کل رات جس اذیت میں گزاری تھی،، اِس وقت اپنی سردارنی کی اِس دلفریب قربت میں وہ ہر اضطراب اور بے چینی بھولنے لگا تھا،،،

"سردارنی جب آخر میں میری ہی ماننی پڑتی ہے تو مجھ دے بات یہ بات اُلجھتی کیوں ہیں،،،،؟؟"

ذاکوان اُس سے پہلے کے اُس کے ہونٹوں سے کہیں مہر لگواتا عنائشہ اُس کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی،،، اپنی بات ماننے پر ذاکوان نے اُس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ اُس کی گردن آزاد کردی تھی،،،

جس کے بعد عنائشہ لال پڑتے چہرے کے ساتھ اُسے گھورتی اُس کا سر دبانے لگی تھی،،،، وہ واپس سے آنکھیں موند چکا تھا،،،

"سردارنی اتنے غور سے مت دیکھیں،،، عشق ہوجائے گا،،،،"

ذاکوان بند آنکھوں سے بھی اُس کی نگاہوں کا لمس محسوس کر پارہا تھا،،،

اُس کی بات پر عنائشہ گھبراتی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی،،، وہ اپنے گداز روئی جیسے ملائم ہاتھوں سے ذاکوان کا سر دباتی ذاکوان کے دل کی دماغ میں سکون اُتار گئی تھی،،، وہ شاید گہری نیند میں جاچکا تھا،،،

وہ بنا رُکے ساتھ ساتھ سر اب بھی دبا رہی تھی،،،، جب ذاکوان نے کروٹ لی تھی اُس کی جانب،،،، اُس کی سانسوں کا لمس اپنے پیٹ پر محسوس کرتے عنائشہ کانپ گئی تھی۔۔۔

عنائشہ اُس کا سر صوفے پر رکھ کر اُٹھنا چاہتی تھی،،، جب اگلے ہی لمحے نیند میں اُس کی کمر کو اپنا تکیہ تصور کرتے اُس کے سردار سائیں اُس کے گرد بازو حمائل کرتے اُسے اپنے ساتھ بھینچ چکے تھے،،،

عنائشہ نیند میں بھی اِس شخص کو ایسی بے باک حرکتیں کرتے دیکھ بس سر ہلا کر رہ گئی تھی،،،

★★★★★★★★★

عنائشہ کو یوں ہی اُس کا سر گود میں رکھے اُس کی نیند میں بھی تھامی گئی مضبوط گرفت میں قید کافی دیر گزر چکی تھی،،، مگر اُس کے سردار سائیں کو دیکھ کر کہیں سے بھی اندازہ ہورہا تھا کہ وہ کب جاگنے کا ارادہ رکھتے ہیں،،،،،

مگر کہیں نہ کہیں اندر دل کے کسی کونے میں عنائشہ کو بھی سکون سا اُترتا محسوس ہوا تھا،،، اس بات کا سکون کہ یہ شخص صرف اُس کا تھا،،، اور اِس شخص کے لیے وہ سب سے زیادہ اہم تھی،،،،

جس شخص کو دنیا چاہتی تھی وہ اُسے چاہتا تھا،،، عنائشہ اپنی قسمت پر نازاں کیے بغیر نہیں رہ پائی تھی،،

اپنے دل پر قابو نہ رکھ پاتے وہ جھکی تھی اور ذاکوان جتوئی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گئی تھی،،،

اُس کے اِس عمل پر ذاکوان کے لب مسکرائے تھے،،، جو دیکھ عنائشہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی،،،

"تم جاگ رہے تھے ذاکوان جتوئی؟؟؟"

عنائشہ شرم و خفت سے لال پڑتی اُس کا سر اپنی گود ہٹانے کی کوشش کرنے لگی تھی،،،

جو اب واپس سیدھا لیٹتا اُسے شوخ نگاہوں سے گھورے گیا تھا،، عنائشہ اُس کے انداز پر شرم سے دوہری ہوچکی تھی،،،

"نہیں تو میں سو رہا تھا،،،"

نہایت ہی معصومیت سے جواب دیا تھا،،

"تم میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ چالاک ہو ذاکوان جتوئی،،،"

عنائشہ نے تپ کر کہا تھا،،

"اور آپ بے پناہ حسین ہیں سردارنی صاحبہ،،، ویسے میرا غصہ ابھی بھی قائم ہے،،،"

ذاکوان اُس کا گال چومتا اُس کی گود سے سر اُٹھا چکا تھا،،،

اُس کے اُٹھتے ہی عنائشہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر لگائے جلدی سے اُٹھ گئی تھی،،

ذاکوان نے اِس بار اُسے نہیں روکا تھا،، مگر وہ جیسے ہی دروازے تک پہنچی ذاکوان کی آواز نے اُس کے قدم جکڑ لیے تھے،،،

"مجھے اندازہ نہیں تھا آپ اتنے اچھے سے سر دباتی ہیں،،، اب تو میں روز ہی آپ کی یہ خدمت حاصل کرنا چاہو گا سردارنی،،، ویسے آج کی تقریب کا آپ کا ڈریس آپ کے روم میں پہنچا دیا گیا ہے،، میری مرضی کے مطابق تیار ہوجایئے گا،،، ورنہ میں ایسا خود کروں گا،،،"

ذاکوان نے ہمیشہ کی طرح اُسے نرم لہجے میں کہنے کے ساتھ ساتھ آخر میں وارن بھی کیا تھا،،،

جبکہ عنائشہ پلٹ کر اُس کی بے باک نگاہوں کا وار سہتی وہاں سے نکل گئی تھی،،

★★★★★★★★★★

"سردارنی سائیں آپ کا لباس آچکا ہے،،،،"

شبنم اُسے الماری کی جانب بڑھتے دیکھ اُس کے قریب آئی تھی،،،

"جانتی ہوں شبنم،،، مگر میں آج یہ ساڑھی پہنوں گی،،، دیکھو کیسی لگے گی مجھے،،،"

عنائشہ نے سیاہ رنگ کی سلک کی ساڑھی نکالتے شبنم کے سامنے کی تھی،،، جسے دیکھ شبنم کی آنکھیں باہر کو اُبل پڑی تھیں،،،

"یہ،،، سردار سائیں کو نہیں پسند یہ،،، وہ بہت غصہ کریں گے،،،"

شبنم ہمیشہ اپنے سردار اور سردارنی کے بیچ پس جاتی تھی،،

"سردارنی سائیں آپ کا لباس آچکا ہے،،،،"

شبنم اُسے الماری کی جانب بڑھتے دیکھ اُس کے قریب آئی تھی،،،

"جانتی ہوں شبنم،،، مگر میں آج یہ ساڑھی پہنوں گی،،، دیکھو کیسی لگے گی مجھے،،،"

عنائشہ نے سیاہ رنگ کی سلک کی ساڑھی نکالتے شبنم کے سامنے کی تھی،،، جسے دیکھ شبنم کی آنکھیں باہر کو اُبل پڑی تھیں،،،

"یہ،،، سردار سائیں کو نہیں پسند یہ،،، وہ بہت غصہ کریں گے،،،"

شبنم ہمیشہ اپنے سردار اور سردارنی کے بیچ پس جاتی تھی،،

"تمہارے سردار سائیں کو غصہ کرنے کے لیے کسی وجہ کی ضرورت نہیں ہے،،، وی غصہ ہر حال میں کریں گے ہی،،، اِس لیے اب خاموشی سے یہاں سے نکل جاؤ،، اور مجھے تیار ہونے دو،،، کچھ دیر میں نکاح کی رسم شروع ہو جانی ہے،،، اور مجھے شہربانو کے پاس جانا ہو گا،،،"

عنائشہ اُس کی مزید کوئی بات سنے بغیر اُسے کمرے سے نکال چکی تھی،،،،

شبنم اپنی سردارنی کی خیر کی دعا مانگتی وہاں سے نکل آئی تھی،،، جس نے ذاکوان کا بھجوایا گیا ڈریس دیکھا تک نہیں تھا،،،

مگر شبنم کے جاتے ہی عنائشہ صوفے پر رکھے ڈریس کی جانب آئی تھی،،، جو نہایت ہی خوبصورت بلوچی ڈریس تھا،،، مگر ایک بار وہ بلوچی ڈریس پہن کر جو ذاکوان جتوئی کا رُوپ دیکھ چکی تھی،،،،

اب دوبارہ وہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی،،،، اِس لیے یہ ڈریس بہت زیادہ پسند آنے کے باوجود وہ اُسے زیب تن نہیں کر پائی تھی،،،،

عنائشہ نے اپنی فیورٹ ساڑھی پہنی تھی،،، جو فل بلاوز والی بہت ہی خوبصورت ساڑھی تھی،،،، اُس کے کناروں پر نفیس سی ایمرائیڈری کی گئی تھی،،،

اُس نے بالوں کو ڈرائیر سے خشک کرنے کے بعد پشت پر کھلا چھوڑ دیا تھا،،،، آنکھوں پر مسکارہ اور ہلکا سا آئی شیڈ لگانے سے ہی وہ قاتلانہ رُوپ اختیار کر گئی تھیں،،،، اُس کے گال زرا سی ٹھنڈ پر ہی گلابی ہوجاتے تھے،،، اِس وقت بھی اُسے بلش آن لگانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی تھی،،،

ہونٹوں پر سُرخ لپسٹک لگاتے وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے گئی تھی،،،، وہ ذاکوان کے یہاں آنے سے پہلے ہی شہربانو کے پاس چلی جانا چاہتی تھی،، اِس لیے وہ جلدی جلدی اپنے ہاتھ چلا رہی تھی،،،،

ابھی صرف جیولری پہننا باقی تھی،،،، اُس نے ذاکوان کا ہی گفٹ کیا نہایت ہی خوبصورت سا ڈائمنڈ کا سیٹ پہنا تھا،، وہ جیسے ہی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی سُرخ کانچ کی چوڑیاں اور گجرے اُٹھانے کے لیے جھکی ہی تھی جب دروازے پر ہوتی آہٹ پر گھبراہٹ کے مارے اُس کے ہاتھ سے چند چوڑیاں پھسل کر نیچے جا گری تھیں،،،

اُس نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا،، جہاں ذاکوان جتوئی فون پر کسی سے بات کرتا اپنے ہی دھیان میں اندر داخل ہو رہا تھا،،،

عنائشہ کی دھڑکنیں بے قابو سی ہوئی تھیں،،،

اُس نے گہرا سانس بھرتے بس یہی دعا کی تھی کہ ذاکوان ایسے ہی فون میں مصروف رہے اور وہ آرام سے وہاں سے فرار ہو چکے،،،

ذاکوان دروازے سے کچھ فاصلے پر رُخ موڑے پوری محویت سے کال سننے میں مصروف تھا،،

عنائشہ اِس سنہری موقع سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتی ایک ہاتھ میں گجرے اور دوسرے میں اپنے سینڈل پکڑے وہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی،،،

مگر اُس نے جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لیے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اُسے اپنی ساڑھی کے پلو میں کھنچاؤ سا محسوس ہوا تھا،،

عنائشہ کا دل بہت بُری طرح سے لرز اُٹھا تھا،،

اُس نے جیسے ہی پیچھے دیکھا ذاکوان کی مُٹھی میں قید اپنا پلو دیکھ اُس کا دل دھک سے رہ گیا تھا،،،

ذاکوان کا رُخ ابھی بھی اُس کی جانب نہیں تھا،،

"ہمیں اپنے اِس قیامت خیز روپ کا دیوانہ بنا کر کہاں جا رہی ہیں سردارنی،،،"

ذاکوان فون بند کرکے پاکٹ میں رکھتا اُس کی جانب پلٹا تھا،، اور اُس کی دلکشی دیکھ اپنے دل کو سنبھال نہیں پایا تھا،،

"دیکھیں آپ۔۔۔ اِس وقت میرے پاس ٹائم نہیں ہے،،،، میں پہلے ہی لیٹ ہو چکی ہوں،،،"

عنائشہ نے اُس کی جذبے لُٹاتی نگاہوں سے نظریں چراتے کہا تھا،،،،

"میں نے کب روکا آپ کو سردارنی،،، آپ جاسکتی ہیں،،،"

ذاکوان اُس کے پلو پر گرفت مضبوط کرتا اُسے جانے کی اُجازت دے گیا تھا،،

جبکہ اُس کی اِس چلاکی پر عنائشہ اُسے دیکھ کر رہ گئی تھی،،،۔

"سردار سائیں میرا پلو چھوڑیں،،،، پلیز،،،"

عنائشہ کو اُس کے پلو کھینچنے پر خوف محسوس ہوا تھا کہیں اِس بے باک شخص کے سامنے ساڑھی ہی نہ کھل جائے،،،،

مگر اُس کا خوف ابھی یہیں پر تھا جب ذاکوان جتوئی اُس کے قریب آتا اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے دروازے سے ٹکا گیا تھا،،

"سردارنی آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کو اِس لباس کے ساتھ باہر جانے دوں گا،،،
"

ذاکوان اُس کے ہاتھ سے گجرے لے چکا تھا،،

"کیوں،،، کیوں نہیں جانے دو گے،،،"

اُس کی بولتی جان لیوا گرفت اور شوخ نگاہوں کے حصار میں قید عنائشہ سے اپنی دھڑکنوں پر قابو پانا مشکل ہوا تھا،،،

"کیونکہ میری سردارنی کا ہر سہانہ رُوپ صرف اُس کے سردار کے لیے ہی ہونا چاہئے،،،،"

ذاکوان یہ کہتا اُس کی دونوں کلائیوں میں گجرے پہنا گیا تھا،،

عنائشہ نے نگاہیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،، جو خمار آلود نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا،،،

عنائشہ کی سانسیں منتشر ہوئی تھیں،،،

"آپ بھول رہے ہیں سردار سائیں آپ ناراض ہیں مجھ سے،،، اور بہت غصہ بھی،،،"

عنائشہ نے اُسے اُس کی ناراضگی یاد دلاتے اِس وقت اُس سے بچنا چاہا تھا،،

"وہ ابھی بھی قائم ہے سردارنی صاحبہ،، مگر میں چاہے جتنا بھی ناراض ہوجاؤں آپ سے۔۔۔ آپ کے معاملے میں بے خبر کبھی نہیں ہوسکتا،،،"

ذاکوان نے اُس کے کھلے سلکی بالوں میں ہاتھ پھنساتے اُن کی نرمائٹوں کو چھونا چاہا تھا،،

"تو کیا سردار ذاکوان جتوئی اپنی اکڑ بھول کر اپنے دشمنوں کی بیٹی سے محبت تو نہیں کرنے لگ گیا،، کیا ذاکوان جتوئی ہار رہا ہے عنائشہ اعظم خان سے،،،"

عنائشہ اُسے کسی بھی طرح غصہ دلا کر بس اِس وقت اِس شخص کی لوح دیتی قربت سے بچ جانا چاہتی تھی،،،

اُس کی بات پر ذاکوان کا عنائشہ کے بالوں میں حرکت کرتا ہاتھ ساکت ہوا تھا،،

اُس نے عنائشہ کی کمر میں سختی سے بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب تر کر گیا تھا،،،

"مجھے اندازہ نہیں تھا سردارنی کے میری قربت آپ کو اتنی بری لگتی ہے،،،"

ذاکوان کی آنکھیں ایک دم لال ہوچکی تھیں،،، عنائشہ کو محسوس ہوا تھا وہ جب بھی شدید غصے میں ہوتا تھا اُس کے نقوش ایسے ہی پتھریلے ہوجاتے تھے،،،

اِس وقت بھی اُسے عنائشہ کا خود کو خان حویلی والوں کا حصہ ماننا بہت شدید غصہ دلا گیا تھا،،،،

"آپ سردارنی عنائشہ ذاکوان جتوئی ہیں،،،، خبردار آئندہ اپن ے نام کے ساتھ وہ نام لگایا تو،،، مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،،"

عنائشہ کے بالوں کی گدی کو مُٹھی میں جکڑتے وہ اُس کا چہرا اپنے چہرے کے بے حد قریب کرتا اُسے اپنی گرم آگ اُگلتی سانسوں سے جھلسا گیا تھا،،،

عنائشہ گم صم سی کھڑی اُس کا یہ بپھرا انداز دیکھ رہی تھی،،،

اُسے ذاکوان کا لال چہرا دیکھ اپنی بات کی سنگینی کا اندازہ ہوا تھا،، جن لوگوں نے بلال کے ذریعے صرف ذاکوان کو نیچا دکھانے کے لیے اُسے نقصان پہنچانا چاہا تھا وہ ابھی بھی اُنہیں ہی ذاکوان سے زیادہ ترجیح دے رہی تھی،،،،

عنائشہ کو بے اختیار خود پر غصہ آیا تھا،،

اُس نے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا جو اُسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا اب پیچھے ہٹتے سیگریٹ سلگھا چکا تھا،،

اُس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اِس وقت شدید اشتعال کے زیرِ اثر ہے۔۔۔

عنائشہ کو قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ وہ اِس بات سے اپنے سردار کو اتنا ہرٹ کردے گی،،، وہ جس شخص کو دل و جان سے چاہنے لگی تھی،،، جس کی قربت کے لیے اُس کا دل ہمکتا تھا،،

جس کے قریب کسی اور کو دیکھ وہ پاگل ہو اُٹھتی تھی،،، اُسے صرف تنگ کرنے کی خاطر بولے جانے والے الفاظ سے وہ اُس شخص کو ایسے بے چین کر جائے گی،،،

اِس شخص نے اپنے جلالی غصے کے باوجود اُس کی بڑی سے بڑی کوتاہی معاف کی تھی،،، اُس کی اتنی ساری گستاخیوں کو نظر انداز کیا تھا،،

اگر وہ واقعی اُسے دشمن کی بیٹی سمجھ کر یہاں لاتا تو یوں اپنی حویلی کی سردارنی بنا کر کبھی نہ رکھتا،،،

اُسے شبنم نے بتایا تھا کہ خولہ کو ذاکوان نے اُسی بات کی سرزنش کرنے کے بلایا تھا جو اُس نے ذاکوان کے حوالے سے عنائشہ پر طنز کرتے کہی تھی،،،

جو شخص اتنا بڑا سردار ہونے کے باوجود اُس کی چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا،،،
وہ بھلا اُسے ہرٹ کرنے جیسی گستاخی کیسے کر سکتی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

"ذاکوان،،،،"

عنائشہ اپنی ہاتھوں کی اُنگلیاں آپس میں مڑورتی دھیرے سے قدم بڑھاتی اُس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی،،، آج تک اُس سے ہر دوسری بات پر لڑ تو آرام سے لیتی تھی،،،

مگر اب معافی مانگنے میں بہت دشواری پیش آرہی تھی،،،،

اندر ہی اندر ذاکوان جتوئی کی شخصیت کا خوف اُس کے دل پر بھی چھایا ہوا تھا،،

"ذاکوان،،،، آئم سوری،،،، میری انٹینشن تمہیں ہرٹ کرنا بالکل بھی نہیں تھی،،،، وہ میں،،،،"

عنائشہ خود میں ہمت مجتمع کرتی اُس سے معافی مانگ رہی تھی جب اُسی لمحے ذاکوان جتوئی سیگریٹ کا دھواں ہوا میں خارج کرتا واپس پلٹا تھا،،،،

اُس کی پر شوق نگاہیں سر جھکائے کھڑی اپنی سردارنی پر ٹکی ہوئی تھیں،،

جو بلیک ساڑھی میں ملبوس اپنے دلنشین سراپے کے ساتھ اُس پر قیامت ڈھا رہی تھی،،

"آپ مجھے ہرٹ کرچکی ہیں سردارنی،،،، آپ کا دیا زخم اِن لفظوں سے بھرنے والا نہیں ہے،،،، مجھے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ آپ کو میری قربت اِس قدر ناگوار گزرتی ہے،،،،"

ذاکوان اپنے چہرے پر سنجیدگی بھرے تاثرات لاتا مصنوعی لہجے میں بولتا عنائشہ کو مزید ندامت میں دھکیل گیا تھا،،،،

"نہیں ایسی بات نہیں ہے،،،، تم مجھے بُرے نہیں لگتے اب،،،،"

عنائشہ بنا اپنے سردار کی چالاکی سمجھے بے اختیار اقرار کرگئی تھی،،

"مگر اچھا بھی تو نہیں لگتا نا،،،"

ذاکوان جتوئی کے لہجے میں چھپی شرارت سمجھے بغیر اُس کی معصوم سردارنی اُس کے جال میں پھنس رہی تھی،،،،۔

"تم مجھے کتنے اچھے لگتے ہو سردار ذاکوان جتوئی یہ میں کبھی بیان نہیں کر پاؤں گی،،،،"

عنائشہ چہرا جھکائے بولتی اپنی محبت کا اظہار کرتی ذاکوان جتوئی کو اپنا اسیر کر گئی تھی،،،

وہ اپنی سردارنی کی ان معصوم اداؤں کا دیوانہ نہ ہوتا تو کیا کرتا،،،

ذاکوان اُسے کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اُسے اپنی جانب کھینچتا اُس کے لپسٹک سے سجے خوبصورت ہونٹوں پر جھکتا اِس خوبصورت اظہار کے بدلے اُنہیں خراجِ تحسین پیش کر گیا تھا،،،

جبکہ عنائشہ کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُس کا روٹھا سردار اتنی آسانی سے مان جائے گا،،، عنائشہ نے ذاکوان کا گریبان مٹھی میں جکڑتے اُس کے اِس جارحانہ لمس کو برداشت کیا تھا،،،

اُس کا لمس ہر بار پہلے سے زیادہ شدت بھرا ہوتا تھا،،

عنائشہ کی گہری ہوتی سانسوں پر رحم کھاتے ذاکوان جتوئی اُس کی سانسوں کو آزادی بخش گیا تھا،،،

عنائشہ اُسی کے سینے پر ماتھا ٹکاتی اُس سے بچنے کے لیے اُسی پناہوں میں جا چھپی تھی،،،

"تم بہت چالاک ہو ذاکوان جتوئی،،،، میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی،،"

عنائشہ کچھ لمحوں بعد اپنی سانسیں نارمل کرتی بمشکل بول پائی تھی،،،۔

اُس کے شکوے پر ذاکوان کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،،،

"سردار ذاکوان جتوئی جسے کبھی کوئی تسخیر نہیں کر پایا،،،، وہ آپ کے آگے پوری طرح چاروں شانے چت ڈھے چکا ہے،، ذاکوان جتوئی کے ٹکر کی آپ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتی،،،،"

ذاکوان نے جھک کر اُس کی پیشانی پر اپنے ہونٹوں سے مہر ثبت کی تھی،،،

عنائشہ نے اُس کے سینے پر ٹھوڑی ٹکائے نگاہیں اُٹھائے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،،

"میں چاہے جتنی بڑی غلطی بھی کروں،،، تم کبھی یوں منہ نہیں موڑو گے مجھ سے ذاکوان جتوئی،،،، اگر تم نے ایسا کیا تو میں تم سے بہت دور چلی جاؤں گی،،،،"

عنائشہ نے اُس کے کالر کو سختی سے دبوچتے اُسے وارن کیا تھا،،

"سردارنی جب تک ذاکوان جتوئی کی سانسیں چل رہی ہیں وہ آپ کو خود سے جدا نہیں کرے گا،،،، چاہے آپ مجھ سے کتنی ہی نفرت کیوں نہ کرنے لگ جائیں،،، مگر بس میری ایک بات یاد رکھیئے گا،،، کبھی مجھ سے کوئی بات مت چھپایئے گا،،،، مجھے دھوکا مت دیجیئے گا،،، وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں،، مگر آپ کے ہاتھوں ملا دھوکا نہیں،،،،،"

ذاکوان نے اُس کے گالوں پر لب رکھتے اُسے پل بھر کے لیے اپنے الفاظ سے خوفزدہ کر دیا تھا،،

مگر عنائشہ جانتی تھی وہ کبھی اپنے اِس جنونی سردار کا دھوکا نہیں دے سکتی تھی،،، اِس لیے اُس نے اپنے دل کو مطمئین کر لیا تھا،،،

"مجھے دیر ہو رہی ہے ذاکوان جتوئی،،،، نیچے کچھ دیر میں نکاح کی رسم شروع ہو جانی ہے،،،"

عنائشہ نے اُس کا بازو اپنی کمر سے ہٹانا چاہا تھا،،،

"ہمارے بغیر کوئی رسم شروع نہیں ہو سکتی،،،،"

ذاکوان نے اُس کے کندھے پر پڑا ساڑھی کے پلو کی پن کھولتے عنائشہ کے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے،،،

"سردار سائیں یہ کیا کر رہے ہیں آپ،،،، آپ کو اتنے فری ہونے کی اجازت نہیں دی میں نے،،،،"

عنائشہ گھبرا کر اپنا سلکی پلو واپس کندھے پر ڈال گئی تھی،،، ذاکوان جتوئی کی اِس بے باک حرکت پر وہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،،

اُسے اب پورا یقین ہو چکا تھا اُس کے شوہر میں شرم نام کی شے بالکل ناپید تھی،،،

"آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں سردارنی،،،، میں تو صرف آپ کو چینج کرنے میں مدد دے رہا ہوں،،،،"

ذاکوان چہرے پر معصومیت سجائے شرافت کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑ چکا تھا،،،

عنائشہ کا شرم سے لال پڑتا چہرا دیکھ وہ اپنی سردارنی کے اِس شرمائے گھبرائے روپ پر جی جان سے فدا ہوا تھا،،

"مگر میں چینج کر چکی ہوں،،،،"

عنائشہ کو اپنا دل دھڑک کر باہر آتا محسوس ہوا تھا،،

"جانتا ہوں،،، مگر شاید آپ میری کہی بات بھول چکی ہیں ،،، میں نے آپ سے کہا تھا آپ کو میرے بھیجے گئے لباس میں تیار ہونا ہو گا،، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو یہ کام میں خود کروں گا،،، یہ بالکل سچ کہ آپ اِس ساڑھی میں بے پناہ دلکش لگ رہی ہیں،،، اور آپ اِسے آگے بھی پہن سکتی ہیں،،، مگر صرف میرے سامنے اِس بیڈروم کے اندر،،،، میں نہیں چاہتا میری سردادنی کے جلوے کوئی اور دیکھے،،،،"

ذاکوان نے اپنی بات کے اختتام پر اُسے سر سے پیر جن بے باک نگاہوں سے گھورا تھا،، عنائشہ کا دل چاہا تھا وہ کہیں چھپ کر اِس شخص کی اِن دیوانگی بھری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے،،،،،،

"ویسے اگر آپ یہ چینج نہیں کرنا چاہتیں تو آپ کے ساتھ یہاں رکنے میں مجھے کوئی پرابلم نہیں ہے،،،، میں اسجد کو کہہ دیتا ہوں،،،، ہم اُس کے نکاح میں شرکت نہیں کرسکتے،،، کیونکہ اِس وقت ہم اپنا ادھورا ہنی مون کمپلیٹ کرنا چاہتے ہیں،،،،"

ذاکوان نے یہ بولتے پاکٹ سے فون نکالنا چاہا تھا،، جبکہ عنائشہ اپنے سردار کے اِن چالاکیوں پر عش عش کر اُٹھی تھی،،،،

"ذاکوان جتوئی تم سے میں واقعی مقابلہ نہیں کر سکتی،،،،،"

عنائشہ شرم کے مارے اُسے غصے سے گھور بھی نہیں پائی تھی،،، وہ جلدی سے اُس کے پاس سے ہٹتی چینج کرنے کے غرض سے اُس کے لائے سوٹ کی جانب بڑھی تھی،،، جب بے دھیانی میں وہ ذاکوان کے پیروں تلے آیا اپنا پلو نہیں دیکھ پائی تھی،،،،

ذاکوان بھی اِس بات سے بے خبر تھا،،، جب زرا سا آگے ہوتے عنائشہ کی ساڑھی کا سلکی پلو کھل گیا تھا،،،

عنائشہ نے گھبرا کر ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،،،

جو یہاں بھی اپنی سردارنی کا پورا خیال کرتا اُسے کلائی سے تھام کر اپنی جانب کھینچ گیا تھا،،،

عنائشہ کا پورا وجود اِس بُری طرح سے کانپ رہا تھا،،

"میں اِسی لیے اِس لباس کے حق میں نہیں ہوں سردارنی،،،، ویسے اتنا گھبرانے اور خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہیں،، آپ اِس وقت اپنے شوہر کے سامنے ہی ہیں،،، جو آپ پر آپ سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے،،، اور آپ سے زیادہ آپ کی حفاظت کرنا جانتا ہے،،،"

ذاکوان اُس حُسن کی مورتی کو اپنی پناہوں میں چھپائے خود کو کوئی بھی گستاخی کرنے سے بمشکل باز رکھے،،، اپنی شال اُتارتا اُس کے گرد پھیلا گیا تھا،،،

عنائشہ کا ہولے ہولے لرزتا نرم گرم وجود ذاکوان جتوئی کے ضبط کا کڑا امتحان لے گیا تھا،،،

"ویسے پہلے میں مذاق کررہا تھا،، اب میرا سچ میں دل نہیں ہے اِس روم سے باہر جانے کو،،،،"

ذاکوان اُسے پوری طرح اپنی شال سے کور کر چکا تھا،،

اُس کی خطرناک ارادے جان کر عنائشہ جھٹکے سے اُس سے دور ہوئی تھی،،،

اُس کا چہرا شرم کے مارے لال ہورہا تھا،،، جبکہ رہی سہی کسر ذاکوان جتوئی کی بے باک نگاہیں پوری کر رہی تھیں،،،،،

عنائشہ کی بولتی تو جیسے بند ہوچکی تھی،،،

وہ شال تھامے صوفے سے لباس اُٹھائے واش روم میں دروازے تک پہنچتی واپس پلٹی تھی،،،،

ذاکوان سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا،،،

"شکریہ سردار سائیں،،،، آپ اتنے بُرے بھی نہیں ہیں ،،،"

عنائشہ اُسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی ذاکوان جتوئی کے دل کی دنیا تہہ و بالا کرتی واش روم میں داخل ہوچکی تھی،،،،

جبکہ ذاکوان جتوئی اپنی سردارنی کی اِس چالاکی پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا تھا،،

★★★★★★★★★★

ذاکوان سفید کلف لگے لباس میں ملبوس سیاہ شال کندھوں پر ڈالے ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تھا،،،

اُس نے کمرے کے چاروں جانب نگاہ دوڑائی تھی مگر نہ تو واش روم میں تھی اور نہ ہی روم میں،،

بیڈ سائیڈ ٹیبل پر ایک کاغذ پڑا دیکھ ذاکوان قریب آیا تھا،،،

"سردار ذاکوان جتوئی،،، میں آپ کا دیا لباس پہن چکی ہوں،، مگر احتیاط کے پیشِ نظر آج کے دن میں آپ کے سامنے نہیں آنے والی،،،"

تحریر پڑھتے ذاکوان دھیرے سے مسکرا دیا تھا،،

"یہ ناممکن ہے میری پیاری سردارنی،،،،"

ذاکوان اُس کاغذ کو اُس کے مقام پر رکھتا روم سے نکل آیا تھا،،،

ذاکوان کے ہال کمرے میں قدم رکھتے ہی وہاں سب الرٹ ہوچکے تھے،،،

وہاں اِس وقت حویلی کے تمام مرد اور خواتین موجود تھے،،،، مگر ذاکوان کو عنائشہ کہیں دکھائی نہیں دی تھی،،،،

"آج اتنے وقت اپنے پورے خاندان کو ایک ساتھ دیکھ بہت خوشی ہو رہی ہے سردار سائیں،، اللہ اِس حویلی کی خوشیاں یوں ہی سلامت رکھے،،،،،"

سفینہ بیگم ذاکوان کی جانب محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی گویا ہوئی تھیں،،، جس کا جواب ذاکوان نے مُسکراتے سر ہلا کر دیا تھا،،،

وہاں موجود تمام افراد کو یہی لگ رہا تھا کہ ذاکوان کا موڈ کل کے واقع کے بعد بہت خراب ہوگا۔۔ مگر اُسے اتنے خوشگوار موڈ میں بیٹھا دیکھ وہ سب بھی خوش ہوئے تھے،،،

"سردار سائیں آپ کی کافی،،،،،"

خولہ ذاکوان کے قریب آتی اُس کے آگے مگ بڑھاتے بولی،،،،

"شکریہ،،،"

ذاکوان نے خلافِ معمول خولہ کو مسکرا کر جواب دیا تھا،، جس پر اُسے اپنی دائیں جانب سے اپنی سردارنی کی غصیلی آواز سنائی دی تھی،،،

جو عادت کے مطابق ذاکوان کا غصہ شبنم پر نکال رہی تھی،،

ذاکوان نے کافی کا مگ سائیڈ پر رکھتے عنائشہ کی جانب دیکھا تھا اور بس پھر دیکھتا رہ گیا تھا،،،

سب لوگوں کی نگاہیں اپنے سردار کے اِس بے خود انداز پر ہی ٹکی ہوئی تھیں،،،

"س ردار سائیں آپ کی کافی،،،،،"

خولہ ذاکوان کے قریب آتی اُس کے آگے مگ بڑھاتے بولی،،،،

"شکریہ،،،"

ذاکوان نے خلافِ معمول خولہ کو مسکرا کر جواب دیا تھا،، جس پر اُسے اپنی دائیں جانب سے اپنی سردارنی کی غصیلی آواز سنائی دی تھی،،،

جو عادت کے مطابق ذاکوان کا غصہ شبنم پر نکال رہی تھی،،

ذاکوان نے کافی کا مگ سائیڈ پر رکھتے عنائشہ کی جانب دیکھا تھا اور بس پھر دیکھتا رہ گیا تھا،،،

سب لوگوں کی نگاہیں اپنے سردار کے اِس بے خود انداز پر ہی ٹکی ہوئی تھیں،،،

عنائشہ اُس کے دیئے مہرون رنگ کے انتہائی خوبصورت بلوچی فراک میں ملبوس بے پناہ حسین لگ رہی تھی،،، وہ ڈریس کافی ہیوی تھا،، مگر صرف اپنے سردار کی خواہش پر وہ اُسے زیب تن کیے ذاکوان جتوئی کے دل پر بجلیاں گرا گئی تھی،،،،

سر پر بلوچی سٹائل میں دوپٹہ لیے،،، جس کے کناروں پر بہت ہی نفیس سی ایمبرائیڈری کی گئی تھی،،، عادت کے مطابق ذاکوان کی گرے شال فولڈ کرکے اپنے بازو پر ڈالے وہ جتوئی حویلی کی سردارنی بنی وہاں موجود ہر فرد کو متاثر کر گئی تھی،،،

اُس نے ماتھے اور ٹھوڑی پر بلوچی سٹائل میں سرمے سے ڈاٹس بنا کر اپنے معصوم چہرے کی معصومیت کو مزید بڑھا دیا تھا،،

ذاکوان بہت مشکل سے اپنی سردارنی پر سے نظریں ہٹا پانے کے قابل ہوا تھا،،،

مگر اُس نے سامنے رکھے کافی کے مگ کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا،،، جیسے وہ چاہتا تھا اُس کی سردارنی اُس کی خواہشات کا احترام کرے،،،، ویسے ہی وہ بھی اپنی سردارنی کی مرضی کے خلاف کوئی ایسا عمل کرکے اُسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا،،

خولہ سے کافی کا مگ تھامنے کے پیچھے یہی ریزن تھا کہ عنائشہ اُس کے سامنے آئے،،، اور ہمیشہ کی طرح اُس کی معصوم سردارنی اُس کی چالاکی کا حصہ بن چکی تھی،،،،

مولوی صاحب کے آتے ہی عنائشہ دلہن بنی شہربانو کو لیے وہاں آئی تھی،،

شہر بانو کے ساتھ حویلی کی خواتین کا رویہ ٹھیک نہیں تھا،، اِس لیے عنائشہ ہی اُس کا پورا خیال رکھ رہی تھی،،،

عنائشہ شہربانو کو سفینہ بیگم کے قریب بیٹھاتی خود ذاکوان جتوئی کے ساتھ صوفے پر آن بیٹھی تھی،،

ذاکوان کے ساتھ بیٹھنے کی جرأت کسی نے نہیں کی تھی،،، اُن کے ہاں سردار کو بہت اُونچے مقام پر رکھا جاتا تھا،،، اُس کے رتبے کے لحاظ سے اُس کی بہت عزت و تعظیم کی جاتی تھی،،،

مگر عنائشہ تو اُس کے ساتھ بیٹھنا اپنا حق سمجھتی تھی،، سب لوگوں اپنی سردارنی کا یہ مختلف انداز دیکھ کر رہ گئے تھے،،، جو ذاکوان جتوئی کے لیے مختص تھا،،،

پوری حویلی میں باقی سب کے ساتھ اُن کے بُرے رویوں کے باوجود وہ اُن سب سے نارمل ہی رہتی تھی،،،

مگر ذاکوان جتوئی سے وہ لڑتی جھگڑتی بھی تھی،،، اور اپنا پورا حق بھی جتاتی تھی،،،

ذاکوان جتوئی اپنی معصوم مگر زرا سی سر پھری سردارنی کی اِن اداؤں پر اپنے دل کو اُس کا اسیر ہونے سے نہیں روک پایا تھا،،،

"آپ تو آج میرے سامنے نہیں آنا چاہتی تھیں نا سردارنی،،،،،"

ذاکوان نے اپنے قریب بیٹھی عنائشہ کے دلفریب روپ کی جانب محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے سوال کیا تھا،،

"سردار سائیں آپ زیادہ خوش نہ ہوں،، اِس کے بعد نظر نہیں آؤں گی میں،، اور خبردار جو اگر خولہ کو اپنے قریب بھٹکنے بھی دیا تو،،،"

عنائشہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولتی اُسی کے انداز میں دھیمے لہجے میں بولتی وارن کر گئی تھی،،،

"وہ بچاری تو،،"

ذاکوان نے خولہ کی حمایت کرنی چاہی تھی،،

"بچاری مائی فٹ سردار سائیں،،،"

عنائشہ نے بنا اردگرد موجود لوگوں کا لحاظ کیے اُسے گھورا تھا،،

جب اُسے شال کے نیچے ٹھنڈ کی وجہ سے کور کیا اپنا ہاتھ ذاکوان جتوئی کی گرفت میں مقید ہوتا محسوس ہوا تھا،،،

عنائشہ نے گھبرا کر سب کی جانب دیکھا تھا،،

مگر کوئی بھی متوجہ نہیں تھا،،، عنائشہ کا چہرا لال ہوچکا تھا،،،

پوری حویلی والوں کے سامنے یہ دلیری صرف ذاکوان جتوئی ہی دکھا سکتا تھا،،

عنائشہ جو اُٹھنے کا ارادہ رکھتی تھی،،، اُسے گھورتی واپس وہی ٹک گئی تھی،،،

★★★★★★★★★

"اُس دل شیر کے مرنے کا تو ذاکوان جتوئی کو زرا فرق نہیں پڑا،، ویسے تو ہر وقت اُسے دم چھلے کی طرح ساتھ لگائے پھرتا رہتا تھا،،

مگر کل وہ مرا ہے،،، اور آج جتوئی حویلی میں جشن منائے جا رہے ہیں،،، یہ ذاکوان جتوئی ہمیشہ ایسے ہی ہماری ہر سازش کو مٹی میں ملا کر رکھ دیتا ہے،،"

جابر خان کا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر ڈالے،،،

وہ لوگ جتنا ذاکوان جتوئی کو گرانے کی کوشش کرتے تھے وہ اُتنا ہی اُوپر اُٹھتا تھا،،

اُنہوں نے عنائشہ کو مہرا بنا کر ذاکوان جتوئی کو کمزور کرنا چاہا تھا،،

لیکن ذاکوان نے یہاں بھی عنائشہ پر آنچ تک نہیں آنے دی تھی،،،

"فکر مت کرو جابر،، ابھی جو منصوبہ میں بنا رہا ہوں،،، اُس سے سردار ذاکوان جتوئی کا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا،،،"

فہیم خان حقے کا کش لیتے جابر کو ٹھٹھکا گئے تھے،،،

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں بابا سائیں،،،؟؟؟"

جابر کے ساتھ ساتھ وہاں بیٹھے جمال خان اور باقی سب بھی چونکے تھے،،،

"مہناز کو ہم کیسے بھول سکتے ہیں،،، ہمارا سب سے اہم مہرا ہے وہ،، عنائشہ بہت محبت کرتی ہے اپنی ماں سے،،،، اُس کی بات کبھی نہیں ٹالے گی،،، اب ہم استعمال کریں گے مہناز کو،،،،"

فہیم خان پرسوچ انداز میں بولتے اُن سب کو اُمید کی نئ کرن دکھا گئے تھے،،،،

"آپ کو لگتا ہے مہناز پھوپھو ہمارا ساتھ دیں گی،،،"

جابر کو مہناز بیگم کا ذاکوان کی جانب جھکاؤ کا اندازہ ہوچکا تھا،،

"دے گی،،، بالکل دے گی،،، جب اُسے پتا چلے گا ذاکوان جتوئی سے اُس کی بیٹی کی جان کو خطرہ ہے تو وہ کسی قیمت پر اپنی بیٹی کو وہاں نہیں رہنے دے گی،،،"

فہیم خان کی بات سمجھتے وہ سب مکروہ انداز میں ہنس دیئے تھے،،،

اُن سب کا مین ٹارگٹ ذاکوان جتوئی تھا،،، جسے مات دینے کے لیے وہ کوئی بھی حربہ آزما سکتے تھے،،،

★★★★★★★★

یزدان شاہ کی پوری حویلی مہمانوں سے بھری پڑی تھی،،،

لال جوڑے میں سجی زرجان سے حویلی کے رسم و رواج کے مطابق بہت ساری رسمیں کی گئی تھیں،،،

زرجان مہرجان کی ہر بات مانتی اُن کا خوشی سے جگمگاتا چہرا دیکھتی رہی تھی،،،،

شام کے قریب ولیمے کی رسم کے لیے اُسے تیار کیا گیا تھا،،، پیچ کلر کے فل ایمبرائیڈری کیے بلوچی لباس میں وہ روایتی ماتھا پٹی کے ساتھ باقی جیولری پہنے نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی،،،

اُس کا صبح سے یزدان سے کوئی آمنا سامنا نہیں ہوا تھا،،، ناراضگی کے باوجود اُس کی نگاہیں پورا ٹائم اُسی کی منتظر رہی تھیں،،،

پوری حویلی کو اِس وقت بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا،، مرد اور خواتین کے بیٹھنے کا الگ الگ انتظام کروایا گیا تھا،،،

زرجان پورا ٹائم اپنے گھر والوں کے یہاں آنے کی منتظر رہی تھی،، مگر اُسے اپنے خاندان کا کوئی بھی فرد اپنے ولیمے میں دکھائی نہیں دیا تھا،،

اُس نے ایک دو بار مہرجان سے پوچھنا چاہا تھا مگر اُنہیں مصروف دیکھ وہ پوچھ نہیں پائی تھی،،،

اُسے ابھی کچھ دیر پہلے ہی سٹیج پر لایا گیا تھا،،،

وہ روایتی دلہنوں کی طرح گھونگھٹ گرائے سٹیج پر بیٹھی تھی،،، جب اُسے اپنے پہلو میں یزدان شاہ کی موجودگی کا احساس ہوا تھا،،

اپنے اردگرد بکھرتی اُس کی مسحور کن خوشبو زرجان کو اپنے حصار میں جکڑ گئی تھی،،، اُس کے بہت قریب بیٹھنے پر زرجان خود میں سمٹتی زرا سے فاصلے پر ہوئی تھی،،،

یزدان نے نگاہیں گھما کر زرجان کا یہ گریز دیکھا تھا،

اور صوفے کی پشت پر اپنا بازو پھیلا کر ریلیکس ہو کر بیٹھتا اُسے پوری طرح اپنے حصار میں لے گیا تھا،،،

زرجان اُس کا اتنے لوگوں کے سامنے بھی یہ بے باک انداز دیکھ،،، جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،،

"میں نے پہلے بھی کہا تھا تمہیں،،، تم اب کبھی بھی کسی بھی سچویشن میں مجھ سے دوری قائم نہیں کر سکتی،،،"

اُس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اُس کے سجے سجائے نازک سراپے پر بھرپور نظر ڈالتا گہری سانس ہوا میں خارج کر گیا تھا،،،

اِس سے پہلے کے زرجان اُسے کوئی جواب دے پاتی،،، کوئی ضروری کال آجانے کی وجہ سے وہ شور کی وجہ سے وہاں سے اُٹھ گیا تھا،،،

فنکشن ختم ہوتے ہی اُسے روم میں لے جایا گیا تھا،،

"مہرجان میرے گھر سے کوئی کیوں نہیں آیا،،،؟؟؟ سب خیریت ہے نا وہاں،،،"

زرجان نے مہمانوں کا رش ختم ہوتے ہی مہرجان سے پوچھا تھا،،

جو اُسے روم میں چھوڑ کر واپس پلٹ رہی تھیں،،، اُس کے سوال پر اُن کے قدم تھم سے گئے تھے،،

"وہ دراصل،،،،،"

مہرجان کو سمجھ نہیں آیا تھا کیا جواب دیں،،،

"بی بی جی وہ شاہ سائیں بلا رہے ہیں آپ کو،،،"

ملازمہ نے عجلت میں آتے مہرجان کو مخاطب کر کے اُن کی مشکل آسان کر دی تھی،،،

وہ زرجان کو واپس آنے کا کہتیں واپس پلٹ گئی تھیں،،،

مگر زرجان کو اُن کا انداز بہت عجیب سا لگا تھا،،

اُس نے جلدی سے بیڈ کے قریب آتے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اُٹھاتے گھر کا نمبر ڈائل کیا تھا،،

"بھابھی سے بات کرواؤ جلدی،،،،"

ملازمہ کے فون اُٹھانے پر زرجان بے چینی سے بولی تھی،،

"بھابھی وہاں سب ٹھیک ہے نا،، آپ لوگ آئے کیوں نہیں یہاں،،، ؟؟؟"

زرجان نے بھابھی کی آواز سنتے ہی فوراً پوچھا تھا،،

"تم کیسی ہو زری،،،،؟؟"

زرجان کو بھابھی کی آواز روئی روئی سی لگی تھی،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں بھابھی مگر مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہیں،،"

زرجان کی فکر سوا ہوئی تھی،،،

"یہاں بھی سب بالکل ٹھیک ہے زری،، ہم وہاں آنا چاہتے تھے،،، مگر یزدان شاہ نے فون کرکے منع کردیا،، وہ نہیں چاہتا ہم اُس کی حویلی میں قدم رکھیں،،، وہ ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا،، اُس نے بابا سائیں سے یہی کہا ہے کہ تمہارے ساتھ اب ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے،،، وہ تمہیں اب کبھی ہم سے نہیں ملنے دے گا،،،"

بھابھی بول رہی تھیں جبکہ زرجان کو اپنا پورا وجود زلزلے کی زد میں آتا محسوس ہوا تھا،،

یزدان تو اُس سے محبت کرتا تھا،،، صرف اُس کی خوشی چاہتا تھا،، پھر اب وہ ایسا کیوں کررہا تھا،،

اُس کی فیملی کو اُسی سے دور کیوں کرنا چاہتا تھا،،

زرجان یہ سب سنتے بالکل چکرا گئی تھی،،،

اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،،

جب اُسی لمحے اُسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی،،، فون کان سے لگائے اُس نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا،، جہاں کھڑا یزدان شاہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا،،

زرجان کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں پر اپنی سرد نظریں گاڑھے وہ اُس کے قریب آیا تھا،،،

★★★★★★★★★★★★

شہر بانو کی نکاح کے ساتھ ہی اسجد کے کمرے میں رخصتی بھی ہوچکی تھی،، عنائشہ دو محبت کرنے والوں کے ایک ہوجانے پر بے پناہ خوش تھی،،

اور اپنے سردار کی بہت زیادہ شکر گزار بھی،،، جس نے اپنے سخت اصولوں کو محبت کی خاطر تھوڑا نرم کردیا تھا،،

وہ اِس وقت اپنا یہ بے حد وزنی لباد پہنے تھکن سے چور ہوچکی تھی،، وہ اب چینج کرنے کا ارادہ رکھتی تھی،، کیونکہ وہ جانتی تھی اگر وہ اِس حلیے میں ذاکوان جتوئی کے سامنے چلی گئی تو اُس کی خیر کسی قیمت پر نہیں ہونے والی تھی،،

اُس نے شبنم سے کہہ کر پہلے ہی اپنا ڈریس دوسرے روم میں منگوا لیا تھا،،،

وہ جیسے ہی اُس جانب بڑھی اچانک کسی نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،

عنائشہ کے منہ سے خوف کے مارے چیخ بر آمد ہوئی تھی،،،

مگر اگلے ہی لمحے خود کو ذاکوان جتوئی کے حصار میں پاتے وہ جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،،

اُس نے نگاہیں اُٹھا کر ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،،

جو وارفتگی بھری نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا،،

"آپ کو لگتا ہے سردارنی کہ آپ کبھی بھی مجھ سے فرار پاسکیں گی،،،،"

ذاکوان اُس کے ماتھے پر لب رکھتا اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں اُٹھا چکا تھا،،،

"سردار سائیں یہ کیا کررہے ہیں آپ،،،؟؟"

عنائشہ نے خوف سے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ اُسے دیکھا تھا،، اُس کا جنونی سردار بھول چکا تھا کہ وہ دونوں اِس وقت اپنے روم میں نہیں تھے،، یہاں کوئی بھی کسی بھی وقت آسکتا تھا،،،

"آپ تھک گئی ہیں سردارنی،، میں آپ ہی کی مدد کررہا ہوں،،"

ذاکوان اُسے اُٹھائے آگے بڑھا تھا،،،

"ذاکوان جتوئی یہ کیا کررہے ہو،،،؟؟؟ کوئی دیکھ لے گا،،"

عنائشہ نے اُسے احساس دلانا چاہا تھا،،

مگر وہ اُس کی سنے بغیر نجانے حویلی کے کونسے راستوں سے ہوتا پچھلے دورازے سے باہر نکل آیا تھا،،

ہر جانب اندھیرا چھایا ہوا تھا،،،

عنائشہ نے گھبرا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"ہم کہاں جارہے ہیں،،،؟؟؟"

عنائشہ نے اُسے گاڑی کی جانب بڑھتے دیکھ سوالیہ نگاہوں سے گھورتے پوچھا تھا،،

"وہاں جہاں ہم دونوں کے سوا کوئی نہ ہو،،،"

ذاکوان اُسے مخمور لہجے میں جواب دیتا گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا گیا تھا،،،

آج پہلی بار عنائشہ نے اُسے بنا گارڈز کے اکیلے یوں باہر آتے دیکھا تھا،، اُس کا انداز بتا رہا تھا کہ آج واقعی وہ اُن دونوں کے بیچ کسی تیسرے کی موجودگی برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا،،،

عنائشہ اپنے سردار کے یہ خطرناک ارادے دیکھ اندر تک کانپ گئی تھی،،، اُس کی دھڑکنوں کی رفتار کئی گنا بڑھ گئی تھی،،

وہ پورا راستہ کچھ بھی نہیں بول پائی تھی،،

اُسے ذاکوان جتوئی کے ساتھ پہلی بار بیٹھ کر یوں سفر کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا،،

اِس شخص کی دلفریب سنگت اُسے بہت زیادہ اچھی لگتی تھی،،، جس کا اظہار وہ ذاکوان جتوئی کے سامنے کبھی بھی نہیں کرنے والی تھی،،

"آپ مجھے اگنور کررہے ہیں سردار سائیں،،"

عنائشہ کو اُس کا خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ سامنے روڈ پر نگاہیں جمائے بیٹھا انداز بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا،،

وہ آہستہ آہستہ اُس کی عادی ہورہی تھی،، اُسے ہر وہ شے بُری لگنے لگی تھی جس پر ذاکوان جتوئی اُس سے زیادہ توجہ دیتا تھا،،

وہ ہمیشہ سے اپنی چیزوں کے معاملے میں بہت پوزیسیو تھی،،، پھر یہ شخص تو اُس کی محبت تھا،،،

وہ کیسے برداشت کرتی،،، ذاکوان جتوئی پر کسی کا سایہ بھی پڑنا،،،

"سردارنی اِس میں بھی آپ ہی کا فائدہ ہے،،،، کیونکہ آپ اِس وقت میرے دل کو اتنی حسین لگ رہی ہیں کہ میری اِس وقت دی جانے والی توجہ آپ برداشت نہیں کر پائیں گی،، میں اِس وقت اپنے دل و دماغ پر کیسے کنٹرول کیے ہوئے ہوں،،، یہ میں ہی جانتا ہوں،،،"

ذاکوان اُس کے ہاتھ کی اُنگلیوں میں اپنی اُنگلیاں پھنساتا اُس کا ہاتھ تھام کر اسٹیرنگ پر رکھ گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کی ایک نگاہ پر ہی لال ہوتی چہرا دوسری جانب موڑ گئی تھی،،

وہ ایک ہی جواب میں اُس کی بولتی بند کروانے کے ساتھ ساتھ اُس کی بوریت بھی ختم کر گیا تھا،،

ذاکوان جتوئی اپنی سردارنی کی اِس احتیاط پر مسکرائے بنا نہیں رہ پایا تھا،،،

کچھ ہی لمحوں بعد گاڑی ذاکوان جتوئی کے فارم ہاؤس میں داخل ہوئی تھی،،، سفید بڑے بڑے پلرز والی وہ انتہائی خوبصورت عمارت روشنیوں میں جگمگاتی عنائشہ کو بہت اچھی لگی تھی،،،

ذاکوان اُس کے چہرے پر چھایا اشتیاق دیکھتا گاڑی سے نکلتا اُس کی جانب آتا اُس کی سائیڈ کا دروازہ کھول گیا تھا،،

وہاں موجود ملازمین نے حیران ہوتے یہ منظر دیکھا تھا،، اُن میں سے کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ اُن کا مغرور سردار کبھی کسی کو اتنی اہمیت دے سکتا ہے،،

سردار ذاکوان جتوئی کی شال میں لپٹی سردارنی کو دیکھ اُن کی نگاہوں میں ستائش بھر گئی تھی،،،

ذاکوان یہاں بھی ایک بار پھر اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھا چکا تھا،،،

"ذاکوان جتوئی سب ملازمین دیکھ رہے ہیں،،، کیا سوچیں گے وہ،،"

عنائشہ گھبرا گئی تھی،،

"یہی کہ سردار اپنی سردارنی سے بے پناہ محبت کرتا ہے،،"

ذاکوان اُس کا شرم سے لال پڑتا گال ہونٹوں سے چومتے اُس کی بولتی بند کردی تھی،،،

جبکہ ذاکوان جتوئی کی متوقع قربت کے خیال سے ہی عنائشہ کے پورے وجود پر لرزا طاری ہوچکا تھا،،

"گھبرائیں مت سردارنی،،، آپ کو یہ انداز مجھے مزید اپنا دیوانہ بنا رہا ہے،،،،"

ذاکوان اُس کی کیفیت سمجھتا اُسے مزید خوفزدہ کر گیا تھا،،، جبکہ عنائشہ اُسے گھور بھی نہ پائی تھی،،،

"یہی کہ سردار اپنی سردارنی سے بے پناہ محبت کرتا ہے،،"

ذاکوان اُس کا شرم سے لال پڑتا گال ہونٹوں سے چومتے اُس کی بولتی بند کردی تھی،،،

جبکہ ذاکوان جتوئی کی متوقع قربت کے خیال سے ہی عنائشہ کے پورے وجود پر لرزا طاری ہوچکا تھا،،

"گھبرائیں مت سردارنی،،، آپ کو یہ انداز مجھے مزید اپنا دیوانہ بنا رہا ہے،،،،"

ذاکوان اُس کی کیفیت سمجھتا اُسے مزید خوفزدہ کر گیا تھا،،، جبکہ عنائشہ اُسے گھور بھی نہ پائی تھی،،،

ذاکوان نے جیسے ہی انٹرنس میں قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھ عنائشہ کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں،،

کینڈلز اور لال گلابوں سے سجا سامنے کا منظر اتنا دلکش تھا کہ عنائشہ اِس دلفریب منظر میں کھو سی گئی تھی۔۔۔

ذاکوان اُسے نیچے اُتار چکا تھا۔۔۔

عنائشہ اُس کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا سردار سائیں۔۔۔ یہ سب آپ نے میرے لیے کیا ہے۔۔۔"

عنائشہ اُس کی جانب دیکھتی خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی تھی۔۔۔

ذاکوان اُسے اتنا خوش دیکھ مسکرا دیا تھا۔۔۔

"سردارنی صاحبہ آپ اگر میرے دل میں موجود اپنی اہمیت سے آگاہ ہوجائیں تو کبھی دوبارہ یہ سوال نہیں کر پائیں گی۔۔۔۔"

ذاکوان اُس کے خوشی سے جگمگاتے چہرے کو دیکھتا اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

عنائشہ کا دل اُس کے انداز پر زور سے دھڑک اُٹھا تھا۔۔۔

"مگر تم تو مجھ سے نفرت کرتے تھے نا۔۔ کیونکہ میں مہناز اعظم خان اور تمہارے دشمنوں کی بیٹی ہوں۔۔۔ پھر تم مجھ سے محبت کیسے کرسکتے ہو۔۔۔ مجھے اتنی اہمیت کیسے دے سکتے ہو۔۔۔؟؟"

عنائشہ اُس کی شرٹ مُٹھیوں میں جکڑے نم آنکھوں سے گویا ہوئی تھی۔۔۔

اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی ذاکوان جتوئی سے محبت کرے گی۔۔۔ اور وہ بھی اتنی بے پناہ چاہت کے ساتھ۔۔۔۔ یہ تو طے تھا کہ وہ اب ذاکوان جتوئی کے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

"میری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا،،، جس میں،، میں نے تم سے نفرت کی ہو،،،، میری سانس سانس ہمیشہ سے تمہاری چاہت اور قربت کی طلبگار رہی ہے،،، میں جانتا تھا مہناز خان اور اُس کے خاندان والے کبھی تمہیں میرے پاس نہیں آنے دیں گے،،، اِس لیے تم سے زبردستی کرکے رخصتی کرنی پڑی،،،، میں جانتا تھا کہ میرے اِس عمل کے بعد تم مجھ سے مزید نفرت کرنے لگو گی،، مگر مجھے تمہارے ساتھ کی خاطر تمہاری وہ نفرت بھی منظور تھی،،

ویسے مجھے اپنی شخصیت کے چارم کا اندازہ تو ہے ہی،،، اور اِس بات کا اندازہ بھی کہ میری سردارنی بہت جلدی میری محبت میں گرفتار ہوجائے گی،،، اور دیکھو وہی ہو،،،،"

ذاکوان اُس سے اقرار کرتا اُس کے ماتھے پر لب رکھ گیا تھا،،،

عنائشہ تو اُس کے منہ سے اتنا خوبصورت اقرار سن کر کھل اُٹھی تھی،،، اُس کا سردار اُسے ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر سے معتبر کرگیا تھا،،،

لیکن ذاکوان جتوئی کی یہ جان لیوا قربت اُس کے حواس معطل کر رہی تھی،،، اُس کا چہرا لال اناڑی ہو چکا تھا،،

"آپ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں سردار سائیں،،، مجھے کوئی محبت وحبت نہیں ہے آپ سے،،،"

عنائشہ اُس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتی اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے بولی تھی،،،

"کوئی بات نہیں سردارنی میری محبت کافی ہے ہم دونوں کے لیے،، میں نے کہا تھا آپ سے،،، جس دن میں نے اپنی محبت کا اظہار کردیا،، اُس دن آپ کی خیر نہیں ہوگی،،،"

ذاکوان اُس کی مزاحمت پر اُسے آزاد کرتا سامنے پڑے صوفے پر براجمان ہوتے بولا تھا،، اُس کی وارفتگی بھری نگاہیں عنائشہ کے دلنشین سراپے سے اُلجھتیں اُسے کپکپانے پر مجبور کر گئی تھیں،،،

"تم مجھے ڈرا رہے ہو ذاکوان جتوئی،،،"

عنائشہ اُس کے انداز پر خود میں سمٹتی سامنے پڑے صوفے پر جا بیٹھی تھی،،،

"ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں سردارنی،،،،"

ذاکوان سیگریٹ سلگھاتے مخمور لہجے میں بولا تھا،،

"یہ پینا ضروری ہے کیا،،؟؟؟"

عنائشہ کو اِس وقت اُس کا سیگریٹ بھی اپنا رقیب معلوم ہوا تھا،،

"آپ جو اتنی دور بیٹھی ہیں،،،، میں بچارا سردار اِسی سے کام چلاؤں گا نا،،"

ذاکوان مسکینیت کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑتے بولا تھا،،

"بہت اچھے سے جانتی ہوں اِس سردار کی بے چارگی،،،، بچاری پوری رعایا کو خوفزدہ کر کے رکھا ہوا ہے،،،، میں بھی سوچتی تھی ایسا کونسا جلاد صفت سردار ہے جس سے سب لوگ اتنا ڈرتے ہیں،،،"

عنائشہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،، اُس کا رخ دوسری جانب تھا،،، مگر نگاہیں ذاکوان جتوئی کے سیگریٹ پر،،

"جس کو ڈرانا چاہیے تھا اُسے تو ڈرا نہیں پایا، باقی لوگوں کے ڈرنے کا کیا فائدہ مجھے،،،،"

ذاکوان اچھے سے سمجھ چکا تھا کہ اُس کی سردارنی اُس کے پیچھے سے گزر کر کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں،،،،

"ذاکوان جتوئی تم بھولو مت اُس دن تم مجھ پر بھی چلائے تھے،، اور تم نے کہا تھا تم میری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتے،،، تم غصے میں پاگل ہوجاتے ہو،،، تم نے مجھے خود سے دور رہنے کو کہا تھا،،، میں اب تک وہ بات نہیں بھول پائی،،، اور نہ ہی اُس پر تمہیں معاف کر پائی ہوں،،"

وہ واقع یاد آتے ہی عنائشہ کا دل ابھی بھی خوف سے کانپ اُٹھتا تھا،،،

ذاکوان جتوئی کا ویسا غصہ وہ اب کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی،،،

عنائشہ اُس کے پیچھے سے گزرتی،،، اُس کے سیگریٹ کو اپنی مُٹھی میں دبوچنا چاہتی تھی،،،، جب اُس کے ہر عمل سے بے خبر بیٹھا ذاکوان جتوئی،،، اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔

عنائشہ اُس کے جھٹکے پر اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی،،، اور صوفے کے پیچھے سے اُس کی گود میں جاگری تھی،،،

★★★★★★★★★

"ذاکوان جتوئی تم،،،،"

عنائشہ نے اتھل پتھل ہوتی سانسوں کے ساتھ اُسے دیکھا تھا، ذاکوان جتوئی ہر وقت ہر لمحہ اُس سے باخبر رہتا تھا،،،،

عنائشہ نے نگاہیں اُٹھا کر اُن کی جانب دیکھا تھا،،،

جو گہری خمار آلود نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا،،،،

"جو صورت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے دل و دماغ پر نقش ہوچکی ہے،،،، اُسے بھلا کیسے دیکھنے سے انکاری ہوسکتا ہوں میں سردارنی،،،، یہاں رہتی ہیں آپ،، ذاکوان جتوئی سب کچھ برداشت کرسکتا ہے،،،، مگر اپنی سردارنی پر زرا سی آنچ آتے بھی نہیں دیکھ سکتا،،،

بہت انا پرست انسان تھا میں،،، مگر آپ کی محبت میں اپنی ساری اکڑ اور غرور بھول چکا ہوں میں،،، آپ نے ذاکوان جتوئی کے دل و دماغ پر قبضہ کرکے اُسے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے،، اب اپنے اِس دیوانے کی دیوانگی سہنے کے لیے تیار ہوجائیں،،،"

ذاکوان اپنی سردارنی کے پاس آتے ہی جلتا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل چکا تھا،،

عنائشہ کے سُرخی مائل حسین نقوش سے سجے چہرے کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے وہ اُس پر جھکا تھا،،

"اِس چہرے نے مجھے پاگل کرر کھا ہے سردارنی،،،، محبت نہیں عشق کرنے لگا ہوں آپ سے،،، ذاکوان جتوئی کو پہلی بار ڈر لگ رہا ہے،،، آپ کے کھو جانے کا ڈر،،، میں ہمیشہ ایسے معاملوں سے خود کو دور رکھتا تھا،، جس میں کسی قسم کا خوف و ڈر ہو،،، مگر آپ کی

محبت اور قربت سے چاہنے کے باجود خود کو دور نہیں رکھ پایا سردارنی،،، اب آپ کو میرے اُس ہر ہر تڑپ کا حساب سود سمیت دینا ہو گا،، جو خود سے دور رکھ کر دی ہے آپ نے مجھے،،،"

ذاکوان اُسے یوں ہی اپنے اُوپر سنبھالے بولتا عنائشہ کے چہرے پر جھکتا پوری شدت کے ساتھ اپنی محبت کے پھول کھلاتا چلا گیا تھا،،

عنائشہ ذاکوان کے کندھے کو جکڑتے بہت مشکل سے اُس کی لوح دیتی گرم سانسوں اور مونچھوں کی چھبن کو برداشت کرتی اُس کے حصار میں کسمسا گئی تھی،،

ذاکوان اُس کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا ہر مقام پر اپنا دیوانگی بھرا لمس چھوڑتا چلا گیا تھا،،،

عنائشہ کے روئی جیسے گلابی گداز گال تو شروع سے اُس کی کمزوری تھے،،،

ذاکوان کے پیچھے ہٹتے ہی عنائشہ نے اپنی غیر ہوتی حالت کے ساتھ اُس کے سینے پر مکے برسا دیئے تھے،،،

اُس کا پورا چہرا لال ہوچکا تھا،،، جیسے پورے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو،،،۔

وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی،، دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر زور پکڑ چکی تھی،،

"کیا ہوا سردارنی ابھی سے یہی حالت ہورہی ہے،،، ابھی تو آپ نے میری عشق و محبت کی انتہا کو محسوس کرنا ہے،،، اپنے سردار کی اپنے کیے دیوانگی دیکھنی ہے،،"

ذاکوان اپنی نازک سردارنی کی غیر ہوتی حالت پر اُسے سینے میں بھینچتے اُس کے بالوں پر لب رکھتے بولا تھا،،

عنائشہ کا دوپٹہ تو ذاکوان کے کھینچتے وقت ہی پھسل کر نیچے گر چکا تھا،،،

اِس وقت وہ بنا دوپٹے کے اپنے ہوش رُبا حُسن کے ساتھ ذاکوان جتوئی کو پاگل کرتی اُس کے تقریباً اُوپر لیٹی ہوئی تھی،،،

وہ اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے اُسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے سکون سے بیٹھا تھا،،

ذاکوان جتوئی کا یہ بے خود اور دیوانگی بھرا انداز بتا رہا تھا کہ اپنی سردارنی سے زیادہ اہم اُس کے لیے شاید اِس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے،،،

"مجھے واپس جانا ہے سردار سائیں،،،،"

عنائشہ نے اُس کی بات پر لرزتے وجود کے ساتھ اُس سے دور ہونا چاہا تھا،،

"واپس جائیں گے سردارنی مگر اتنی جلدی نہیں،،،"

ذاکوان اُس کی ستواں ناک کھینچتے سُرخ کر گیا تھا،،

"ایک بات پوچھوں آپ سے،،،، سچ سچ جواب دیں گے،،،"

عنائشہ خود بھی کہاں اِن حسین لمحوں کی قید سے آزاد ہونا چاہتی تھی،،

پورے استحقاق کے ساتھ اُس کے سینے پر ٹھوڑی ٹکائے وہ اُس کی گردن کے گرد بازو حمائل کرتے بولی تھی،،

"آپ کو کسی بھی چیز کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں ہے سردارنی،،،، اور ذاکوان جتوئی اپنی سردارنی سے کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا،،،،"

ذاکوان اُس کے بالوں سے کیچر نکالتے سیاہ آبشار کو اُس کے نازک وجود کے گرد بکھیر گیا تھا،،،

"کیا حویلی کے باقی مردوں کی طرح آپ بھی دوسری شادی کریں گے،،،،"

یہ بات پوچھتے عنائشہ کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی،،،

ذاکوان نے بہت غور سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"یہ تو حویلی کی رسم ہے سردارنی،،، اور سردار کو دو نہیں بلکہ تین شادیاں کرنی ہوتی ہیں،، جیسے میں کروں گا دوسری خولہ سے اور تیسری،،،،"

ذاکوان ابھی مزید بول ہی رہا تھا جب عنائشہ اُس کی گردن پر اپنے ناخن گاڑھتی بہتے آنسوؤں کے ساتھ اُس کے مزید قریب ہوئی تھی،،،

"اگر تم نے ایسا کیا نا ذاکوان جتوئی،،، تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی،، اور اُس کے بعد خود کو،، تم صرف میرے ہو،، تم پر میں کسی اور عورت کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی،، جب وہ خولہ آس پاس بھی ہوتی ہے نا تمہارے تو میرا دل جلنے لگتا ہے،،، کیونکہ وہ تم سے محبت کرتی ہے،،، نہیں چاہتی میں کوئی اور عورت میرے شوہر سے محبت کرے،،،

ذاکوان جتوئی تم ہمیشہ سے میرے تھے،،، اور آخری دم تک میرے رہو گے،،،، میرے مرنے کے بعد بھی تمہیں کسی اور عورت کی جانب دیکھنے کی اجازت نہیں ہے،،،،،"

عنائشہ اُس کی آنکھوں میں اپنی آنسوؤں سے بھیگتی آنکھیں گاڑھے بولتی بپھری شیرنی بن چکی تھی،،،

جبکہ ذاکوان تو اپنی سردارنی کا اپنے لیے ایسا دیوانگی بھرا انداز دیکھتا خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان مان گیا تھا،،،

وہ بنا کچھ بولے جھکا تھا،،، اور عنائشہ کی بہتی آنکھوں پر باری باری لب رکھتا اُس کے آنسوؤں کو ہونٹوں سے چننے لگا تھا،،،

عنائشہ نے غصے سے اُسے پیچھے دھکیلنا چاہا تھا،،،

وہ اُس کا جواب سن کر سخت ناراض ہو چکی تھی،،،

مگر ذاکوان اُس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اُس کا چہرا اپنے قریب کر گیا تھا،،،

"ذاکوان جتوئی نے اگر کسی اور عورت کو اپنانا ہوتا نا تو بہت پہلے ایسا کر چکا ہوتا،، مگر میری یہ بات ہمیشہ یاد رکھیے گا سردارنی،،، ذاکوان جتوئی نے ہمیشہ سے اپنے دل و دماغ میں آپ کو رکھا ہے،،، آپ کے علاوہ میری زندگی اور دل میں کسی کی کوئی گنجائش نہیں بچتی،،، نہ میری سردارنی کی جگہ آپ کے سوا کوئی لے سکتا ہے،،، اور نہ ہی میرے عشق کا حقدار کوئی ٹھہر سکتا ہے،،،،

ذاکوان جتوئی کی زندگی کی حقیقت صرف اور صرف عنائشہ ذاکوان ہے،،،"

ذاکوان کی بات پر عنائشہ نے اپنا بھیگا چہرا اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،

ذاکوان کے ایک جواب پر ہی اُس کی حالت اتنی غیر ہوچکی تھی،،، لال آنکھیں، پھولے گال اور لرزتی گلابی پنکھڑیاں،،، اُس کے کپکپاتے نرم و گداز رس بھرے ہونٹوں پر آتے ذاکوان کی نگاہیں اٹک گئی تھیں،،،

اپنے دل پر قابو نہ رکھ پاتے ذاکوان جھکا تھا اور اُس کے ہونٹوں کو قید میں لیتا اُن کی نرماہٹوں کو اپنے اندر اُتارنے لگا تھا،،،

عنائشہ اُس سے ابھی بھی ناراض تھی،،، اُس نے ذاکوان سے دور ہونے کی کوشش کی تھی،،،،

جس پر اُس کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اُس کی کمر پر باندھتا ذاکوان اُسے مزید اپنے قریب کھینچ چکا تھا،،،

اُس کا شدت بھرا جنونی لمس برداشت کرتے عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر گال پر گرا تھا،،

جس کا احساس ہوتے،،، نہ چاہتے ہوئے بھی ذاکوان اُسے آزادی بخش گیا تھا،،،

"آئی ہیٹ یو ذاکوان جتوئی،،،، تم بہت بُرے ہو،،،،"

عنائشہ اُسے کے سینے پر سر ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتے بولی تھی،،،،

"تم نے ایسا جان لیوا مذاق کیوں کیا میرے ساتھ،،،، کیوں بولا کہ تم دوسری شادی کرو گے،،،،؟ تم وعدہ کرو اب،،، مذاق میں بھی ایسا کبھی نہیں کہو گے،،، میں یہ مذاق میں بھی برداشت نہیں کر سکتی،،، تم صرف اور صرف میرے ہو،،،،"

عنائشہ کے دل سے ابھی بھی اُس کی مذاق میں کہی بات بھی نہیں نکل پا رہی تھی،،،،

وہ اُس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی،،

جبکہ ذاکوان اپنی سردارنی کے اِس قدر شدید ردعمل پر پریشان ہوا تھا،،

اُس کی سردارنی تو اُس کے معاملے میں اُس سے بھی زیادہ شدت پسند نکلی تھی،،،،

"عنائشہ،،،،،"

ذاکوان نے اُسے اپنے سینے سے جدا کرتے اُسے چپ کروانا چاہا تھا،،

جس دوران بے اختیار اُس کے منہ سے عنائشہ نکلا تھا،،،

جس بات نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی،،،

عنائشہ جھٹکے کے ساتھ اُس سے دور ہوئی تھی،،،

"ذاکوان جتوئی تم نے مجھے عنائشہ کیوں کہا،، ؟؟؟ اب تو بالکل بات نہیں کروں گی میں تم سے،،،"

عنائشہ اُس کے حصار سے نکلتی صوفے سے اُٹھی تھی،،،

جبکہ ذاکوان جتوئی اُس کے اِس غصیلے انداز پر اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،،

"سردارنی آئی سیور اگر میرے لوگ مجھے یوں اپنی سردارنی کے نخرے اُٹھاتے دیکھ لیں تو میری آدھی دہشت تو ویسے ہی ختم ہوجانی ہے،،،،"

ذاکوان تیز قدموں سے اُس کے پیچھے جاتا اُسے دبوچ گیا تھا،،،،

عنائشہ اُس سے دور ہونے کی کوشش کررہی تھی،،، جبکہ وہ ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ سجائے اُسے بالکل گڑیا کی طرح اپنی بانہوں میں اُٹھا گیا تھا،،،،

"مجھے بات ہی نہیں کرنی تم سے ذاکوان جتوئی،،،،"

عنائشہ بالکل جنگلی بنی اُس کے بال نوچ گئی تھی،،،

جبکہ وہ اپنی سردارنی کے اِس نئے روپ پر فدا ہوتا اُس کی گردن پر چمکتے تل پر ہونٹ رکھ گیا تھا،،،۔

اُس کی جھلساتی گرم سانسوں اور ہونٹوں کا شدت بھرا لمس محسوس ہوتے ہی عنائشہ کی مزاحمت دم توڑ چکی تھی،،

"میں بھی اِس وقت بات کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں میری جنگلی بلی،،،،"

ذاکوان اُسے گود میں اُٹھائے سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا،، اُس فارم ہاؤس کی ایک ایک شے کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں پھولوں سے سجایا گیا تھا،،

گلاب کی بھینی بھینی خوشبو اور مدھم روشنیوں کی وجہ سے ہر طرف بہت ہی خوبصورت رومانوی ماحول چھایا ہوا تھا،،

عنائشہ اُس کے خمار آلود بوجھل لہجے پر اندر تک کانپ گئی تھی،،،

جو اب اُس کی گردن میں پہنی چین کو چھیڑتا اُس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا،،،

"مم مجھے روم میں نہیں جانا،،، مجھے بھوک لگی ہے،،، کھانا کھانا ہے،،،،"

عنائشہ حویلی سے کھانا کھا کر آئی تھی،،، مگر اِس وقت ذاکوان جتوئی کے انداز اُسے اتنا خوفزدہ کررہے تھے کہ گھبراہٹ کے مارے اُس کے ہونٹوں سے پھسلا تھا،،

جبکہ اپنی سردارنی کو جنگلی بلی سے اچانک سہمی ہرنی کا روپ دھاڑتے دیکھ ذاکوان جتوئی اپنا قہقہہ نہیں روک پایا تھا،،،،

"مم مجھے روم میں نہیں جانا،،، مجھے بھوک لگی ہے،،، کھانا کھانا ہے،،،،"

عنائشہ حویلی سے کھانا کھا کر آئی تھی،،، مگر اِس وقت ذاکوان جتوئی کے انداز اُسے اتنا خوفزدہ کررہے تھے کہ گھبراہٹ کے مارے اُس کے ہونٹوں سے پھسلا تھا،،

جبکہ اپنی سردارنی کو جنگلی بلی سے اچانک سہمی ہرنی کا روپ دھاڑتے دیکھ ذاکوان جتوئی اپنا قہقہہ نہیں روک پایا تھا،،،،

"اوکے میں ملازمہ سے کہہ دیتا ہوں وہ آپ کے لیے کھانا لگا دیتی ہے،،،، آپ کھانا کھا لیں،،، مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے،، میں وہ کر کے آتا ہوں،،"

ذاکوان اُسے پزل ہوتا دیکھ فوراً سنجیدگی سے بولتا ایک جانب کھڑی ملازمہ کو اشارہ کرتا خود دوسری جانب بڑھ گیا تھا،،

جبکہ عنائشہ کی نگاہوں نے دور تک ذاکوان جتوئی کی چوڑی پشت کا پیچھا کیا تھا،،

اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ذاکوان جتوئی جیسا اکڑو اور مغرور شخص اُسے اتنا چاہتا تھا،، اُس کے منہ سے نکلی ہر بات پوری کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا،،

کیا کوئی کسی سے اتنی محبت بھی کر سکتا تھا،،،؟؟

عنائشہ کو اپنا آپ دنیا کا سب سے خوش قسمت تصور ہوا تھا،، جسے ذاکوان جتوئی جیسا شوہر ملا تھا،، جو اپنی بیوی کو محبت کے ساتھ ساتھ بے پناہ عزت دینا بھی جانتا تھا،،

اتنا بڑا سردار اور اختیارات کا مالک ہونے کے باوجود اور اُس پر پورا حق رکھتے ہوئے بھی ذاکوان جتوئی نے اُس کی مرضی کے بغیر اپنا حق استعمال نہیں کیا تھا،،،

وہ اب بھی اُسی کی مرضی کو ترجیح دے رہا تھا۔۔۔

عنائشہ کے دل میں محبت کے ساتھ ساتھ اپنے سردار کی قدر و قیمت بڑھ چکی تھی،،،

"سردارنی سائیں کھانا لگ چکا ہے،،،"

ملازمہ اُسے وہیں جما کھڑا دیکھ اُسے مخاطب کرتے بولی،،

جس پر عنائشہ نے چونک کر اُس کی جانب دیکھا تھا،، بھوک تو اُسے تھی ہی نہیں،،، اُس نے تو صرف ذاکوان جتوئی سے گھبرا کر جھوٹ بولا تھا،، اور یہاں بھی اُس کی کیفیت سمجھتا وہ اپنے جذبات کو پسِ پشت ڈالتا اُس کی خواہش کا احترام کرتا اُسے آزاد کر گیا تھا،،، مگر اب عنائشہ مزید اپنے سردار کے ضبط کو نہیں آزمانا چاہتی تھی،،،

"مجھے بھوک نہیں ہے،،، تم لوگ کھا لو کھانا،،،"

عنائشہ کی بات پر ملازمہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ اثبات میں سر ہلاتے واپس پلٹی تھی،،

"ایک منٹ بات سنو،،"

اُس کو مُڑتے دیکھ عنائشہ نے کسی خیال کے تحت اُسے پکارا تھا،،

"جی،، سردارنی سائیں،،،"

ملازمہ فوراً قریب آئی تھی،،،

"کیا تمہیں بلوچی دلہن کے حلیے کا پتا ہے،،، کہ وہ کیسے تیار ہوتی ہیں،،، اور اُن کا لباس کیسا ہوتا ہے،،،؟؟؟"

عنائشہ کی بات پر ملازمہ کو چند سیکنڈز لگے تھے سمجھنے میں،،

"سردارنی سائیں میری بہن نسیمہ بہت اچھا تیار کرتی ہے،، میں اُسے بھیج دیتی ہوں،،،، وہ آپ کو تیار کردے گی،،"

ملازمہ کے جواب پر عنائشہ اُسے تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھتی مطلوبہ روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،،، جو ذاکوان جتوئی کے بیڈ روم کے ساتھ والا روم تھا،،

★★★★★★★★★

"سردارنی سائیں یہ لال سوٹ زیادہ اچھا لگے گا آپ کی سفید رنگت پر،،"

نسیمہ آتے ساتھ ہی دو نہایت ہی خوبصورت اور بیش قیمت بلوچی سٹائل کے عروسی لباس لے کر آئی تھی،،،

عنائشہ کو اُن میں سے ریڈ بہت پسند آیا تھا،، وہ آج بالکل ذاکوان جتوئی کے نام کی دلہن بن کر،، اُس کے لیے خود کو پور پور سجا کر اُس کے سامنے جانا چاہتی تھی،،،

اور اُسے بتا دینا چاہتی تھی کہ وہ اپنی سردارنی کے دل و دماغ میں پوری طرح قابض ہو کر اُسے اپنا اسیر کر چکا ہے،،،

عنائشہ اُس کے ہاتھ سے ریڈ ڈریس لیتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،

اُس ڈریس پر آگے سے پوری طرح مختلف رنگوں کے دھاگوں کے ساتھ بلوچی کڑھائی کی گئی تھی،،، جس میں سُرخ رنگ کے نگوں اور موتیوں کا استعمال کر کے اُسے فینسی ٹچ دیا گیا تھا،،، وہ بہت ہی بھاری سا فراک تھا،،، جس کے آگے پیچھے فل کام کیا گیا تھا،،، اور اُس کے کناروں پر گوٹے کے ساتھ ساتھ بھاری کامدار لیس لگائی گئی تھی،،،، جس نے فراک کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر دیا تھا،،،

شارٹ فراک کے نیچے لہنگا تھا،،، جس پر چھوٹے چھوٹے پھولوں پر کٹ ورک کا نہایت ہی خوبصورت کام کیا گیا تھا، عنائشہ اِس بھاری بھرکم لباس میں چلتے لڑکھڑائی بھی تھی،،،

مگر آج تو وہ اپنے سردار کے ہوش اُڑانے کا پورا ارادہ رکھتی تھی،،،

نسیمہ نے اُسے لائٹ سا میک اپ کرکے،،، بلوچی زیورات پہنا دیئے تھے،،، گردن کے ساتھ چپکا گولڈ کا گلوبند،،، موتیوں سے سجی انتہائی نازک سی نتھ،،، بڑے بڑے جھمکے،،، ماتھے پر لگائی موتیوں اور چھوٹی چھوٹی لڑیوں سے سجی ماتھا پٹی،،،

نسیمہ نے بھاری بھرکم دوپٹہ اُٹھا کر اُس کے سر پر سیٹ کرتے کمر پر ڈال دیا تھا،،

پوری تیاری کے بعد عنائشہ نے جیسے کی شیشے کی جانب دیکھا وہ خود کو پہچان ہی نہیں پائی تھی،،،

وہ کتنے ہی لمحے یک ٹک خود کو گھورتی رہی تھی،، اتنی حسین وہ آج تک کبھی نہیں لگی تھی،،،

اُس کے سردار کی آج کسی قیمت پر خیر نہیں ہونے والی تھی،،، عنائشہ کا دل ذاکوان کی وارفتگیاں اور بے باکیاں یاد کرتے زور سے دھڑک اُٹھا تھا،،،

وہ ابھی تو بہادر بننے کی کوشش کررہی تھی،،، مگر وہ جانتی تھی ذاکوان جتوئی کے سامنے اُس کی آواز بھی نہیں نکلنے والی تھی،،،

نسیمہ جاکر دیکھ آئی تھی،، ذاکوان ابھی تک اپنے بیڈ روم میں نہیں آیا تھا،،، اس بات کا شکر ادا کرتی عنائشہ جلدی سے اُس روم میں چلی گئی تھی،،، جس باقی پورے فارم ہاؤس کی طرح نہایت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا،،

عنائشہ کی دھڑکنیں پھر سے پاگل ہو اُٹھی تھیں،،،

وہ ابھی بیڈ پر آکر بیٹھی ہی تھی،،، جب اُسے دروازے پر آہٹ ہوئی تھی،،،

اُس نے جلدی سے گھونگھٹ کے لیے علحیدہ سے لیا دوپٹہ اپنے چہرے کے آگے گرا دیا تھا،،،

ذاکوان جتوئی فون پر بات کرتا اندر داخل ہوا تھا،،،

جب عین روم کے وسط میں آتے وہ ٹھٹھک کر رُکا تھا،،

"فیصل میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں،،،،"

ذاکوان خوشگوار حیرت سے اپنے بیڈ کے وسط میں بیٹھی سجی سنوری اپنی سردارنی کو گھونگھٹ کے اندر سے بھی پہچانتا فون بند کر گیا تھا،،

اُسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اُس کی سردارنی اُس کی خاطر کوئی ایسا سرپرائز بھی تیار کرسکتی تھی،،،

"ایکسکیوزمی،، محترمہ کون ہیں آپ؟؟؟ اور یہاں میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہیں،،،؟؟؟"

ذاکوان اُسے پہچان جانے کے باوجود جان بوجھ کر اُسے چھیڑتے اُس کے قریب آیا تھا،،

جبکہ عنائشہ اُس کی بات پر خفگی سے اپنی مُٹھیاں بھینچے وہیں بیٹھی رہی تھی،،

"محترمہ آپ نے سنا نہیں،،، اگر میری جنگلی سردارنی یہاں آگئی اور اُس نے مجھے آپ کے ساتھ دیکھ لیا تو اُس نے مجھے زندہ نہیں چھوڑنا،،،"

ذاکوان بیڈ سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑا اُسے تنگ کررہا تھا،،،

جب عنائشہ بمشکل اپنا لہنگا سنبھالتی اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،، اور ذاکوان جتوئی کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی،،، جو مبہوت سا کھڑا خوشبوؤں میں بسا اپنی سردارنی کا حسین سراپا دیکھ رہا تھا،، جو صرف اور صرف اُس کے لیے تھا،،،

عنائشہ نے گھونگھٹ نہیں اُٹھایا تھا،،،

وہ ذاکوان کے سامنے آن کھڑے ہوتے اُس کے سینے سے شرٹ کو دبوچتے اُس کے نہایت قریب آن کھڑی ہوئی تھی،،،،

"سردار ذاکوان جتوئی آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں کہ آپ کے بیڈ پر سردارنی عنائشہ جتوئی کے سوا کوئی نہیں آسکتا،،، اور اگر کسی نے ایسا کرنے کی جرأت بھی کی تو اُسے جان سے مار دوں گی،،، ویسے سردار سائیں اگر آپ نے مجھے نہیں پہچانا تو کوئی بات نہیں میں چلی جاتی ہوں،،،"

عنائشہ ذاکوان جتوئی کو اپنے لفظوں سے سرشار کرتی اُس سے دور ہونے کے لیے پلٹی تھی،،،،

جب ذاکوان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے سے قریب کر گیا تھا،،

اُس کے مضبوط لمس پر عنائشہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا،، وہ اُس کے نہایت قریب کھڑی تھی،،،

"سردار ذاکوان جتوئی ہر شے میں دھوکا کھا سکتا ہے،، مگر اپنی سردارنی کو پہچاننے میں کبھی دھوکا نہیں کھا سکتا،، تمہاری یہ دلفریب مہک ذاکوان جتوئی کی نس نس میں بستی ہے،،،، تمہاری سانسوں کا ساز ہر وقت اِن کانوں میں سنائی دیتا ہے،،، تمہارے پاس نہ ہونے پر بھی تم میرے پاس ہوتی ہو،،،،"

ذاکوان مخمور لہجے میں اُس کے کانوں میں رس گھولتا اُس کا گھونگھٹ ہٹا گیا تھا،،،

جس کے بعد ذاکوان جتوئی کے ہوش واقعی ہی ٹھکانے پر نہیں رہے تھے،،،

وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ ذاکوان کتنے ہی لمحے یک ٹک اُسے تکے گیا تھا،، اُس کی سردارنی آج سارے ہتھیاروں سے لیس اُس کی جان لینے کے در پر تھی،،،

عنائشہ اُس کے اِس بے خود انداز پر تپتے گالوں کے ساتھ گھبراتی کسمسائی تھی،،،

جس پر ذاکوان بھی ہوش میں آیا تھا،،

"شکریہ سردارنی،،،، میری زندگی میں شامل ہونے اور مجھ سے محبت کرنے کے لیے،،،، یہ لمحہ میری زندگی کا سب سے حسین لمحہ ہے،،، میں نہیں چاہتا کہ کبھی بھی یہ لمحہ ختم ہو،،،،"

ذاکوان اُس کے چہرے کو اپنی شہادت کی اُنگلی سے چھوتا اُس کے دلکش نقوش کی نرمائیں محسوس کرنے لگا تھا،،،

سُرخ لباس اور جیولری میں اُس کا دو آتشہ حُسن مزید نکھر آیا تھا،، وہ سادگی میں ہی ذاکوان جتوئی کو اپنا دیوانہ بنا جاتی تھی،،، آج تو وہ اُس کے دل و دماغ پر پوری طرح سے قیامت برپا کر چکی تھی،،،،

"اب مجھے پوری طرح اجازت ہے نا سردارنی،،،،"

ذاکوان نے نجانے کس خیال کے تحت اُس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا،، جس پر عنائشہ نم آنکھوں کے ساتھ شرم سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ اُس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی،،،

ذاکوان جتوئی کی رعب دار شخصیت کے آگے ہمیشہ وہ بنا خوف و خطر بولتی آئی تھی،،، مگر آج اُسے پوری طرح اح اپنی آواز گم ہوتی محسوس ہوئی تھی،،،

اُس کے اِس دلفریب اقرار پر ذاکوان اُس پر دل و جان سے فدا ہوتا اُس کا چہرا اپنی چوڑی ہتھیلوں میں قید کرتا اُس کے ایک ایک نقش پر اپنے ہونٹ رکھتا عنائشہ کو جان نکال گیا تھا،،

اُس نے ذاکوان کے کندھے کو تھامتے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا،،،

وہ جانتی تھی آج اُسے اپنے سردار کا یہ جنونی انداز برداشت کرنا تھا،، مگر اُس کے باوجود اُس کا دل اتنی تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا اور پورا وجود اِس بُری طرح سے کانپ رکھا تھا،، جیسے وہ ابھی بے ہوش ہوکر گر جائے گئی،،،،

ذاکوان جتوئی اُسے اپنی بانہوں میں اُٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھا تھا،،،

"سردار سائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ سے،،،"

عنائشہ اُس کا کالر مُٹھیوں میں دبوچے گھبرائے ہوئے انداز میں بولی تھی،،،، اُس کا چہرا ٹماٹر کی طرح لال ہو چکا تھا،،

"خوفزدہ ہونا بھی چاہیے سردارنی،،، آخر کو میری اتنے دنوں کی تڑپ اور صبر کا حساب دینا ہے آپ نے،،، وہ بھی سود سمیت،،،، اور یہ دلنشین روپ اپنا کر آپ نے اپنے سردار کو پوری طرح اپنا اسیر کرلیا ہے سردارنی،،،، آج میری دسترس سے آپ کا بچ پانا ناممکن ہے،،،"

ذاکوان اُسے بیڈ پر بیٹھاتا خود اُس کے نہایت قریب آن بیٹھا تھا،،،

عنائشہ سے اپنی حیا سے بوجھل گھنیری پلکوں کی باڑ اُٹھانا مشکل ہوا تھا،،

"ہمیشہ ایسے ہی میری بن کر رہیں گی نا سردارنی،،،،"

ذاکوان اُس کی نتھ کھولتا اُس کے چہرے کو اُنگلی کی پوروں سے چھوتا اُسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا،،

عنائشہ نے اثبات میں سر ہلانے کے سوا کوئی جواب نہیں دیا تھا،،،

"آج آپ مجھ سے کچھ بھی منوا سکتی ہیں سردارنی،،، آپ کا سردار آج کسی بات سے انکاری نہیں کرے گا آج،،، کیونکہ آج وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی،،، اپنی سردارنی کو پا چکا ہے،،،،"

ذاکوان اُس کا دوپٹہ کھولتا اُس کے نازک وجود کو اس بھاری بوجھ سے آزاد کر گیا تھا،، عنائشہ کا نازک وجود بنا دوپٹے کے اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اُس کی آنکھوں کے سامنے تھا،،،

"مجھے صرف تم چاہیئے ہو ذاکوان جتوئی،،، وعدہ کرو چاہے میں جتنی مرضی بڑی غلطی کروں تم مجھے خود سے جدا نہیں کرو گے اور نہ ہی کبھی مجھ پر غصہ کرو گے،،"

عنائشہ اُس کے گریبان کو گرفت میں لیتی وہ بات کہہ گئی تھی،، جو ہر وقت اُسے تڑپاتی رہتی تھی،،،

"ایسا کبھی نہیں ہوگا سردارنی،، آپ کو ساری زندگی ذاکوان جتوئی کے سینے سے لگ کر ہی رہنا ہے،،، یہ وعدہ ہے میرا آپ سے،،،،"

ذاکوان اُس کے گلے سے سختی سے بندھا گلوبند اُتارتا مضبوط لہجے میں بولتا اُس کی گردن پر پڑتے گلوبند کے نشانوں پر اپنے لب رکھتا چلا گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کی گرم سانسوں اور شدت بھرے لمس پر جی جان سے لرز اُٹھی تھی،،، ذاکوان کے ہونٹوں کا جنونی لمس اپنی گردن پر موجود اُس کے پسندیدہ تل پر محسوس کرتے عنائشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں،،،

اُس کی گردن بالکل لال ہوچکی تھی،،، اور ذاکوان کی مونچھوں کے جارحانہ لمس سے اُسے جلن ہورہی تھی،،،

"ذاکوان جتوئی تم بہت ظالم ہو،،،،"

عنائشہ نے اُسے گھورا تھا،،، جو اُس کے جھمکے اُتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اُس کا سر تکیے پر ٹکاتا پوری طرح اُس پر حاوی ہوا تھا،،،

"جانتا ہوں سردارنی،،، مگر آج آپ کو میرا یہ شدت بھرا لمس برداشت کرنا ہوگا،، کیونکہ آج کی رات میری بہت سی راتوں کی تڑپ کا حسین انعام ہے میرے لیے،،،، ویسے آپ بہت زیادہ میٹھی ہیں سردارنی،،، میری سوچ سے بھی زیادہ،،،،"

ذاکوان جتوئی آج کسی طور بھی اُسے بخشنے والے موڈ میں نہیں لگا تھا،، اور نہ ہی عنائشہ آج اپنے سردار کی پناہوں سے فرار چاہتی تھی،،،

وہ اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش پر اپنے لب رکھتا عنائشہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا،،،

جو آنکھیں موندے اُس کی ہر تڑپ کا حساب دینے کو تیار اپنے آپ کو اپنے سردار کی والہانہ چاہت کے حوالے کر چکی تھی،،،

"آئی لو یو سردارنی،،،، میری زندگی کی واحد خوشی ہیں آپ،،،، میرے دل کی بنجر زمین پر کھلتا وہ اکلوتا پھول ہیں آپ جسے میں ہمیشہ اپنے دل میں سینچ کر رکھنا چاہتا ہوں،،،، جس کی آنکھوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صرف اپنا عکس دیکھنا چاہتا ہوں،،، جس کے وجود کو اپنی خوشبو سے مہکانا چاہتا ہوں،،، جس کی سانسوں کا امرت اپنی سانسوں میں گھول کر ہمیشہ کے لیے امر ہو جانا چاہتا ہوں،،،"

ذاکوان اُس کے کان کی لوح کو چومتا سرگوشیانہ لہجے میں بولتا عنائشہ کو اپنے ہونے پر نازاں کرواگیا تھا،،، عنائشہ گہری ہوتی سانسوں کے ساتھ اُسے دیکھتی دھیرے سے مسکرائی تھی،،،

جب ذاکوان اِس دلکش مسکراہٹ پر قربان ہوتا اُس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں لے کر تکیے سے لگاتا اُس کے ہونٹوں پر جھلکتا اُن کی مسکراہٹ کو اپنی سانسوں میں اُتارتا چلا گیا تھا،،،

جبکہ عنائشہ آنکھیں سختی سے میچتی اُس کا یہ وارفتگی اور شدت بھرا لمس محسوس کرنے لگی تھی،،،،،،،،،

ذاکوان جتوئی نجانے کب تک ایسے ہی اُس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیے رکھتا جب،،
عنائشہ کی مدھم ہوتی سانسیں محسوس کرتے وہ اُسے آزاد کر گیا تھا،،،

"آج میرا ہر لمس آپ کو اِس بات کی گواہی دے گا سردارنی کے آپ کا سردار آپ کے پیچھے کتنا پاگل ہے،،، کس قدر چاہتا ہے آپ کو،،،،"

ذاکوان جتوئی اُس کی ٹھوڑی سے گردن تک کا فاصلہ طے کرتا کروٹ بدلتے اُسے خود پر گرا گیا تھا،،،

جبکہ عنائشہ اُس کی بے باکیوں اوع سرگوشیوں پر شرم و حیا سے خود میں سمٹتی اُس کے سینے میں چہرا چھپاتی خود کو پوری طرح سے اُس کے حوالے کر گئی تھی،،،،

جب اُسے ذاکوان کے ہاتھ کا لمس اپنی شرٹ کی زپ پر محسوس ہوئے تھے،،،

وہ جی جان سے کانپ اُٹھی تھی،،،

"سردار سائیں،،،،"

عنائشہ کی لرزتی کانپتی آواز ذاکوان کے کانوں سے ٹکرائی تھی،،،

"جی سردار سائیں کی جان،،،"

ذاکوان اُس کا سر اپنے بازو پر رکھتا اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا،،، جو اُس کے گریبان میں چہرا چھپاتی لرزتی وجود کے ساتھ دھیرے سے مسکرا دی تھی،،،

کیونکہ اُس کا سردار اُس کے کانوں میں محبت بھرا رس گھولتا اُس کی گھبراہٹ دور کر گیا تھا،،

وہ دونوں ایک دوسرے میں گم،،، ایک دوسرے کی سانسوں میں سانسیں اُلجھائے پوری طرح اپنی عشق و محبت کی حسین وادیوں میں اُتر چکے تھے،،،

جہاں اُن دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا،،، صرف سردار تھا اور اُس کی سردارنی تھی،،،

یزدان اُس کی فیملی کو اُسی سے دور کیوں کرنا چاہتا تھا،،

زرجان یہ سب سنتے بالکل چکرا گئی تھی،،،

اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،

جب اُسی لمحے اُسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی،، فون کان سے لگائے اُس نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا،، جہاں کھڑا یزدان شاہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا،

زرجان کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں پر اپنی سرد نظریں گاڑھے وہ اُس کے قریب آیا تھا،،،

"بھابھی میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں،،،،"

زرجان فون بند کرکے ٹیبل پر رکھتی یزدان کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی،،،

"تم نے میری گھر والوں سے کیا کہا ہے،،، ؟"

زرجان غصے بھرے سخت تاثرات اور بھیگتے چہرے کے ساتھ سوالیہ لہجے میں بولی تھی،،،

"تمہارے گھر والے بتا چکے ہیں جو میں نے کہا اُن سے،،،،"

یزدان اُس کی بات کو صاف اگنور کرتا اُس کی آنکھوں سے گرے آنسو اپنی پوروں پر چنتے بولا تھا،،

"سید یزدان شاہ،،،، تم کیا کھیل کھیل رہے ہو میرے ساتھ،،،، مجھے جاننا ہے،،،،؟؟؟"

زرجان اُس کا ہاتھ جھٹکتے غصے سے چلائی تھی،،،

اُس کی اِس حرکت پر اُس سے بھی زیادہ طیش میں آتے یزدان اُسے اپنی جانب کھینچتا اُس کی دونوں کلائیاں اپنے قبضے میں لیتا اُس کی پشت پر باندھ چکا تھا،،

"آج تو میرا ہاتھ جھٹکا ہے زری،،،، آئندہ یہ حرکت مت کرنا،،،، ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،،،"

یزدان اُس کی ٹھوڑی اپنے پنجوں میں دبوچتا اُسے لال آنکھوں سے وارن کرتا اُس کی ٹھوڑی پر دانت گاڑھتے اپنی محبت کی نشانی چھوڑ گیا تھا،،،

جبکہ اُس کے اِس وحشیانہ لمس پر زرجان اُس کی گرفت میں لرز اُٹھی تھی،،،

وہ جب بھی اِس شخص کا دیا ہر ستم بھلائے اُس کے قریب آنے کی کوشش کرتی تھی،،، وہ ہر بار اُس کا دل توڑ کر رکھ دیتا تھا،،،

"میرے سوال کا جواب دو یزدان شاہ،،،، ورنہ جو میں کروں گی اُس سے بُرا بھی آج تک کچھ نہیں ہوا ہو گا،،،"

زرجان نے بھی اُس کی لال آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے ثابت کر دیا تھا کہ اِس وقت وہ بھی بہت زیادہ اذیت کا شکار ہے،،،

"میں اِس وقت تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا زری،،، لیکن اگر تم مجھ پر ٹرسٹ کرتی ہو تو اتنا سمجھ لو،،، میں نے جو کیا ہے،، وہ صرف تمہاری بھلائی کے لیے کیا ہے،، کیونکہ میں تم سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں،،،، تم پر زرا سی آنچ آنے بھی نہیں دیکھ سکتا،،،، تم وہاں محفوظ نہیں تھی،،،، اِس لیے بنا کسی بھی بات کا لحاظ کیے میں تمہیں اپنی دسترس میں لے آیا ہوں،،، جہاں کوئی تمہارا بال بھی بیکار نہیں کر سکتا،،"

یزدان اپنی بات مکمل کرتا اُس کی ٹھنڈ اور غصے کی شدت سے لال ہوتی ستوان ناک پر اپنے لب رکھ گیا تھا،،،

لیکن زرجان کے ساتھ وہ اب تک جو کر چکا تھا،،، وہ اُس پر مزید بھروسہ نہیں کر سکتی تھی،،،

یہ شخص کئی بار اُس کے اعتماد اور بھروسہ کو ٹھیس پہنچا چکا تھا،،،

"تم کیا سمجھتے ہو یزدان شاہ تم ہر بار مجھے ایسے ہی بے وقوف بنا لو گے،،، اور میں ہر بار کی طرح اس بار بھی تمہارے جھوٹ کا شکار ہو جاؤں گی،،، تو یہ بھول ہے تمہاری،،،، تم کیا کہنا چاہتے ہو،،، مجھے اپنے فیملی والوں سے خطرا تھا،، وہ گھر جہاں میں پلی بڑھی،،،، جہاں مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھنے والی والدین موجود ہیں،،، وہاں خطرا ہے مجھے،،،، اور تمہیں لگتا ہے ہر بار کی طرح میں تم جیسے دھوکے باز انسان کا یقین کر لوں گی،،،، تو تمہاری زندگی کی سب سے بڑی بھول ہے یہ،،،، تم نے میری فیملی کو یہاں آنے سے روک کر میرے پیرنٹس کی انسلٹ کی ہے،،، میں اب تمہارے ساتھ ایک پل بھی نہیں رہوں گی،،،، جا رہی ہوں میں جہاں سے،،،، اور اب کبھی واپس تمہیں اپنی شکل نہیں دیکھاؤں گی،،،،"

زرجان نے اُس کا حصار توڑتے دروازے کی جانب بڑھنا چاہا تھا،،،

مگر اِس سے پہلے ہی یزدان اُس کے پیٹ پر اپنے ہاتھ کی مضبوط گرفت بنا کر اُسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا،،،

زرجان کی پشت اُس کے سینے سے ٹکرائی تھی،،،

اُس کی گرفت زرجان کے پیٹ پر اتنی سخت تھی کہ اُسے اپنی سانس رکھتی محسوس ہوئی تھی،،،،

یزدان شاہ کی اُنگلیوں کا لمس اُس کی جان نکال رہا تھا،،

"تم مجھ سے نفرت کو یا محبت مگر رہنا تمہیں ہمیشہ میری دسترس میں ہی ہوگا،،،، میں دھوکے باز، بے وفا، ظالم اور نجانے جو بھی ہوں،،،، مگر تمہارے معاملے میں بہت پوزیسو ہوں،، تمہیں ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں،،،، چاہے اُس کے لیے مجھے تم سے جھوٹ کی کیوں نہ بولنا پڑے،، تم سے زبردستی ہی کیوں نہ کرنی پڑے،، اور چاہے تو تمہیں قید کر کے رکھنا پڑے میں سب کروں گا،، مگر تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا،،،،"

اُس کا دوپٹہ اُتارتے وہ اُس کے کندھے پر اپنے لب رکھ گیا تھا،،،،

جبکہ زرجان اُس کے شدت بھرا لمس محسوس کرتی کانپ گئی تھی،، اُس نے زبان سے کچھ سخت نہیں بولا تھا،، مگر اُس کا لمس بتا رہا تھا کہ زرجان کی باتیں اُسے کس قدر بُری لگی ہیں،،،،

"چھوڑو مجھے یزدان شاہ ،،،"

زرجان اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں پر قابو رکھتے اُس کے حصار سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کررہی تھی،،،،

"کیا تمہیں زرا سا اعتبار بھی نہیں رہا مجھ سے،،،،"

اُس کا رُخ اپنی جانب موڑتے زرجان نے اُس کے مدہوش کن سراپے کی جانب دیکھتے پوچھا تھا،،،،

"نہیں،،، تم اپنے ہاتھوں سے اُسے ختم کرچکے،،، کیونکہ تم نے ہر بار مجھے دھوکا دیا ہے،،، میری فیلنگز کے ساتھ کھیلے ہو تم،،، تم بہت بُرے ہو یزدان شاہ،،، میں پچھتا رہی ہوں اُس

دن کو،،، جب تم سے محبت ہوئی تھی مجھے،،، کاش میں تم سے کبھی نہ ملی ہوتی،،، کاش تم پر ایک بار پر اعتبار نہ کرتی،،، تو آج دوبارہ میرا دل یوں لہولہان نہ ہوتا،،،"

زرجان اُس کے سینے پر مکے برساتی رونے کے ساتھ ساتھ اپنا غصہ نکال رہی تھی،،،، جبکہ یزدان خاموشی سے اُسے اپنے حصار میں لیے کھڑا رہا تھا،،،

وہ بتا نہیں سکتا تھا کہ ان وقت زرجان کی باتیں کیسے اُس کا دل چیر رہی تھیں،،،، اُسے کس اذیت اور درد سے دوچار کررہی تھیں،،، مگر اُسے ابھی بہت سارا درد سہنا تھا،،،، کیونکہ ابھی اُسے اپنے خاندان کی بربادی کا بدلہ لینا تھا اپنے دشمنوں سے،،،، وہ جانتا تھا زرجان کی یہ نفرت اُسے کمزور کر سکتی تھی،،، مگر جیسے بچپن سے لے کر اب تک وہ اذیتوں میں رہتے یہاں تک آن پہنچا تھا،،،

اب یہاں سے آگے اُسے اپنی منزل تک پہنچنا تھا،،،

" اتنی بڑی باتیں مت بولو زری،،، جن پر تمہیں بعد میں پچھتانا پڑے،،"

یزدان چہرا اُس کے چہرے کے قریب لے جاتا اُس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلساتا اُن کی نرماہٹیں محسوس کرتے اپنے جلتے دل کو سکون دینے لگا تھا،،،

جبکہ زرجان اُس کے انداز پر کانپ گئی تھی،،،

اُس کا دل اِس بُری طرح سے دھڑک رہا تھا، جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا،،،

"دور رہو یزدان شاہ مجھ سے،،، گھن محسوس ہورہی ہے مجھے اِس وقت تمہارے لمس سے،،، نفرت محسوس ہورہی ہے تم سے،،،، شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی میں تمہاری،، نفرت ہے مجھے محبت کے نام پر دھوکا کرنے والوں سے،، اور تم نے بار بار ایسا کیا ہے،،، میں بھی بھلا کیسے بھول گئی کہ تم تو سردار ذاکوان جتوئی کے خاص آدمی تھے نا،،، اور وہ میرے خاندان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے،،، تو تم بھلا کیسے مجھ سے محبت کرسکتے ہو،،، تم نے محبت کے تحت نہیں اپنا کوئی انتقام پورا کرنے کے لیے مجھ اپنایا ہے،،،، مگر میں تمہیں ایسا کبھی نہیں کرنے دوں گی،،، تم میرے دل کے ساتھ کھیلے ہو،، میں تمہیں تمہارے مقصد میں ہراؤں گی،،"

زرجان اُس کے حصار سے نکلنے میں کامیاب ہوتی اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارن کرتی بھیگے لہجے میں بولتی،، اب کی بار یزدان کا دل اپنے الفاظ سے لہولہان کر گئی تھی،،،

یزدان کی سماعتوں میں بس ایک لفظ اٹک کر رہ گیا تھا،، اُس کی محبت کو اُس کے لمس سے گھن محسوس ہو رہی تھی،،

یزدان نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا،، بس خاموش نگاہوں سے اُسے دیکھے گیا تھا۔۔۔

زرجان اُس کی خاموشی پر وہاں سے ہٹ گئی تھی،،،

یزدان خاموشی سے بیڈ پر جاکر بیٹھتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا،،

زرجان چینج کرکے واش روم سے نکل آئی تھی،،، کریم کلر کے سادہ سے شیفون کے سوٹ میں وہ اپنے نازک سراپے کے ساتھ یزدان شاہ کے دل و دماغ پر قیامت برپا کر گئی تھی،،، سیگریٹ پر سیگریٹ پیتے اُس نے بہت مشکل سے اپنے دل میں بھڑکی آگ کو کم کرنا چاہا تھا،،

اُس کی محبت،،، جسے وہ دیوانوں کی طرح چاہتا تھا،،، وہ اِس وقت اُس کی بیوی کے رُوپ میں اُس کے بیڈ روم میں موجود تھی .

مگر یہ اُس کی محبت ہی تھی کہ وہ اپنے دل کی بے پناہ خواہش اور منہ زور جذبات پر بند باندھتا اُس کی مرضی کے بغیر اُسے اپنے قریب نہیں لا پایا تھا،،،

زرجان اتنے غصے میں تھی کہ بیڈ سے تکیہ اور کمبل

مگر زرجان اُس کی بات اَن سنی کرتی صوفے کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

"زری تمہیں میری بات آرام سے سمجھ نہیں آرہی،،، میں نے کہا بیڈ پر آؤ،،، اگر اگلے پانچ سیکنڈز میں تم نے میری بات نہ مانی تو،،، میں یہ خود کروں گا،، اور اُس کے بعد تمہاری خیر نہیں ہوگی،،،"

یزدان سے کسے طور گوارہ نہیں تھا کہ وہ یوں الگ سوئے،،،

اُس کی یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی تھی،،، زرجان جانتی تھی وہ جو کہتا تھا کرتا بھی تھا،،،

اِس لیے وہ یہاں شرافت کا مظاہرہ کرتی واپس آکر بیڈ کے دوسرے کونے پر عین کنارے پر سوتے کمبل سر سے پیر تک تان گئی تھی،،،،

درمیان میں تکیے رکھنا نہیں بھولی تھی،،، جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اب اُس کے قریب نہیں آسکتا،،، اور نہ ہی اُس کی سائیڈ پر،،،

یزدان نے استہزایہ انداز میں اُس باؤنڈری لائن کو دیکھا تھا،،

"میری جان مجھے تمہارے قریب آنے سے مضوط سے مضبوط ترین دیوار بھی نہیں روک سکتی،،،، یہ تکیے بچارے کیا کریں گے،،،،، اِس لیے یہ سب کرکے میرے جذبات کو مزید ہوا مت دو،،، میں کس طرح خود پر ضبط کیے بیٹھا ہوں یہ میں ہی جانتا ہوں،،،"

یزدان اُس کی جانب کھسک کر اُس کے اُوپر حاوی ہوتا زرجان کا سانس روک گیا تھا،،، مگر اگلے ہی لمحے اُس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ اُس کے پاس سے ہی نہیں بیڈ سے بھی اُٹھ گیا تھا،،،

زرجان جس نے اُس کے قریب آنے پر آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں،،،

اُس کے قدموں کی چاپ پر سر کمبل سے نکال کر دیکھا تھا،،،

وہ بنا کسی گرم شے کے باہر ٹیرس کی جانب جارہا تھا،،

زرجان اُس سے شدید ناراض ہونے باوجود اُس کی یہ حرکت دیکھ اُس کے لیے بے چین سی ہوئی تھی،،،

★★★★★★★★★★★

موبائل کی آواز پر ذاکوان کی آنکھ کھلی تھی،،، آنکھیں کھولتے ہی اُس کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،، کیونکہ اُس کی نازک سردارنی اُس کے سینے پر سوئی اِس وقت اُس کے مضبوط حصار میں قید تھی،،،

اُس کی نیند خراب ہونے کے خیال سے ذاکوان نے ہاتھ بڑھا کر موبائل ہی آف کردیا تھا،،

وہ ابھی اپنے اور اپنی سردارنی کے بیچ تیسری کوئی شے نہیں چاہتا تھا،، وہ اپنی زندگی کی یہ سب سے حسین صبح انجوائے کرنا چاہتا تھا،،،

ذاکوان نے نگاہیں جھکا کر عنائشہ کی جانب دیکھا تھا،، جو ٹھنڈ کی وجہ سے کمبل کے ساتھ ساتھ اُس کے شال میں لپٹی اُس کے سینے سے لگی گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی،،،

اُس کی حسین زلفوں کی دلفریب مہک ذاکوان کی سانسوں کو معطر کر گئی تھی،،،،

وہ جھکا تھا اور عنائشہ کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کردی تھی،،،، عنائشہ نیند میں بھی اُس کے لمس کی شدت پر کسمساتی مزید اُس کے سینے میں سمٹی تھی،،،

ذاکوان اُس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا،، مگر عنائشہ کے نیند میں آدھ کھلے گلابی ہونٹ اُس کے دل کی دنیا میں طوفان برپا کر گئے تھے،،، وہ اپنے منہ زور جذبات پر بندھ نہیں باندھ پایا تھا،،، اور زرا سا جھکتا اُن گلابی ہونٹوں کی شیرنی کو اپنی سانسوں میں جذب کرنے لگا تھا،،

عنائشہ جو گہری نیند میں تھی،،، اپنے سردار کے اِس عمل پر پٹ سے آنکھیں کھولتے اُس نے حیرانگی بھرے انداز میں ذاکوان جتوئی کو دیکھا تھا،،

اُس کی رات بھر کی شدتوں سے وہ ابھی سنبھل نہیں پائی تھی کہ اُس کے سردار سائیں ایک بار پھر اپنی حسین سردارنی کی دلکشی کے آگے بہک گئے تھے،،،

عنائشہ سختی سے آنکھیں میچے ذاکوان جتوئی کی وارفتگیاں برداشت کرتی کانپ اُٹھی تھی،،،

جو اُس کا خطرناک حد تک لال پڑتا چہرا دیکھ اُس کے نازک کپکپاتے ہونٹوں کو آزادی بخش گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کے سینے پر چہرا ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتی کچھ لمحے تو خود کو بول پانے کے قابل ہی نہیں کر پائی تھی،،

"سردار ذاکوان جتوئی،،،، آپ کو شرم نہیں آرہی،،، آپ نے میری نیند خراب کردی،،، مجھے سونا ہے ابھی،،، مجھے ڈسٹرب مت کریں پلیز،،"

عنائشہ کی پلکیں حیا کے بوجھ سے بھاری ہوچکی تھیں،،، ذاکوان جتوئی کی رات کی کی گئی کارگزاریوں اور گستاخیوں کے بعد عنائشہ اُس سے نظریں نہیں ملا پارہی تھی،،

جبکہ اُس کے ہونٹوں پر سجی شرمگی مسکراہٹ ذاکوان جتوئی کو مدہوش کررہی تھی،،

"میں نے کب ڈسٹرب کیا سردارنی،،،، آپ سوئی رہیں،،،، میں بھی سونا چاہتا ہوں،،،"

ذاکوان اُس کی گھنیری زلفوں میں چہرا چھپاتے بولتا اُس کی گردن پر لب رکھتا سنگین گستاخی سرزد کر گیا تھا،،،

"سردار سائیں،،،،"

عنائشہ اُس کی گستاخی پر چلائی تھی،،، جبکہ ذاکوان اُس کا لال اناڑی چہرا دیکھ مسکرائے بغیر نہیں رہ پایا تھا،،،

"سردارنی کیا آپ مجھ سے شرما رہی ہیں،،،؟؟"

ذاکوان اپنی سردارنی کا یہ نیا دلفریب رُوپ دیکھ اُس کا دیوانہ ہورہا تھا،،،،

جو پلکیں ہی نہیں اُٹھا پا رہی تھی،،،

وہ اُس کے سینے پر آدھے سے زیادہ چڑھی اُس کے گریبان کے بٹنوں کے ساتھ کھیلتی اُس کی جانب دیکھنے سے انکاری تھی،،

جبکہ یزدان چاہتا تھا وہ اُس کی جانب دیکھے،،،

"مجھے سونے دیں نا سردار سائیں،،،، کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ،،،،؟؟؟"

عنائشہ اُس کا گریبان مُٹھیوں میں دبوچتے اُسے گھورتے بولی تھی،،،

"میرا مسئلہ یہ ہے میری حسین سردارنی کہ،،،، جب انسان کو ایک بار نشے کی لت لگ جائے تو وہ بار بار اُس کی طلب کرتا ہے،،، اور اِس ایک رات میں ہی مجھے میرے نشے کی بُری طرح لت لگ چکی ہے،،، میں اب ہر وقت اِسی نشے کا عادی بن کر اِس میں مدہوش ہوکر اپنی تمام ٹینشنیں بھولنا چاہتا ہوں،،،،،"

ذاکوان زو معنیت سے بولتا عنائشہ کی دھڑکنیں مذید بڑھا گیا تھا،،، وہ بہت اچھے سے جانتی تھی اُس کا سردار کا نشے کی بات کررہا ہے،،،،

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ نگاہیں نہیں اُٹھا پارہی تھی،،،

رات اپنے سردار کی اپنے لیے بھرپور دیوانگی اور چاہت دیکھ اُس کے حواس ابھی تک ٹھکانے پر نہیں آپارہے تھے،، جس شخص کے لمس نے اُسے معتبر کردیا تھا،،، وہ اب ساری زندگی اُسی کے سینے سے لگ کر رہنا چاہتی تھی،،،

ذاکوان جو کروٹ بدلتا اُس کے چہرے پر سجے اپنی محبت کی دھنک کے کھلتے رنگ دیکھ رہا تھا،،

اُس کی خاموشی پر پیچھے ہٹنے لگا تھا،، جب عنائشہ نے اُس کی شرٹ مُٹھیوں میں جکڑتے اُسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،

"میں ہمیشہ سے آپ کی تھی سردار سائیں،،، جب مجھے اپنا ہوش بھی نہیں تھا،، تب سے آپ کے نام لگا دیا گیا تھا مجھے،،، میں اب بھی آپ کی ہوں،،، اور ہمیشہ آپ کی بن کر رہنا چاہتی ہوں،،،، میرے دل کی سرزمین پر حکومت کرنے والے پہلے اور آخری انسان ہیں آپ،،،، آپ تو بہت پہلے سے اپنی اِس دیوانی کو تسخیر کر چکے ہیں،،، میرا تن بدن آپ کا اسیر ہوچکا ہے سردار سائیں،،،، آپ کو کبھی بھی میرے قریب آنے کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں ہے،،،، میں خود سے بھی زیادہ آپ کی ہوں سردار سائیں،،،،،"

عنائشہ لرزتی پلکوں اور بکھرتی سانسوں کے ساتھ اپنے سردار کے سامنے اپنی دیوانگی کا اظہار کرتی ذاکوان جتوئی کا سکون و چین لوٹ کر لے گئی تھی،،،،

وہ تکیے سے سر اُٹھاتے اُوپر ہوئی تھی،،، اور نم آنکھوں کے ساتھ عقیدت بھرے انداز میں ذاکوان کی ٹھوڑی اپنے گداز ہونٹوں سے چوم لی تھی،،،

جبکہ ذاکوان کو لگا تھا،، اب وہ کبھی اپنی سردارنی کے پھونکے اِس طلسم سے نہیں نکل پائے گا،،،

وہ اُس کے اتنے دلفریب اقرار پر جی جان سے سرشار ہوتا اُس کے نازک وجود کو اپنی مضبوط پناہوں میں سمیٹ گیا تھا،،،،،

عنائشہ لرزتی پلکوں اور بکھرتی سانسوں کے ساتھ اپنے سردار کے سامنے اپنی دیوانگی کا اظہار کرتی ذاکوان جتوئی کا سکون و چین لوٹ کر لے گئی تھی،،،

وہ تکیے سے سر اُٹھاتے اُوپر ہوئی تھی،،، اور نم آنکھوں کے ساتھ عقیدت بھرے انداز میں ذاکوان کی ٹھوڑی اپنے گداز ہونٹوں سے چوم لی تھی،،،

جبکہ ذاکوان کو لگا تھا،، اب وہ کبھی اپنی سردارنی کے پھونکے اِس طلسم سے نہیں نکل پائے گا،،،،

وہ اُس کے اتنے دلفریب اقرار پر جی جان سے سرشار ہوتا اُس کے نازک وجود کو اپنی مضبوط پناہوں میں سمیٹ گیا تھا،،،،،

" سردارنی صاحبہ ایک ساتھ اتنی خوشی آپ کا سردار برداشت نہیں کر پائے گا،،،، آپ نہیں جانتی یہ دل کس قدر پاگل ہے آپ کے پیچھے،،،،"

ذاکوان اُس کے کان کی لوح پر اپنے لب رکھتے عنائشہ کی سانسیں منتشر کر گیا تھا،،، وہ اُس کے سینے پر سر ٹکائے تقریباً اُس کے اوپر سوئی ہوئی تھی،،، ذاکوان اپنی سردارنی کی اِن معصومیت بھری اداؤں پر پوری طرح سے فدا ہوچکا تھا،،

"تم ایک بات ہمیشہ سے یاد رکھنا سردار ذاکوان جتوئی،،،"

عنائشہ اچانک کچھ یاد آنے پر اُس کا کالر مُٹھیوں میں دبوچے اُس کے سینے سے سر اُٹھا کر اُسے وارننگ دیتے لہجے میں بولی تھی،،

ذاکوان نے اپنی سردارنی کی یہ معصومیت بھری دہشت دیکھ سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا،،،

"تم سردار ہوگے باقی دنیا والوں کے لیے،،، مگر میرے سامنے تم اب کبھی اپنی سرداری نہیں جھاڑو گے،،، ورنہ میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی،،،"

عنائشہ نے ذاکوان کے ہونٹوں پر سجی معنی خیز مسکراہٹ دیکھ اُسے گھورا تھا،،

"مگر میں نے تو آپ پر کبھی رعب جھاڑا ہی نہیں میری سردارنی،،،،"

ذاکوان نے اُس کی پیشانی پر لب رکھتے محبت سے کہا تھا،،،

"مجھے تم سے بہت ڈر لگتا ہے،،، جب تم غصہ کرتے ہو،،،"

عنائشہ نے سچائی بیان کی تھی،،،

"میں نے آج تک آپ پر کبھی غصہ نہیں کیا سردارنی،،،، نہ کبھی کر سکتا ہوں،،،،"

ذاکوان جیسے اِس مع املے میں بے بس تھا،،، وہ کروٹ بدلتے اُس پر حاوی ہوا تھا،،، اُس کی زلفوں کی مہک ذاکوان کے اعصاب معطل کر گئی تھی،،،

"آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی،،،؟؟"

عنائشہ اُسے پھر سے بہکتے دیکھ سوال کر گئی تھی،،،

جبکہ اُس کے بچاؤ کی اِس کوشش پر ذاکوان جتوئی اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،

"اُس دن سے جس دن سے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا،،،،"

ذاکوان کے لبوں نے اُس کی گردن پر جگمگاتے تل پر اپنے لبوں کا تپش زدہ لمس چھوڑتے اُس کی سانسیں روک دی تھیں،،،

"سردار سائیں،،،،"

عنائشہ اُس کی گستاخی پر چلاتی اُس سے دور ہوئی تھی،،،، جبکہ ذاکوان اُس کی سُرخ پڑتی رنگت دیکھ اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،

"جی سردار کی جان،،،،"

ذاکوان نے اب کی بار اُس کے پھولے گالوں پر باری باری لب رکھتے اُسے اپنی گرفت سے آزاد کردیا تھا،،،

عنائشہ جلدی سے اُس سے دور ہوئی تھی،،، وہ مزید اِس شخص کی وارفتگی برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی تھی،،، اُس کا سردار اُس کے لیے کتنا جنونی تھا اِس بات کا اندازہ تو اُسے کل رات باخوبی ہوچکا تھا،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرجان کی آنکھ فجر کی نماز کے لیے لگائے الارم پر کھلی تھی،،، اپنے بالوں کو سمیٹتے ایک بھرپور انگڑائی لیتے زرجان اُٹھ بیٹھی تھی،،، جب اُس کی نظر بیڈ کی دوسری جانب گئی تھی،،،،

جس کو دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ یزدان رات بھر سونے کے لیے وہاں نہیں آیا تھا،،،

زرجان جیسے ہی کمفرٹر سے نکلی ہیٹر آن ہونے کے باوجود اُس کا وجود ٹھنڈ کے احساس سے کانپ گیا تھا،،، آج صبح صبح ہی شدید ٹھنڈ تھی،،،

زرجان کی نگاہیں بار بار بھٹک کر بے چینی سے ٹیرس کے بند دروازے کی جانب اُٹھ رہی تھیں،،، یزدان رات کو اُس کے سامنے وہاں گیا تھا،،، اگر اُس نے پوری رات غصے میں وہیں کاٹی ہوئی تو،،،

اِس احساس سے ہی زرجان کے دل کو کچھ ہوا تھا،،،

شدید ناراضگی کے باوجود وہ اپنے قدموں کو ٹیرس کی جانب بڑھنے سے نہیں روک پائی تھی،،،

بس اُس کا دل ایک ہی دعا کررہا تھا کہ یزدان نے پوری رات اتنی ٹھنڈ میں اور تکلیف میں رہ کر نہ گزاری ہو،،،

جیسے ہی اُس نے ٹیرس کا دروازہ کھولا ٹھنڈی یخ ہواؤں سے اُسے اپنا وجود سن ہوتا محسوس ہوا تھا،،،

مگر جیسے ہی اُس کی نظر سامنے صوفے پر لیٹے یزدان پر پڑی اُسے اپنا دل اذیت میں ڈوبتا محسوس ہوا تھا،،،

جس ٹھنڈ میں وہ ایک سیکنڈ کے لیے کھڑی بھی نہیں ہو پا رہی تھی،،، یزدان نے اِس ٹھنڈ میں پوری رات گزار دی تھی،،،،

تکلیف کے مارے زرجان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے،،،، اور اِس شخص کی اِس حرکت پر شدید غصہ بھی،،،،

وہ جلدی سے یزدان کے قریب آئی تھی،،،،

بنا کسی گرم شے کے صوفے پر سیدھا لیٹا وہ آنکھیں موندے سویا معلوم ہوا تھا،،، اُس کے صوفے سے نیچے لڑھکے ہاتھ میں آدھ جلا سیگریٹ موجود تھا،،

سامنے ٹیبل اور نیچے فرش پر بھی سیگریٹ کی خالی ڈبیاں اور جلے ہوئے سیگریٹس کا ڈھیر لگا ہوا تھا،،،

"زرجان کا دل بے اختیار اپنا ماتھا پیٹنے کو چاہا تھا،،، وہ اُس سے شدید غصہ تھی،،، ناراض تھی،،، غصے میں اُس نے بہت زیادہ بول دیا تھا،،، مگر اُس پر اتنا ری ایکٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی،،،،

"یزدان،،، اُٹھو آنکھیں کھولو،،؟؟؟"

زرجان نے آگے ہوتے اُس کا کندھا تھپتھپایا تھا،،،

مگر یزدان ٹس سے مس بھی نہیں ہوا تھا،،، زرجان مزید قریب آتے اُس پر جھکتے اُس کا بازو پکڑ کر اُسے جھنجھوڑ چکی تھی،،،

مگر یزدان کے وجود میں ذرا سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی،،،،

کسی انہونی کے خیال سے زرجان کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں،،، اُس کا آنسو ٹوٹ کر یزدان کے چہرے پر گرا تھا،،،

وہ اُس کے قریب صوفے کے کنارے پر بیٹھتی اُسے قریب جھکتی اُس کی دھڑکنوں کا اندازہ لگانے لگی تھی،،، یزدان کا وجود برف کی طرح ٹھنڈا پڑ چکا تھا،،،

زرجان کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے یزدان شاہ نے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں،،،

اور اپنے اُوپر جھکی روتی بلکتی لڑکی کو دیکھا تھا،،،

"میں زندہ ہوں،،، ڈونٹ وری اتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا،،،،"

یزدان اُس کے گرد اپنا بازو حمائل کرتا اُس کے نرم گرم وجود کی حرارت محسوس کرتے بولا تھا،،

اُس کی بات سن کر زرجان نے سیدھا ہونا چاہا تھا،، جو یزدان نے اُسے نہیں کرنے دیا تھا،،

"تم جان بوجھ کر کررہے تھے یہ سب،،؟؟؟"

زرجان نے اُسے غصے سے گھورا تھا،،

"نہیں میں سچ میں سو رہا تھا،،،"

یزدان نے انتہائی معصومیت کا مظاہرہ کرتے اُسے یقین دلانا چاہا تھا،،،،

"ہاں اتنی ٹھنڈ میں تم جیسا پاگل انسان ہی سو سکتا ہے،،،،، چھوڑو مجھے،،،، مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے مجھے اندر جانا ہے،،،،"

زرجان اُس سے مزید خفا ہوچکی تھی،،،، وہ بیان نہیں کرسکتی تھی کہ یزدان کو اِس طرح بے سدھ دیکھ کچھ پل کے لیے کتنی اذیت کا شکار ہوئی تھی وہ،،،،

"تم خود میرے قریب آئی ہو،،، اب میری مرضی کے بغیر تم مجھ سے دور نہیں جاسکتی،،،،"

یزدان اُس کی شال تھام کر اپنے چہرے پر ڈالتے بولا تھا،، جس پر زرجان مزید تپ گئی تھی،،،،

"اگر اتنی ہی ٹھنڈ لگ رہی ہے تو اندر چلو نا،،،،"

زرجان نے اپنی شال کھینچنا چاہی تھی،،،،

یزدان کا یخ وجود اندر ہی اندر ز زرجان کو فکر میں مبتلا کر رہا تھا،،،

مگر اُس شخص کے سر پر تو نجانے کیا سوار تھا،،،

"میں روم میں نہیں آسکتا،،،،"

یزدان ایک بار پھر اُس کی شال کو کھینچ کر اپنے اُوپر لے چکا تھا،، اِس طرح کہ اب وہ دونوں ایک ہی شال کے اندر تھے،،،،

"کیوں نہیں آسکتے،،،،؟؟"

زرجان حیران ہوئی تھی،،،

"کیونکہ وہاں تمہارے ہوتے ہوئے تم سے دوری برقرار رکھنا میرے لیے ناممکن ہے،،،"

یزدان ایک آنکھ دباتا زرجان کو لال کر گیا تھا،، وہ فوراً اُس کی بات کا مفہوم سمجھ گئ تھی،،

"تم ایک انتہائی گھٹیا انسان ہو،،، چھوڑو مجھے،،،"

زرجان اُس کی بے باک نگاہوں پر اندر تک لرز اُٹھی تھی،،،

"اپنی بیوی سے رومانس کرنے والے کو گھٹیا نہیں بیوی کا عاشق کہتے ہیں،،، اور مجھے فخر ہے اِس بات پر کہ میں اپنی بیوی کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا ہوں،،،"

یزدان ٹھنڈ کی وجہ سے اُس کی لال ہوتی ناک پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا زرجان کا دل بہت زور سے دھڑکا گیا تھا،،،

"تم محبت نہیں کرتے مجھ سے،،، صرف دھوکا دے رہے ہو مجھے،،، محبت کرنے والے یوں دل نہیں توڑتے،،،،"

زرجان کو تکلیف میں دیکھ یزدان کو بھی تکلیف ہوئی تھی،،،، مگر وہ اُسے سچ بتا کر مزید تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا،،،

یزدان کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی،،، جس کا فائدہ اُٹھاتے زرجان اُس کے شکنجے سے خود کو آزاد کرواگئی تھی،،،

"اندر چلو یزدان شاہ،،،، ورنہ میں شور مچا کر تمہاری حویلی کے سارے لوگوں کو یہاں جمع کرلوں گی،،، پھر وہ خود ہی دیکھیں گے کہ اُن کا قابلِ احترام نہایت ہی معزز گدی نشین اپنی بیوی کو تنہا چھوڑ کر یہاں ٹیرس پر سویا ہے،،،،"

زرجان اُسے یہاں ایسے ہی چھوڑ کر نہیں جاسکتی تھی،،، اُسے ابھی بھی یزدان کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی،،،

اُس کی اتنی پیاری دھمکی سن کر یزدان شاہ اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،،

"مجھے واقعی ڈر لگ رہا ہے اِس خطرناک دھمکی سے،،، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میری بیوی اتنا خطرناک بھی سوچ سکتی ہے،،،،"

یزدان صوفے سے اُٹھا تھا،،،

اُسے اُٹھتا دیکھ زرجان پرسکون ہوتی اندر کی جانب بڑھی تھی،،،، جب یزدان نے آگے آتے اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،،

زرجان سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی،،،

"میرے آج کے دن کی اتنی حسین شروعات کرنے کے لیے شکریہ مائی لو،،،، میں اپنے آگے کے ہر دن کی شروعات تمہاری حسین صورت دیکھ کر کرنا چاہتا ہوں،،،، ہمیشہ میرے ساتھ رہنا،،، چاہے نفرت کرو یا محبت،،،، تمہارا ساتھ میری بہت بڑی طاقت ہے،،،، اگر تم

یزدان شاہ کی زندگی میں نہیں ہو گی تو یزدان شاہ کچھ نہیں کر پائے گا،، تمہارے بغیر میری زندگی بے معنی ہے،، اور تمہارے ہونے سے میری زندگی میں بہاریں ہیں،،،،"

یزدان اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو محبت سے چھوتا آخر میں اُس کے ہونٹوں کے قریب جھکا تھا،،،

زرجان جو ساکت سی کھڑی اُس کا یہ والہانہ لمس برداشت کر رہی تھی،،،

اپنے ہونٹوں پر اُس کی گرم سانسیں محسوس کرتے وہ جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی،، جب اُس سے بھی زیادہ تیزی سے یزدان نے اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے اپنے قریب تر کرتے،، وہ اُس کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور اگلے ہی لمحے اُس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اُلجھاتے اپنی رات بھر کی اذیت کا بدلہ لینے لگا تھا،،،

زرجان اُس کی شرٹ کو مُٹھیوں میں دبوچے خود کو اُس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتی اُس کے شکنجے میں پھڑپھڑا کر رہ گئی تھی،،،

یزدان اُسے آزاد کرنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا،، مگر اُس کی مدھم ہوتی سانسوں اور دم توڑتی مزاحمت پر یزدان نے اُس پر رحم کھاتے اُس کے گداز لال ہوتے ہونٹوں کو ناچاہتے ہوئے بھی آزادی بخش دی تھی،،،

"تم جب بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش کرو گی،،، یزدان شاہ کی جانب سے اِس حسین سزا کی حقدار رہو گی،،،"

یزدان اُس کے لرزتے کانپتے وجود کو اپنے سینے میں بھینچتا بانہوں میں اُٹھا چکا تھا،،،

جبکہ زرجان اپنی سانسیں معمول پر لانے میں ہلکان ہوتی،،، شرم و خفت کے مارے اُس کے سینے سے سر بھی نہیں اُٹھا پائی تھی،،،

"آئی لو یو سو مچ،،،، تم مجھ سے جتنی نفرت کرو گی،،، میں ہر بار اُس نفرت کا جواب اپنی ایسی ہی شدید محبت سے دوں گا،،، تم کبھی مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں پاؤ گی تمہیں اپنا ایسا عادی بنا دوں گا،،،"

زرجان کی پیشانی پر اپنے دہکتے لب رکھتے شدت پسندی سے بولتا وہ اُس کا دل لرزا گیا تھا،،،

زرجان میں اِس وقت ہمت نہیں بچی تھی اُس سے لڑنے کی،،،

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"غضب ہوگیا،، اللہ رحم کرے،،، اب نجانے کیا ہو گا؟؟؟ اللہ جتوئی حویلی اور ہمارے قبیلے کو ہر طرح کی آفت سے محفوظ رکھے،،،،"

عنائشہ اور ذاکوان صبح ہی حویلی واپس آگئے تھے،،، ذاکوان کہیں باہر تھا،، عنائشہ دوپہر کے قریب سیڑھیاں اُترتے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب اُس کے کانوں سے یہ الفاظ ٹکرائے تھے،،،

"کیا ہوا؟؟ اللہ خیر کرے،،، کیا ہوا ہے حویلی میں،،،،"

عنائشہ پریشان ہوتی اندر داخل ہوئی تھی،، جہاں ساری عورتیں پریشان سی سر پکڑے بیٹھی تھیں،،

عنائشہ کو ذاکوان سمیت حویلی کا کوئی بھی مرد وہاں دکھائی نہیں دیا تھا،،

"قبیلے کے لوگوں کی آپس میں بہت سخت لڑائی ہوئی ہے،،، جس میں سردار سائیں کے خاص آدمی بھی شامل ہیں،، دو لوگوں کے قتل ہوئے ہیں،،، اور جن کا قتل ہوا ہے وہ سردار سائیں کے پہلے ہی خلاف ہیں،،، بہت بار اندر ہی اندر سازشیں کر چکے ہیں،،،، اور اب بھی یہ اُن کی کوئی چال ہی لگ رہی ہے،،، خان حویلی والوں کے ساتھ مل کر وہ سب سردار سائیں کو پھنسانا چاہتے ہیں،،، اور اُنہیں سردار کی کرسی سے ہٹانا چاہتے ہیں،،،"

غزالہ نے عنائشہ کو جواب دیا تھا،،، جو سن کر عنائشہ کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہوئے تھے،،

"لیکن جب سردار سائیں نے کچھ غلط کیا ہی نہیں تو وہ لوگ کیسے پھنسا سکتے ہیں سائیں کو،،،،"

عنائشہ کو یہاں کی دشمنیاں ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھیں،،، کرتا کوئی تھا پھنستا کوئی اور تھا،،،

"کیونکہ جنھوں نے قتل کیا ہے وہ سائیں کے خاص لوگ ہیں،،،، اور وہ سائیں سے غداری کرکے خود مصیبت سے بچنے کے لیے خان حویلی والوں کے ساتھ مل کر یہ بیان دے چکے ہیں کہ اُنہیں ایسا کرنے کے لیے سائیں نے خود بولا تھا،،

جس کے بعد اب سارا الزام سردار سائیں پر آچکا ہے،،،"

غزالہ نے اُسے تفصیل بتائی تھی،،،

جو سن کر عنائشہ خفگی سے مُٹھیاں بھینچ گئی تھی،،، وہ جانتی تھی ذاکوان جتوئی دل کا کتنا اچھا انسان تھا،،، وہ یوں کسی کو نہیں مروا سکتا تھا،،،،

لوگ صرف اقتدار پانے کے لیے کیسے کیسے لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے تھے،،

عنائشہ نے خوف سے جھرجھری سی لی تھی،،،

"اب بس خدا کرے کچھ بھی کر کے سردار سائیں اِس الزام کو اپنے سر سے ہٹا لیں،، ورنہ اُن سے چھن کر یہ سرداری جا کے پاس بھی گئی تو قبیلے کو تباہی کی نظر ہونے سے کوئی نہیں بچا پائے گا،، اتنے سالوں سے نجانے کتنے لوگوں کی نظر ہے اِس اقتدار پر،،، مگر سردار سائیں نے اب تک کسی کو اپنی کرسی کے قریب بھی نہیں بھٹکنے دیا،، خدا کرے آگے بھی ایسا ہی ہو،،،"

سفینہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے،،، آج پہلی بار عنائشہ نے سب خواتین کو یوں پریشان ہوتے دیکھا تھا،،، سب لوگ اُس کے ذاکوان کو اتنا چاہتے تھے یہ دیکھ عنائشہ کے دل میں ذاکوان کے لیے عزت اور محبت مزید بڑھ گئی تھی،،،

جس نے کبھی بھی اپنی پاور کا غلط استعمال نہیں کیا تھا،،،

عنائشہ نے سب خواتین کو یوں پریشان ہوتے دیکھا تھا،،، سب لوگ اُس کے ذاکوان کو اتنا چاہتے تھے یہ دیکھ عنائشہ کے دل میں ذاکوان کے لیے عزت اور محبت مزید بڑھ گئی تھی،،،

جس نے کبھی بھی اپنی پاور کا غلط استعمال نہیں کیا تھا،،،

★★★★★★★★★★

"سردارنی آپ جانتی ہیں مجھ سے دور نہیں جاسکتیں آپ،، اور اب آپ کو اپنا کہا پورا کرنا ہوگا،،،"

ذاکوان عنائشہ کی ٹھوڑی تھام کر اُس کا چہرا اپنی جانب اُٹھاتے بولا تھا،،

عنائشہ اُسے نگاہیں اُٹھا کر گھور بھی نہیں سکی تھی،،،

"میں ویسا کچھ نہیں کرنے والی جو آپ چاہتے ہیں سردار سائیں،،،"

عنائشہ اُس کے بازو ہٹا کر سائیڈ پر ہونے کی کوشش کرتے بولی،،،

"آپ کو کیا پتا میں کیا چاہتا ہوں،،،؟

" ذاکوان اُس کے مزید قریب جھکتا درمیانی فاصلہ بالکل ختم کر گیا تھا،،۔

اُس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے عنائشہ لرز اُٹھی تھی،،، اُس نے اپنی حیا سے بوجھل پلکیں اُٹھا کر ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،،

"مجھے تم سے بہت ڈر لگتا ہے ذاکوان جتوئی،،،"

عنائشہ نے اُس کی محبت لوٹاتی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا،"کیوں ڈر لگتا ہے آپ کو مجھ سے سردارنی،،،؟ میں نے تو کبھی آپ کو کچھ نہیں کہا،،،

"ذاکوان اُس کے چہرے کی نرماہٹیں محسوس کرتا اُس کے گلابی دہکتے گالوں پر لب رکھتا عنائشہ کے رہے سہے اوسان بھی خطا کر گیا تھا،،

"جب تم بہت زیادہ غصہ کرتے ہو تب بھی مجھے تم سے ڈر لگتا ہے اور جب تم۔۔۔"

عنائشہ نے دھڑک کر بے قابو ہوتے دل کو کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کرتے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی تھی،،،

"اپنی بات مکمل کریں سردارنی،،،"

عنائشہ کے ہونٹوں پر سجی شرمگی مسکراہٹ ذاکوان جتوئی کو اپنا دیوانہ بنا رہی تھی،،، عنائشہ کے ہونٹوں پر سجی شرمگی مسکراہٹ ذاکوان جتوئی کو اپنا دیوانہ بنا رہی تھی،،،

"تم وعدہ کرو میری بات پر ہنسو گے نہیں ذاکوان جتوئی،،،،"

عنائشہ اُس کے تاثرات دیکھ گھبرائی تھی،،،

جو گہری نگاہوں سے بس اُس کے حسین مکھڑے کو تکی جارہا تھا،،، جس پر وہ دل و جان سے مرمٹا تھا،،،

"میری ایسی مجال کہا سردارنی سائیں،،،"

ذاکوان نے اُس کا حوصلہ بڑھایا تھا،،، جبکہ اُس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ عنائشہ کی حالت کو کتنا انجوائے کررہا ہے،،،جبکہ اُس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ عنائشہ کی حالت کو کتنا انجوائے کررہا ہے،،،جو اُس کے ایکشن میں آتے ہی بالکل بھیگی بلی بن جایا کرتی تھی،،،

"مجھے تم سے اُس وقت بھی بہت ڈر لگتا ہے جب تم اِس طرح بہت زیادہ محبت کا اظہار کرتے ہو،،،"

عنائشہ نے نگاہیں جھکائے ایسے اقرار کیا تھا۔۔ جیسے مجرم اپنے بہت بڑے جرم کا کرتا ہے،،،

ذاکوان نے اپنے ہونٹوں کو سختی سے میچتے بہت مشکل سے اپنا قہقہ روکا تھا،،"میری محبت کے زبانی کلامی اظہار سے ڈر لگتا ہے یا عملی اظہار سے،،،"

ذاکوان اُس کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھ اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،، جو سنتے ہی عنائشہ نے خفگی سے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،،

"معاف کیجئے گا سردارنی لیکن آپ میری سوچ سے زیادہ معصوم ہیں،،، آپ کا یہ سردار آپ کی اِسی سادگی پر مرمٹا ہے،،، اور آپ کی اِس سادگی کو ایک خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہے،،،"

ذاکوان اُس کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اُس کی گردن پر جھکتا اُس کی سانسیں منتشر کر گیا تھا،،

★★★★★

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ،،،؟؟ سردار ذاکوان میری بیٹی کو نقصان کیوں پہنچائے گا،،، وہ تو بیوی ہے اُس کی،،، اُنہوں نے اُسے اپنی حویلی کی سردارنی بنا کر رکھا ہوا ہے،،، آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے،،،"

مہناز بیگم جن کا ارادہ ایک دو دنوں میں واپس شہر جانے کا تھا آج کہیں جانے والی اپنے بھائی اور بھتیجو کی باتیں سن کر وہ اپنی جگہ سن ہو چکی تھیں،،،

وہ اِن لوگوں کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھیں،،، مگر کیا کرتیں ماں تھیں،،، نہ چاہتے ہوئے بھی اُن کا دل بے چین ہو اُٹھا تھا،،،

آخر یہ لوگ اُن کی عنائشہ کے بارے میں ایسی اتنی بڑی باتیں کیسے کر سکتے تھے،،،"پھوپھو جان میں جانتا ہوں آپ اِس وقت ہم سے زیادہ ذاکوان جتوئی پر اعتبار کر رہی ہیں،،، اور آپ کو ابھی بھی یہی لگ رہا ہو گا کہ شاید ہم یہ سب کسی سازش کے تحت جھوٹ بول رہے ہیں،،، تو آپ کی مرضی،،، لیکن سچ تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی صرف ذاکوان جتوئی سے ہے،،، عنائشہ اِس گھر کی بیٹی اور ہمارا خون ہے،،، ہم اُسے نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے،،، اور نہ ہی اُسے کچھ ہونے دے سکتے ہیں،،، ہم تک جیسے ہی یہ خبر پہنچی کہ عنائشہ سے ذاکوان جتوئی کو خطرہ ہے ہم نے آپ کو بتا دیا،،، اب اگر آپ خود ہی اپنی بیٹی کو نہیں بچانا چاہتیں تو آپ کی مرضی،،، ہم آپ کے معاملے میں نہیں پڑیں گے،،،

"اب اگر آپ خود ہی اپنی بیٹی کو نہیں بچانا چاہتیں تو آپ کی مرضی،،، ہم آپ کے معاملے میں نہیں پڑیں گے،،،"

جابر خان نے شاید زندگی میں پہلی بار کسی سے اتنے مودبانہ لہجے میں بات کی تھی۔۔

"مہناز میں بس اتنا ہی کہوں گا کہ جیسے پہلے ہماری بات نہ مان کر عنائشہ کو یہاں بھیج کر بہت بڑی غلطی کی تھی تم نے،،، اگر اِس بار بھی ہماری بات نہ مان کر تم اپنی بیٹی کو اُس خطرے نکالنے کی کوشش نہیں کرتی تو اِس بار کی کی گئی غلطی کا کوئی ازالہ نہیں کر پاؤ گی تم،،،کیونکہ جب تمہاری زندگی بھر کی جمع پونجی،، تمہاری بیٹی ہی نہیں رہے گی تو تم کیسے کسی بھی غلطی کا ازالہ کر پاؤ گی،،،"

مہناز بیگم جو پہلے ہی کشمکش میں ڈوبی ہوئی تھیں،،، پہلے جابر اور اب فہیم خان کی کہی باتیں سن کر وہ مزید اُلجھ چکی تھیں،،،

وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پارہی تھیں کہ کس پر بھروسہ کریں اپنے بھائی بھتیجے پر یا ذاکوان جتوئی پر،،،

"السلام علیکم مہرجان،،،"

زرجان نے ڈرائنگ روم میں چند خواتین کے ساتھ بیٹھی مہرجان کو سلام کیا تھا،،،

جو صبح سے اُس کے سامنے آنے سے گریز برت رہی تھیں،،،

وجہ سے زرجان بہت اچھی طرح واقف تھی،،،

"کیسی ہے میری بیٹی،،،؟؟؟"

مہرجان نے اُن خواتین کو وہاں سے بھیجتے نہایت ہی محبت سے اُسے مخاطب کیا تھا،،

"آپ کی بیٹی آپ سے بہت سخت ناراض ہے مہرجان،،، آپ نے اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر اپنی اِس بیٹی کو دھوکا دیا ہے،،،"

زرجان نے آنسو بھری آنکھوں سے اُن کی جانب دیکھتے شکوہ کیا تھا،،، اُس کی یہ بے اعتباری دیکھ مہرجان کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے،،،

"ایسا کچھ نہیں ہے میری گڑیا،،، آپ کی مہرجان آپ کو دھوکا دینے سے پہلے اپنی جان دے دے،،، آپ اور یزدان مجھے میری جان سے بڑھ کر عزیز ہیں،،،

"مہرجان اُس کے ہاتھ تھامتی محبت بھرے نم لہجے میں بولی تھیں،،،

"ایسا کچھ نہیں ہے میری گڑیا،، آپ کی مہرجان آپ کو دھوکا دینے سے پہلے اپنی جان دے دے،،، آپ اور یزدان مجھے میری جان سے بڑھ کر عزیز ہیں،،،"

مہرجان اُس کے ہاتھ تھامتی محبت بھرے نم لہجے میں بولی تھیں،،،

"تو پھر آپ نے مجھے یزدان شاہ کا سچ کیوں نہیں بتایا،،؟ آپ جانتی تھیں نا کہ وہ دل شیر بن کر میرے آس پاس موجود ہے،،، آپ نے ہر بات کیوں چھپائی مجھ سے،،،؟؟ آپ جانتی تھیں نا کہ میں کتنی تکلیف میں ہوں،،، پھر بھی آپ نے میرا خیال نہیں کیا،،، آپ نے اور آپ کے بیٹے نے بہت بُری طرح میرا ٹرسٹ توڑا ہے،،، میں اب کبھی کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر پاؤں گی،،،"

زرجان نم آنکھوں کے ساتھ بولتی مہرجان کو بے چین کر گئی تھی،،، اُن کا ایک بار دل چاہا تھا کہ اُسے سب سچ بتا دیں مگر یزدان کو اندر آتا دیکھ وہ اپنی اِس خواہش کو اندر ہی دبا گئی تھیں،،،

یزدان کو اندر آتا دیکھ زرجان نے فوراً اُس کی جانب سے چہرا موڑتے اپنے آنسو صاف کیے تھے،،،،

اُس کی یہ حرکت یزدان سے پوشیدہ نہیں رہ پائی تھی،،،

"تمہارا قصور وار میں ہوں،،، میں نے تمہیں دھوکا دیا ہے،،، مہرجان نے کچھ نہیں کیا،، جو بھی شکوے شکایتیں کرنی ہیں مجھ سے کرو،،،،"

یزدان اُس کے حسین سراپے پر ایک بھرپور نظر ڈالتا سامنے رکھے صوفے پر براجمان ہوا تھا،،،

زرجان مہرجان کا لحاظ کرتے اُسے کوئی جواب نہیں دے پائی تھی،،،

"آپ لوگ بیٹھیں میری باہر کچھ مہمان بیٹھی ہیں میں اُن سے مل کر آتی ہوں،،،"

مہرجان نہایت ہی سمجھداری کا مظاہرہ کرتیں وہاں سے اُٹھ گئی تھیں،،،،

"تو تم اب اِس طرح مجھے اگنور کرو گی،،؟"

یزدان کی نگاہیں فیروزی رنگ کے خوبصورت سے لباس میں ملبوس کندھوں پر بلیک شال رکھے،، لمبے بالوں کو چٹیا میں قید کیے بیٹھی زرجان سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں،،،

اُس کی صبیحہ رنگت اِس رنگ میں کھل رہی تھی،، غصے اور ٹھنڈ کی شدت کی وجہ سے رنگت میں بھی گلابیاں سی پھیلی ہوئی تھیں،،،

یزدان کو وہ اپنی جانب دیکھنے سے گریز برتتی مزید بے چین کر گئی تھی،،، اُس کا یہ ناراضگی بھرا انداز یزدان شاہ کا سکون چین لوٹ رہا تھا،،

وہ اُسے روٹھی روٹھی سی بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی.

"مسز میں آپ سے بات کررہا ہوں،،؟؟؟ میں جانتا ہوں میں بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں بلیک سوٹ میں،، مگر آپ کو مجھ سے خطرہ نہیں ہونا چاہئے،، آپ تو آلریڈی اپنا دل میرے نام کر چکی ہیں،،،"

یزدان نے اُسے بولنے پر اُکسایا تھا،،

جبکہ یزدان کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی زرجان کی غیر ارادی نظر اُس کی جانب اُٹھی تھی.،، جس پر یزدان اپنا بے ساختہ اُمڈ آنے والا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،

اُس کی چالاکی پر زرجان غصے سے مُٹھیاں بھینچتی وہاں سے اُٹھ گئی تھی،،

اُس کا رُخ دروازے کی جانب تھا جب قریب سے گزرنے پر یزدان نے ہاتھ بڑھا کر اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،،

زرجان سیدھی اُس کی گود میں جاگری تھی،،

"یہ کیا حرکت ہے؟؟؟ چھوڑو مجھے یزدان شاہ،،، میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی،،،،"

زرجان اُس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرتی چلائی تھی،،،

" تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی،،،؟؟"

یزدان نے اُس کی ٹھوڑی اپنی جانب موڑتے اُس کی ٹھوڑی کے خم پر اپنے ہونٹ رکھتے اُس کی دھڑکنیں تیز کر دی تھیں،،،،

"تم ایک سائیکو انسان ہو،،، تمہیں کیا لگتا ہے یہاں حویلی میں قید کر کے رکھو گے،،، اپنی مرضی جتاؤ گے اور میں تمہاری ہر بات مانوں گی، ایسا ہر گز نہیں ہو گا،،، میں اپنے حق کے لیے لڑنا بھی جانتی ہوں اور دھو کے بازو کو دھول چٹانا بھی،،،"

زرجان یزدان کی شرٹ مُٹھیوں میں جکڑے بولتی اپنا چہرا اُس کے چہرے کے قریب لے جاتے بولتی اُسے وارن کر گئی تھی،

جب اُسی لمحے یزدان نے اُس کے سلیقے بنے بالوں میں اپنی اُنگلیاں پھنساتے اُس کا چہرا اپنے چہرے کے مزید قریب کرلیا تھا،،

زرجان اُس کی حرکت پر اچانک سے بوکھلا گئی تھی،،،

"میں چاہتا ہوں تم مجھے سزا دو ہر اُس دھوکے کی سزا جو میں نے تمہیں دیا ہے،،، تمہیں ہرٹ کیا ہے.، مگر ایسے ہی میرے قریب رہ کر،،، میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا زندگی،،، یزدان شاہ دنیا کی ہر کو بھول سکتا ہے،،، سوائے تمہارے،، بہت مشکل سے پایا ہے تمہیں،،، مجھ سے دور جانے کی کوشش مت کرنا،،،"

یزدان جذبت کے عالم میں بولتا اُس کے اُوپری ہونٹ پر بنے تل پر اپنے لب رکھ گیا تھا،،،

اُس کا لمس اتنی شدت لیے ہوئے تھا کہ زرجان لرز اُٹھی تھی،، اُس نے جلدی سے یزدان کے سینے پر ہتھیلیوں کا دباؤ ڈالتے اُسے دور دھکیلنا چاہا تھا،،

مگر یزدان اُسے آزادی بخشنے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں تھا،،،،

اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے بالکل اپنے ساتھ لگائے وہ دونوں ہی اِس وقت بھول چکے تھے کہ وہ اپنے بیڈ روم میں موجود نہیں ہیں،،،

زرجان کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں،،،

اُس نے یزدان کی گردن پر اپنے ناخن گاڑھتے اُس احساس دلانا چاہا تھا کہ وہ نازک جان اُس کی یہ وارفتگی برداشت نہیں کرسکتی،،،

"تم میری ہو زری،،، یزدان شاہ کی،، تم پر تم سے بھی زیادہ حق میرا ہے،، آئندہ مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا،، میرا اُٹھایا قدم برداشت نہیں کر پاؤ گی،،،"

یزدان شاہ اُس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتا اپنے کندھے پر ٹکائے اُس کے چہرے اور گہری تپش زدہ سانسوں کو محسوس کرتا اُس کے کان کی لوح کو چوم گیا تھا،،

زرجان کا ہولے ہولے کانپتا وجود یزدان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا،،،

"میں باندی نہیں ہوں تمہاری،،، نہ ہی وہ کروں گی،، جو تم چاہو گے،،،"

زرجان باز اب بھی نہیں آئی تھی،،

"اِس کی فکر مت کرو ڈئیر وائف وہ میں چاہوں گا،، وہ میں خود ہی کروا لوں گا،،،"

یزدان ایک بار پھر اُس شفاف گردن پر جھکا تھا،، مگر اُس سے پہلے ہی زرجان اُس کے حصار سے نکلتی اُس کی گود سے اُٹھ گئی تھی،،،

مگر جلد بازی میں اُس کا دوپٹہ یزدان کے پاس ہی رہ گیا تھا،،،

"لکنگ بیوٹیفل وائفی،،"

یزدان اُسے سر سے پیر تک بے باک نگاہوں سے گھورتا زرجان کو لال کر گیا تھا،،،

"میرا دوپٹہ واپس کرو یزدان شاہ،،،"

زرجان نے دانت پیستے دور کھڑے ہی اُس سے اپنا دوپٹہ مانگا تھا،،

"تم نہ سہی تمہارا دوپٹہ ہی سہی کسی کو تو میرے پاس رہنے دو،،، مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ تم اتنی ظالم اور سنگدل ہو سکتی ہو،،، اتنے قریب رہ کر بھی تڑپا رہی ہو مجھے،،، بہت جلد اپنی اِس تڑپ کا بدلہ سود سمیت لوں گا تم سے میں،،، اُس دن تمہاری خیر نہیں ہو گی،،،"

یزدان اپنے موبائل پر آتی فون کال کو دیکھتا زرجان کو مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا اپنی جگہ سے اُٹھا تھا،،

زرجان کے قریب جاتے اُس کے لال پڑتے گالوں پر باری باری لب رکھتا وہ اُسے آنکھوں ہی آنکھوں سے وارن کرتا وہاں سے نکل گیا تھا،،،،

اُس کے جاتے ہی زرجان اپنے دل پر ہاتھ رکھتی وہیں صوفے پر ڈھے گئی تھی،،، اِس انسان کی بولتی قربت برداشت کرنا آسان بالکل بھی نہیں تھا،،

جبکہ ایک نفوس جو کب سے وہاں چھپا یہ سب زہریلی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا یزدان کے جاتے ہی وہاں سے ہٹ چکا تھا،،

★★★★★★★★★★★

"ماما یہ کیسی باتیں کررہی ہیں آپ،،،؟؟؟"

عنائشہ مہناز بیگم کی کہی باتیں سن کر چکرا گئی تھی،،

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں عنائشہ،،، تمہیں ذاکوان جتوئی سے خطرا ہے،،، اُس نے تم سے یہ شادی کسی محبت وجبت میں آکر نہیں کی میں پہلے دن سے جانتی تھی کہ وہ صرف اپنی ضد میں مجھ سے بدلہ لینے اور تمہارے ماموؤں کو نیچا دکھانے کے لیے تم سے شادی کررہا ہے،،، لیکن اُس دن تمہارے ساتھ اُس کا حسنِ سلوک اور تمہیں وہاں کی سردارنی بنا دیکھ میں یہی سمجھی کہ شاید وہ اب ٹھیک ہوچکا ہے،،، لیکن ایسا کچھ نہیں ہے میری جان،،، وہ ایک انتہائی گھمنڈی اور اونچی ناک رکھنے والا وڈیرا ہے،،، جو کبھی کسی کے آگے جھکتا نہیں ہے،،، صرف دوسروں کو جھکانا جانتا ہے،،، تم سے شادی کرنے کا مقصد صرف خان حویلی والوں کو نیچا دکھانا تھا،،

وہ کبھی بھی اپنا بدلہ پورا کرنے کے لیے تمہیں مار سکتا ہے،، عنائشہ تم میری پوری زندگی کا حاصل ہو،،، میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی،،، تمہارے ماموں کوشش کررہے ہیں اپنے لوگ وہاں بھیج کر تمہیں وہاں سے نکلوانے کی،،، تم بس تیار رہنا،،"

مہناز بیگم ایک ہی سانس میں بولتی عنائشہ کو بالکل ساکت کرگئی تھیں،،

اگر مہناز بیگم پہلے اُسے ایسی کوئی بات کہتیں تو وہ فوراً یقین کرلیتی،،، مگر اب ایسا نہیں تھا،،

ذاکوان جتوئی پر وہ خود سے زیادہ بھروسہ کرنے لگی تھی،،،، جو شخص اُس پر جان دیتا تھا وہ بھلا اُس کی جان کیسے لے سکتا تھا،،،

"ماما آپ کو یقیناً کوئی شدید غلط فہمی ہوئی ہے،،، میرے سردار سائیں ایسا نہیں کرسکتے،،،"

عنائشہ نے یقین بھرے انداز میں جواب دیتے فون کاٹ دیا تھا،،،

اُس کا چہرا بالکل لال ہوچکا تھا،،، اُس کی زندگی کی ایک اہم ہستی اُس کی زندگی کی دوسری اہم ہستی کے خلاف اتنی بڑی بات بول گئی تھی،،،

"مجھے ذاکوان سے بات کرنی ہوگی،،،"

عنائشہ اِس وقت شدید ٹینشن میں آچکی تھی،،، پہلے ذاکوان کے خلاف سازش ہونا اور اب اُس کی ماما کا اتنا بڑا انکشاف عنائشہ کو ہلا کر رکھ گیا تھا،،

وہ فوراً روم سے نکل آئی تھی،،

جب نیچے آتے ہی اُس کے کانوں میں ذاکوان کی گرجتی آواز سنائی دی تھی،،،

عنائشہ کا دل دہل اُٹھا تھا،،،،

وہ تیز قدموں سے ہال میں داخل ہوئی تھی،،، جہاں سامنے ہی ذاکوان جتوئی شدید اشتعال اور غصے سے پاگل ہوتا سامنے سر جھکائے کھڑے ملازمین پر برس رہا تھا،،

جن میں ایک میل اور دو فی میلز تھیں،،،

حویلی کا ہر فرد وہاں موجود تھا،،، سب کے چہروں پر پریشانی کے ساتھ ساتھ ذاکوان کے جاہ و جلال کا خوف چھایا ہوا تھا،،،

عنائشہ نے آگے بڑھنا چاہا تھا،، جب غزالہ نے سفینہ بیگم کے کہنے پر اُس کے قریب آتے اُس کا ہاتھ تھام لیا تھا،،

"سردارنی آپ پلیز ابھی سردار سائیں کے پاس مت جائیں،،، وہ بہت زیادہ غصے میں ہیں،،،، پلیز آپ کو پوچھا کوئی بھی سوال اُنہیں مزید بھڑکا دے گا،،، اُن کے اِس جلالی غصے کے آگے دادی سائیں اور بابا سائیں بھی نہیں بول پاتے،،،، یہ جو سردار سائیں کے سامنے لوگ سر جھکائے کھڑے ہیں نا،،، یہ خان حویلی کے بھیجے گئے غدار ہیں،، جو اِس حویلی میں سردار سائیں کو نقصان پہنچانے آئے ہیں،،،،

اِن کے سامان سے زہر کی ڈبیا ملی ہیں،، جن میں سلو پوائزن بھی موجود تھی،، جس کی کچھ مقدار یہ حویلی کے کسی فرد کو دے چکے ہیں،،، اب وہ انسان سردار سائیں ہیں یا کوئی اور،،، یہ تینوں ابھی تک نہیں اُگل رہے،،، سائیں جتنے غصے میں ہیں مجھے یہی لگتا ہے عنقریب وہ اِن کی کھوپڑیاں اُڑا دیں گے۔"

غزالہ عنائشہ کو ذاکوان کے پاس جانے سے روکتے بولی تھی، جبکہ اِس نئے انکشاف پر عنائشہ پوری طرح سے چکرا گئی تھی،،،، آخر اصل حقیقت کیا تھی،،،،

اگر یہ بات سچ ہوتی اور یہ لوگ سچ میں ذاکوان کو زہر دے رہے ہوئے تو،،

عنائشہ نے تڑپ کر ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،، جس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُن ملازمین کی گردنیں اُڑا دے،، وہ اب تک ایسا کر بھی چکا ہوتا مگر وہ ملازمین ابھی اپنی زبان سے اصل حقیقت نہیں اُگل رہے تھے کہ اُنہیں اِس حویلی میں داخل ہونے کے لیے کس نے مدد کی تھی اور وہ اب تک کس کو زہر دیتے آرہے تھے،،

"میں آخری بار بول رہا ہوں مجھے اُس انسان کا نام بتا دو جس نے تمہیں حویلی میں داخل کروایا،، ورنہ میں تم لوگوں کی نسلیں برباد کرکے رکھ دوں گا،"

ذاکوان اتنی شدت سے دھاڑا تھا اُن سب کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی،،،

"سردار سائیں،،،،"

عنائشہ غزالہ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ذاکوان کی جانب بڑھی تھی،

"ہمیں معاف کریں سائیں،،، بہت بڑی بھول ہوگئی،، مگر خان حویلی والوں نے ہمیں اِس قدر خوفزدہ کردیا تھا کہ ہمارے پاس اُن کی بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا،،، میں بتاتی ہوں آپ کو ہمیں یہاں داخل ہونے میں کس نے مدد کی تھی،،،"

اُن میں سے ایک عورت عنائشہ کے قریب آنے سے پہلے ہی ذاکوان کے قدموں میں گرتی گڑگڑانے لگی تھی،،،

ذاکوان نے ایک بار بھی عنائشہ کی جانب نہیں دیکھا تھا،، وہ اُسے مسلسل اگنور کررہا تھا،، جو بات عنائشہ نے بہت شدت سے محسوس کی تھی،،،

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا قطرہ ٹوٹ کر گال پر گرا تھا،،،

"سردار سائیں ہمیں یہ سچ بتاتے ہوئے آپ سے خوف محسوس ہورہا ہے،،، لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہمیں یہاں داخل ہونے میں مدد کرنے والی سردارنی سائیں ہیں،،، یہ جانتی ہیں ہم یہاں کسے زہر دے رہے تھے،،، یہ ہمارے ساتھ پہلے دن سے اس کام میں شامل رہی ہیں،،،"

وہ ملازمہ ایسے ہی ذاکوان کے قدموں میں گرے بولتی عنائشہ سمیت وہاں موجود ہر شخص کو شاک کر گئی تھی،،،، چاہے عنائشہ سے جتنے بھی اختلافات سہی مگر اُن میں سے کوئی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ عنائشہ ایسا کچھ کر سکتی ہے،،،

ذاکوان نے اب بھی عنائشہ کی جانب نہیں دیکھا تھا،،،

عنائشہ لڑکھڑائی تھی،،، اُس سے اپنی صفائی میں بھی کچھ نہیں بولا گیا تھا،،،

"سردارنی سائیں کے ساتھ مل کر ہم جس کے کھانے میں اتنے دنوں سے زہر کی تھوڑی تھوڑی مقدار شامل کر رہے ہیں وہ آپ ہیں سردار سائیں،،،،"

وہ عورت حقیقت کو پوری طرح سے بے نقاب کرتی عنائشہ کے ساتھ ساتھ باقی سب کے پیروں تلے سے زمین کھینچ گئی تھی،،،

عنائشہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا،،، اُس پر تو الزام لگا ہی تھا ساتھ میں جو ذاکوان کے حوالے سے انکشاف ہوا تھا وہ سن کر عنائشہ کو ہوا میں آکسیجن کم ہوتی محسوس ہوئی تھی،

اُس کے سردار سائیں جسے وہ پاگلوں کی طرح چاہنے لگی تھی اُسے اتنے ٹائم سے زہر دی جارہی تھی،،،

وہاں موجود سب لوگ عنائشہ کو نفرت آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگے تھے،،،

حتٰی کہ اُس کی جانب بڑھتی غزالہ بھی اپنے قدم وہیں روک گئی تھی،، کیونکہ وہاں موجود تمام افراد کے لیے اپنے سردار سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا،،،

"یہ جھوٹ بول رہی ہے، میں ایسا کچھ نہیں کرسکتی تم جانتے ہو، میں ایسا نہیں کرسکتی۔"

عنائشہ ذاکوان کو اپنی جانب نہ دیکھتا پاکر اُس کی جانب بڑھتی سر کو نفی میں ہلاتے بولی تھی،

پوری دنیا اُس پر اعتبار نہ کرتی اُسے پرواہ نہیں تھی مگر اپنے سردار کی بے اعتباری وہ برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے۔

"سردارنی اپنے کمرے میں جائیں آپ،،،"

ذاکوان سرد ٹھٹھرا دینے والے لہجے میں بولتا بنا اُس کی جانب دیکھے اُسے وہاں سے جانے کا حکم دے گیا تھا،،

"کیوں جاؤں میں،،،؟؟ تم پہلے میری بات سنو گے،،، یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں،،"

عنائشہ اُس کی بات ماننے سے انکاری بنا اردگرد موجود لوگوں کا لحاظ کیے خفگی سے بولی تھی،،

"سردارنی عنائشہ اعظم خان میں آپ سے کہہ رہا ہوں اپنے کمرے میں جائیں،،، تو اِس کا مطلب ہے آپ اپنے کمرے میں جائیں،،، میں اِس وقت آپ کی کوئی بات کوئی وضاحت نہیں سننا چاہتا،،،"

ذاکوان عنائشہ کی بات کے جواب میں اتنی شدت سے دھاڑا تھا کہ لمحہ بھر کو عنائشہ کو حویلی کے در و دیوار ہلتے محسوس ہوئے تھے،،،

اُس نے انتہائی بے یقینی کے ساتھ ذاکوان کے یہ انداز دیکھا تھا،،

"سردارنی عنائشہ اعظم خان میں آپ سے کہہ رہا ہوں اپنے کمرے میں جائیں،، تو اِس کا مطلب ہے آپ اپنے کمرے میں جائیں،،، میں اِس وقت آپ کی کوئی بات کوئی وضاحت نہیں سننا چاہتا،،"

ذاکوان عنائشہ کی بات کے جواب میں اتنی شدت سے دھاڑا تھا کہ لمحہ بھر کو عنائشہ کو حویلی کے در و دیوار ہلتے محسوس ہوئے تھے،،،

اُس نے انتہائی بے یقینی کے ساتھ ذاکوان کا یہ انداز دیکھا تھا،،

اُس کی آنکھوں کے سامنے کا منظر ایک دم دھندلا گیا تھا،، وہ ذاکوان کے جانب سے نگاہیں پھیرتے دروازے کی جانب بڑھی تھی مگر چند قدم ہی چل پائی تھی وہ اگلے ہی لمحے اُس کا سر بہت بُری طرح چکرایا تھا،، عنائشہ اپنے حواس کھوتی زمین بوس ہونے کو تھی جب ذاکوان نے جلدی سے اُس کے قریب آتے اُسے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا تھا،،

عنائشہ نے اپنے چکراتے سر کو تھام کر ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،، ایک جھٹکے سے خود کو ذاکوان کی گرفت سے آزاد کرتی وہ اُس سے دور ہوئی تھی،،

جس انسان پر وہ اندھا اعتماد کرتی تھی وہ اُس کی صفائی تک سننے کو تیار نہیں تھا،،

ذاکوان کو عنائشہ کا یہ عمل مزید طیش دلا گیا تھا،

اُس نے بنا کچھ بولے عنائشہ کی کلائی آزاد کرتی تھی۔

وہاں موجود تمام افراد خاموشی سے اُن دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

خولہ اور گلناز بیگم تو اپنے سردار اور سردارنی کے بیچ پیدا ہوتی اِس بدگمانی کو دیکھ اپنی خوشی چھپا نہیں پارہی تھیں، لیکن یہ بھی سچ تھا کہ ذاکوان کو زہر دینے والی بات اُن سب حویلی والوں کے دل پر جا ہر لگی تھی، عنائشہ سچ میں خان حویلی والوں کا ساتھ دے رہی تھی اُنہیں یقین نہیں آیا تھا۔

اُنہیں تو یہی لگا تھا کہ عنائشہ اپنے سردار سائیں کی محبت میں گرفتار ہوچکی۔

"توقیر، صابر،،،،"

عنائشہ کے جانے کے بعد ذاکوان نے اپنے آدمیوں کو بلایا تھا،، جو اگلے ہی سیکنڈ کسی بوتل کے جن کی طرح وہاں نازل ہوئے تھے،،،

"اِن تینوں کو زندان خانے میں ڈال دو،، اور فرحت سے کہوں اِن کی خوب خاطر مدارت کرے،،، جب تک یہ سچ نہیں اُگل دیتے۔ ابھی انہوں نے میری سردارنی پر جو الزام لگایا ہے اُس کی اِنہیں ایسی سزا دو کہ دوبارہ یہ یا کوئی اور میری سردارنی کو نشانہ بنانے کے بارے میں سوچیں بھی نہیں۔"

ذاکوان غضبناکی سے حکم دیتا سب کے دل دہلا کر رکھ گیا تھا۔ سب ہی حیران ہوئے تھے کہ اگر ذاکوان نے اِن لوگوں کی باتوں پر یقین نہیں کیا تھا تو پھر اُس نے عنائشہ کے ساتھ ایسا رویہ کیوں رکھا تھا۔

مگر ذاکوان جتوئی سے کچھ بھی پوچھنے کی ہمت نہیں تھی اُن میں۔

"سائیں ہم سچ کہہ رہے ہیں سائیں،، سردارنی نے ہی،،،"

وہ شخص ابھی مزید بول بھی نہیں پایا تھا جب ذاکوان کی جانب سے پڑنے والا زناٹے دار تھپڑ اُس شخص کا چہرا گھما گیا تھا،،

ذاکوان رُکا نہیں تھا اُس کے پے در پے مارے جانے والے تھپڑوں نے اُس شخص کا چہرا زخمی کر کے رکھ دیا تھا۔ کسی نے بھی آگے آکر ذاکوان کو روکنے کی جرأت نہیں کی تھی۔

سب ہی سہم کر ایک جانب کھڑے تھے۔

"میری سردارنی کا نام دوبارہ زبان پر مت لانا ورنہ اگلی سانس لینے کے قابل نہیں بچو گے۔"

ذاکوان اُس کے نیم بے ہوش پڑتے وجود کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ اُس کے جاتے ہی حویلی والوں نے اپنی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔

"تم سردارنی کو سردار سائیں کی نظروں میں گرانے کا کہہ رہی تھی، اتنے بڑے الزام کے بعد سائیں نے اُسے کچھ نہیں کہا بلکہ ابھی بھی اُنہیں اپنی سردارنی پر سب سے زیادہ اعتبار ہے۔ سردارنی عنائشہ کو اُن کی زندگی سے نکالنا آسان کام بالکل بھی نہیں ہے، ہمارے پاس اب سردارنی کو قبول کرنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہے،،،"

ثمینہ بیگم نے پاس کھڑی نند گلناز بیگم کو کہا تھا۔

مگر اِس وقت اُن کی بات کے جواب میں وہاں موجود خواتین میں سے کوئی کچھ نہیں بول پایا تھا۔

★★★★★★★★★

"بھابھی سے بات کرواؤ میری،،"

زرجان کو ملازمہ سے پتا چلا تھا کہ یزدان اِس وقت حویلی میں نہیں ہے، اِسی بات کا فائدہ اُٹھاتی وہ ساری حقیقت جاننے کے لیے اپنے گھر پر نمبر ملا چکی تھی،،،

مگر پہلے کی دو بار کی طرح اِس بار بھی فون ملازمہ نے کی اُٹھایا تھا۔

جو بات زرجان کو زچ کر گئی تھی۔

"بی بی جی اِس وقت گھر پر موجود نہیں ہیں جی۔"

ملازمہ کا وہی جواب سن کر زرجان تپ اُٹھی تھی۔

اُسے شدید گڑبڑ کا احساس ہوا تھا۔ آخر کیا وجہ تھی جو بھابھی اُس سے بات نہیں کر رہی تھیں۔

زرجان کو شدید پریشانی لاحق ہوئی تھی۔ بھابھی کے پاس اپنا پرسنل نمبر بھی نہیں تھا جو وہ اُنہیں کال کر کے کچھ پوچھتی اُن سے،،،

زرجان نااُمیدی کے ساتھ فون بند کرتی صوفے پر آن بیٹھی تھی۔

اُس کا موڈ بہت سخت آف تھا۔ یزدان کا رویہ اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔ اگر وہ اُس سے اتنی محبت کرتا تھا تو اُس کے گھر والوں کے ساتھ اتنا بدتر رویہ کیوں تھا؟ یہ بات زرجان کی سمجھ سے باہر تھی۔

کبھی کبھی اُسے یہی لگتا تھا کہ شاید یزدان اُس سے محبت کرتا ہی نہیں ہے وہ صرف اپنے کسی مقصد کے لیے اُسے استعمال کر رہا ہے،،،

اُس کا دماغ منفی سوچوں کا مرکز بنتا جا رہا تھا۔

وہ نجانے مزید کب تک ایسے ہی بیٹھی رہتی جب گاڑی کی آواز پر وہ سوچوں کی دنیا سے باہر آتی حقیقت میں لوٹی تھی۔

وہ اتنا تو پہچان چکی تھی کہ یہ یزدان کی گاڑی کا ہارن ہی ہے۔

زرجان نے کھڑکی کا پردہ ہٹاتے نیچے کی جانب جھانکا تھا۔ جب یزدان کے ساتھ گاڑی سے ایک انتہائی ماڈرن لڑکی دیکھ زرجان کی آنکھوں میں جلن کی چنگاریاں جل اُٹھی تھیں۔

کیونکہ وہ لڑکی جس محبت اور استحقاق سے یزدان کے بازو کو تھامے اُس کے ساتھ لگی والہانہ نگاہوں سے اُسے دیکھتی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی، یہ بات دور سے ہی زرجان کو آگ لگا گئی تھی۔

"یہ اب کیا نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہو تم یزدان شاہ،،، کون ہے یہ لڑکی،، ؟؟؟"

دانت پیستے اور مُٹھیاں بھینچتے وہ نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

★★★★★★★★★

"سردارنی کیا کر رہی ہیں؟ آپ کو چوٹ لگ جائے گی۔"

شبنم فوراً عنائشہ کے پیچھے آئی تھی، جو شدید اشتعال میں بنا دیکھے چیزیں اُٹھا اُٹھا کر پھینکی جا رہی تھی۔

"اُس نے میرا اعتبار نہیں کیا، سب حویلی والوں کے سامنے میری انسلٹ کی ہے، اُسے ملازمین کی بات پر یقین ہے، مگر میری نہیں،،، آئی ہیٹ ہم،، آئی ہیٹ ہم سو مچ،،،"

عنائشہ کے اندر آگ کی بھٹی جل رہی تھی۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ذاکوان کسی کے بھی لگائے الزام ک سچ مان لے گا،، اور اُسے صفائی کا ایک موقع تک نہیں دے گا،،

"سردارنی ایسا نہیں ہے،،، اگر ایسا ہوتا تو سردار سائیں جتنے غصے میں تھے وہ آپ کو اتنے آرام سے جانے کا نہ کہتے،، اُنہیں یقین ہے اور وہ جانتے ہیں کہ آپ ایسا نہیں کر سکتیں،،،"

شبنم اُس کے ہاتھ سے کانچ کا ڈیکوریشن پیس لینے کے لیے اُس کے قریب آئی تھی.

"دور رہو مجھ سے تم،،، تم تو ہو ہی اپنے اُس سائیکو سردار کی چمچی،، تمہیں بھلا وہ کہاں غلط لگے گا۔ نکل جاؤ میرے کمرے سے، اِس سے پہلے کہ تمہارے سردار کی جگہ تمہاری کھوپڑی کھول دوں میں۔"

عنائشہ بار بار ذاکوان کی وکالت کیے جانے پر اب کی بار اپنی توپوں کا رُخ شبنم کی جانب موڑ چکی تھی۔

"سردارنی سائیں میں نے کیا کیا ہے؟؟؟"

شبنم اُس کے خطرناک تیور دیکھ منمنائی تھی۔

"کچھ نہیں کیا تم نے،،، سارا قصور میرا ہے جو اتنی انسلٹ کے بعد بھی تمہارے سردار کی اِس حویلی میں موجود ہوں۔ ہٹو میرے آگے سے،،"

عنائشہ اپنے آگے دیوار بنی کھڑی شبنم کو دھکیلتی کمرے سے نکل گئی تھی،، جبکہ شبنم پریشان سی بوکھلاتی اُس کے پیچھے گئی تھی،،،

★★★★★★★★★★

"رک جائیں سردارنی،،،"

عنائشہ جو گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی ذاکوان کی پکار پر بے اختیار اُس کے قدموں کو بریک لگی تھی۔

وہ اُنہیں قدموں پر واپس پلٹتی سینے پر بازو باندھے آگ اُگلتی نگاہوں سے ذاکوان کو دیکھنے لگی تھی۔

"کیوں ابھی کوئی الزام لگانا باقی رہ گیا ہے کیا ؟ جس کے لیے میں مزید یہاں رکوں۔"

عنائشہ کی لال پڑتی رنگت بتا رہی تھی کہ وہ شدید غصے میں ہے۔ غصہ تو اِس وقت ذاکوان کا بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ مگر ہمیشہ کی طرح آج بھی اُسے اپنی سردارنی کے بپھرے انداز کے آگے اپنے غصے پر قابو پانا پڑا تھا۔

وہاں اردگرد موجود ملازمین پر تو جیسے یہ منظر دیکھ کر غشی طاری ہونے لگی تھی۔ اُن کا سردار اتنے شدید غصے میں آپے سے باہر ہوکر پاگل ہو اُٹھتا تھا۔ جسے غصے میں دوسری کسی

بات یا انسان کا ہوش نہیں رہتا تھا وہ اِس وقت اپنی سردارنی کی خاطر اپنے غصے کو بھی سائیڈ پر کر گیا تھا۔

"میں نے آپ پر کوئی الزام نہیں لگایا سردارنی۔"

ذاکوان خود کو نارمل رکھتا اُس کی جانب پیشِ قدمی کر گیا تھا۔ وہ دونوں اِس وقت گیٹ کے قریب کھڑے تھے جہاں سے حویلی کا ہر فرد اُنہیں آسانی سے دیکھ سکتا تھا .اور دیکھ رہا بھی تھا۔

مگر عنائشہ کو اِس وقت اِس بات کا ہوش نہیں رہا تھا۔

"تو مطلب تمہیں یقین ہے کہ یہ سب میں نے کیا ہے؟ میں نے اِن لوگوں سے تمہیں زہر دلوائی ہے۔"

یہ بات کرتے تکلیف کے مارے عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا سردارنی".

اُس کے آنسو دیکھ کر بھی ذاکوان کا انداز ہنوز سرد و سپاٹ تھا۔ جو بات عنائشہ کو مزید اذیت پہنچا گئی تھی۔

"تم نے کچھ نہیں کہا، اور نہ تم کچھ کہو گے۔ میں ہی بے وقوف ہوں جو تم جیسے روایتی سوچ رکھنے والے سردار سے کچھ زیادہ ہی اُمیدیں وابستہ کر بیٹھی تھی۔

تم نے یہ سب کر کے میری آنکھیں کھول دی ہیں، اب مجھے ایک لمحے کے لیے بھی تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔ جس کو مجھ پر اعتبار ہی نہیں ہے۔ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہی ہوں تمہاری حویلی،،، نہیں رہنا اب مجھے یہاں،،"

عنائشہ اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی وہاں سے جانے کے لیے پلٹی تھی۔

مگر بڑے سے لکڑی کے گیٹ کے آگے کھڑے گارڈز نے اُس کا راستہ روک دیا تھا۔

"راستہ چھوڑو میرا۔"

ہتھیاروں سے لیس کھڑے گارڈز نگاہیں جھکائے گیٹ کے آگے دیوار بن کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"میں نے کہا راستہ چھوڑو میرا۔"

عنائشہ اُن پر چلائی تھی۔ مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہیں ہوئے تھے۔

"آپ اِن پر چلا کر اپنی انرجی ویسٹ کررہی ہیں سردارنی، یہ آپ کی نہیں سننے والے۔"

ذاکوان اُس کے قریب آتے اُس کی غصے سے لال ہوئی رنگت دیکھے گیا تھا۔

"تم،،،،"

عنائشہ غصے سے ذاکوان کی جانب پلٹتی اُنگلی اُٹھا کر کچھ بولنے ہی والی تھی۔ جب ذاکوان اُس کی وہی اُنگلی تھام کر اُسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

"اپنے گھر والوں کی بات پر یقین کرکے مجھ سے دور جانا چاہتی ہیں،، آپ بھی یہی سمجھ رہی ہیں کہ میں آپ کو مارنا چاہتا ہوں،،،"

ذاکوان جلتی آنکھوں سے اُسے دیکھتا اُس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر گیا تھا۔

عنائشہ نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔ وہ کیسے جانتا تھا اِس بارے میں،،،،

"میری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہوتا سردارنی جس میں، میں آپ سے بے خبر رہوں۔ آپ کب کیا کرتی ہیں، ایک ایک بات کی خبر ہے مجھے،،، آپ اِسی وجہ سے اِس چھوٹی سی بات کا اتنا شدید ری ایکشن دے رہی ہیں نا کہ آپ کو اب واقعی مجھ پر اعتبار نہیں رہا، آپ مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں،،،"

ذاکوان کے اشارے پر اردگرد موجود تمام ملازمین وہاں سے ہٹ چکے تھے۔ وہ عنائشہ کو قیمتی متاع کی طرح اپنے سینے سے لگائے کھڑا اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولتا عنائشہ کو خوفزدہ کر گیا تھا۔

ذاکوان کی آنکھوں کے سرد تاثرات انتہائی ناقابلِ فہم تھے۔ عنائشہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ اچانک سے وہ اُس کے ساتھ یوں اجنبیوں جیسا بی ہیو کیوں کر رہا ہے۔

"ذاکوان جتوئی تم اپنی غلطی میرے سر نہیں ڈال سکتے۔ اگر مجھے یہاں سے جانا ہوتا تو میں کب کی چلی گئی ہوتی،، تم اب یہ سب الزامات لگا کر بہت غلط کر رہے ہو میرے ساتھ،،، میں اِس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں کبھی نہیں، آئی ہیٹ یو،،،،"

عنائشہ اُس کے سینے پر دباؤ ڈالتی اُسے خود سے دور دھکیل گئی تھی،،

ذاکوان نے گرفت ڈھیلی چھوڑ دی تھی،، تاکہ وہ اپنی مرضی سے اُس سے دور جا سکے۔

عنائشہ کو اُس کی یہ حرکت بھی اچھی نہیں لگی تھی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے دور بھی نہیں جانا چاہتے تھے اور اپنی انا بھی ختم نہیں کرنا چاہتے تھے۔

یہی چیز اُن دونوں کے بیچ غلط فہمیوں کی دیوار قائم کرنے کا باعث بن رہی تھی۔

ذاکوان اُس کی بات کے جواب میں بالکل خاموش رہا تھا، جس پر عنائشہ اُس سے مزید ناراض ہوتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

★★★★★★★★★★

ذاکوان اُس کے بعد روم میں نہیں آیا تھا، عنائشہ نے بھی خود کو روم میں بند کر رکھا تھا،،

وہ نہ کچھ کھا رہی تھی نہ ہی کسی کو اندر آنے کی اجازت دے رہی تھی۔ اُس نے روم کو اندر سے لاک کر رکھا تھا۔ ذاکوان جتوئی سے ناراض ہو کر اُسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اُس کی زندگی روٹھ گئی ہو اُس سے،،،

عنائشہ صوفے پر بیٹھی ٹانگے سینے سے لگائے اُن میں چہرا چھپائے ہوئے تھی جب اُسے باہر سے روم کا لاک کھولنے کی آواز آئی تھی۔

عنائشہ نے چہرا اُوپر اُٹھایا تھا جب سامنے ہی اُسے شبنم ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے کھڑی نظر آئی تھی۔

"تمہیں میری ایک بار کی کہی بات سمجھ کیوں نہیں آتی شبنم، میں نے کہا نا تم سے مجھے کچھ نہیں کھانا،،،"

عنائشہ غصے سے ابھی اتنا ہی بولی تھی جب شبنم کے پیچھے ذاکوان بھی روم میں داخل ہوا تھا۔

عنائشہ کی زبان کو بریک لگی تھی۔

شبنم خاموشی سے کھانا اُس کے سامنے ٹیبل پر رکھتی وہاں سے نکل گئی تھی۔

"کھانا کھائیں سردارنی،،،"

ذاکوان عنائشہ کو منہ پھیرتے دیکھ سرد لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں کھاؤں گی،، کیا کر لوگے تم؟؟"

عنائشہ صوفے سے اُٹھ کر اُس کے مقابل آتے بولی تھی.

ذاکوان نے خاموش نگاہوں سے اُس کا یہ سوگوار حُسن دیکھا تھا۔

"اِس بات پر بھی کوئی نیا الزام لگا دو گے،،، بولو؟؟"

عنائشہ اُس کا گریبان اپنی مُٹھی میں جکڑے چلائی تھی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ ذاکوان جتوئی کو کسی کا اپنے سامنے یوں چلانا سخت نا پسند تھا۔ مگر وہ تو اب تک ہمیشہ سے وہی کرتی آئی تھی جو ذاکوان جتوئی کو ناپسند تھا۔

"میں نے آپ پر کوئی الزام نہیں لگایا سردارنی، نہ کبھی لگا سکتا ہوں، ہاں مگر مجھے اتنا سمجھ آچکا ہے کہ آپ کبھی بھی کسی بھی لمحے مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہیں،،، آپ میری سوچ سے زیادہ بے وفا نکلیں سردارنی،،"

ذاکوان اُس کی آنکھوں سے گرتے آنسو اپنے پوروں پر چنتے، اُس کے دلنشین روپ سے آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتے بولا۔

جبکہ اُس کی اپنے چہرے پر پڑتی گرم سانسیں اور اس کا سپاٹ سرد لہجہ عنائشہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا تھا۔

"میں نے آپ پر کوئی الزام نہیں لگایا سردارنی، نہ کبھی لگا سکتا ہوں، ہاں مگر مجھے اتنا سمجھ آچکا ہے کہ آپ کبھی بھی کسی بھی لمحے مجھے چھوڑ کر جا سکتی ہیں،،، آپ میری سوچ سے زیادہ بے وفا نکلیں سردارنی،،"

ذاکوان اُس کی آنکھوں سے گرتے آنسو اپنے پوروں پر چنتے، اُس کے دلنشین روپ سے آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتے بولا۔

جبکہ اُس کی اپنے چہرے پر پڑتی گرم سانسیں اور اس کا سپاٹ سرد لہجہ عنائشہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گیا تھا۔

"ہاں چلی جاؤں گی تم سے دور، جب تم میرے سامنے وہ اپنی سرداری جھاڑتے سب کے سامنے اجنبی بن جاتے ہو میرے ساتھ تو بہت غصہ آتا ہے مجھے،،، دل کرتا ہے تم سے بہت دور چلی جاؤں،،، اتنی کہ تم مجھے ڈھونڈ بھی نا پاؤ،، تم میرے ہو صرف میرے تو کیوں اجنبی بنتے ہو، ؟؟"

عنائشہ اُس کے معاملے میں جیسے جنونی ہوئی تھی۔

وہ بھلا وہ منظر کیسے برداشت کرتی جس میں اُس کا ذاکوان جتوئی اُسے خود سے دور جانے کا حکم دیتا تھا۔ وہ اب اتنا تو سمجھ چکی تھی کہ ذاکوان کا غصہ نارمل نہیں ہوتا تھا۔ مگر ذاکوان جتوئی کو اب اُس کی خاطر اپنا یہ غصہ بدلنا تھا۔

اپنی سردارنی کی خاطر اب اپنے غصے کی قربانی دینی تھی،،،ورنہ وہ اپنی معصوم سی سردارنی کو کھو دیتا۔

ذاکوان اُسے مزید روتے بلکتے نہیں دیکھ پایا تھا،، بڑی بڑی باتوں پر خود کو پتھر کر لینے والے ذاکوان جتوئی کی سب سے بڑی کمزوری اُس کی سردارنی تھی۔۔

جس کی آنکھوں میں ذاکوان جتوئی ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ذاکوان اُس کے گرد بازو حمائل کرتا اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا، وہ اپنی سردارنی کے معاملے میں بہت بے بس اور کمزور نکلا تھا.وہ ہار مان گیا تھا،، اور اپنی سردارنی کے آگے گھٹنے بھی ٹیک گیا تھا۔

"آئم سوری،،،،"

ذاکوان جتوئی اُس کے کان کی لوگ پر لب رکھتا دھیمے لہجے میں بولتا عنائشہ کو سن کر گیا تھا۔۔

عنائشہ نے اُس کے سینے سے چہرا اُٹھانا چاہا تھا، مگر ذاکوان اُسے مزید مضبوطی سے اپنے اندر بھینچ گیا تھا۔

عنائشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔

مگر وہ بنا مزاحمت کیے اپنے سردار کا یہ جنونی انداز دیکھ رہی تھی۔

"مجھ سے دور جانے کا خیال اپنے دل میں بھی مت لائیے گا سردارنی۔۔۔ ورنہ جو اُس کے بعد میں کروں گا اُس تباہی سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا۔ آپ کے دور جانے کے خیال سے ہی سانسیں رکتی محسوس ہوتی ہیں سردارنی،،، میں ایک احساس و جذبات سے عاری ایک بہت ہی سنگدل اور ظالم سردار تھا۔

آپ نے میری زندگی میں شامل ہو کر مجھے پوری طرح سے بدل دیا ہے،،، ہر معاملے میں طاقت ور اور مضبوط رہنے والا اب بہت سارے معاملوں میں کمزور پڑنے لگا ہوں،، کبھی نہ ہارنے والا،،، اب اپنی سردارنی کے آگے ہارنے لگا ہوں،، مجھے اپنا دیوانہ بنا کر آپ مجھ سے دور جانا چاہتی ہیں،،، اتنا بڑا ظلم کرنا چاہتی ہیں اپنے سردار پر،،،"

ذاکوان اُس کا چہرا اپنی ہتھیلیوں کے پیالے میں بھرے بے خودی کے عالم میں بولتا اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش پر اپنے لب رکھتا چلا گیا تھا۔

عنائشہ اُس کی یہ شدت پسندی دیکھ بوکھلا گئی تھی۔

"ذاکوان،،،،"

عنائشہ کا چہرا بالکل لال انگارہ ہوچکا تھا،،

"جی جانِ ذاکوان،،،،"

ذاکوان کی گہری نگاہیں عنائشہ کے تھرتھراتے گلابی ہونٹوں پر تھیں۔

ذاکوان کا کچھ لمحوں پہلے کا غصہ اپنی سردارنی کی روح خیز قربت کے آگے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا،،

"تم نے پوری حویلی والوں کے سامنے میری انسلٹ کی ہے،،،"

عنائشہ اُس کے سینے پر دباؤ ڈالتے اُسے خود سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ناراضگی سے کہا تھا،، وہ اُس سے سخت ناراض تھی اور اتنی آسانی سے ماننے والی بالکل بھی نہیں تھی،،،

وہ جانتی تھی اُس کا یہ سحر انگیز پرکشش شخصیت کا مالک سردار زیادہ دیر تک خود سے ناراض نہیں رہنے دینے والا تھا،، مگر وہ بھی خود سے عہد کرچکی تھی اتنی آسانی سے راضی نہیں ہوگی۔

ذاکوان جتوئی نے اپنے خاندان والوں کے سامنے اُس سے اونچی آواز میں بات کرکے اُس کو بہت ہرٹ کیا تھا،،

وہ مانتی تھی غلطی اُسی کی ہے،،، مگر اُس کے مطابق صرف اُسے اپنے سردار سے اُونچی بات کرنے کی اجازت تھی،،،، ذاکوان جتوئی ایسا نہیں کرسکتا تھا،،،

اور آج وہ ایسا کرکے اپنی سردارنی کو شدید ناراض کرچکا تھا،،

"میں اُس وقت بہت غصے میں تھا سردارنی،،، پوری حویلی والوں کے سامنے آپ سے معافی بھی مانگ سکتا ہوں،،،،"

ذاکوان نے زندگی میں پہلی بار اتنی آسانی سے ہار مانی تھی،،، ورنہ معافی مانگنا اور جھکنا تو ذاکوان جتوئی کی ڈکشنری میں تھا ہی نہیں،،،،

"تم نے مجھ پر شک کیا،،، کہ میں تم سے دور جانا چاہتی ہوں اور تم پر اعتبار نہیں کرتی،،"

عنائشہ نے بھیگے چہرے کے ساتھ منہ بسورتے کہا تھا،،

ذاکوان کو وہ اُس کے قصور گنواتی اتنی پیاری لگی تھی کہ ذاکوان اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پایا تھا،،،

وہ عنائشہ کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کھینچتا اُس کے چہرے پر جھکتا اُس کے گلابی ہونٹوں کو اُن کی خوبصورتی کا خراجِ تحسین پیش کر گیا تھا،،،

عنائشہ اِس وقت ذاکوان جتوئی سے ایسی کسی حرکت کی توقع نہیں کر پا رہی تھی،،،

اُس کی محبت میں پور پور ڈوبا وہ اُس سے زیادہ دیر تک دوری برقرار نہیں رکھ پایا تھا،،،

اندر باہر ہر جانب اُن دونوں کو جدا کرنے کی نجانے کتنی سازشیں کی جا رہی تھیں،،، مگر اُن کے دشمن یہ بات نہیں جانتے تھے کہ اُن دونوں کے درمیان اُن کے عشق کی طاقت تھی،،،، جو اُنہیں کبھی بھی جدا نہیں ہونے دے سکتی تھی،،،

ذاکوان کی جنونیت پر عنائشہ کی آنکھوں میں نمی اُتر آئی تھی،،،

وہ آج بھی اپنے سردار کی یہ دیوانگی برداشت نہیں کر پاتی تھی،،

عنائشہ کی غیر ہوتی حالت دیکھ ذاکوان نے مسکراتے اُسے آزادی بخش دی تھی،،،

"میری نازک سردارنی،،،،"

عنائشہ کو گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ وہ اُسے اپنے چوڑے سینے سے لگا گیا تھا،،

"میں آپ پر کبھی شک کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا سردارنی،،،، میں نے آپ کی اپنے ماما سے کی گئی ساری بات سن لی تھی،،، جس کے ساتھ ہی میرے دل میں ایک انجانہ سے خوف نے انگڑائی لی تھی کہ شاید آپ کی محبت پھر سے نفرت میں بدل جائے،،،، میں اِسی لیے نہیں چاہتا تھا کہ آپ خان حویلی والوں سے رابطہ رکھیں کیونکہ خان حویلی کا کوئی ایک فرد بھی ہمیں ایک ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا،،، وہ سب جانتے ہیں کہ آپ میری کمزوری ہو،،، اور آپ کو مجھ سے چھین کر وہ باآسانی مات دے سکتے ہیں مجھے،،،، اِسی لیے آپ کو مجھ سے چھیننے کے لیے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں،،، مگر وہ شاید ذاکوان جتوئی کی دہشت فراموش کر چکے ہیں،،، اُنہیں اِس کی ایک جھلک تو دکھانی ہی ہوگی،،،،،"

مہناز بیگم کی کہی بات یاد کرتے،، ذاکوان کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے خون اُتر آیا تھا،،

عنائشہ ہو نارمل ہوتا دیکھ وہ پلٹا تھا،،، اُس کی لال انگارہ آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ضرور کوئی بڑا کام کرنے جارہا ہے،،، اِس سے پہلے کہ ذاکوان دروازے سے نکلتا،، عنائشہ جلدی سے اُس تک پہنچی تھی،،،

اُس کا بازو تھام کر اُسے اپنی جانب موڑتے عنائشہ ذاکوان کے پیروں پر پیر رکھتی اُس کی شرٹ کا کالر ایک ہاتھ سے دبوچتی اُسے وہیں ساکت کرتی اپنی نازک کلائی اُس کے کندھے پر جما گئی تھی،،،

ذاکوان خاموش کھڑا اپنی سردارنی کی یہ پیش قدمی ملاحظہ فرما رہا تھا .

عنائشہ اُس کے قریب آنے کی کوشش کرتی لڑکھڑائی تھی،،،، جب فوراً ذاکوان نے اُس کی کمر میں بازو ڈالتے اُسے اپنی جانب کھینچا تھا،،،

"تم کہیں نہیں جاؤ گے اتنے غصے میں،،،، میں اپنے سردار کے ہاتھ خون میں رنگے نہیں دیکھنا چاہتی،،، اور ویسے بھی مجھے بہت بھوک لگی ہے،،، ناراضگی اور غصے کی وجہ سے صبح سے کچھ نہیں کھایا،،، آپ مجھے کھانا کھلائیں گے،،،"

عنائشہ اُس کی خم دار خوبصورت ٹھوڑی پر لب رکھتے ذاکوان کو مزید بہکا گئی تھی،،، بنا دوپٹے کے اپنے نازک سے سراپے،، نازک کمر پر بکھرے بال اور شفاف دودھیا رنگت میں وہ قیامت سے کم نہیں لگ رہی تھی،،

"جو حکم میری سردارنی میں سب کچھ کرنے کو تیار ہوں آپ کی خاطر،،،،"

ذاکوان اُس کا یہ دلفریب انداز دیکھتا اُس کی جانب جھکنے ہی والا تھا جب ذاکوان کا موبائل زور و شور سے بج اُٹھا تھا،،

انجان نمبر دیکھ ذاکوان نے کچھ سوچتے کال اٹینڈ کی تھی،،

دوسری جانب نجانے کون تھا کہ ذاکوان کے تاثرات ایک دم سخت ہوئے تھے،،

"جابر خان،،"

سرگوشی نما انداز میں عنائشہ کو آگاہ کرتا وہ سپیکر آن کر گیا تھا،،

"سلام سردار سائیں،،، آپ اور سردارنی عنائشہ اگر ہماری اِس خوشی میں شریک ہوں تو ہم آپ کے بہت مشکور ہونگے،،،"

جابر خان ذاکوان اور عنائشہ کو اپنی شادی میں شرکت کی دعوت دے رہا تھا،،

عنائشہ نے ذاکوان کو دیکھتے انکار میں سر ہلایا تھا،، وہ اور ذاکوان بہت مشکل سے اپنے اختلافات ختم کر کے ایک ہوئے تھے،، عنائشہ دوبارہ دونوں کے درمیان میں کوئی نیا تماشا نہیں چاہتی تھی،،

"ہم ضرور آئیں گے جابر خان،،، آپ چاہے انکار کریں مگر آپ ہمارے قبیلے میں آتے ہیں اور ہمیں اپنے قبیلے والوں کی خوشی اور غم میں شریک ہونے میں بہت اچھا لگتا ہے،،،،"

ذاکوان مضبوط لہجے میں بولتا دوسری جانب موجو شخص کو بوکھلاہٹ کا شکار کر گیا تھا،،

عنائشہ نے حیرانی سے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،، جو پرسکون سا والہانہ نگاہوں سے اُسے ہی تکے جارہا تھا،،

★★★★★★★★★★

زرجان فوراً روم سے نکلتی ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی تھی،، جہاں سے اُسے اُسی لڑکی کی نسوانی کھکھلاہٹوں کی آوازیں آرہی تھی،،، جن میں یزدان بھی اُس کا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا،،

"بات سنو،،"

زرجان نے اندر جانے کے بجائے وہاں سے گزرتی ملازمہ کو اپنے قریب بلایا تھا،،

"جی بی بی سائیں،،"

ملازمہ فوراً قریب آئی تھی،،

"یہ لڑکی کون ہے،،؟؟ کیا پہلے بھی آتی ہے یہاں،،؟؟"

زرجان کو اندر سے آتے قہقہوں پر بہت تپ چڑھ رہی تھی ،،

"بی بی جی ایک بار پہلے بھی آچکی ہیں یہ،، شاہ سائیں کی بہت قریبی دوست ہیں،، اِس سے زیادہ تو میں کچھ نہیں جانتی اِن کے بارے میں،،،"

ملازمہ اُسے تفصیل سے بتاتی وہاں سے کھسک گئی تھی،،

"قریبی دوست،،، کتنی قریبی دوستیں ہیں اِس شخص کی زرا میں بھی تو پتا لگاؤں،،"

زرجان ہونٹ بھینچتی اپنے سر پر رکھی براؤن شال کو مزید سیٹ کر کے سائیڈوں سے نکلے بالوں کو چادر کے اندر اڑستی ڈرائنگ میں داخل ہوئی تھی،،،

جہاں سنگل صوفے پر مہرجان موجود تھیں،،، جبکہ اُن کے سامنے یزدان کے ساتھ صوفے پر وہ لڑکی نہایت ہی استحقاق سے بیٹھی اُس کا بازو تھام کر اُس کے کان کے قریب جھکتی زرجان کو آگ میں جھلسا گئی تھی،،،

زرجان بلند آواز میں سلام کرتی اپنی مُٹھیاں بھینچے مہرجان کے قریب جا بیٹھی تھی،،،

اُس کی سفید رنگت بالکل زرد پڑ چکی تھی،،،،

اُس کے سلام کے جواب میں یزدان نے نگاہیں موڑ کر اپنی لال انگارہ ہوتی بیوی کی جانب دیکھا تھا،،

اُس کی جیلسی دیکھ یزدان کی آنکھیں مسکرائی تھیں،،، کیونکہ زرجان کی نظر اُس کے کندھے پر موجود اُس لڑکی کے ہاتھ پر تھیں،،

"زری یہ میری دوست عالیہ ہے،،، اور عالیہ یہ میری زوجہ محترمہ زرجان شاہ ہیں،،،"

یزدان نے اُس کے خوفناک تاثرات دیکھ تعارف کروانا ضروری سمجھا تھا،،

"میں پہلی نظر میں ہی دیکھ کر پہچان گئی تھی،، کہ یہ خوبصورت لڑکی تمہاری بیوی ہی ہوگی،،"

عالیہ نے سر سے پیر تک زرجان کو دیکھتے مسکرا کر کہا تھا،،،

زرجان کو اُس کی یہ مسکراہٹ بہت بناوٹی سی لگی تھی،،، جس کے جواب میں وہ مروتاً بھی مسکرا نہیں پائی تھی،،،

کھلے بالوں بنا دوپٹے کے فٹنگ والی شرٹ اور جینز پہنے وہ بے ہودہ حلیے کے ساتھ زرجان کو ایک آنکھ نہیں بھائی تھی،،، بلاشبہ وہ ایک حسین لڑکی تھی،، مگر یزدان کے ساتھ جڑ کر بیٹھی وہ زرجان کو کسی چڑیل سے کم نہیں لگی تھی،،

"مہر جان میں زرا باہر لان میں جا رہی ہوں،،،"

یزدان کو اُسی لڑکی کے ساتھ باتوں میں مصروف ہوتا دیکھ زرجان دھیمی آواز میں مہرجان کو آگاہ کرتی وہاں سے اُٹھ گئی تھی،،

وہ یہی سمجھی تھی کہ یزدان اُس کی جانب سے بے خبر ہے،، لیکن وہ خود ہی اِس بات سے انجان رہی تھی کہ یزدان کی نگاہوں نے منظر سے اوجھل ہوتے تک اُس کا پیچھا کیا ہے،،،،

زرجان کو چلتے چلتے پتا بھی نہیں چلا تھا کہ وہ حویلی کے بڑے سے لان میں کتنا آگے نکل آئی ہے،،،

ہوش تو اُسے تب آیا تھا جب اچانک کوئی نوکیلا پتھر اُس کے کھسے میں مقید دودھیا پیروں میں سائیڈ سے کھبتا اُس کے پیر کو زخمی کر گیا تھا،،

پیر سے نکلتا خون دیکھ زرجان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،، جس کی وجہ تکلیف کا احساس تھا یا کچھ اور،،، وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی،،،

وہ یوں ہی نیچے بیٹھتی اپنے پیر سے نکلتے خون کو دیکھ رہی تھی،،، اُس نے خون کو روکنے تک کی کوشش نہیں کی تھی،،،

جب اُسی لمحے اُسے اپنے بہت قریب یزدان کی مخصوص خوشبو محسوس ہوئی تھی،،،

زرجان نے جیسے ہی سر اُٹھایا سامنے ہی اُسے یزدان شاہ کڑے تیوروں سے گھورتا دکھائی دیا تھا،،،

"لگتا ہے مجھ پر غصہ کر کر کے تمہارا دماغ بالکل فارغ ہو چکا ہے زری،،، تمہیں چوٹ لگی ہے،،، تمہارا خون نکل رہا ہے، اور تم بیٹھی اِسے ایسے ہی تکے جا رہی ہو،،،"

یزدان نے اُس کے قریب بیٹھتا اُس کا پیر تھامنا چاہا تھا،،، مگر زرجان اُس کے قریب بیٹھتے ہی پیچھے کو کھسکی تھی،،،

"کوئی ضرورت نہیں ہے میرے قریب آنے کی،،،، دور رہو مجھ سے تم میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی،،، اگر میرے قریب آئے تو یہی پتھر تمہارے سر پر ماروں گی،،،،"

زرجان جو پہلے ہی اُس پر اچھی خاصی تپی ہوئی تھی اُس کا یہ انداز دیکھ مزید بھڑک اُٹھی تھی،،،

"تو مارو نا میری جنگلی بلی،،، مارنے سے تمہاری ناراضگی ختم ہوتی ہے تو میں حاضر ہوں تمہارے سامنے،، جو چاہو سزا دو،،، منظور ہے،،،"

یزدان اُسے باتوں میں لگاتا اُس کی ٹانگیں اپنی گرفت میں لیتا اپنی جانب اُوپر کھینچ چکا تھا،،

زرجان اُس سے ایسی بے باکی کی اُمید نہیں کر پا رہی تھی،،، وہ بھی بیچ لان میں،،،

زرجان کے پیر یزدان کے سینے سے جا ٹکرائے تھے،،،

"یہ کیا بے ہودگی ہے،، چھوڑو مجھے،،،"

زرجان خفت اور شرم سے لال پڑتے چہرے کے ساتھ چلائی تھی،،،

"یہ بے ہودگی نہیں فکر ہے میری جنگلی بلی،،، جو تمہیں میرے لیے بالکل بھی نہیں ہے،،،"

یزدان بڑی ہی فرصت سے اُس کے پیر کا معائنہ کرتے بولتا اُس کے پیر کے نچلے گداز حصے پر بے اختیار اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا زرجان کو ہلا کر رکھ گیا تھا،،

زرجان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،، جو اب اُس کے زخم پر اپنا رومال باندھ رہا تھا،،،

اُس کی ایک وارفتگی بھری حرکت زرجان کو اندر تک ہلا کر رکھ گئی تھی،،،

وہ اب بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی،،، سر جھکا ہونے کی وجہ سے اُس کے بال پیشانی پر جھک آئے تھے،،، وہ پورے انہماک سے اُس کی یوں پرواہ کرتا اُسے بہت پیارا لگا تھا،،،،،

زرجان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،، جو اب اُس کے زخم پر اپنا رومال باندھ رہا تھا،،،

اُس کی ایک وارفتگی بھری حرکت زرجان کو اندر تک ہلا کر رکھ گئی تھی،،،

وہ اب بھی اُسے ہی دیکھ رہی تھی،،، سر جھکا ہونے کی وجہ سے اُس کے بال پیشانی پر جھک آئے تھے،،، وہ پورے انہماک سے اُس کی یوں پرواہ کرتا اُسے بہت پیارا لگا تھا،،،،،

"تمہیں لگتا ہے کہ تم یہ جھوٹا دکھاوا کر کے مجھے اپنے دھوکے میں ایک بار پھر سے پھنسا لو گے،،،"

زرجان اُس سے لڑ کر اپنی بھڑاس نکالنا چاہتی تھی مگر وہ اُسے کوئی ایسا موقع ہی نہیں دے رہا تھا،، جس بات نے زرجان کو مزید زچ کر دیا تھا،،

"دھوکے میں نہیں اپنی محبت میں پھنساؤں گا جانِ من،،،، ویسے تم لڑتی جھگڑتی اتنی حسین لگتی ہو کہ میرا دل کرتا تمہیں،، "

یزدان اُس کے چہرے پر ہوا سے آتی لٹ کو پھونک مار کر دور ہٹاتا اُس پر جی جان سے فدا ہوتے انداز میں جھکا تھا،،

زرجان کی دھڑکنیں تھم سی گئی تھیں،،،

مگر یزدان لان میں ہونے کا خیال کرتا صرف اُس کے ماتھے پر مہرِ محبت ثبت کرتا دور ہٹ گیا تھا،،

زرجان کو بانہوں میں اُٹھاتے وہ ایک جانب لگے پھولوں کے بڑے بڑے پودوں کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

"تم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا،،؟؟؟"

زرجان اُس کے گریبان کو سختی سے دبوچے بولی تھی۔

"میں کچھ نہیں کررہا زری،،، مگر بہت جلد کرنے والا ہوں،،، جس سے میرے دل میں لگی آگ کو ٹھنڈک ملنے والی ہے،،"

یزدان اُسے بینچ پر بیٹھاتا خود بھی اُس کے ساتھ جا بیٹھا تھا۔۔

جبکہ اُس کی کہی بات زرجان کو مزید پریشان کر گئی تھی۔۔۔

"تم دوسری شادی کرنے والے ہو،،،؟"

زرجان نے سوال کیا تھا،،، جس کے جواب میں یزدان اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،

"جس انسان سے ایک بیوی نہیں سنبھالی جارہی وہ دوسری شادی کر کے کیا کرے گا۔"

یزدان نے اپنا ہی مذاق اُڑایا تھا۔

جبکہ زرجان اُسے خفگی سے دیکھتے وہاں سے اُٹھنے لگی تھی۔

مگر یزدان نے اُس کی کلائی تھام کر واپس اُسے اپنے قریب گراتے بانہوں کے شکنجے میں لیا تھا۔۔۔

"تمہیں عالیہ کا یہاں آنا پریشان کررہا ہے؟؟"

یزدان اُس کے بنا بولے ہی اُس کے غصے اور خفگی کی وجہ سمجھ گیا تھا۔

"نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم ایک لڑکی اپنے ساتھ لاؤ یا دس۔۔۔"

زرجان اُس کے سامنے اپنے اندر کی کمزوری نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔

"مطلب اُس سے دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے۔۔۔"

یزدان اُس کی بات سن کر ایک بار پھر پٹڑی سے اُترتا کافی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"خبردار یزدان شاہ سوچنا بھی مت،،،"

زرجان نے نگاہیں اُس کی جانب موڑتے اُسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا۔

اُس کی یہ شدت بھری محبت دیکھ یزدان کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔

جبکہ زرجان گڑبڑاتی اُس کے حصار سے نکل گئی تھی۔۔

یزدان بھی کھڑا ہوتا اُس کے مقابل آیا تھا۔

"یزدان شاہ کی زندگی اپنی زری سے شروع ہوکر اُسی پر ختم ہوتی ہے،،، آج تک نہ اِس دل میں کوئی اور رسائی اختیار کر پائی ہے اور نہ ہی آگے کرسکتی ہے۔"

یزدان اُس کی پیشانی پر عقیدت بھری مہر ثبت کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

زرجان کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔ وہ اِس شخص کو دھوکے باز اور نجانے کیا کیا بول رہی تھی مگر یزدان شاہ کا ایک ایک انداز اور عقیدت بھرا لمس اُس باور کروا دیتا تھا کہ یزدان اُسے کتنا چاہتا ہے۔۔

"شاہ سائیں پلیز آج آپ حویلی سے باہر مت نکلیے گا،، آپ کے دشمن آپ کی گھات لگائے بیٹھے ہیں،،، وہ آج آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلیں ہیں،،"

یزدان اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا،، جب اُسے اپنے ایک خاص آدمی کی کال آئی تھی،،

"سید یزدان شاہ موت کے ڈر سے گھر بیٹھ جائے،،، ایسا ممکن نہیں ہے،،، میں اگر ڈرتا ہوں تو صرف اپنے رب سے،، اُس نے اگر آج میری موت لکھی ہے تو میں کہیں بھی چھپ جاؤں مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

یزدان کال کاٹتا گاڑی میں آن بیٹھا تھا اور اگلے ہی لمحے زرجان نے ڈبڈبائی آنکھوں سے یزدان کی گاڑی کو گیٹ سے نکلتے دیکھا تھا۔

کسی انجانے خوف سے اُس کا دل بُری طرح دھڑک اُٹھا تھا۔

★★★★★★★★★

عنائشہ ذاکوان کے کہنے پر تیار تو ہوگئی تھی مگر اُس کا دل بہت بُری طرح دھڑک رہا تھا۔

وہ ذاکوان کے غصے سے بھی واقف تھی اور اپنے خاندان والوں چالبازیوں سے بھی۔ وہ بس یہی دعا کررہی تھی کہ کچھ غلط نہ ہو۔

عنائشہ پرپل رنگ کے نہایت ہی خوبصورت فراک میں ملبوس لائٹ سے میک اپ اور ہلکی پھلکی جیولری کے ساتھ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ ذاکوان جیسے ہی روم میں داخل ہوا۔۔ عنائشہ پر سے نظریں نہیں ہٹا پایا تھا۔

"سردارنی آپ نے روز اپنے سردار کی جان نکالنے کی قسم کھا رکھی ہے،، آج بھی اتنا پیارا لگنا ضروری تھا کیا؟؟"

ذاکوان اچانک سے آکر پیچھے سے اُسے اپنے حصار میں لیتا اُس کے پیٹ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اُسے اپنے بے حد قریب کرتا اُس کی گردن پر اپنے دہکتے ہونٹ رکھ گیا تھا۔

عنائشہ کا نازک وجود اپنے سردار کی شدتوں پر جیسے لرز اُٹھا تھا۔

"ذاکوان جتوئی تم میری تیاری خراب کررہے ہو۔"

عنائشہ اُسے اپنے جوڑے کی جانب ہاتھ بڑھاتا دیکھ چلائی تھی۔

مگر اُس کے سردار نے پہلے اُس کی سنی تھی جو اب سنتا۔

وہ آرام سے اُس کے اتنے محنت سے بنائے جوڑے کا ستیاناس کرتا اُس کے کھلے بالوں میں منہ چھپا گیا تھا۔

عنائشہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر اپنی شہہ رگ پر محسوس ہوتی اُس کی گرم سانسیں عنائشہ کی بولتی بند کر گئی تھیں۔

"سردارنی میں آپ کو اپنے ساتھ وہاں لے کر جارہا ہوں،، جہاں کا ایک ایک فرد ہمارا دشمن ہے۔ لیکن آپ کو اپنے شوہر پر پورا بھروسہ اور اعتبار کرنا ہو گا۔ وہ چاہے کچھ بھی بولیں، آپ نہ اُن سے ڈریں گی اور نہ اُن کی باتوں میں آئیں گی۔ آپ سردار ذاکوان جتوئی کی بیوی ہیں جو ایک ایسی چٹان ہے جس سے آج تک کوئی نہیں ٹکرا سکا۔ اور نہ کبھی ٹکرانے کا حوصلہ کر پائے گا۔

وہ سب جانتے ہیں میری کمزوری آپ ہیں،، لیکن اب آپ کو میری کمزوری نہیں بلکہ میری طاقت بننا ہو گا،،،"

ذاکوان کا ایک ایک لفظ عنائشہ کا حوصلہ کئی گنا بڑھا گیا تھا۔

اُس کا شوہر سردار ذاکوان جتوئی تھا پھر بھلا وہ کیوں گھبرا رہی تھی، جو اُس پر آئی ہر مصیبت کا رخ بدلنا جانتا تھا. جس کے لیے وہ سب سے زیادہ ضروری تھی۔

"تھینکیو سردار سائیں،،،"

عنائشہ اُس کی جانب پلٹتی اُس کے ہلکی ہلکی شیو سے سجے چہرے پر اپنے ہونٹ رکھ گئی تھی۔

★★★★★★★★★

خان حویلی میں ذاکوان جتوئی اور عنائشہ کا بھرپور استقبال کیا گیا تھا۔

دلہا دلہن سے زیادہ اُن کی آؤ بھگت ہو رہی تھی۔ عنائشہ کی بے تاب نگاہیں اپنی ماما کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ مگر وہ اُسے کہیں نہیں دکھی تھیں۔

جب اُس سے رہا نہ گیا تو اُس نے اپنی ممانی سے پوچھ ہی لیا تھا۔

"وہ تو کل ہی شہر چلی گئی تھیں،، اُن کو شاید کو ضروری کام تھا۔"

اُس کی ممانی نے نہایت محبت سے اُسے جواب دیا تھا۔

مگر عنائشہ کو یہ بات بہت عجیب سی لگی تھی۔ بھلا اُس کی اپنے بھتیجے کی شادی سے ایک دن پہلے کیسے جاسکتی تھیں۔

لیکن وہاں اس وقت ایسا کوئی نہیں تھا جس سے وہ اصل بات پوچھ سکتی۔ اُسے مہناز بیگم کی فکر ہوئی تھی۔ اِس وقت اِس بات کا استفسار ذاکوان سے کر کے وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی۔

اِس لیے کچھ وقت کے لیے خاموشی اختیار کر لی تھی۔

جتوئی حویلی کی طرح یہاں پر بھی مرد اور خواتین کا الگ الگ انتظام کیا گیا تھا۔

ذاکوان اِس وقت اُس کے ساتھ نہیں تھا۔ وہ اِس وقت اپنے سردار کو بہت مس کر رہی تھی۔

"مس یو سو مچ سردار سائیں۔"

عنائشہ نے مسکراتے ہوئے میسیج ٹائپ کیا تھا۔

جب اچانک اُس کی نظر دائیں جانب موجود جالی دار دیوار کی جانب اُٹھی تھی۔ جہاں خواتین کا مجمع لگا ہوا تھا اور وہ سب اُس جالی سار دیوار سے پرے نجانے کیا تلاش کر رہی تھیں۔

"یہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟؟"

عنائشہ نے اپنے پاس آکر بیٹھتی سولہ سترہ سالہ ایک بہت ہی پیاری سی پٹھانی سے پوچھا تھا۔ جو اِس وقت پٹھانیوں والا بھاری لباس زیب تن کیے بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی

"وہ یہاں کے جو سب سے بڑے سردار ہیں نا وہ آج ہماری حویلی آئے ہوئے ہیں،،، ہم نے یہی سنا رکھا ہے کہ وہ بہت پیارے ہیں اور بہت رعب دار شخصیت کے مالک ہیں یہ ساری خواتین سردار سائیں کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے یوں دیوار سے چپکی کھڑی ہیں۔ لیکن لگتا ہے سردار سائیں ابھی اِن کو دکھائی نہیں دیئے۔"

وہ لڑکی صاف گوئی سے بولتی عنائشہ کو بہت پیاری لگی تھی۔

"ذاکوان جتوئی تم نے اپنی حویلی کیا باہر کی عورتوں کو بھی اپنا دیوانہ بنا رکھا ہے،،،،"

عنائشہ کے لب مسکرائے تھے۔ مگر اُسے اچھا نہیں لگا تھا کہ یہ سب اُس کے سردار کو یوں دیکھیں،،، سردارنی کا پوزیسو موڈ آن ہوچکا تھا۔

جب اُسی لمحے اُسے ذاکوان کا رپلائے موصول ہوا تھا.

"مس یو ٹو سردار سائیں کی جان،،،،"

کس کے ایموجی کے ساتھ یہ الفاظ جگمگائے تھے۔

"یہاں عورتیں تمہاری ایک جھلک دیکھنے کے لیے پاگل ہورہی ہیں۔"

عنائشہ نے اُس کا ری ایکشن جاننے کے لیے میسیج کیا تھا۔

"میں جانتا ہوں سردارنی ایسا پہلی بار نہیں ہورہا،،،"

عنائشہ جو اُسے حیران کرنا چاہتی تھی،،، ذاکوان کے جواب پر اُس کے بھنویں تن گئے تھے۔

"مطلب تم اِس چیز کو انجوائے کرتے ہو ذاکوان جتوئی۔"

عنائشہ تپی تھی۔

"آپ کا لڑنے کا موڈ ہے سردارنی۔"

ذاکوان نے معصوم سی شکل والے ایموجیز بھیجتے پوچھا تھا۔

"ہاں،،، کیونکہ میں اِس وقت بور ہورہی ہوں۔"

عنائشہ اُس کے ٹھیک اندازے پر مسکرائے بنا نہیں رہ سکی تھی۔

"سردارنی سائیں کیا آپ میری بات سن سکتی ہیں؟"

وہی چھوٹی سی پٹھانی جو اُس کے ساتھ آن بیٹھی تھی اُس کے بلانے پر عنائشہ چونکی تھی۔

"جی بولیں۔"

عنائشہ نے موبائل رکھتے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

"یہاں نہیں کر سکتی آپ کو میرے ساتھ چلنا ہوگا۔"

اُس لڑکی کے پر اسرار انداز پر عنائشہ حیران تو ہوئی تھی مگر پھر بنا کچھ بولے اُس کے ساتھ چل دی تھی۔

"سردارنی سائیں جس لڑکی کی شادی جابر خان سے ہورہی ہے وہ میری بڑی بہن ہے،،، اُس کی شادی زبردستی کی جارہی ہے۔ وہ اِس شادی پر راضی نہیں ہے،، بلکہ جابر خان جیسے انسان سے شادی کرنے پر تو کوئی لڑکی بِی راضی نہیں ہے۔ بہت ہی گھٹیا انسان ہے۔"

وہ لڑکی آنکھوں میں آنسو لیے اپنی عمر سے کہیں زیادہ سمجھ والی باتیں کرتی عنائشہ کو حیران کرگئی تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے پیاری لڑکی،،،، پلیز رو مت،،،"

عنائشہ اُس کے قریب جھکتی اُس کے آنسو صاف کرتے بولی تھی۔

"میرا نام نیلم ہے،،،،"

اُس نے معصومیت سے اپنا نام بتایا تھا۔

"کیا آپ میری مدد کر سکتی ہیں؟ یہاں ایک سردار سائیں ہی ہیں جو ہماری مدد کر سکتے ہیں، اُن کے علاوہ کسی میں جرأت نہیں جابر خان سے ٹکرانے کی،،، وہ بہت بُرے قماش کا انسان ہے۔"

نیلم کی باتیں سن کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اتنی چھوٹی ہے۔ شاید جس ماحول میں وہ پلی بڑھی تھی اُس نے وقت سے پہلے ہی اُسے بڑا بنا دیا تھا۔

"کیا میں آپ کی بہن سے مل سکتی ہوں۔"

عنائشہ کے پوچھنے پر نیلم خوش ہوتی زور و شور سے اثبات میں سر ہلاتی اُسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"ماریہ تم سے سردارنی سائیں ملنے آئی ہیں۔"

یہ الفاظ ادا کرتے نیلم کے چہرے پر اُمید بھری چمک واضح ہوئی تھی۔

جب اندر موجود خواتین اُس کے احترام میں اپنی جگہ سے اُٹھی تھیں۔ یہ سب اُس کی کزنز اُس کی اپنی تھیں۔ مگر اِس وقت وہ لوگ ایک دوسرے کے لیے اجنبیوں کی طرح ہی تھیں،،،، کیونکہ عنائشہ آج پہلی بار اُن کو دیکھ اور اُن سے مل رہی تھی۔

"سردارنی سائیں خدا کے لیے میری بیٹی کو اُس ظالم جابر خان کی بھینٹ چڑھنے سے بچا لیں،،، یہ معصوم ہے اُس درندے کے ظلم و ستم نہیں برداشت کر پائے گی۔"

ماریہ کی ماں روتے ہوئے عنائشہ کے پیروں میں آن گری تھی۔

یہ سب دیکھتے عنائشہ ایک دم گھبرا گئی تھی۔ اُسے اِس قدر حالات کی سنگینی کا اندازہ نہیں تھا۔

"پلیز ممانی یہ آپ کیا کررہی ہیں؟؟؟"

عنائشہ اُنہیں کندھوں سے تھام کر اُوپر اُٹھاتے بولی۔

"آپ کی بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا۔ سردار سائیں ابھی اِس حویلی میں موجود ہیں،،،، اور اُن کے ہوتے ہوئے کوئی ناانصافی نہیں ہو سکتی۔ میں ابھی اُنہیں ساری صورتحال سے آگاہ کرتی ہوں۔ وہ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔"

عنائشہ اُنہیں تسلی دیتی ذاکوان کو کال ملا گئی تھی۔

★★★★★★★★★★

"زری بات سنو،،"

زرجان واش روم میں تھی جب اُس کا موبائل انجان نمبر سے آتی کال پر مسلسل بجتا رہا تھا۔

اُس نے واپس آتے جیسے ہی کال بیک کی، اُسے اپنی بھابھی کی گھبرائی آواز سنائی دی تھی۔

"بھابھی آپ۔۔ آپ ٹھیک تو ہیں۔ آپ رو کیوں رہی ہیں؟؟"

زرجان اپنی پیاری بھابھی کی کمزور سے نم آواز سنتی پریشان ہو اُٹھی تھی۔

"زری میری بات غور سے سنو،، میں نے اُس دن تمہیں جو بھی بولا تھا وہ سب سچ نہیں تھا،، یزدان شاہ کے ساتھ تمہاری رخصتی اِن لوگوں نے اتنی آسانی سے ویسے ہی نہیں کردی،، تمہارے بھائی نے تمہیں یزدان شاہ کے آگے کئی ایکڑ زمین کے عوض بیچا ہے،،،، تم بہت خوش قسمت ہو کہ تم یزدان شاہ،،،"

اِس سے پہلے کو وہ اُسے مزید کچھ بتاتیں کال کٹ گئی تھی۔ جبکہ زرجان کو لگا تھا کسی نے اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اُنڈیل دیا ہو۔

وہ سکتے کے عالم میں کھڑی کی کھڑی رہ گئی تھی۔ کچھ لمحوں بعد ہوش میں آتے اُس نے جلدی سے دوبارہ کال ملانی چاہی تھی،،،

مگر اب وہ نمبر بند ہوچکا تھا،،

"پلیز بھابھی کال اٹینڈ کریں،،،"

زرجان کئی بار نمبر ٹرائے کر چکی تھی۔ مگر اُسے کوئی رسپانس نہیں ملا تھا۔

وہ بھیگتی آنکھوں کے ساتھ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔ ابھی وہ اپنی زندگی کے پچھلے معاملات ہی نہیں سدھار پائی تھی کہ اُسے نئ پہیلی میں اُلجھا دیا گیا تھا۔ اُس کی محبت ، اُس کے شوہر نے اُس سے شادی نہیں کی تھی بلکہ اُسے خریدا تھا۔

زرجان کو اپنی سانسیں مدھم ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔

"بی بی سائیں،،، بی بی سائیں غضب ہوگیا،،"

ملازمہ بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی۔

اُس کا بوکھلایا گھبرایا انداز دیکھ زرجان کا دل دہل اُٹھا تھا۔

"کیا ہوا؟؟؟"

زرجان اپنی جگہ سے اُٹھی تھی۔

"بی بی سائیں وہ شاہ سائیں پر کسی نے حملہ کردیا ہے، اُنہیں گولیاں لگی ہیں،،،"

ملازمہ کی بات سنتے زرجان لڑکھڑائی تھی،،، اُسے لگا تھ اُس کا دل بند ہوجائے گا،،،

وہ پہلے ہی بہت زیادہ زہنی دباؤ کا شکار تھی۔ یزدان کے حوالے سے ایسی کوئی بھی خبر برداشت نہ کر پاتے وہ اپنے حواس کھوتی نیچے جا گری تھی۔

"پلیز ممانی یہ آپ کیا کررہی ہیں؟؟؟؟"

عنائشہ اُنہیں کندھوں سے تھام کر اُوپر اُٹھاتے بولی۔

"آپ کی بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا۔ سردار سائیں ابھی اِس حویلی میں موجود ہیں،،،، اور اُن کے ہوتے ہوئے کوئی ناانصافی نہیں ہوسکتی۔ میں ابھی اُنہیں ساری صورتحال سے آگاہ کرتی ہوں۔ وہ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔"

عنائشہ اُنہیں تسلی دیتی ذاکوان کو کال ملا گئی تھی۔

سب خواتین منتظر نگاہوں سے عنائشہ کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

ذاکوان نے وہاں لوگوں کے بیچ گھرے ہونے کے باوجود فوراً کال پک کی تھی۔ اُس کی کال پک کرتے ہی عنائشہ نے ساری صورتحال اُسے بتائی تھی۔

"ڈونٹ وری سردارنی میں سب باتوں سے واقف ہوں۔ اِسی وجہ سے ہی تو ہم یہاں موجود ہیں۔ آپ بول دیں وہاں موجود خواتین کو میں کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا۔

"

ذاکوان کی بات سنتے ہی عنائشہ کے چہرے پر سکون بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

وہ اب سمجھی تھی کہ وہ یوں جابر خان کی شادی میں کیوں آیا تھا۔ وہ جابر خان کو اُس کی اوقات یاد دلانے آیا تھا۔

"میری سردار سائیں سے بات ہوچکی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں اُن کے ہوتے ہوئے کچھ غلط نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی ماریہ کی شادی جابر خان سے ہوگی۔"

عنائشہ کی بات پر وہاں موجود خواتین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

"ابھی تو سردار سائیں شادی روک دیں گے مگر سردار سائیں تک یہ بات پہنچانے کے جرم میں بعد میں جابر خان میری بیٹی کو نہیں چھوڑے گا۔"

ماریہ کی ماں کی پریشانی اب بھی کم نہیں ہوپائی تھی۔ جبکہ عنائشہ کو اُس جابر خان نامی گھٹیا شخص اور اِس حویلی کے باقی مردوں پر جی بھر کر غصہ آیا تھا۔

جو اپنی خواتین کو ایک گھٹیا شخص کی گھٹیا حرکتوں سے نہیں بچا پارہے تھے۔

"آپ فکر مت کریں سردار سائیں نے اِس کا بھی کوئی حل نکالا ہو گا۔"

عنائشہ نے اُنہیں تسلی دی تھی۔

مگر اُس کا اپنا دل ذاکوان کے حوالے سے بہت زیادہ ڈر رہا تھا۔ جو دشمنوں کے گھر میں تن تنہا موجود تھا۔ اور اب سب کے سامنے اُنہیں کو منہ کے بل پٹخنے والا تھا۔

لیکن جو بھی تھا عنائشہ کے دل میں ذاکوان کے لیے محبت اور عقیدت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔

جو سہی معنوں میں ایک زمہ دار سردار ہونے کا فرض نبھاتا تھا۔ جسے پتا تھا کہ کب کہاں اُس کے لوگوں کو اُس کی ضرورت تھی۔

★★★★★★★★

"زری میری بیٹی آپ خود کو سنبھالو یزدان کو کچھ نہیں ہو گا۔ وہ اپنی حفاظت کرنا بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں۔"

مہرجان روتی بلکتی زرجان کو اپنے گلے سے لگاتے تسلی دیتے بولی تھیں۔۔

جبکہ زرجان ہوش میں آنے کے بعد مسلسل روئی جارہی تھی۔ یزدان سے لاکھ نفرت کا اظہار کرتی مگر یہ سچ تھا کہ وہ شخص اُس کی نس نس میں بستا تھا۔

اُس کو کچھ ہونے کا سن کر زرجان کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔

ابھی تک یزدان کی کوئی خیر خبر نہیں ملی تھی۔ جو بات اُن کا دل مزید ہولائے جارہی تھی۔۔

عالیہ بھی ایک جانب پریشانی سے ٹہل رہی تھی۔ مگر زرجان کو اِس وقت اُس کا ہوش ہی نہیں تھا۔

جب اُسی لمحے باہر کسی گاڑی کے رکنے کی آواز آئی تھی۔ یہ گاڑی یزدان کی نہیں تھی۔ زرجان کے آنسوؤں میں مزید روانی آئی تھی۔

اُس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا۔

وہ چہرا جھکاتے سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی۔

"زری۔"

یزدان کی بھاری گھمبیر متبسم سی آواز زرجان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

وہ ایک دم آنکھیں کھولتے سیدھی ہوئی تھی۔

قریب آتے یزدان کو دیکھ اُس کی آنکھیں دھندلا گئی تھیں۔

"یزدان،،،،"

وہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی اور یزدان کے قریب جاتے اُس کے بالکل ٹھیک ہونے کا یقین کرتی اُس کے سینے سے جا لگی تھی۔ وہ اِس وقت پوری طرح سے حواسوں میں نہیں تھی اِس لیے اُسے وہاں کھڑے ملازمین ، عالیہ اور یہاں تک کہ مہرجان کا خیال بھی نہیں رہا تھا۔

یزدان کو دائیں بازو پر گولی لگی تھی۔

مگر اپنی بیوی کی یہ فکر اور محبت دیکھ وہ تکلیف کے باوجود اُس کے گرد اپنے دونوں بازو باندھتے اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔

آج بہت وقت بعد اُس نے زرجان کے انداز میں اپنے لیے بے پناہ فکر اور محبت دیکھی تھی۔

جو بات اُسے اندر تک سرشار کر گئی تھی۔

مہرجان اُن دونوں کی نظر اُتارتیں ملازمین کو وہاں سے جانے کا اشارہ کرتیں عالیہ کے قریب آئی تھیں۔

جو مُٹھیاں بھینچے آنکھوں میں جلن لیے بہت مشکل سے ضبط کیے کھڑی اُن دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

جس جگہ کی خواہش ہمیشہ سے اُس نے کی تھی وہاں اِس وقت زرجان موجود تھی۔

عالیہ کا دل چاہا تھا ابھی کھینچ کر اُسے یزدان سے دور کر دے۔ وہ کالج کے ٹائم سے یزدان کو جانتی تھی۔ یزدان اُس کی پہلی نظر کی محبت تھا۔ جسے زرجان نے نہایت آسانی سے چھین بھی لیا تھا۔۔

"عالیہ میرے خیال میں اِس وقت ہمیں اُن کو پرائیویسی دینی چاہیئے".

مہرجان عالیہ کے پاس آتیں اُسے مخاطب کرتے بولی تھیں۔ اُن کی آواز پر عالیہ چونکی تھی۔۔۔

"جی مہرجان۔"

مروتاً مسکراہٹ اپنے چہرے پر لاتے عالیہ مہرجان کے ساتھ دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

"یزدان شاہ صرف میرا ہے۔تم نے اُسے مجھ سے چھین کر اچھا نہیں کیا زرجان۔ میں اُسے تم سے واپس چھین لوں گی،،، بہت جلد۔"

عالیہ نے ایک آخری زہریلی نگاہ اُن کی جانب ڈالی تھی۔ اور پھر وہاں سے نکل گئی تھی۔

"اگر مجھے پتا ہوتا کہ تمہاری یہ محبت دیکھنے کو ملے گی تو بہت پہلے خود کو گولی مروا لیتا،،"

یزدان اُس کے کان میں سرگوشی کرتا وہاں اپنے شدت بھرے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا زرجان کے بکھرے حواسوں کو مزید بکھیر گیا تھا۔

"یزدان شاہ،،،"

زرجان نے اُس سے دور ہونا چاہا تھا۔

مگر یزدان اُسے اپنے مضبوط شکنجے میں قید کیے اپنے سینے میں بھینچے ہوئے تھا۔عنائشہ کی نرم گرم سانسیں اُس کے سینے سے ٹکراتیں یزدان کو بہکانے لگی تھیں۔

"جب اتنی محبت کرتی ہو تو یہ دوری ختم کیوں نہیں کر دیتی۔"

یزدان کے لبوں سے اب اُس کی ملائم دودھیا گردن کو چھوا تھا۔

زرجان اُس کی شدتوں پر کانپ گئی تھی۔

"میں محبت نہیں کرتی تم سے،،، اور نہ بیوی ہوں تمہاری۔"

زرجان نم لہجے میں بولی تھی،،، اُسے اچانک سے بھابھی کی کہی بات یاد آئی تھی۔

جو اُسے دوبارہ سے اُسی اذیت میں ڈال گئی تھی۔

"مگر میں تو کرتا ہو نا،، بے حد اور بے پناہ،،،"

یزدان اُس کا چہرا دونوں ہتھیلیوں میں قید کرتا باری باری اُس کے دونوں گالوں کو چھو گیا تھا۔

"نہیں تم بھی نہیں کرتے،،،"

زرجان نے اپنے چہرے سے اُس کے ہاتھ ہٹانا چاہے تھے۔

یزدان نے چونک کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔

اُس کا مرجھایا انداز یزدان کو ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"ایسا کیوں لگا تمہیں زری،،، کیا تم اب بھی مجھے دھوکے باز ہی سمجھتی ہو،،،؟؟؟"

یزدان انگوٹھے سے اُس کے گال سہلاتا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں تم دھوکے باز نہیں ہو،،،، مجھے بس ایک بات کا جواب دے دو،،"

زرجان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی پھر سے رواں ہوچکی تھی۔

اُسے اتنی اذیت میں مبتلا دیکھ یزدان کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

"پوچھو میری جان،،،،"

یزدان نے اُس کی حالت کے پیشِ نظر نہایت ہی محبت سے کہا تھا۔

"تم نے میرے گھر والوں سے میری کتنی قیمت لگائی تھی،،، کتنے میں خریدا تھا مجھے،،،، کیا اُس دن مجھے خریدنے صرف تم ہی آئے تھے،، یا میری بولی لگانے والے اور لوگ بھی تھے۔"

زرجان کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی۔

"زری،،،،،"

یزدان اُس کی بات سنتے ہی اتنے زور سے دھاڑا تھا، کہ زرجان کو درو دیوار ہلتے محسوس ہوئے تھے۔ یزدان نے اپنی مُٹھیاں بھینچتے بمشکل اپنے غصے کو ضبط کیا تھا۔

اُس کی کنپٹی کی رگیں باہر کو تن گئی تھیں،،

زرجان اُس کی گرفت سے خود کو آزاد کرتی اُس سے دور ہوئی تھی۔

"یہ کیا بکواس ہے زری،،،،؟"

یزدان کی آنکھیں ایک دم لال ہوئی تھیں۔

"بکواس نہیں وہ کڑوا سچ ہے جس کی بنیاد پر ہمارا رشتہ شروع کیا گیا ہے۔ میں تم سے ناراض تھی پہلے،،، مگر اب شدید نفرت ہو رہی ہے خود سے،،،، جس انسان سے میں نے محبت کی اُسی نے میری بولی لگائی،،،، تم اتنے ظالم کیوں ہو یزدان شاہ،،، تمہیں میری فیلنگز کا زرا بھی احساس نہیں،،، تم صرف وہ کرنا چاہتے ہو جو تمہیں چاہیئے ہے، میری سیلف ریسپکٹ کا خیال کیوں نہیں کرتے،،،"

زرجان اُس کا گریبان مُٹھیوں میں جکڑتی اُس سے بھی زیادہ اونچی آواز میں بولی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے زری،،،، تم غلط سمجھ رہی ہو،،،"

یزدان نے اُسے کندھوں سے تھامتے اپنے قریب لانا چاہا تھا.

"ٹھیک ہے اگر ایسا نہیں ہے تو میرے سر کی قسم اُٹھا کر بتاؤ مجھے،،، کہ تم نے میرا سودا نہیں کیا تھا،،، مجھے میرے گھر والوں سے پیسے کے عوض نہیں خریدا تھا،،،"

زرجان اُس کا ہاتھ تھامتی اپنے سر پر رکھ گئی تھی۔

جسے یزدان نے فوراً واپس کھینچ لیا تھا۔

"ہاں کیا ہے یہ سب میں نے،،، کروڑوں کے عوض خریدا ہے تمہیں،،،، کیونکہ بے پناہ چاہتا تھا تمہیں،،، نہیں رہ سکتا تھا تمہارے بغیر،،، نہ ہی تمہیں دوسروں کے ہاتھوں کھیلونا بنا دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی تمہاری بولیاں لگتی دیکھ سکتا تھا،،،"

یزدان اُسے خود سے دور جاتے دیکھ بے بسی سے بولا تھا۔

وہ اُسے سب سچ بتانا چاہتا تھا مگر اِس طرح بالکل بھی نہیں،،

"تو تم نے وہ سب خود کرلیا،،، تم نے میری سب سے بڑی بولی لگا کر مجھے خرید لیا،،،"

زرجان کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا،،، وہ اُس کی کوئی وضاحت کوئی صفائی سننے کو تیار ہی نہیں تھی،،،،،،،

"مجھے اب تمہارے پاس نہیں رہنا یزدان شاہ،، بہت جلد خود پر لگی تمہاری ایک ایک پائی کا حساب دے دوں گی،،، تاکہ میرے جانے سے تمہیں کوئی نقصان نہ ہو،،"

زرجان اپنے سنگین لفظوں سے یزدان کا دل چیرتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔

یزدان نے گہری سانس بھرتے اپنے اندر اُبلتے اضطراب اور غصے کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی،،،

اور اگلے ہی لمحے زرجان کے پیچھے چل دیا تھا،، وہ اِس وقت زرجان کو اکیلا چھوڑنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا،،

★★★★★★★★★★

مولوی صاحب آچکے تھے،،، نکاح کی مکمل تیاریاں ہوچکی تھیں،،، مردان خانے کے ساتھ بنی جالی دار دیوار کی دوسری جانب دلہن بنی ماریہ کو لا کر بیٹھا دیا گیا تھا،،

وہاں موجود سب خواتین ذاکوان جتوئی کے اگلے فیصلے کی منتظر تھیں،،،

جابر خان کے چہرے پر خوشی جگمگا رہی تھی کیونکہ اِس نکاح کے بعد وہ جو کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اُس کے مطابق وہ ذاکوان جتوئی کی ساتوں پشتیں یاد رکھنے والی تھیں۔،،،

جالی دار دیوار کے پیچھے بیٹھی عنائشہ کی نگاہیں وہاں بیٹھے ذاکوان پر ہی جمی ہوئی تھیں،،، جو ٹانگ پر ٹانگ جمائے بہت ہی تسلی کے ساتھ بیٹھا تھا،،

"مولوی صاحب نکاح شروع کروایا جائے،،،"

فہیم صاحب نے کہا تھا۔

"ایک منٹ مولوی صاحب یہ نکاح نہیں ہو سکتا،،،"

مردان خانے میں ایک نسوانی آواز گونجی تھی،،،

سب نے پلٹ کر حیرانی سے دروازے کی جانب دیکھا تھا،،

جہاں عبایہ پہنے ایک لڑکی کھڑی تھی،،، اور اُس کے ساتھ دو سالہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی موجود تھا،،،

"کون ہو تم،،،؟؟؟"

فہیم صاحب سب سے پہلے اپنی جگہ سے اُٹھے تھے۔

"آپ کی بہو ہوں میں خان سائیں،، آپ کے بیٹے جابر خان کی بیوی اور یہ آپ کا پوتا ہے،،،،"

وہ لڑکی بنا ڈرے فہیم خان کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی،،

وہاں موجود ہر شخص اُس لڑکی کے اِس انکشاف پر شاک کی کیفیت میں اُس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

سوائے ذاکوان کے جو پورے اطمینان سے بیٹھا یہ سب انجوائے کر رہا تھا۔

عنائشہ نے اپنے سردار کا یہ اطمینان بہت غور سے دیکھا تھا۔

"یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے،، میں نہیں جانتا اِسے،،،"

جابر خان اپنی جگہ سے اُٹھتا احتجاجاً بولا تھا۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہی میرے پاس ثبوت موجود ہے،،،،"

اُس لڑکی نے پرس سے نکاح نامہ نکال کر فہیم خان کے سامنے کیا تھا،،

جس پر موجود جابر کے سائن دیکھ اُنہیں بھی کافی گہرا جھٹکا لگا تھا۔ اُنھوں نے کاٹ دار نگاہوں سے بیٹے کو گھورا تھا،،

"بابا سائیں یہ عورت جھوٹ بول رہی ہے،،،،"

جابر خان غصے سے پاگل ہوتا اُس لڑکی کی جانب بڑھا تھا،، مگر اُس کے پہنچے سے پہلے ہی ذاکوان نے راستے میں آتے اُس کے قدم وہیں ساکت کر دیئے تھے۔

"رک جاؤ جابر خان،،، تم پہلے ہی اُس معصوم لڑکی کے ساتھ بہت زیادہ زیادتی کر چکے ہو،،، اور اب دوسری لڑکی کو بھی اندھیرے میں رکھ کر دھوکا دینے جارہے تھے،،، پہلے اپنے معاملات ٹھیک کرو پھر دوسری شادی کے بارے میں سوچنا،، ماریہ کی شادی اب تم سے نہیں ہوگی،،،"

ذاکوان کی بات پر سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

جابر خان نے جھٹکے سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،

ذاکوان کی آنکھوں میں نظر آتی آگ دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ ذاکوان اُس کی حویلی میں اُسی کی بے عزتی کرنے آیا ہے،،،

" سردار سائیں یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟ بنا کسی قصور کے اُس بچی پر داغ لگ جائے گا،،،"

فہیم خان اپنے اندر اُبلتے غصے پر قابو پاتے ذاکوان کے قریب آئے تھے،،،،

"آپ فکر مت کریں خان صاحب،،، آپ کی بھتیجی پر داغ نہیں لگے گا،،، آپ ہی کے قبیلے کا ایک بہت ہی معزز انسان اُس سے شادی کرنے پر راضی ہے،،، اور اُن کا نکاح آج ہی ہو گا،،،"

ذاکوان نے سجاول خان کی جانب اشارہ کیا تھا،،،

جو دیکھ جابر خان غصے سے پاگل ہو اُٹھا تھا،، مگر یہاں قبیلے والوں کے سامنے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا،،، اِس لیے غصے کے گھونٹ بھرتا بالکل لال ہو چکا تھا،،

آج تک وہ ذاکوان کے پیٹھ پیچھے نجانے کتنی سازشیں کرتا آیا تھا،، جس کا جواب ذاکوان سرعام اُسے یوں بے عزت کرکے لے رہا تھا۔

سجاول خان جابر خان کا کزن تو تھا مگر دونوں کی آپس میں ذرا بھی نہیں بنتی تھی،،، وہ ایک طرح سے جانی دشمن ہی تھے ایک دوسرے کے،،،، سجاول ماریہ سے نہ صرف محبت کرتا تھا بلکہ بچپن سے اُس کی ماریہ کے ساتھ بات بھی طے ہوچکی تھی،،،

لیکن جابر خان نے جان بوجھ کر بیچ میں گھستے اُس کی منگنی تڑوا کر یہ سب کرنا چاہا تھا،،، جس میں ذاکوان اُسے منہ کے بل بہت بُری طرح گرا چکا تھا،،،

سجاول کو دیکھ ماریہ کی آنکھوں سے خوشی کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے،،،

اُس نے پاس بیٹھی عنائشہ کا ہاتھ تھام کر اُس پر عقیدت بھرے انداز میں ہونٹ رکھ دیئے تھے۔

"میں آپ کا اور سردار سائیں کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی،،، جابر خان سے نکاح کے بعد میں خودکشی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی،،،، مگر آپ لوگوں نے مجھے برباد ہونے سے بچا لیا ہے،،،"

ماریہ کے انداز سے اُس کی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا،،

عنائشہ نے محبت سے لبریز ہوتی آنکھوں سے وہاں جابر خان کو دھول چٹواتے اپنے شوہر کی جانب دیکھا تھا،

جو واقعی سب پر بھاری تھا،،

مگر عنائشہ یہ نہیں جانتی تھی آنے والے وقت میں کیسے وہ اپنے اِسی سردار کو کتنی بڑی اذیت سے دوچار کرنے والی تھی،،،

ماریہ کے انداز سے اُس کی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا،،عنائشہ نے محبت سے لبریز ہوتی آنکھوں سے وہاں جابر خان کو دھول چٹواتے اپنے شوہر کی جانب دیکھا تھا،جو واقعی سب پر بھاری تھا،،

مگر عنائشہ یہ نہیں جانتی تھی آنے والے وقت میں کیسے وہ اپنے اِسی سردار کو کتنی بڑی اذیت سے دوچار کرنے والی تھی،،،،

سجاول اُٹھ کر آتا جابر خان کی جگہ لے چکا تھا۔ جابر خان کی اِس وقت بہت بُری حالت تھی۔ وہ سجاول سے اُس کی محبت چھین کر اُسے تڑپانا چاہتا تھا۔

مگر ذاکوان جتوئی نے اُس کے اِن ناپاک ارادوں پر پانی ڈال دیا تھا۔ اُس کا دل چاہ رہا تھا یہاں اُس کے ہاتھ میں بندوق ہو اور وہ ابھی اِسی وقت اُسے ختم کرکے۔۔۔ اُس کی سرداری کو اپنے قبضے میں کرلے۔۔۔ر

اِسی طرح ہی وہ ذاکوان سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکتا تھا.

سجاول اور ماریہ کا نکاح پڑھوایا جارہا تھا۔ سب لوگوں کی خود پر اُٹھتی استہزایہ نگاہیں جابر خان کو مزید کھولائے جارہی تھیں۔ وہ اِس وقت محفل چھوڑ کر نہیں جاسکتا تھا کیونکہ اِس بات کو سردار ذاکوان جتوئی کی شان میں گستاخی قرار دیا جاتا۔

اِسی لیے وہ ذاکوان اور سجاول کو زہر اُگلتی نگاہوں سے دیکھتا وہیں کھڑا رہا تھا۔

نکاح ہوتے ہی مبارک سلامت کا شور بلند ہوا تھا۔

جس کے ساتھ ہی ذاکوان جابر خان کے قریب آیا تھا۔

"کیسے مزاج ہیں جابر خان۔۔۔ دیکھو میں تمہیں آج یہاں صرف یہی سمجھانے آیا تھا کہ اگر دشمنی نبھانی ہی ہے تو سرعام نبھاؤ۔ یوں اپنے کارندوں کو نوکر بنا کر میری حویلی بھیج دینا اور مجھے زہر دلوانا۔۔۔ اگر میراا دشمن بننا ہی ہے تو میری برابری پر تو آؤ۔۔۔ ویسے یہ بدلہ تھا اُسی کا جو تم نے مجھے اور میری سردارنی کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔ تم میری طاقت سے نہیں ٹکرا سکتے اِس لیے سوچ سمجھ کر اپنا اگلا قدم اُٹھانا کیونکہ انجام کے زمہ دار تم خود ہی ہوگے۔۔"

ذاکوان آگ اُگلتی کاٹ دار نگاہوں سے اُسے وارن کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"بہت بُرا کیا ہے میرے ساتھ تم نے سردار ذاکوان۔۔۔ تمہیں منہ کے بل گرا کر تمہیں دھول نہ چٹوا دی تو میرا نام بھی جابر خان نہیں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا

تمہاری سب سے بری کمزوری تمہاری بیوی عنائشہ ہے۔۔ اب تمہاری اِسی کمزوری کو استعمال نہ کیا تو میرا نام بھی جابر خان نہیں۔۔۔"

جابر خان کی آواز ذاکوان کے سامنے نہیں نکل پائی تھی۔۔ اُس کے جاتے ہی وہ غصے سے بڑبڑاتا تن فن کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

★★★★★★★★★★

"سردار سائیں مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔۔۔"

واپسی پر آتے وقت رات زیادہ ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ بڑھ گئی تھی۔ اور ہمیشہ سے ٹھنڈ کی شدت سے کانپ اُٹھنے والی ذاکوان جتوئی کی نازک سردارنی ہیٹر لگا ہونے کے باوجود کپکپا کر رہ گئی تھی۔۔

ذاکوان کے گارڈز کی گاڑیاں آگے پیچھے تھیں۔۔ جبکہ خلافِ معمول آج وہ اپنی گاڑی عنائشہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے خود ڈرائیو کر رہا تھا۔۔

ذاکوان نے نگاہیں موڑ کر اپنے برابر میں بیٹھی عنائشہ کو دیکھا تھا جو اُس کی گرم شال اوڑھے ہونے کے باوجود کانپ رہی تھی۔۔۔

"سردارنی پیچھے میری ایک اور شال پڑی ہے آپ وہ اوڑھ لیں۔۔ ٹھنڈ کچھ کم ہو جائے گی۔۔"

ذاکوان کو اُس کی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ اب اُس کی ڈرائیونگ سے زیادہ توجہ اپنی س سردارنی پر تھی۔

"نہیں مجھے وہ نہیں کرنی ۔۔۔"

عنائشہ نے اب کے اپنے سردار کو جیسے نخرے دکھانے چاہے تھے۔ یا شاید وہ کچھ اور چاہتی تھی۔

ذاکوان فل وقت سمجھ نہیں پایا تھا۔

"تو کیا کرنا ہے آپ کو سردارنی۔۔۔"

ذاکوان اُس کے دلنشین روپ کو آنکھوں میں اُتارتے محبت سے بولا تھا۔۔

"مجھے تمہارے پاس آنا ہے۔۔"

عنائشہ اُس کی جانب کھسکتی ذاکوان جتوئی کو حیران کر گئی تھی۔ آج اُس کی سردارنی خود اُس کے پاس آرہا تھی۔۔

"سردارنی خیریت ہے،،،، آپ کیوں اپنے سردار کی جان نکالنا چاہتی ہیں۔۔۔"

ذاکوان اُسے بہت قریب آکر اپنے سینے کے گرد بازو باندھتے اور کندھے پر محسوس ہوتی اُس کی گرم سانسوں اور گداز لمس پر جیسے اپنے ،اعصاب کو کنٹرول میں نہیں رکھ پایا تھا۔۔

یہ سچ تھا حُسن کی دیوی اُس کی یہ سردارنی چلتی پھرتی قیامت تھی اس کے لیے،،

"سردارنی آپ ٹھیک ہیں نا ،،،،"

ذاکوان نے جھک کر اُس کی پیشانی پر اپنا مہرِ محبت ثبت کرتے پوچھا تھا۔۔۔

وہ اِس وقت گاڑی نہیں روک سکتا تھا جس بات کی اُسے شدت سے خواہش جاگی تھی۔

"ہاں ذاکوان جتوئی،، مجھے تم سے کچھ کہنا ہے،،، وہ بات کرنے کے لیے اِس سے بہتر موقع اور ٹائم اور کوئی نہیں ہو سکتا،،،،"

عنائشہ نے نہایت ہی سنجیدگی کے ساتھ بات شروع کی تھی۔ ذاکوان ہمہ تن گوشہ ہوا تھا۔ اُسے فکر لاحق ہوئی تھی کہ کہیں خان حویلی والوں نے تو کوئی نئ سازش نہیں کردی تھی۔

"بولیں سردارنی،،، آپ کی یہ خاموشی میرے دل کو بے چین کررہی ہے،،، آپ ٹھیک تو ہیں نا،،،"

ذاکوان کی فکرمندی مزید بڑھی تھی۔

"نہیں میں ٹھیک نہیں ہو،،،، مجھے لگ رہا ہے جیسے مجھے،،،"

عنائشہ نے ایک بار پھر سے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔

ذاکوان جتوئی کو اگر اتنے سسپنس میں کوئی اور ڈالتا تو اب تک وہ اُس انسان کی عقل ٹھکانے لگا چکا ہوتا۔

مگر بے بسی کا مقام ہی یہی تھا کہ سامنے اُس کی سردارنی تھی۔ جسے وہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ بقول عنائشہ اُن دونوں کے بیچ اُس پر چلانے کا حق صرف اُس کے پاس ہے،،،

"سردارنی پلیز آپ بول رہی ہیں یا میں گاڑی روک دوں،،،"

اب کی بات اُس کا ضبط ختم ہوا تھا۔

"نہیں تم گاڑی نہیں روکو گے،،، ورنہ میں اپنی بات بالکل نہیں بتاؤں گی تمہیں،،،"

عنائشہ نے دھمکی دیتے اُس کی جان مزید مشکل میں ڈالی تھی۔

"میں تمہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں،،،"

عنائشہ واپس سے اُس کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی۔ اُس کا ذاکوان کے سینے پر رکھا ہاتھ کا لمس،،، ذاکوان جتوئی کو اپنے دل میں محسوس ہونے لگا تھا۔

"کہ میں تم سے پہلے محبت کرتی تھی،،،، پر اب مجھے لگ رہا ہے جیسے عشق سا ہوگیا ہے تم سے،،،، تم سوتے جاگتے ہر ٹائم میرے دل و دماغ پر چھائے رہتے ہو،،، دل چاہتا ہے تم ہر وقت میرے ساتھ رہو،،، تمہاری توجہ کا مرکز ہمیشہ میں رہوں،،،"

عنائشہ آج پہلی بار یوں اپنی چاہت کا اظہار کرتی ذاکوان کو ایک بار پھر سے اپنا اسیر بنا گئی تھی۔

وہ جھکا تھا اور عنائشہ کے ماتھے پر اپنے ہونٹوں سے مہرِ محبت ثبت کردی تھی۔

اُس کی سردارنی نے یہ اظہار کرنے کے لیے کچھ سیکنڈ پہلے اُسے اتنا ڈرایا تھا کہ ذاکوان کو اپنا دل باہر آتا محسوس ہوا تھا۔

یہ اقرار واقعی اُس کے لیے بہت قیمتی اور مہنگا تھا۔

"تم بہت اچھے ہو ذاکوان جتوئی میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ اچھے۔ آئی لو یو سو مچ،،، میں پوری طرح تمہاری عادی ہوچکی ہوں، اب تمہارے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتی۔"

عنائشہ نے چہرا اُٹھایا تھا اور ذاکوان کے دائیں گال پر اپنے گداز ہونٹ رکھ دیئے تھے،،،

ذاکوان کے لیے گاڑی ڈرائیو کرنا مشکل ہوا تھا۔

"سردارنی آپ کو یہ سب کہنے کا یہی وقت ٹھیک کیوں لگا،،،،"

ذاکوان کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔ اُس کی سردارنی اُس کے پاس اُس کے بہت قریب،،، اُس سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کررہی تھی،،، ذاکوان کے لیے اِس سے بڑھ کر حسین لمحات کوئی ہو ہی نہیں سکتے تھے۔

"کیونکہ اِس وقت میری بچت ہوسکتی ہے تم سے،،،"

عنائشہ نے اُس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے پیچھے ہونا چاہا تھا،، جب ذاکوان اپنا ایک بازو اُس کے گرد حمائل کرتا اُسے واپس اپنے قریب کھینچ گیا تھا۔

اب وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کررہا تھا۔

اپنی سردارنی کی اِس پلاننگ پر ذاکوان اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا،،

"آپ کبھی بھی کسی بھی سچویشن میں اپنے سردار سے نہیں بچ سکتیں میری نازک سردارنی،،،،"

ذاکوان اُس کے گرد بازوؤں کا حصار مزید مضبوط کرگیا تھا،،،

اُس کی بیوی ایک دم ٹھیک تھی،، اِس وقت وہ واقعی اُسے اِس دلفریب اقرار کا جواب نہیں دے سکتا تھا،،

"میں بچنا چاہتی بھی نہیں ہوں،،،"

عنائشہ بہت ہی مدھم آواز میں سرگوشیانہ لہجے میں بولی تھی،،، اُسے یہی لگا تھا کہ یہ سرگوشی ذاکوان تک نہیں پہنچ پائے گی۔

"آپ نے کچھ کہا سردارنی،،"

ذاکوان شوخی بھری نگاہوں سے اُس کی جانب جھکتے بولا تھا،

"نن نہیں میں نے کچھ نہیں کہا،،،"

عنائشہ نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا تھا،،

کیونکہ اگر ذاکوان اُس کی یہ بات سن لیتا تو اُس کی واقعی بچت نہیں ہونے والی تھی،،،

لیکن وہ بھول گئی تھی کہ اُس کا سردار اپنی سردارنی کا کتنا بڑا دیوانہ تھا بچت تو اُس کی اب بھی نہیں ہونے والی تھی۔

★★★★★★★★

"زری تم اِس گھر سے باہر قدم نہیں رکھ سکتی،،،،"

یزدان اُسے سامان پیک کرتے دیکھ بولا،،،

"کیوں نہیں جاسکتی،،،، کیا کر لو گے تم،،،؟؟؟"

زرجان اُس کے دوبدو آتے ہوئے بولی،،،

"یہ میرا حکم ہے تم میرا حکم نہیں ٹال سکتی،،،،"

یزدان کا انداز سنجیدگی لیے ہوئے تھا،،، وہ زرجان کو کہیں نہیں جانے دے سکتا تھا،، جس کی وجہ سے وہ اُس سے سختی سے بھی پیش آنے کو تیار تھا،،

"میں جب تمہیں اپنا شوہر ہی نہیں مانتی تو تمہارا حکم بھی کیوں کر مانوں،،،،"

زرجان اُس سے کسی قیمت پر ڈرنے کے موڈ میں نہیں تھی،،،،

"میری خالہ آرہی ہیں آج،،، بہت سالوں کے بعد وہ یہاں آرہی ہیں،، وہ خاص طور پر تم سے ملنے آرہی ہیں،، ہارٹ پیشنٹ ہیں مگر اُس کے باوجود امریکہ سے اتنا لمبا سفر طے کرکے آرہی ہیں صرف میری خوشحال زندگی دیکھنے،، اُن کے آنے تک تم کہیں نہیں جاسکتی،،، میں اُنہیں یہ سب دکھا کر مزید تکلیف میں مبتلا نہیں کرسکتا،، اِس لیے تمہیں وہیں کرنا ہوگا جو میں کہوں گا،،،

جب وہ چلی جائیں گی اُس کے بعد تم جو کرنا چاہو کرسکتی ہو،،، میں نہیں روکوں گا تمہیں،،،"

یزدان کی بات پر زرجان ایک دم ڈھیلی پڑی تھی،،، اور اندر جیسے کچھ ٹوٹ سا گیا تھا،، اِس شخص کو اُس کی پرواہ اب بھی نہیں تھی،، وہ اب بھی اپنے ہی رشتوں کی فکر کر رہا تھا،،

زرجان نے چہرا جھکاتے اپنے آنسوؤں کو اُس سے پوشیدہ رکھا تھا،،

وہ اپنا بیگ واپس رکھتی خاموشی سے دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی،،

"میری ایک بات یاد رکھنا تم،، میں تمہارے ساتھ خوشحال زندگی گزارنے کا ناٹک صرف تمہاری خالہ کے سامنے کروں گی،،، اگر تم نے روم کے اندر مجھ سے فری ہونے کی کوشش کی تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا،،،"

دروازے تک جاتے زرجان نے اُنگلی اُٹھا کر اُسے وارن کیا تھا،،، جس کے جواب میں یزدان نے بمشکل اپنی بے ساختہ اُمڈ آنے والی مسکراہٹ کا گلا گھونٹتے سر اثبات میں ہلا دیا تھا،،،

زرجان اُس کی آنکھوں میں ناچتی شرارت نہیں دیکھ پائی تھی،،، اور خاموشی سے روم سے نکل گئی تھی،،،

"مہرجان یزدان کی خالہ نے کب آنا ہے،،،؟؟"

زرجان مہرجان کے روم میں داخل ہوتے بولی،،، جو بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں،،،

"ان شاء اللہ آپا کل پہنچ جائیں گی وہ یہاں،،،،"

مہرجان نے اُسے اپنے پاس بیٹھاتے محبت سے کہا تھا،،

"کیا وہ بھی آپ کی طرح ہیں سویٹ سی،،،،"

مہرجان کے قریب آتے زرجان کا موڈ خود ہی فریش ہوجاتا تھا،،

"نہیں وہ تھوڑی سخت مزاج کی ہیں،، مگر یزدان میں جان بستی ہے اُن کی،، اُس کی خوشی پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتیں،،،،"

مہرجان کی بات پر زرجان نے چونک کر اُن کی جانب دیکھا تھا،،

"آپ سے بھی زیادہ وہ کیوں کرتی ہیں یزدان کی،، سگی ماں سے بھی زیادہ بھی بھلا کوئی پیار کرسکتا ہے،،"

زرجان اُلجھی تھی،،،

"میں یزدان کی سگی ماں نہیں ہوں زری،،،، یزدان کے پاس اُس کی خالہ مہرین بیگم کے سوا کوئی سگا رشتہ نہیں ہے،،،، یہ تو یزدان بیٹے کا بڑا پن ہے کہ وہ مجھے اپنی ماں کہہ کر پکارتے ہیں،،، میں پچھلے کئی سالوں میں یہاں اُن کی گدی سنبھال رہی تھی مہرین بیگم کے کہنے پر،،،، جس گدی پر دشمنوں کی نظر تھی،،،

وہ لوگ شاہ خاندان کو تو ختم کر ہی چکے تھے،،،، مگر مہرین بیگم نہیں چاہتی تھیں کم عمری میں ہی یزدان کو اِس دشمنی کی بھینٹ چڑھا دیتیں،،،، اِس لیے اُنھوں نے یزدان کی موت کی خبر بھی عام کردی تھی،،،

شاہ خاندان کے دشمن یہ ساری دولت جائیداد بھی چھیننا چاہتے تھے،،،

مگر اُن کے شوہر کے اثر رسوخ نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا،،

آج تک دشمنوں کی نگاہیں اِس لامحدود وراثت پر ہیں مگر اب یزدان شاہ اتنے سڑانگ ہوچکے ہیں کہ اپنے دشمنوں کو دھول چٹا سکتے ہیں،،،،،"

مہرجان کی بتائی تفصیل سن کر زرجان کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی،،،

اُسے پہلے بھی مہرجان اور یزدان میں سگے ماں بیٹے والا رشتہ نہیں لگتا تھا،،، جس کی اصل وجہ اب سمجھ آئی تھی،،،، مہرجان اُس کی ماں نہیں اِس حویلی کی کیئر ٹیکر تھیں،،،،

مطلب یزدان سچ کہتا تھا وہ بالکل اکیلا تھا اُس کے پاس رشتے کے معاملے میں کچھ بھی نہیں تھا،،،

اور بھی کتنے ابھی سامنے آنا باقی تھے،،، زرجان کا دماغ گھوم چکا تھا،،،

اُسے سمجھ نہیں آئی تھی یزدان کے ساتھ یہ سب کرکے وہ ٹھیک کررہی تھی یا غلط،،،

مگر اُس کے ساتھ بھی تو یزدان نے غلط ہی کیا تھا نا،،

یزدان نے ہی نہیں اُس کے اپنے گھر والوں نے بھی غلط ہی کیا تھا،،،

★★★★★★★★★★

عنائشہ حویلی آتے ہی چینج کرنے کے بعد ذاکوان جتوئی سے فرار حاصل کرنے کے لیے کچن میں آگئی تھی،،، ملازمہ جلدی سے آگے آئی تھی،،،

مگر عنائشہ اُسے خود ہی چائے بنانے کا کہتی وہاں سے جانے کا کہہ گئی تھی،،،،

لیکن وہ یہ غور نہیں کر پائی تھی کہ آہستہ آہستہ سارا کچن ملازمین سے خالی ہوچکا تھا،،۔

وہ اکیلی کھڑی وہاں چائے بنا رہی تھی،، جب اُس کے نتھنوں سے ایک سحر انگیز سی خوشبو ٹکراتی اُس کے حواس معطل کرگئی تھی،،،

عنائشہ نے پلٹنا چاہا تھا مگر اُس سے پہلے ہی ذاکوان جتوئی پیچھے سے اُس کے گرد حصار باندھتا اُسے اپنے چوڑے وجود میں قید کرتا اُس کے پیٹ کے گرد اپنے دونوں بازوؤں کا حصار باندھ گیا تھا،،

عنائشہ کی سانسیں جیسے لمحے بھر کو ساکن ہوئی تھیں،،،

پیٹ پر محسوس ہوتا اُس کے پرحدت ہاتھوں کا لمس اور گردن پر پڑتیں گرم سانسیں عنائشہ کی جان نکال گئی تھیں،،،،

"ذاکوان،،،،"

عنائشہ کو یقین نہیں آیا تھا کہ سردار ذاکوان جتوئی اُس کے پیچھے یہاں کچن میں پہنچ چکا تھا،،

"جی میری سردارنی،،،،"

ذاکوان اُس کے بال ہٹاتا اُس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھتا عنائشہ کی جان مزید مشکل میں ڈال گیا تھا،،

عنائشہ کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا،،،

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں،،،،؟؟"

عنائشہ بمشکل بول پائی تھی،،،

"اپنی سردارنی کو لینے آیا ہوں،،، جو مجھ سے فرار ہو کر یہاں کچن میں پناہ ڈھونڈ رہی تھیں،،،، یہ سوچ کر کہ میں یہاں نہیں آسکتا،،، آپ بھول جاتی ہیں سردارنی آپ کے پیچھے میں کہیں بھی آسکتا ہوں،،،، آپ تک پہنچنے سے مجھے کوئی شے نہیں روک سکتی،،،،،"

یزدان جھٹکے سے عنائشہ کا رخ اپنی جانب موڑتے بولا تھا،،،

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں،،،،؟؟"

عنائشہ بمشکل بول پائی تھی،،

"اپنی سردارنی کو لینے آیا ہوں،،، جو مجھ سے فرار ہو کر یہاں کچن میں پناہ ڈھونڈ رہی تھیں،،،، یہ سوچ کر کہ میں یہاں نہیں آسکتا،،، آپ بھول جاتی ہیں سردارنی آپ کے پیچھے میں کہیں بھی آسکتا ہوں،،،، آپ تک پہنچنے سے مجھے کوئی شے نہیں روک سکتی،،،،،"

یزدان جھٹکے سے عنائشہ کا رخ اپنی جانب موڑتے بولا تھا،،،

اور ساتھ ہی اُسے اپنی شال میں قید کر گیا تھا،،

عنائشہ بالکل اُس کے ساتھ اُس کے سینے سے لگی کھڑی تھی،،، وہ ٹھنڈ کے بجائے اپنے جنونی سردار کی قربت کے احساس سے کانپ رہی تھی،،

" ذاکوان جتوئی آپ اِس وقت حویلی کے مین کچن میں کھڑے ہیں،،،، یہاں کوئی بھی کسی بھی وقت آسکتا ہے،،،،،"

عنائشہ نے اُسے احساس دلانا چاہا تھا،،

"مجھے پرواہ نہیں ہے سردارنی،،، مجھے بس وہ سب دوبارہ سننا ہے جو آپ نے گاڑی میں بولا تھا،،،"

ذاکوان جھکا تھا اور اُس کی گردن پر چمکتے سیاہ تل کو اپنے ہونٹوں کا شدت بھرا لمس بخش گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کی بڑھتی گستاخیوں پر گھبرا گئی تھی،،،

"میں نے کچھ نہیں کہا تھا،، آپ نے شاید ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ کوئی خواب بھی دیکھا ہے،،،"

عنائشہ اُس کے خطرناک تیور دیکھ اپنی بات دوہرانے کو بالکل تیار نہیں تھی،،

کیونکہ وہ انجام سے واقف تھی،،،

"تو آپ نہیں بتائیں گی سردارنی،،،،"

ذاکوان اُس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب تر کر گیا تھا،،

پیچھے کا گلا کھلا ہونے کی وجہ سے ذاکوان کی اُنگلیاں اُس کی کمر سے ٹکراتیں اُس کے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی تھیں،،،،

اُس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ ذاکوان کو مزید شرارت سوجھی تھی،،،، اُس نے ہاتھ زرا سا اُوپر سرکایا تھا،،،

"ذاکوان،،،،"

عنائشہ نے اُس کی شرٹ مُٹھیوں میں دبوچے اُسے گھورا تھا،،، ذاکوان جتوئی کی گستاخیاں اور گرم سانسوں کا لمس اُس کے اوسان خطا کر گیا تھا،،،

"سردارنی میں آپ کے اقرار کا منتظر ہوں،،،،"

ذاکوان نے اُس کے کان کی لوح کو ہلکے سے ہونٹوں میں دباتے عنائشہ کو بالکل گلنار کر دیا تھا،،

اپنی سردارنی کی قربت کا نشہ ذاکوان جتوئی پر سر چڑھ کر بول رہا تھا،،،

اُس کی خمار میں ڈوبی آواز پر عنائشہ اپنی نگاہیں تک نہیں اُٹھا پائی تھی،،،

اُس کی اپنے لیے یہ بے پناہ چاہت دیکھ عنائشہ کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی،،،۔

"آنکھیں بند کریں سردار سائیں،،،،"

عنائشہ کو اُس کی بے باک نگاہیں گھبراہٹ کا شکار کر رہی تھیں،،

ذاکوان نے اُس کی بات مانتے فوراً آنکھیں بند کر دی تھیں،،، وہ مقناطیسی الفاظ سننے کا پابند تھا،، جس نے اُس کے دل و دماغ پر سکون طاری کر دیا تھا،،،

"آپ کی سردارنی آپ سے بے پناہ محبت کرتی ہے سردار سائیں،، میری دھڑکنیں ہر وقت آپ کی منتظر رہتی ہیں،،، آپ کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام نہیں برداشت کر سکتی،،، اور نہ ہی آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھ سکتی ہوں،،، آپ صرف میرے ہیں اور ہمیشہ میرے ہی رہی گے،،،، آپ پر کسی کی پرچھائی بھی پڑتی نہیں دیکھ سکتی،،، سردار ذاکوان جتوئی صرف سردارنی عنائشہ ذاکوان کا ہے،،،"

عنائشہ نے اقرار کرتے اُس سے دور ہونا چاہا تھا،،،

جب اُسی لمحے ذاکوان نے آنکھیں کھولتے اُس کی جانب دیکھا تھا،،، ذاکوان کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ تھی،،، جس کی عنائشہ دیوانی تھی،،،

وہ جھکا تھا اور عنائشہ کے مومی گداز ہونٹوں کو اُن کے اِس خوبصورت اقرار پر خراجِ تحسین بخش گیا تھا،،

اُس کے شدت بھرے لمس پر عنائشہ کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں،،،،

مگر اب وہ اپنے جنونی سردار کو نہیں روک سکتی تھی،،،، وہ جانتی تھی اُس کے اقرار کے ایسے ہی خطرناک نتائج نکلنے والے تھے،،،،۔

★★★★★★★★★★

"بی بی سائیں آپ کو شاہ سائیں اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں،،،،"

زرجان صبح سے مہرجان کے کمرے میں ہی پناہ گاہ اختیار کیے ہوئے تھی،،، اُس نے بھی ڈیسائیڈ کر لیا تھا کہ یزدان کی خالہ کے آنے تک وہ یزدان کو اپنی صورت تک نہیں دکھائے گی،،،،

"اُن سے بولو میں سو رہی ہوں،،،،"

زرجان یہ بھول گئی تھی کہ یہ ملازمین اُسی کے ہی جاسوس تھے،،،،

ملازمہ بنا کچھ بولے خاموشی سے نکل گئی تھی۔

مہر جان ملازمہ کے جاتے ہی بستر سے نکلتی روم کا دروازہ لاک کرتی واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،، وہ ڈریس لینے تک بھی اپنے روم میں نہیں گئی تھی،،، اُس نے ملازمہ سے ہی منگوایا تھا،،، یزدان کے سامنے نہ آنے کے لیے وہ اتنی احتیاط برت رہی تھی،،،

شاور لے کر فریش ہوتے وہ ٹاول سر پر لپیٹے واش روم سے نکلی تھی،،،، روم میں ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے اُسے زیادہ ٹھنڈ محسوس نہیں ہوئی تھی،،،

وہ بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس تھی جس پر سیاہ ستاروں سے ہی ایمبرائیڈری کی گئی تھی،،،، اُس کا متناسب نازک سراپا سیاہ رنگ میں غضب ڈھا رہا تھا،،،

دوپٹہ بیڈ پر ہی پڑا تھا،،، وہ واش روم سے نکل کر سیدھی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی،،،،

بال گیلے ہونے کی وجہ سے اُسے ہلکی ہلکی ٹھنڈ محسوس ہونے لگی تھی،،،، جس کی وجہ سے اُس کا وجود ہولے ہولے لرزتا وہاں موجود یزدان شاہ کو بہکا گیا تھا۔۔

جس پر ابھی تک زرجان کی نظر نہیں پڑی تھی۔

زرجان اپنے ہاتھوں پر لوشن لگا رہی تھی جب اُسے اچانک گہری نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔

زرجان نے کسی احساس کے ساتھ پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا،،، جب وہاں بیڈ پر شاہانہ انداز میں نیم دراز یزدان شاہ کو لیٹا دیکھ زرجان کے ہاتھ سے لوشن کی بوتل چھوٹ کر نیچے جا گری تھی،،،

اُس نے تو روم کا دروازہ لاک کیا تھا،، پھر یہ شخص کہاں سے آیا تھا،،،

زرجان نے ایک نظر شیشے میں نظر آتے اپنے حلیے پر ڈالی تھی،، اُس کا چہرا شرم سے لال ہوا تھا،،،

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟؟؟"

زرجان شرم سے سُرخ پڑتی تپ کر بولی تھی،،،

کیونکہ یزدان کی گردش کرتی نگاہیں اُس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگو گئی تھیں،،،

"یہ مہر جان کا کمرہ ہے،،، یہاں آنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا،،،،"

یزدان سیگریٹ کا گہرا کش لیتے اُسے ویسے ہی تپش زدہ نگاہوں سے سر دے پیر تک تکے گیا تھا،،،

زرجان اُس کی اِس حرکت پر مزید تپ اُٹھی تھی،،،

"ٹھیک ہے میں ہی چلی جاتی ہوں یہاں سے،،،"

زرجان نے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے جب اُس کی نظر اپنے حلیے پر پڑی تھی،،، وہ بنا دوپٹے کے باہر کیسے نکلتی،،،

دوپٹے کی تلاش میں جیسے ہی نظریں اردگرد دوڑائی اُسے اپنا دوپٹہ بیڈ پر یزدان کے بہت قریب پڑا نظر آیا تھا،،

جو بات یزدان بہت اچھے سے جانتا تھا،،

زرجان کا لال پڑتا چہرا دیکھ اُس کی آنکھوں میں شرارت بھری چمک واضح ہوئی تھی،،،

زرجان اُسے زہر خند نگاہوں سے دیکھتی مہرجان کی الماری کی جانب بڑھی تھی،،، مگر جیسے ہی اُس نے الماری کھولنے کے لیے ہینڈل کو تھام کر اپنی جانب کھینچا اُس نے کھلنے کا نام ہی نہیں لیا تھا،،

وہ لاک تھیں،،،

زرجان کا دماغ گھوم گیا تھا،،

وہ نہ تو اِس طرح بنا دوپٹے کے اِس شخص کے سامنے کھڑے ہو کر اِس کی بے باک نگاہوں کا سامنا کر سکتی تھی،،، اور نہ ہی اِس طرح باہر جا سکتی تھی،،

وہ خونخوار تیور لیے یزدان کی جانب پلٹی تھی،،،

یزدان نے سیگریٹ کا آخری کش لیتے اپنی مسکراہٹ کا چھپایا تھا،،

وہ ذہنی طور پر کتنی اذیت میں تھا یہ وہ اور اُس کا رب جانتے تھے،،، مگر زرجان کے آس پاس ہوتے ہی اُس کی ساری فرسٹریشن اور اذیت کہیں بہت دور چلی جاتی تھی،،، وہ اُسے ہر دم ہر پل اپنے پاس دیکھنا چاہتا تھا،،،

مگر یہ لڑکی اُس کو تڑپانے کی جیسے قسم کھا چکی تھی،،،،

"میرا دوپٹہ چاہیئے مجھے،،،،"

زرجان نے اُس سے اچھے خاصے فاصلے پر کھڑے ہوتے اپنا دوپٹہ مانگا تھا،،

"یہ لو،،،"

یزدان نے اُس کا دوپٹہ ہاتھ میں تھام کر اُس کی جانب بڑھایا تھا، جس کا مطلب تھا وہ اُس کے پاس جاکر اپنا دوپٹہ لے سکتی ہے،،

زرجان کے پاس اِس کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا،، وہ جلدی سے دوپٹہ لے کر نکل جانا چاہتی تھی،،،

وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے اُس کے قریب گئی تھی،،، اور جھپٹنے والے انداز میں اُس کے ہاتھ سے دوپٹہ لینا چاہا تھا،،

لیکن یزدان اُس کے معاملے میں اُس سے زیادہ الرٹ تھا،،

اُس نے دوپٹے کے ساتھ ساتھ زرجان کا ہاتھ بھی اپنی گرفت میں لے کر اُسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا،،

زرجان کے ہونٹوں سے دلخراش چیخ برآمد ہوئی تھی،،

اور وہ ٹوٹی شاخ کی طرح اُس کے سینے پر آن گری تھی،،،

زرجان کے ہونٹوں نے یزدان کی گردن کو چھوا تھا،،

"یہ کیا بے ہودگی ہے،،،؟؟؟"

زرجان چلائی تھی،،

مگر یزدان اُس کا زرا سا بھی اثر لیے بغیر اُس کے گرد اپنی مضبوط بانہوں کا حصار قائم کرتا کروٹ بدلتے اُس پر پوری طرح حاوی ہوا تھا،،

زرجان کا ٹاول جھٹکے کی وجہ سے بالوں سے پھسلتا نیچے جاگرا تھا،،

زرجان کے پاس ڈھال بنانے کے لیے اِس وقت کوئی شے موجود نہیں تھی،،،، وہ پوری طرح یزدان کے رحم و کرم پر تھی،،،

یزدان اُس کی مزاحمت کرتی کلائیوں کو جکڑتا تکیے سے لگا گیا تھا،،

زرجان کا چہرا بالکل لال ہوچکا تھا،، جبکہ پورا وجود گھبراہٹ کے مارے ہولے ہولے لرز رہا تھا،،

"میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں یزدان شاہ اور تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی،،،،"

زرجان اُس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اُسے غصہ دلانے کے لیے بولی تھی،، جبکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ خود بھی تھک چکی تھی اُسی انسان سے لڑ لڑ کر جسے وہ سب سے زیادہ چاہتی تھی،،

"میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا میری محبت کافی ہے ہم دونوں کے لیے،،،،

یزدان نے جھکتے اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھے تھے،،، زرجان نے لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُسے دیکھا تھا،، جس کے وجیہہ نقوش سے سجا چہرا زرجان کے بہت قریب تھا،،،۔

"تم بہت ظالم ہو،،، نہیں کرتے مجھ سے محبت،،،"

زرجان اُس کی جانب دیکھتے شکوہ کناں لہجے میں بولی تھی،،،، جس کے ساتھ ہی اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،،

"جس دن تمہیں اپنے لیے میری محبت کا اندازہ ہوجائے گا نا،، اُس دن رشک کرو گی خود پر،،، اتنا چاہتا ہوں میں تمہیں،،، میری محبت تمہاری طرح بہت پاکیزہ اور بے رعیاں ہے،،،"

یزدان نے جھکتے اُس کے دائیں گال کو چھوا تھا،، اُس کے شیو کیے بال زرجان کے گالوں پر بُری طرح چبھے تھے،، وہ کسمسائی تھی،،،

"کیسی محبت ہے یہ تمہاری،،،، ؟؟؟ اپنی ہی محبت کو سودا کر ڈالا،،،،؟؟"

زرجان کو یہ بات ہر بار پہلے سے بھی کہیں زیادہ اذیت میں مبتلا کر جاتی تھی،،،،

"تمہیں حاصل کرنے کے لیے میں خود کو بھی بیچ سکتا تھا وہ دولت اور جائیداد تمہارے سامنے ایک تنکے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی،،، تم قیمتی ہو میرے لیے،،،، اُن لوگوں کی نظر میں اُسے سودا کہا جا سکتا ہے،،،، مگر میرے لیے وہ فیصلہ میری زندگی کی ضمانت تھا،،،"

یزدان سنجیدگی بھرے لہجے میں بولتا اُس کے دوسرے گال پر جھکتا وہاں اپنی شدتوں کی نشانی چھوڑ گیا تھا،،

اُس کی اِس لو بائٹ پر زرجان نے ساکت نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،

شرم و حیا کے مارے جسم کا سارا خون اُس کے چہرے پر سمٹ آیا تھا،،

یزدان ایک ہی وار میں اُس کی بولتی بند کروا گیا تھا،،

"تم مجھے یوں خود سے دور رکھ کر مجھے جو تڑپا رہی ہو،،، میں بہت جلد اپنی ایک ایک اذیت کا حساب لوں گا،،، وہ بھی سود سمیت،،،، تب تمہاری یہ گھبراہٹ، اِس نازک وجود کی یہ کپکپاہٹیں کچھ بھی کام نہیں آئے گا،،، یہ ایک ٹریلر تھا میری اصل شدتیں تو تم تب دیکھو گی،،،، تم مجھے جتنا تڑپاؤں گی،،، خود سے دور رکھو گی،،، تمہارا حساب اُتنا ہی بڑھتا جائے گا،،،،"

یزدان اپنی بات مکمل کرتا اُس کی گردن پر جھکا تھا اور وہاں اپنے ہونٹوں کو دہکتا لمس رکھتا وہ زرجان کی جان نکال گیا تھا،،،۔

اُس کی گردن بالکل لال ہوگئی تھی،،

یزدان کی بے باک نگاہوں نے اُس کے لرزتے سراپے کو دیکھا تھا اُس کی سیاہ زلفوں کو اُسی نرمی سے چھوتے وہ اُس کے اُوپر سے اُٹھ آیا تھا،،،

زرجان اِس وقت اُس کا سامنا نہیں کرسکتی تھی اُس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیوں کی دیوار توڑ کر باہر آجائے گا،،،

یزدان کا دل نہیں چاہا تھا وہاں سے جانے کو،، مگر اپنی بیوی کے زخمی شیرنی کا روپ اختیار کرنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے نکل آیا تھا،،،

"اُف کیوں ہر بار کمزور پر جاتی ہوں میں اُس کے سامنے کیوں نہیں روک پاتی میں اُسے،،،، اُس کے قریب آنے پر غصی گھن کچھ بھی محسوس کیوں نہیں ہوتا مجھے،،،، کیوں دل کی دھڑکنیں اتنی تیز ہوجاتی ہیں،،، کیوں اُس کے قریب آتے دل اُسی کے نام کی مالا جپنے لگا تھا،،

کیوں یہ شخص میرے حواسوں پر چھا کر مجھے پاگل کر دیتا ہے،،،، کیا کروں میں،،،،؟؟؟

آخر کیا وجہ ہے میں اِس سے اب بھی اُتنی ہی محبت کیوں کرتی ہوں،،، مجھے یزدان شاہ کی قربت بُری کیوں نہیں لگتی،،،،"

زرجان بے بسی سے اپنا سر تھام کر رہ گئی تھی،،،

اُس کا دل ہر دم یزدان کے قرب کی خواہش کرتا تھا مگر دماغ ہر بار نئی تاویلیں دے کر اُسے پھر سے یزدان سے متنفر کر دیتا تھا،،،

★★★★★★★★★★

عنائشہ ابھی ابھی روم میں آئی تھی،،، جب اُسے اپنے موبائل پر میسیج ٹون آتی سنائی دی تھی،،،،

عنائشہ نے نوٹیفکیشن کھولا تھا،،،

"کیسی ہیں سردارنی ؟؟؟"

انجان نمبر سے جگمگاتا یہ میسیج دیکھ عنائشہ حیران ہوئی تھی،،،

یہ نمبر ذاکوان کا نہیں تھا،، پھر اُسے ذاکوان کی طرح پکار کر کون یہ میسج کررہا تھا،،

اُس نے رپلائے دینا چاہا تھا جب دوسری جانب سے کال کردی گئی تھی،،

"کیسی ہیں سردارنی؟؟؟"

وہی میسج سوال کیا گیا تھا،

لہجہ کافی عامیانہ سا تھا،،

"کون ہو تم،،،؟"

عنائشہ نے سخت لہجے میں استفسار کیا تھا،،،

"ارے کیا بات کررہی ہیں سردارنی ؟؟ آپ ہمیں نہیں پہچان پائیں،،،"

دوسری جانب سے پھر سے حیرت کا اظہار کیا گیا تھا،،

عنائشہ غصے سے مُٹھیاں بھینچتے کال ہی کاٹ گئی تھی،،

"کون ہو تم،،،،؟"

عنائشہ نے سخت لہجے میں استفسار کیا تھا،،

"ارے کیا بات کررہی ہیں سردارنی ؟؟ آپ ہمیں نہیں پہچان پائیں،،،"

دوسری جانب سے پھر سے حیرت کا اظہار کیا گیا تھا،،

عنائشہ غصے سے مُٹھیاں بھینچتے کال ہی کاٹ گئی تھی،،

جب دوبارہ میسیج رنگ ٹون بجی تھی،،،

"میں آپ کا کزن جابر خان بات کررہا ہوں سردارنی،،، آپ مجھے نہیں پہچان پائیں،،،،"

جابر خان کا میسیج دیکھ عنائشہ کے چہرے پر نفرت کے تاثرات چھا گئے تھے،،،

جب دوبارہ کال آنے لگی تھی،،،

"تم گھٹیا انسان،،،، تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے کال کرنے کی،،،؟؟؟"

عنائشہ بُری طرح تپی تھی،،،،

"آرام سے سردارنی سائیں،،،، اتنا غصہ بھی صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا،، اور آپ جیسے خوبصورت لوگوں کے لیے تو بالکل بھی نہیں،،،"

جابر خان خباثت بھرے لہجے میں بولتا قہقہ لگا گیا تھا،،

"میں ابھی تمہاری یہ ساری گھٹیا بکواس سردار سائیں کو بتانے لگی ہوں،،،، جس کے بعد اپنی موت کے لیے تیار رہنا،،، کیونکہ یہ بکواس سننے کے بعد سردار سائیں تمہیں زندہ تو کسی قیمت پر نہیں چھوڑیں گے،،،"

عنائشہ مُٹھیاں بھینچے بولی تھی،،، اور کال کاٹنی چاہی تھی،،،

"ایک منٹ سردارنی سائیں یہ غضب مت کیجئے گا،، میری بات سن لیں پہلے،،،، پھر فیصلے کیجیے گا کہ سب سردار سائیں کو بتانا چاہیے یا نہیں،،،"

ذاکوان جتوئی کا نام سن کر لمحے بھر کو جابر خان کے چہرے پر بھی سایہ سا لہرا گیا تھا،،،

کیونکہ ذاکوان کی دہشت سے اُن کے قبیلے کا ہر فرد ہی کانپ جاتا تھا،،،۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم،،،؟؟؟"

عنائشہ اُس کے لہجے کے اس کانفیڈنس پر ٹھٹھکی تھی،،،

"آپ کی والدہ محترمہ اور میری عزیز از جان پھوپھو سائیں میرے قبضے میں ہیں،،،، جن کی زندگی کی ڈور آپ کے ہاتھ میں ہے،،،، اگر آپ میری بات خاموشی سے مان لیں گی، بنا سردار سائیں کو بتائے تو پھوپھو سائیں کی جان بچ سکتی ہے،،،، لیکن اگر آپ نے زرا سی بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی اور سردار سائیں کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو اُسی لمحے آپ اپنی ماں کو ہمیشہ کے لیے کھو دیں گی،،،،"

جابر خان انتہائی سفاکی کے ساتھ اپنی بات مکمل کر چکا تھا،،

جبکہ عنائشہ فون کان سے لگائے ساکت و صامت سی کھڑی زرا سا ہل بھی نہیں پائی تھی،،،

اُسے اپنا وجود بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا،،

کوئی بھلا اتنا گھٹیا کیسے ہوسکتا تھا،،،

" میری ماما کہاں ہیں،،،،؟؟؟"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے تھے،،، اُسے اپنی ماما کی بہت ٹینشن ہوئی تھی،،، نجانے اِس گھٹیا انسان نے اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا،،

"بتا دوں گا سردارنی سائیں،،، بہت جلد بتا دوں گا،، مگر اُس کے لیے آپ کو میری بات ماننی ہوگی،،،، جو میں کہوں گا وہ کرنا ہوگا،،،"

جابر خان اپنا تیر بالکل نشانے پر لگتا دیکھ بہت خوش تھا،، وہ اب ذاکوان جتوئی کو بتا دینا چاہتا تھا کہ جابر خان بھی ذاکوان جتوئی کو دھول چٹوانا جانتا تھا،،

وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ اب ذاکوان جتوئی کو سب قبیلے والوں کے سامنے رسوا کروا کر لینا چاہتا تھا،،،

"کیا،،،؟؟؟"

عنائشہ کا دل خوف سے کانپ رہا تھا،، وہ جانتی تھی جابر خان اُسے کیا کہنے والا تھا،،

"سردار ذاکوان جتوئی کو چھوڑ کر خان حویلی واپس آنا ہوگا،،، جیسے ہی آپ نے یہاں قدم رکھا میں پھوپھو سائیں کو آزاد کر دوں گا،،،"

جابر خان پھولے نہیں سما رہا تھا،،،

عنائشہ کو اُس کے الفاظ سے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی تھی،،

وہ بھلا اپنے سردار کو کیسے چھوڑ سکتی تھی،،، جو شخص اُس کی زندگی بن چکا تھا،، جس کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور ہی نہیں کرسکتی تھی وہ،،،

جبکہ دوسری جانب اُس کی ماں تھی،،، جس نے اپنی ساری زندگی اُس کی خاطر وقف کردی تھی،،، جو اُسے بہت عزیز تھیں،،،، جن کی زرا سی تکلیف کا سن کر وہ تڑپ اُٹھی تھی،،، اپنی ماں کا اُس ظالم شخص کی قید میں ہونے کا سن کر عنائشہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا،،،،،

"سردارنی سائیں آپ کو ابھی ہی جواب دینا ہوگا،،،، اور آج ہی کے دن یہ قدم بھی اُٹھانا ہوگا،،، پھوپھو سائیں اِس اندھیرے کمرے میں زیادہ دیر تک بھوکی پیاسی نہیں رہ پائیں گی،،،"

جابر خان نے ظلم اور سفاکیت کی انتہا کرتے عنائشہ کے دل پر ایک اور وار کیا تھا،،،

جس کے بعد عنائشہ بالکل ڈھے گئی تھی،،،

اُس کے پاس کوئی چارہ نہیں بچا تھا،، وہ ذاکوان کو سب بتا کر اپنی ماں کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی،،،،

مگر دوسری جانب ذاکوان کو دھوکا دینے کے خیال سے اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا،، ذاکوان نے اُسے اِس حویلی میں بہت اونچا مقام دیا تھا،، اُس کی ہر بات مانی تھی،،،، اُسے اپنی پلکوں پر بٹھایا تھا،،

سب خاندان والوں کے مخالفت کے باوجود اُس کا رتبہ سب سے اونچا رکھا تھا،،

عنائشہ جانتی تھی جابر خان نامی اِس بے ضمیر انسان میں انسانیت نام کی شے موجود نہیں تھی،،،

وہ اُس سے کسی نرمی کی اُمید نہیں کر سکتی تھی،،،

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں،،،، آج رات میں ذاکوان جتوئی کی حویلی چھوڑ دوں گی،،،،"

عنائشہ نے دل کو کچلتے حامی بھر دی تھی،،،

جس کے ساتھ ہی اُسے اپنا دل مردہ ہوتا محسوس ہوا تھا،،،،

"بہت اچھا فیصلہ کیا ہے آپ نے سردارنی سائیں،،، مجھے آپ سے اِسی عقلمندانہ فیصلے کی اُمید تھی،،،"

جابر خان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں رہا تھا،،،

آج بہت سالوں بعد وہ ذاکوان جتوئی کو مات دینے والا تھا،،،

عنائشہ کال کاٹتی وہیں نیچے زمین پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی،،،

اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ ایسے کسی دوہرائے پر بھی آن کھڑی ہوگی،،، جس میں اُسے ذاکوان جتوئی کو چھوڑ کر جانا پڑے گا،،،

جو شخص اُس کی سانسوں میں بستا تھا،،، جو اُس کی روح کا مکین تھا،،، وہ اُسے ہی دھوکا دینے والی تھی،،،

"آئم سوری،،، آئم سو سوری،،،، میں آپ کو دھوکا نہیں دے رہی،،، میں مجبور ہوں،،، میں اپنی ماما کو کچھ نہیں ہونے دے سکتی،،،، اُنہیں بچانے کے لیے مجھے آپ کی زندگی سے دور جانا ہو گا،،،

میں جانتی ہوں میرے اِس دھوکے کے بعد آپ مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے،، آپ کو دھوکے باز لوگوں سے نفرت ہے،،، اور میں آج وہی کرنے جا رہی ہوں،،،"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو چکا تھا،،

مگر اِس وقت آنسوؤں اور بے بسی کے سوا اُس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا،،،

★★★★★★★★★★

"ماشاء اللہ مہر جان ہماری بہو تو چاند کا ٹکڑا ہے،،،"

مہرین بیگم کچھ دیر پہلے ہی شاہ حویلی پہنچی تھیں،،،، زرجان کو دیکھ وہ محبت سے بولتی اُسے اپنے گلے سے لگاتے بولی تھیں،،،،

یزدان اُن کے ساتھ ہی ایک جانب بیٹھا تھا،،

اُس کی پرشوق نگاہیں زرجان کو وہاں سب کے سامنے پزل کررہی تھیں،،،، مہرین بیگم کے ساتھ اُن کی ایک بیٹی حنا اور بیٹا احد بھی آئے تھے،،،، جو دونوں ٹونز تھے،،، اور زرجان کی عمر کے ہی تھے،،،،

زرجان کو اُن سب سے مل کر بہت اچھا لگا تھا،،

مگر مہرین بیگم زرجان کے حلیے سے کچھ خاص خوش نہیں لگ رہی تھیں،،،

اُنہیں لگا تھا زرجان اُنہیں نئی نویلی دلہن کی طرح تیار ملے گی،،، مگر سنگھار کے نام پر زرجان کے ہونٹوں پر لپسٹک تک نہیں تھی،،،

جو بات اُنہیں بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی،،،

زرجان کو اُنہوں نے اپنے پاس ہی بیٹھا لیا تھا،،، یزدان کسی فون کال کے آجانے کی وجہ سے اُٹھ گیا تھا،،،

جب مہرین بیگم پوری طرح زرجان کی جانب متوجہ ہوئی تھیں،،،

"بیٹا آپ کی کوئی ناراضگی چل رہی ہے کیا یزدان سے،،،"

مہرین بیگم کے سوال پر زرجان نے گھبرا کر اُنہیں دیکھا تھا،، ابھی تو وہ آئی تھیں،،، اتنی جلدی کیسے بھانپ گئی تھیں،،،

"نن نہیں تو،،، آپ کو ایسا کیوں لگا،،؟؟؟"

عنائشہ نے فوراً انکار کیا تھا،،، کیونکہ ایسا کرنے کا وہ یزدان سے وعدہ کر چکی تھی،،

"مگر آپ کو دیکھ کر تو یہی لگ رہا ہے کہ آپ کا دلی لگاؤ اپنے شوہر کے ساتھ نہیں ہے،،، ورنہ آپ کے جیسی نئی نویلی دلہنیں یوں روکھی پھیکی تو نہیں لگتیں،،،، آپ کی شادی کو ابھی کچھ دن ہوئے ہیں،،، آپ کو تو ہار سنگھار کرنا چاہیے اپنے شوہر کی خوشی کا خیال رکھنا چاہیے،،،"

مہرین بیگم نے ایک ہی سانس میں اُسے وہ ساری باتیں کہہ ڈالی تھیں،،،

جو زرجان کو دیکھ کر اُنہیں پریشان کررہی تھیں،،، زرجان اچھے سے جان گئی تھی کہ یزدان بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا،،، اُس کی خالہ واقعی اُس کے معاملے میں بہت زیادہ پوزیسیو تھیں،،،،

"آپ کو اگر یہ بات بُری لگی تو میں اِس کے لیے معذرت خواہ ہوں،،،، آئندہ سے آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا،،،،،"

زرجان نرمی بھرے انداز میں بولی تھی،،،،

"اور اگر میری اِس بات پر عمل آج سے ہی شروع ہوجائے تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا،،،"

مہرین بیگم کی اگلی بات زرجان کو مزید مشکل میں ڈال گئی تھی،،، مگر مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق وہ اثبات میں سر ہلاتی وہاں سے اُٹھ گئی تھی،،،

وہ سمجھ چکی تھی کہ اگر یزدان شاہ سیر تھا تو اُس کی خالہ سوا سیر تھیں،،،

★★★★★★★★★★

"تم اُن پر نظر رکھو،، جیسے ہی اُن آدمیوں پر زرا سا بھی شک ہو فوراً پکڑ کر میرے پاس لے آؤ،،، مجھے وہ نمک حرام پکڑنا ہے جو ہمارے ہی بیچ پل کر ہماری ہی جڑیں کاٹ رہا ہے،،،،"

یزدان اپنے خاص آدمی سے بات کرتا اندر داخل ہوا تھا،،، مگر سامنے کا نظارہ دیکھ اُس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے،،

وہ اپنے آدمی کو کہے جانے والی اگلی بات بھول چکا تھا،،

زرجان مہرون کلر کے بلوچی فراک میں اپنے نازک سراپے کے ساتھ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی،،،،،،،

اُس نے اپنے بالوں کو آگے سے بہت خوبصورت سا ڈیزان دے کر اُسے چھٹیا میں باندھ دیا تھا،،،

مہرون کلر کی لپسٹک میں اُس کے نازک ہونٹ دور سے ہی نمایاں ہورہے تھے،،،

کاجل لگیں آنکھوں میں خفگی چھائی ہوئی تھی،،،

وہ سلور کلر کا انتہائی خوبصورت گلوبند ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی،، اتنی دیر کی کوششوں کے بعد اُس کے بازو تھک چکے تھے،،،

مگر اِس کا ہک نہیں بند کر پائی تھی،،،

یزدان دروازے میں ہی کھڑا اُسے دیکھے گیا تھا،،

موبائل پر چلتی کال تو وہ فراموش ہی کر چکا تھا،،

یزدان بے خود سا اِس اپسرا کی جانب بڑھا تھا جس نے اُس کی زندگی کا سکون اور قرار لوٹ رکھا تھا،،،

جسے دیکھ کر وہ اپنی ہر اذیت بھولنے لگا تھا،،،

زرجان کی نگاہ اچانک اپنے قریب آتے یزدان پر پڑی تھی،،

"کیا میں ہیلپ کر دوں،،،؟؟؟"

یزدان اُس کے مقابل آتے بولا تھا،، وہ دونوں اِس وقت شیشے کے سامنے کھڑے تھے،،،، مرر پر پڑتا اُن دونوں کا مکمل عکس زرجان کا دل زور سے دھڑکا گیا تھا،،

بنا انکار یا کوئی احتجاج کیے زرجان اپنا گلو بند اُس کی جانب بڑھاتی رُخ مرر کی جانب موڑ گئی تھی،،،

اُس کی اِس فرمانبرداری پر یزدان اچھا خاصہ حیران ہوا تھا مگر بولا کچھ نہیں تھا،،،

یزدان نے جھک کر اُس کی گردن میں وہ ہار ڈالا تھا،،، جب یزدان کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے زرجان مُٹھیاں بھینچ گئی تھی،،،

اُس کی سانسیں جیسے الگ ہی راگ الاپنے لگی تھیں،

یزدان نے جیسے ہی ہک بند کرنا چاہی اُس کی اُنگلیوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے زرجان خود میں سمٹی تھی،،،

یزدان نے مرر کی جانب دیکھا تھا،،، جہاں زرجان آنکھیں سختی سے میچے لال پڑتے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی،،

یزدان کو اِس لمحے وہ سہمی سی ہرنی کی طرح اتنی پیاری لگی تھی کہ وہ اُس کی جانب جھکا تھا اور عین اُس کی ہک کے پاس اپنے دھکتے ہونٹ رکھ گیا تھا،،،

زرجان اُس سے اِس سنگین گستاخی کی اُمید نہیں کر پا رہی تھی،،

اُس نے بنا کچھ بولے یزدان کے آگے سے ہٹنا چاہا تھا جب یزدان اُس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتا اُسے اپنے قریب تر کر گیا تھا،،

"کب تک یوں ہی روٹھی رہو گی،،، ایسے نہ ہو کسی دن تم یوں ہی روٹھی رہو اور میں اِس دنیا سے رخصت ہو جاؤں،،،"

یزدان کی بات پر زرجان نے دہل کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،، یہ شخص ظالم تھا مگر یہ الفاظ بول کر تو اُس نے ظلم کی انتہا کر دی تھی،،

زرجان خاموش ہی رہی تھی مگر اُس کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے،،

"مجھے سب سچ جاننا ہے،،"

زرجان بنا مزاحمت کیے اُس کے حصار میں قید اُس کے کافی قریب کھڑے بولی تھی،،

"تم سہہ نہیں پاؤ گی،، اور مجھ سے مزید نفرت کرنے لگو گی،، جو میں نہیں سہہ سکتا،،"

یزدان اُس کے گلابیاں چھلکاتے چہرے پر جھکتا اُس کے گالوں پر باری باری اپنے شدت بھرے ہونٹ رکھ گیا تھا،،

★★★★★★★★★

ذاکوان کسی کام کے سلسلے میں شہر گیا ہوا تھا،، اُس کی واپسی کل صبح ہونی تھی،، جابر خان نے نہایت سوچ سمجھ کر اُسے اِس وقت کال کی تھی جب ذاکوان اُس کے پاس نہیں تھا،،

عنائشہ کو ایسے ہی بیٹھے نجانے کتنا ٹائم گزر چکا تھا،،

جب اُس کے موبائل پر ذاکوان کی کال آنے لگی تھی،،

عنائشہ اِس وقت ایسی کنڈیشن میں نہیں تھی کہ ذاکوان سے بات کرسکتی،،

اُس نے کال پک نہیں کی تھی،،

جس کے بعد ذاکوان نے کئی بار کالز کی تھیں،، مگر عنائشہ اُس کی کال پک ہی نہیں کی تھی،،،

وہ ایسے ہی آنسو بہاتی وہاں بیٹھی رہی تھی،،،

وہ جانتی تھی اب ذاکوان فکرمند ہوکر شبنم کو روم میں ضرور بھیجے گا،، جس پر وہ اُٹھ کر بیڈ پر جاتی کمبل سر تک تان گئی تھی،،،

وہ ذاکوان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی،، وہ جانتی تھی کہ وہ اُس کی آواز سے ہی پہچان جائے گا،،، کہ وہ پریشان ہے،،، اِس لیے عنائشہ دل پر پتھر رکھتی اُسے اگنور کر گئی تھی،،،

کچھ لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی،،

"سردار سائیں،،، سردارنی سائیں سو رہی ہیں،،،"

عنائشہ کو اپنے قریب سے شبنم کی آواز آئی تھی،،

"نہیں سائیں اُن کی طبیعت تو صبح سے بالکل ٹھیک تھی،،،"

شبنم جواب دیتی خاموشی سے نکل گئی تھی،،

جبکہ ذاکوان کی اِس فکر پر عنائشہ آنسوؤں میں ڈوب گئی تھی،،،

وہ بھلا اتنے محبت کرنے والے انسان کو کیسے دھوکا دے سکتی تھی،،، عنائشہ کو اپنی بے بسی پر جی بھر کر رونا آیا تھا،،،

جب اُسی لمحے اُسے جابر خان کا میسج موصول ہوا تھا،،،، وہ اُسے رات بارہ بجے کا ٹائم اور حویلی سے نکلنے کا راستہ بتا رہا تھا،، تاکہ وہ ذاکوان کے کسی بھی ملازم کی نظر میں آئے بغیر وہاں سے نکل آئے،،،

عنائشہ کے دل سے جابر خان کے لیے بے اختیار بد دعا نکلی تھی،،،

"تم سہہ نہیں پاؤ گی،، اور مجھ سے مزید نفرت کرنے لگو گی،،، جو میں نہیں سہہ سکتا،،،"

یزدان اُس کے گلابیاں چھلکاتے چہرے پر جھکتا اُس کے گالوں پر باری باری اپنے شدت بھرے ہونٹ رکھ گیا تھا،،

اُس کے پر حدت لمس پر زرجان کی جان حلق تک آن پہنچی تھی،،،

اُس کا دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا،،

"میں بہت تکلیف میں ہوں،،، پلیز مجھے سچ جاننا ہے،،،"

زرجان نے نگاہیں اُٹھا کر یزدان کی جانب دیکھا تھا،،

جب اُس کی آنکھوں سے کئی آنسو نیچے لڑھک آئے تھے،،،

اُس کی تکلیف کو دیکھ یزدان کو لگا تھا اُس کے دل کو جیسے کسی نے مسل دیا ہو،،،،

اُس کی زندگی کی سب سے عزیز ترین ہستی اتنی اذیت اور تکلیف میں تھی،، وہ بھلا کیسے دیکھ سکتا تھا یہ سب،،،،

"میں سب سچ بتانے کو تیار ہوں،،،،، لیکن اُس کے بعد اگر تم نے مجھ سے دور جانے کی کوشش کی تو وہ بھی میں نہیں ہونے دوں گا،،،"

یزدان اُس کے چہرے پر جھکتے بولا تھا،،

زرجان اُس کے ارادے دیکھ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی،،،

"تمہیں تو سب سچ جاننا ہے نا،،،،؟؟"

یزدان نے یوں اُس کے دور ہونے پر چوٹ کی تھی،،،

"ہاں مگر دور رہ کر بھی تو بتایا جاسکتا نا،،،،"

زرجان اِس شخص کی چالاکی پر گھورتے ہوئے بولی،،

"یہی تو نہیں کرسکتا میں،،،، جب تم دور جاتی ہو تو کوئی کام بھی نہیں کرسکتا میں،،،،"

یزدان اُسے ایک بار پھر اپنے قریب کر گیا تھا،،

زرجان کی دھڑکنیں پھر سے رفتار پکڑ چکی تھیں،،،

اِس سے پہلے کہ یزدان کچھ بولتا دروازہ ناک ہوا تھا،،

"کیا ہم اندر آسکتے ہیں،، ؟؟"

حنا کی آواز پر زرجان جلدی سے اُس کے حصار سے نکلی تھی،، یزدان نے چہرا موڑ کر بہت غور سے اپنی بیوی کی یہ پھرتیاں دیکھی تھیں،،،

جو بس دور جانے میں ہی ماہر تھی،،،،

"جی تشریف لا سکتی ہیں آپ،،"

یزدان اُسے آنے کی اجازت دیتا خود روم سے نکل گیا تھا،،

جبکہ حنا گھبرا کر ایک جانب ہوئی تھی،،

اُسے اور باقی کزنز کو یزدان سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا کیونکہ یزدان بہت زیادہ سنجیدہ اور سخت مزاج کا انسان تھا،،، اپنے کام سے کام رکھنے والا اور اپنے آپ میں رہنے والا،،،

"اوہ مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ ادا سائیں بھی اندر ہیں ورنہ میں نہ آتی،،"

حنا زرجان کے پاس آتے بولی تھی،،

"کیوں،،،، کیوں نہ آتی؟؟؟"

زرجان اُس کی گھبراہٹ اور خوف دیکھ حیران ہوئی تھی،،

"کیونکہ یزدان ادا سائیں کو بالکل بھی نہیں پسند کوئی اُن کے روم میں جھانکے بھی،،،،

آج تو پتا نہیں کیسے آپ کی وجہ سے اجازت مل گئی،،

ورنہ وہ بہت غصہ کرتے ہیں کوئی اُن کے روم میں آئے یا کوئی فضول کی بات لے کر اُنہیں ڈسٹرب کرے،،،

وہ ہماری فیملی کے سب سے ڈیشنگ اور ہینڈسم فرد ہیں،، وہاں بھی نجانے کتنی لڑکیاں اُن کی دیوانی تھیں،،

مگر ادا سائیں نے جو غلطی سے کسی کی جانب آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا ہو،،،،

وہاں سب کو ہی یہی دیکھنے کا اشتیاق تھا جس لڑکی سے اُنھوں نے محبت کی شادی کی ہے،،، وہ کیسی ہوگی،،، سب نے بہت زیادہ ڈیمانڈ کی تصویر کی،،، مگر اُن کا یہی کہنا تھا کہ میری بیوی بہت با پردہ ہے،،، وہ تصویر نہیں بھیجیں گے،،، اِس لیے ہمیں آپ کو دیکھنے خاص طور پر یہاں آنا پڑا،،، ویسے آپ کو دیکھنے کے بعد یہاں آنے کا فیصلہ بہت ہی اچھا لگا،، آپ واقعی بہت حسین ہیں اور یہ صلاحیت بھی رکھتی ہیں کہ ہمارے یزدان ادا کی محبت بن سکیں،،،، مجھے پہلے یہ سن کر یقین نہیں آیا تھا کہ یزدان ادا جیسا سخت مزاج اور بہت زیادہ

غصہ کرنے والا انسان بھی کسی کی محبت میں گرفتار ہو سکتا ہے،،، مگر اُن کو دیکھ کر تو اب یہی لگتا کہ بہت بڑے دیوانے بن چکے ہیں آپ کے،،،

اُن کی آنکھوں میں پنپتے غصے کی جگہ اب آپ ہی ہر وقت چمکتی دھمکتی نظر آتی ہیں،،،"

حنا نان سٹاپ بولتی زرجان کو حیرتوں کے پہاڑ میں دھکیل گئی تھی،،،

یزدان اور وہ بھی غصے والا اور سخت مزاج،،،؟؟

اُس نے تو ایک بار بھی ایسا نہیں دیکھا تھا،،، نہ شادی سے پہلے اور نہ شادی کے بعد،،،

مگر زرجان جانتی تھی حنا ایسا جھوٹ بلاوجہ کیوں بولے گی،،، جس کے ساتھ ہی اُس کے دل و دماغ میں ایک خوبصورت احساس پھیل گیا تھا،،

کہ سید یزدان شاہ کا یہ سب سے منفرد اور نرم انداز صرف اُس کے لیے ہی منتخب تھا،،،

وہ اُس کی ہر کڑوی کسوٹی بات اتنے تحمل سے سن لیتا تھا،،، اور غصہ کرنا تو دور کبھی سختی سے ٹوکا تک نہیں تھا،،،

زرجان پر جیسے جیسے یزدان شاہ کی ذات کے حوالے سے بھید کھل رہے تھے،، اُس کا دل پھر سے اُسی سنگدل اور ظالم شخص کے حق میں جھکنے لگا تھا،،

جو بات اُس سے دوری اختیار کرنے کی کوشش کرنے والی زرجان کو کوفت میں مبتلا کر گئی تھی۔ وہ جتنا یزدان سے دور ہونے کی کوشش کرتی تھی،،، دوبارہ کچھ ایسا ہو جاتا تھا کہ اُس کا دل اپنے اُس دشمنِ جاں کی جانب دھڑکنے لگتا تھا،،،

★★★★★★★★★★

جب اُسی لمحے اُسے جابر خان کا میسج موصول ہوا تھا،،،، وہ اُسے رات بارہ بجے کا ٹائم اور حویلی سے نکلنے کا راستہ بتا رہا تھا،، تاکہ وہ ذاکوان کے کسی بھی ملازم کی نظر میں آئے بغیر وہاں سے نکل آئے،،،

عنائشہ کے دل سے جابر خان کے لیے بے اختیار بددعا نکلی تھی،،،

جو ذاکوان کے پیٹھ پیچھے ایسی گھٹیا چالیں چل رہا تھا،،

عنائشہ کا بہت دل چاہا تھا کہ وہ ذاکوان کو سب سچ بتا دے،،، مگر وہ اپنی ماما کی جان پر کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی،،، اِس لیے اپنی اِس سوچ کو رد کرتی اپنی زندگی کا سب سے مشکل ترین فیصلہ کرنے کے لیے اُٹھ گئی تھی،،،،

اُس کا پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا،،،،

اُس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے روم پر ڈالی تھی،،،

نجانے اب واپس کبھی اُس کی قسمت اُسے واپس اِس کمرے میں لے کر آنے والی تھی بھی یا نہیں،،،

عنائشہ کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا،،،

رات کے بارہ بجنے میں سے صرف پانچ منٹ رہ گئے تھے،،،

ذاکوان اور اُس کے خاص آدمی اس وقت اِس حویلی میں نہیں تھے،،،

اِس لیے جابر خان جیسا گیدڑ ایسے وقت میں یہ سازش کر گیا تھا،،،

عنائشہ نے الماری سے ذاکوان کی شال نکالی تھی،،،

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ خود کو ذاکوان جتوئی کے لمس میں قید کرکے یہاں سے نکلنا چاہتی تھی،،،

اِس شال نے ہمیشہ ہر جگہ اُس کی حفاظت کی تھی،،، اور اُس کا پردہ قائم رکھا تھا،،

خود کو شال میں اچھی طرح قید کرتے عنائشہ نے موبائل اُٹھایا تھا،، پورے روم پر ایک آخری آنسوؤں بھری نگاہ ڈالتی وہ روم سے ہی نہیں بلکہ جابر خان کے بتائے گئے راستے کو فالو کرتی حویلی سے بھی نکل آئی تھی،،،

یہ سوچ کر ہی اُس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا کہ اب وہ اپنی اِسی حرکت کے بعد ذاکوان جتوئی کے دل سے بھی اُترنے والی تھی،،،

اُس کے بیٹھتے ہی حویلی سے پیچھے موجود جابر خان کی دونوں گاڑیاں جلدی سے وہاں سے نکل گئی تھیں،،،

★★★★★★★★★★★

"یزدان آپ دونوں ہنی مون پر کہیں کیوں نہیں گئے،،،؟؟؟ آپ کو زرجان کو کہیں باہر اپنے ساتھ لے کر جانا چاہیئے تھا،،، "

وہ سب ایک ساتھ ناشتہ کررہے تھے جب مہرین بیگم کی انتہائی غیر متوقع بات پر زرجان کا نوالہ حلق میں پھنسا تھا،،

اِس سے پہلے کہ یزدان کوئی جواب دیتا،، زرجان کو بُری طرح کھانستے دیکھ وہ جلدی سے گلاس میں پانی انڈیلتا اُس کی جانب بڑھا گیا تھا،، زرجان جانتی تھی کہ یہ سب لوگ امریکہ میں رہے تھے شروع سے لیکن اُسے اِس بات کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا کہ یہ سب آپس میں اتنے ایڈوانس بھی تھے،،

"زری تم ٹھیک ہو؟؟"

یزدان اُس کا لال پڑتا چہرا دیکھ فکرمندی سے بولا تھا، پریشانی میں وہ یہ سمجھ نہیں پایا تھا کہ یہ لال چہرا حیا کی وجہ سے ہوا تھا،،،

"میں ٹھیک ہوں،،،"

زرجان اُس کے ہاتھ سے گلاس واپس لیتے بولی تھی،،، تب یزدان نے اُس کے گلابی پڑتے گالوں کو دیکھا تھا،، اُسے ساری سچویشن سمجھنے میں ایک سیکنڈ لگا تھا،،

یزدان کے ہونٹوں پر بے ساختہ دلکش مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،،

"خالہ جان بس کچھ دنوں بعد کا پلان ہے،،،،"

یزدان کے جواب پر زرجان سب کے سامنے اُسے گھور بھی نہیں پائی تھی،،،،

وہ سامنے رکھی پلیٹ میں رکھے پراٹھے کو کھا کم رہی تھی اور کھیل زیادہ رہی تھی،،،

جب اچانک اُسے اپنی گود میں رکھے ہاتھ پر یزدان کی مضبوط گرفت محسوس ہوئی تھی،،،، زرجان نے گھبرا کر یزدان کی جانب دیکھا تھا،،، جو پوری سنجیدگی کے ساتھ مہرین بیگم سے باتیں کرتا جوس پینے میں مصروف تھا،،،،،،

زرجان نے اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا تھا،،، مگر یزدان کی گرفت سے زرا سا بھی نہیں ہلا پائی تھی،،،،

اُس نے اپنے دوسرے ناخن سے یزدان کے ہاتھ کی پشت پر اپنے ناخن گاڑھ دیئے تھے،،،

جس کا بھی زرا برابر اثر نہیں ہو پایا تھا،،،

سب آہستہ آہستہ ناشتے کی ٹیبل سے اُٹھ رہے تھے،،، مگر وہ نہ خود اُٹھ رہا تھا نہ زرجان کو

ہلنے دے رہا تھا،،،

مہرجان، عالیہ، حنا کے بعد اب مہرین بیگم بھی ٹیبل چھوڑ چکی تھیں،،، جب یزدان تسلی سے

اپنی زوجہ محترمہ کی جانب پلٹا تھا،،

جو اُس کے ہاتھ کا حشر بگاڑ چکی تھی اپنے ناخن مار مار کر،،،

"یہ کیا چھچھورا پن ہے،،،، تم نے میرا ہاتھ کیوں پکڑا،،،؟؟"

زرجان کا چہرا غصے اور خفت سے لال پڑ چکا تھا،،،

"اِس میں غلط کیا ہے زری،،، تم ہی نے تو اجازت دی تھی کہ ہم خالہ جان کے سامنے

لونگ اور ہیپی کپل کی طرح رہ سکتے ہیں نا،،،"

یزدان انتہائی معصومیت سے جواب دیتے بولا تھا،، زرجان کا ہاتھ اُس نے اب بھی نہیں چھوڑا تھا،،

"اُن کے سامنے کہا تھا یوں ٹیبل کے نیچے یہ حرکتیں کرنے کو نہیں کہا تھا،،"

زرجان اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کررہی تھی،،، مگر یزدان کی گرفت ہمیشہ سے اپنی زری کے لیے بہت مضبوط رہی تھی،،

"ٹھیک ہے آئندہ میں چھپا کر نہیں اُن کے سامنے پکڑ لوں گا،، مجھے اُس میں بھی کوئی ایشو نہیں ہے،،،"

یزدان اُس کے ماتھے پر آئی لٹ کو ہٹاتا وہاں اپنی مہرِ محبت ثبت کرتے بولتا زرجان کا دماغ گھما گیا تھا،،

اِس شخص کے آگے بحث کرنا اُسے اپنی بے وقوفی ہی لگی تھی،، وہ جانتی تھی کہ وہ یزدان شاہ سے کبھی نہیں جیتنے والی ہے،،،

زرجان اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،، جب یزدان اُسے واپس اپنی جانب کھینچتا اپنی گود میں بیٹھا گیا تھا،،،

"یہ کیا کر رہے ہو یزدان شاہ تم،،،،؟؟"

زرجان اُس کی اِن بے باک حرکتوں سے ہمیشہ کانپ جاتی تھی،،، کوئی بھی اِس وقت یہاں آسکتا تھا،،،

"تم نے ناشتہ نہیں کیا،،، وہی کروانے لگا ہوں،،، دن بدن مزید کمزور ہوتی جارہی ہو،،،، ایسے ہی رہی تو میری شدتیں کیسے برداشت کر پاؤ گی جانِ یزدان،،، جن کا حساب دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے،،"

اُس کی ٹھوڑی پر لب رکھتے وہ جوس کا گلاس اُٹھاتے زرجان کی جانب بڑھا گیا تھا،،،

جبکہ اُس کی بات زرجان کو سر سے پیر تک لال کر گئی تھی،،

"مجھے نہیں پینا،،"

زرجان چھوٹے بچوں کی طرح منہ بسورتے بولی تھی،،، یزدان کو اِس لمحے اُس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا،، یہ معصوم سی پیاری لڑکی صرف اُس کی وجہ سے اتنی اذیت اُٹھا رہی تھی،،، اُس نے دل میں ارادہ کرلیا تھا بہت جلد وہ زرجان کو اپنی حقیقت بتا دے گا،،

"سوچ لو زری،،، جب تک پیو گی نہیں ایسے ہی میری گود میں بیٹھنا پڑے گا،، جس میں مجھے زرا سا اعتراض بھی نہیں ہے،،،،"

یزدان اُس کی گردن پر جھکتا اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا،،، زرجان اُس کے لمس پر کانپ اُٹھی تھی،،

★★★★★★★★★★

صبح تک پوری حویلی میں سردارنی عنائشہ کے نہ ہونے کی خبر پھیل چکی تھی،،،، ذاکوان ابھی تک حویلی واپس نہیں لوٹا تھا،،، حویلی میں کوئی کچھ بھی نہیں بول پا رہا تھا،،

سب لوگ حیرت اور بے یقینی کی کیفیت میں ڈوبے ہوئے تھے،،، اُنہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ ذاکوان جتوئی کی اتنی محبت کے باوجود سردارنی عنائشہ ایسا احمقانہ قدم اُٹھا سکتی تھی،،،

"وہ لڑکی پہلے دن سے ہی یہاں سے جانا چاہتی تھی،،، پہلے اُس نے سردار سائیں کو اپنی محبت میں پاگل کیا اور پھر ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر بھاگ نکلی،،،، اب سردار سائیں کو چاہیے کہ اُس بے وفا اور دھوکے باز عورت کو منہ بھی نہ لگائیں اور یہیں سے طلاق بھیج دیں،،، جس نے اُن کی عزت پورے قبیلے والوں کے سامنے دو کوڑی کی کر کے رکھ دی ہے،،،،"

خولہ کا دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا،، آج اُس کی خوشی بیان سے باہر تھی،،، اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ عنائشہ جیسی سمجھدار لڑکی ایسا کوئی بے وقوفی بھرا عمل کر کے اُس کے لیے سب کچھ ایسے ہی چھوڑ جائے گی،،، سب لوگ ہی جانتے تھے کہ ذاکوان جتوئی عنائشہ کی یہ غلطی اتنی آسانی سے معاف نہیں کرنے والا تھا،،، یا شاید اب کبھی بھی اُسے واپس سے اپنی سردارنی کے عہدے پر فائز نہیں کرنے والا تھا،،،،

"ہمہ ٹھیک کہہ رہی ہو،،، سردارنی نے ابھی تک صرف سردار سائیں کی محبت ہی دیکھی ہے،، اُن کا غصہ نہیں دیکھا،،، اب اُسے پتا چلے گا کہ سردار ذاکوان جتوئی خود کو دھوکا دینے والے کو کیا سزا دیتا ہے،،، سردار سائیں کو اُس پر اتنا اعتبار نہیں کرنا چاہیے تھا،،، آخر کو تھی تو وہ بھی مہناز کی بیٹی کرنا تو اُس نے بھی وہی تھا جو مہناز کی خصلت تھی،،، اُس نے ہمارے سائیں کا مان توڑا ہے معافی تو اُسے کسی قیمت پر نہیں ملنی چاہیے،،،،"

گلناز بیگم نے بھی خولہ کا پورا ساتھ دیا تھا،،،

شمیم بیگم سر جھکائے ایک جانب بیٹھی تھیں،، آج اپنی پوتی کا دفاع کرنے کے لیے اُن کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے،،،

"خاموش ہو جاؤ سب،،، سردارنی نے جو کیا ہے اُسے سردار سائیں ہی دیکھیں تو زیادہ بہتر ہو گا،،، وہ اُن دونوں کا معاملہ ہے،،، جب تک سردار سائیں واپس آکر کوئی فیصلہ نہیں کر دیتے میں کسی کے منہ سے سردارنی کے خلاف کوئی بات نہ سنوں،،،، نہ ہی ملازمین تک سردارنی کے حوالے سے کوئی غلط بات جانی چاہیے،،،،"

سفینہ جتوئی نے اُن سب کی باتیں سنتے اُنہیں سرزنش بھرے انداز میں ٹوک دیا تھا،،

جس کے بعد کسی نے کچھ بھی بول پانے کی ہمت نہیں کی تھی،،، مگر اندر ہی اندر عنائشہ کی مخالفین اور خولہ کی ہمدرد بے پناہ خوش تھیں،،،

عنقریب اُنہیں خولہ کے روپ میں سردارنی ملنے والی تھی،،،

عنائشہ کو جابر خان سیدھا خان حویلی لے آیا تھا،،، جس کے ایک تاریک کمرے میں اُس بے رحم شخص نے مہناز بیگم کو قید کر رکھا تھا،،

مہناز بیگم کی حالت دیکھ کر عنائشہ کا دل چاہا تھا ابھی کے ابھی اِس حیوان نما درندے کو ختم کردے،، جس نے بنا کسی قصور کے اُس کی ماں کو اتنی اذیت میں رکھا تھا،،،

"ماما پلیز آنکھیں کھولیں،،، ماما میں آگئی ہوں آپ کے پاس ،، اب کچھ نہیں ہو گا،،؟؟"

عنائشہ اُن کے بے سدھ وجود کو جھنجھوڑتی اُن کا سر اپنی گود میں رکھ گئی تھی،،، بھوک اور پیاس کی وجہ سے وہ بے ہوش پڑی تھیں،،،

اپنی ماں کی حالت دیکھ عنائشہ کا دل چاہا تھا پھوٹ پھوٹ کر رو دے،،، اُس کی وجہ سے اُنہیں کتنا عذاب برداشت کرنا پڑا تھا،، اُسے اپنے یہاں آنے کا فیصلہ اِس لمحے بالکل درست لگا تھا،،

"پانی لاکر دو،،،"

عنائشہ وہاں کھڑے آدمیوں پر چلائی تھی،،،

جابر خان نے اشارہ کرکے اپنے آدمی کو پانی دینے کا کہا تھا،،

"ماما پلیز آنکھیں کھولیں ماما،،،"

عنائشہ آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کے ساتھ اُن کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگاتے بولی تھی،،، پانی کے چند قطرے اندر جانے پر مہناز بیگم نے بمشکل آنکھیں کھول کر عنائشہ کی جانب دیکھا تھا،،

اُنہیں آنکھیں کھولیں میں بھی دشواری پیش آرہی تھی،،،

"عناا،،، ئیشہ،،،،"

اُن کے ہونٹوں سے بمشکل اُس کا نام ادا ہوا تھا،،

مگر وہ اُسے وہاں دیکھ کر خوش نہیں ہوئی تھیں،،،،

"ماما آپ پانی پیئیں پلیز،،،،"

عنائشہ نے اُن کے ہونٹوں سے پانی کا گلاس لگایا تھا،،

جسے ہاتھ مار کر پینے سے انکار کردیا تھا اُنہوں نے،،

عنائشہ نے حیرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا،،

"کک کیو،، کیوں آئی ہوی یہاں،،، ؟؟"

مہناز بیگم کی بات سن کر عنائشہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُن کی جانب دیکھا تھا،،

"ماما آپ کی خاطر،،،، آپ کو اتنی اذیت میں کیسے چھوڑ سکتی تھی میں،،،،،"

عنائشہ اُن کا چہرا تھامے روتے ہوئے بولی تھی،،

"تم،،، تمہیں اِس شخص کی سازش میں نہیں آنا چاہیے تھا،، اب سردار ذاکوان تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا،،،"

مہناز بیگم کی آنکھوں سے آنسو پھسلے تھے،،،،

"ماما،،،،،"

عنائشہ بمشکل یہ بول پائی تھی،،،

"تمہاری ماں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے سردارنی،،،، سردار ذاکوان جتوئی آج تک اِنہیں معاف نہیں کر پایا جنہوں نے اُس کے چچا کو دھوکا دیا تھا،، اور یوں رات کی تاریکی میں بھاگ کر اُس کو پورے قبیلے والوں کے سامنے بے عزت اور رسوا کروا کر رکھ دیا تھا،،، اب تم نے وہی سردار ذاکوان جتوئی کے ساتھ کیا ہے،،، قبیلے کا ہر فرد اب تمہارے سردار پر تھوکے گا،، کہ جو شخص اپنی بیوی کو سنبھال نہیں پایا وہ بھلا سرداری کیسے سنبھال سکتا ہے،،، اور وہ سردار جتنا انا پرست اور اونچی ناک والا مغرور انسان ہے،، وہ اب تمہیں کبھی قبول نہیں کرے گا،،، اور بہت جلد تمہارے نام طلاق کا پروانہ بھجوا دے

گا،،، اب اُس سردار کی یہ خوبصورت سردارنی بھی میری قسمت میں آئے گی اور اُس کی سرداری بھی،،، اُسے کیا لگا تھا میرا نکاح رکوا کر وہ مجھے ذلیل کرے گا اور میں اتنے آرام سے بیٹھوں گا،،،، اُس کی سب سے بڑی بھول تھی یہ،،،،،"

جابر خان خباثت سے مسکراتا عنائشہ کے وجود کو کئی ٹکڑوں میں بانٹ گیا تھا،،

وہ بت بنی خالی خالی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھے گئی تھی،، جو اب مزید اذیت کا شکار ہوتیں اپنی بیٹی کی اِس بے وقوفی پر ماتم کناں تھیں،،،

"تم اگر،،، ایک بار ذاکوان جتوئی کو بتا دیتی نا اِس بارے میں،،، تو انہوں نے چند لمحے بھی نہیں لگوانے تھے مجھے یہاں سے نکلوانے میں،،، اتنی طاقت رکھتے ہیں وہ،،، مگر تم نے تو اپنے شوہر پر بھروسہ ہی نہیں کیا اور اُس کے سب سے بڑے دشمن کی سازش میں آکر اپنے ہی سردار کا سر جھکا دیا،،،"

مہناز بیگم کی بات پر عنائشہ پچھتاوں میں گھرتی بے دم ہوتے دل کے ساتھ کچھ بول ہی نہیں پائی تھی،،،

اُسے ذاکوان کی کہیں وہ ساری باتیں یاد آئی تھیں،، جب بار بار وہ اُسے خود پر اعتبار کرنے کا کہتا تھا،،

جیسے جانتا ہو کہ اُس کی سردارنی اُسے بے اعتبار کرکے اتنا بڑا داغ اُس کی پگڑی پر لگانے والی ہے،،،

عنائشہ کا دل لہولہان ہوچکا تھا،، اِس وقت پچھتاوے کے سوا اُس کے پاس کچھ نہیں بچا تھا،،

"ماما،،، پلیز آنکھیں کھولیں کیا ہورہا ہے آپ کو،،،؟"

عنائشہ نیم جانی ہوتی مہناز بیگم کی حالت دیکھ پریشان ہوئی تھی،،،

"زہر دے دی گئی ہے تمہاری ماں کو،، تمہارے ہی ہاتھوں سے،،، جو پانی ابھی تم نے پلایا ہے اُس میں زہر تھی،،، جو کچھ ہی گھنٹوں میں تمہاری ماں کو اِس دنیا سے رخصت ہونے میں مددگار ثابت ہوگی،،"

جابر خان اُس کے سر پر ایک اور بم پھوڑتا روم سے نکل گیا تھا،،، عنائشہ کو یہ حویلی پورے قد سمیت اپنے اُوپر گرتی محسوس ہوئی تھی،،، اُس نے اپنے سردار کے بجائے اس گھٹیا شخص پر اعتبار کیا تھا،،

جس کی اُسے اتنی بڑی سزا ملنے والی تھی،،، اُس نے نہیں سوچا تھا،،،

"دروازہ کھولو بے غیرت انسان،،، میرا سردار چھوڑے گا نہیں تمہیں،،،"

عنائشہ ہوش میں آتے اُس کے پیچھے گئی تھی،،

"یہ بھول ہے آپ کی سردارنی سائیں،،، آپ کا سردار اب آپ کو چھوڑے گا،،،"

جابر خان اُسے اندر کی جانب دھکا دیتا روم کا دروازہ باہر سے لاک کر گیا تھا،،،

گرنے کی وجہ سے عنائشہ کا سر وہاں رکھے ٹیبل کی نوک سے بہت بُری طرح ٹکرایا تھا،،، اُس کی پیشانی سے خون بہہ نکلا تھا،،

عنائشہ جلدی سے اُٹھی تھی،،، اُسے اپنے سر سے تکلیف کے مارے ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئی تھیں،،،

وہ جلدی سے مہناز بیگم کے پاس آئی تھی،،، جو بے سدھ پڑی تھیں،،،

"ماما پلیز آنکھیں کھولیں،،،،"

عنائشہ اُن کا چہرا تھپتھپاتے گڑگڑا رہی تھی،،، رو رہی تھی،،

اُس نے ذاکوان کو تو کھو ہی دیا تھا،، اب وہ اپنی ماما کو ہمیشہ کے لیے خود سے دور جانے نہیں دینا چاہتی تھی،،

تکلیف کے مارے اُس کا دل جیسے پھٹنے کو آگیا تھا،، اُس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی ماں کو زہر دے دی تھی،،،

اپنے جان چھڑکنے والے شوہر کو چھوڑ آئی تھی،،

عنائشہ کے ماتھے سے خون بہہ کر اُس کے چہرے پر پھیل گیا تھا،، مگر اُسے اِس وقت اپنی تکلیف کا ہوش ہی نہیں رہا تھا،،

اُسے بس یہاں سے نکلنا تھا،،، اپنی ماما کو فوری طور پر ہاسپٹل پہنچانا تھا،، مگر وہ بے بسی سے دروازہ پیٹنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی،،

دروازہ پیٹ پیٹ کر اُس کے ہاتھ درد کرنے لگے تھے،،، مگر باہر موجود افراد کو اُس پر رحم نہیں آیا تھا،،

عنائشہ روتی بلکتی دروازے کے ساتھ لگتی نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی،،،

ذاکوان کو جو دھوکا دے کر آئی تھی،،، وہ یہ اُمید بھی نہیں کرسکتی تھی کہ ذاکوان اُس کے پیچھے آئے گا،،،

عنائشہ نے دل سے اپنے رب کو مدد کے لیے پکارا تھا،، جو اپنے بندے کو کبھی کسی بھی حال میں بے یارومددگار نہیں چھوڑنے والا تھا،،

★★★★★★★★★

"وہ بی بی جی شاہ سائیں کے ہاتھ پر نجانے کیسے چوٹ لگ گئی ہے،، اُن کے بازو سے بہت خون آرہا ہے،،،،،"

زرجان مہرجان اور مہرین بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی،،، جب ملازمہ نے آکر بتایا تھا،،،

"کیا ہوا میرے یزدان کو،،،؟؟؟ کہاں ہے وہ،،،؟؟"

مہرین بیگم دہل کر اپنی جگہ سے اُٹھی تھیں،،، زرجان بھی فکرمند سی ملازمہ کی جانب دیکھے گئی تھی،،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں خالہ جان،،، تم جاؤ یہاں سے،،،"

یزدان اندر داخل ہوتا ملازمہ کو ڈپٹتے بولا تھا،،،

یزدان کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ مہرین بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا،،، زرجان بھی اُس کا زخم ہاتھ دیکھ خود کو اُس کے قریب جانے دے روک نہیں پائی تھی،،،،

"آپ لوگ فکر نہ کریں غلطی سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے بیچ میں ہاتھ آگیا تھا،،،، میں بینڈیج کرلیتا ہوں ٹھیک ہوجائے گا،،،،"

یزدان بے پرواہ سے انداز میں بولتا،،، اُنہیں تسلی دیتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

"اے میرے پروردگار میرے بچے کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا،،، میں اب اِس کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی،،،،"

مہرین بیگم نڈھال سی صوفے پر ڈھے گئی تھیں،،،

"پلیز خالہ جان خود کو سنبھالیں،،، یہ صرف ایک معمولی سی چوٹ ہے،،،،"

زرجان اُن کی طبیعت خراب ہوتے دیکھ اُن کے قریب آتے بولی تھی،،،

"تم ایک وعدہ کرو گی مجھ سے،،،"

مہرین بیگم زرد پڑتے چہرے کے ساتھ اُس کا ہاتھ پکڑتے بولی تھیں،،،

"جی خالہ جان آپ بولیں تو،،،"

زرجان کچھ ہی ٹائم میں اُن سے بہت زیادہ اٹیچ ہوگئی تھی،،،۔

"میرے بیٹے کو کبھی اکیلے مت چھوڑنا،،، بہت محبت کرتا ہے تم سے،،،، اپنی زندگی میں ہوئے حادثے کے بعد تو میرا بچہ مسکرانا تک بھول گیا تھا،، اتنی کم عمری میں اتنا بڑا صدمہ جھیلا ہے اُس نے،،، اُس کا بچپن بہت اذیت میں گزرا ہے،،،، بلکہ اُس کی پوری زندگی ہی درد میں گزری ہے،،، بس تمہارے اُس کی زندگی میں آنے کے بعد سے میں نے اپنے یزدان کو مسکراتے دیکھا ہے،،، تمہارا ساتھ ہی اُس کی زندگی میں خوشحالی لانے کا باعث

ہے،،، اگر تم اُس سے دور ہوگئی تو وہ واپس اندھیروں میں چلا جائے گا،، میرے بیٹے کو اندھیروں کی نظر مت ہونے دینا،،،"

مہرین بیگم اُس کے ہاتھ تھامے آنسوؤں بھری آنکھوں سے بولی تھیں،،،

زرجان کا اپنا دل جیسے اذیت سے بھر گیا تھا،، اُسے کبھی نہیں لگا تھا کہ وہ یزدان کی زندگی میں اتنی زیادہ اہم ہے،،،،،

"کیا حادثہ ہوا تھا یزدان کی لائف میں،،،،"

زرجان نے اُن کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا،، جس پر مہرین بیگم ایک دم گھبرا گئی تھیں،،،

جیسے اُسے یہ بات نہ بتانا چاہتی ہوں،،،،

"یزدان کے بابا اکبر شاہ اور اُن کے دونوں بھائیوں کو فیملی سمیت گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا،،، یزدان تب سات سال کا تھا اور چھٹیاں گزارنے کے لیے میرے پاس اسلام آباد گیا ہوا تھا،،

اُس کے ماں باپ بہن بھائیوں سمیت پورے خاندان کو ایک سازش کے تحت گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا،،، اُن کا پورا خاندان ختم کر دیا گیا تھا،، وجہ صرف اُن کی جائیداد اور گدی پر قبضہ کرنا تھا،،،،"

مہرین بیگم کی آنسوؤں میں بھیگی آواز اور بولا جانے والا سچ زرجان کا دل بھی چیر گیا تھا،،،

"کون تھے اُن کے دشمن،،، ؟؟ کس نے کیا تھا یہ سب،،،؟؟"

مہرجان جانتی تھیں زرجان کا اگلا سوال یہی ہوگا،، جس کا جواب مہرین بیگم نہیں دے سکتی تھیں،،، نہ ہی یزدان کی جانب سے اُنہیں اِس بات کی اجازت تھی،،،

"زرجان یزدان بیٹے کے کمرے میں جانے کی اجازت کسی کو نہیں ہے،،،، نہ وہ کسی کو جانے دیتے ہیں،،، اُن کا ہاتھ بہت زخمی تھا،،، آپ جاکر دیکھ لیں،،،"

مہرجان کی توجہ اُس جانب کروانے پر زرجان جلدی سے اُٹھی تھی،،،، اُسے اپنا درد یزدان کے درد کے آگے بہت چھوٹا لگنے لگا تھا،،

مگر وہ یہ بات اب بھی سمجھ نہیں پائی تھی کہ یزدان کا اُس کے پیرنٹس کے ساتھ کیا ایشو ہے،،، اور وہ سودے والی بات جو بھابھی نے اُسے بتائی تھی وہ سب کیا تھی،،

زرجان کا دماغ مزید اُلجھ گیا تھا،،،

وہ جلدی سے روم میں داخل ہوئی تھی،،، جہاں یزدان صوفے پر بیٹھا اپنے ہاتھ کی بینڈیج کرنے میں مصروف تھا،،،

مگر ایک ہاتھ سے بینڈیج کرنے میں اُسے دشواری پیش آرہی تھی،،،

اُسے اب سمجھ آرہی تھی یہ بات کہ یزدان چاہے اپنی تکلیف ہو یا خوشی وہ اُس کے سوا کسی کو اُس میں شامل نہیں کرتا تھا،،،

اِس وقت بھی اُس نے گھر والوں سمیت کسی کو بھی اندر نہیں آنے دیا تھا،،، اُس کا داہنا ہاتھ زخمی تھا،،، بائیں ہاتھ سے وہ ٹھیک سے بینڈیج نہیں کر پارہا تھا،،،

زرجان اُس کے قریب گئی تھی،،،

یزدان نے سر اُٹھا کر نہیں دیکھا تھا،، وہ اب بھی اپنے کام میں مصروف تھا،، جیسے اُسے یقین ہو کہ یہ قریب کھڑی بے مہر لڑکی اب بھی اُس کے قریب نہیں آئے گی،،،

زرجان بنا کچھ بولے اُس کے قریب جا کر بیٹھتی اُس کا ہاتھ تھام گئی تھی،،،

یزدان نے حیران نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،

مگر زرجان اُس کی جانب دیکھنے سے گریز برتتی اُس کے نہایت قریب بُری طرح دھڑکتے دل کے ساتھ بیٹھی اُس کے خون آلود زخم کو صاف کرتی روئی سے اُس پر دوا لگانے لگی تھی،،،

"تم نے اپنا یہ ہاتھ جان بوجھ کر زخمی کیا ہے نا،،،؟؟"

زرجان اُس کے ہاتھ پر بہت ہی احتیاط سے بینڈیج کر رہی تھی،،، اُس کے چہرے پر تکلیف کے آثار ایسے تھے جیسے چوٹ اُسے لگی ہو،،،

اُس کے ایک دم ٹھیک اندازے پر یزدان پل بھر کو چونک گیا تھا،،

"تم کیسے جانتی ہو،؟؟؟"

وہ حیرت کا اظہار کیے بنا نہیں رہ پایا تھا،،

"جیسے تم میری رگ رگ سے واقف ہو،، ویسے ہی میں بھی تمہیں بہت اچھے سے سمجھتی ہوں،،،"

زرجان نے اُسے جتاتے انداز میں دیکھ کر کہا تھا،،،

" تم سمجھتی ہو مجھے،،،، تو پھر میرا درد کیوں نہیں سمجھ پا رہی،،، میں کتنی تکلیف میں ہوں یہ کیوں نہیں دیکھ پا رہی،،،،"

یزدان اپنے زخمی ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنے قریب کرتے کرب زدہ لہجے میں بولا تھا،،،

زرجان کا دل اُس کی لال پڑتی آنکھیں دیکھ جیسے کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا،،،

اُس نے کتنی شدت سے چاہا تھا اِس شخص کو پھر وہ اِس کی اذیت کیوں نہیں دیکھ پا رہی تھی،،، اُس نے اپنی تکلیف کو پہاڑ بنا کر اپنی محبت سے پوری طرح آنکھیں کیوں موڑ لی تھیں،،،

وہ ایسی تو کبھی نہیں تھی،،، اُس نے سنگدل اور ظالم کا خطاب یزدان کو دے رکھا تھا،،
جبکہ حقیقت میں سنگدل تو وہ نکلی تھی،،،

★★★★★★★★★★

ذاکوان تک وہ قیامت خیز خبر پہنچ چکی تھی،، جو سنتے ہی اُس کی شریانوں میں چلتا خون غصے سے اُبلنے لگا تھا،،، اُسے عنائشہ سے اس حرکت کی اُمید نہیں تھی،،

وہ بنا گارڈز یا کوئی بھی سیکیورٹی لیے وہاں سے نکل آیا تھا،،

حویلی سے اُسے مسلسل کالز آرہی تھیں،،،

اُس کے خاص آدمی پوری سیکیورٹی کے ساتھ اُس کے پیچھے نکل آئے تھے،،،

ذاکوان سے کسی کا رابطہ نہیں ہو پارہا تھا،، وہ فون بالکل آف کرچکا تھا،،

وہ صبح ہونے سے پہلے بولان پہنچ جانا چاہتا تھا،، جہاں ایک طوفان مچا ہوا تھا،،

ذاکوان اتنی رش ڈرائیونگ کررہا تھا کہ اُس نے پانچ گھنٹے کا سفر تین گھنٹوں میں طے کیا تھا،، اُس کی گاڑی کا کئی بار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا،،

عنائشہ کی جانب سے گڑبڑ کا احساس تو اُسے اُسی لمحے ہوگیا تھا جب کل شام اُس کے کال کرنے پر عنائشہ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا،،،

ذاکوان اتنی رش ڈرائیونگ کررہا تھا کہ اُس نے پانچ گھنٹے کا سفر تین گھنٹوں میں طے کیا تھا،، اُس کی گاڑی کا کئی بار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا،،

عنائشہ کی جانب سے گڑبڑ کا احساس تو اُسے اُسی لمحے ہوگیا تھا جب کل شام اُس کے کال کرنے پر عنائشہ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا،،،

ذاکوان کی آنکھیں شدتِ ضبط سے سرخ ہوتیں آگ اُگل رہی تھیں،،،

اُس کے سٹیرنگ پر جمے ہاتھوں کی گرفت بھی اتنی سخت تھی کہ جیسے ابھی سٹیرنگ ٹوٹ کر ہاتھ میں آجائے گا،،

سب لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ ذاکوان سیدھا جتوئی حویلی جاکر عنائشہ کے حوالے سے کوئی سنگین فیصلہ ہی سنائے گا،،،

مگر ایسا نہیں ہوا تھا،،، ذاکوان کی گاڑی کا رُخ خان حویلی کی جانب تھا،،، جس کے باہر جابر خان پہلے ہی پوری سیکیورٹی کے انتطامات کروا چکا تھا،،،

اور اپنے آدمیوں کو یہی کہہ رکھا تھا کہ جو بھی زبردستی حویلی کے اندر گھسنے کی کوشش کرے اُسے وہیں ختم کردیا جائے،،،

چاہے وہ سردار ذاکوان جتوئی ہی کیوں نہ ہو،،،

مگر ذاکوان کی گاڑی جیسے ہی خان حویلی کے گیٹ کے سامنے رکی،،، اُس کے پیچھے اُس کی سیکیورٹی کی چار گاڑیاں مزید آن رکی تھیں،،،

جن سے اُس کے گارڈز گاڑی سے نکل کر ذاکوان کی گاڑی کے اردگرد آن کھڑے ہوئے تھے،،،

ایک نے حویلی کے چوکیدار کے سر پر بندوق رکھی تھی،،،

وہ لوگ پہلے ہی سردار ذاکوان کو اپنے سامنے دیکھ ڈھیلے پڑ چکے تھے،،،

چاہے جتنی بھی دشمنیاں سہی،،، مگر اُن کی نظر میں اُن کے قبیلے کے سردار کے لیے بہت زیادہ عزت تھی،، وہ اس کے لیے بہت ہی زیادہ عزت، محبت اور عقیدت رکھتے تھے،،

سردار ذاکوان کو دیکھ اُن کی بندوقیں ویسے ہی نیچے ہو گئی تھیں،،، ذاکوان چہرے پر چٹانوں جیسی سختی لیے خان حویلی کے اندر داخل ہوا تھا،،،

اُسے اندر موجود کسی بھی شخص نے روکنے کی غلطی نہیں کی تھی،،

سب ایک جانب کو ہوتے اپنی گردنیں جھکا گئے تھے،،

اُن کے ہاں ایک معزز سردار کو ایسے ہی عزت دی جاتی تھی،،،

ذاکوان کو ڈرائینگ روم میں سیدھا اندر آتا دیکھ وہاں بیٹھے جابر خان اور باقی سب شاک کی کیفیت میں اپنی جگہ سے اُٹھے تھے،،

اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ذاکوان اتنی جلدی اُن کے سروں پر آن پہنچے گا،،،

جابر خان کو اُس کی لہو ٹپکاتی آنکھیں دیکھ اپنی ٹانگیں کانپتی محسوس ہوئی تھیں،،

"سردار سائیں آپ یہاں؟؟"

سب سے پہلے ہوش میں آتے فہیم خان کی آگے بڑھا تھا،،

جبکہ باقی سب خوف کے مارے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائے تھے،، اُنہیں یہی لگا تھا کہ یہ انا پرست اور مغرور سردار اپنی سردارنی کی اِس حرکت پر اُس پر واپس تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گا،، مگر اُسے چند گھنٹوں میں ہی یہاں واپس پہنچتے دیکھ سب اندر سے سہم چکے تھے،،،

"میری سردارنی کہاں ہے،،،؟؟"

ذاکوان نے یہ الفاظ کتنی مشکل سے ادا کیے تھے یہ وہی جانتا تھا،، اپنی سردارنی کی فکر میں اور اُس کی اِس حرکت کے بعد وہ کتنی اذیت میں تھا یہ بات وہ بیان نہیں کرسکتا تھا،،

"سردار سائیں ہم نہیں جانتے،،، ہمیں تو ابھی اِس خبر کے بارے میں پتا چلا ہے،،،"

جابر خان ہوشیاری دکھاتا فوراً آگے آیا تھا،،

جب ذاکوان نے اپنے پیچھے کھڑے گارڈ سے بندوق چھینتے جابر خان کی ٹانگ کو گولیوں سے چھلنی کیا تھا،، جو درد سے چیختا منہ کے بل ذاکوان کے پیروں میں آن گرا تھا،

باقی سب بھی یہ دیکھ سہم چکے تھے،،،

کسی میں آگے آنے اور کچھ بولنے کی جرأت نہیں بچی تھی،،، فہیم خان نے اِردگرد نگاہیں دوڑائی تھیں،،،

جہاں ہر طرف ذاکوان کے گارڈز ہی نظر آرہے تھے،،، اُن کے اپنے ساتھی نجانے کہاں مر گئے تھے،،،

"اگر اپنے بیٹے کی زندگی چاہتے ہو تو بتاؤ میری سردارنی کہاں ہے،،،؟"

ذاکوان کی غضبناک دھاڑ پر اور اُس کی دی جانے والی سزا برداشت نہ کر پاتے جابر خان بھی تڑپ رہا تھا،،، کیونکہ ذاکوان نے اُس کے زخم پر پیر سے مسل رکھا تھا،

فہیم خان نے اپنے بیٹے کی حالت دیکھ ذاکوان کو عنائشہ کا بتاتے اُوپر کے کمرے کی جانب اشارہ کردیا تھا،،

"اِن میں سے کوئی ایک بھی اپنی جگہ سے ہلا تو وہی ختم کر دینا،،"

ذاکوان اپنے آدمیوں کو حکم دیتا تیر کی تیزی سے اُس کمرے کی جانب بڑھا تھا،، اور پوری قوت سے ضربیں لگاتے دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا تھا،،

جب سامنے کا منظر دیکھ اُسے لگا تھا جیسے کسی نے اُس کے سینے میں خنجر کھونپ دیا ہو،،

مہناز بیگم بے سدھ سی نیچے پڑی تھیں،،، جبکہ عنائشہ اُن کا سر گود میں رکھے بُری طرح رو رہی تھی،،، اُس کے ماتھے سے بہتے خون کو دیکھ ذاکوان سختی سے مُٹھیاں بھینچ گیا تھا،،

دروازہ کھلنے کی آواز پر عنائشہ نے اُوپر دیکھا تھا،، جب سامنے کھڑے اپنی زندگی کے مہربان ترین انسان کو دیکھ اُس کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی،،

کتنے ہی لمحے اُسے اپنی بینائی پر یقین نہیں آیا تھا،،

وہ اِس شخص کے ساتھ کتنا غلط کر کے آئی تھی،،، اُسے دھوکا دیا تھا،،

اُس کے نام پر سیاہی مل کر اُس کی حویلی سے فرار اختیار کیا تھا،، مگر اِس شخص کی محبت اُس کے لیے کتنی پاورفل اور سچی تھی،،، وہ اُسے تھوڑی دیر کے لیے بھی اکیلا اور بے یارو مددگار نہیں چھوڑ پایا تھا،،،،

اور چند گھنٹوں کے اندر اُس تک آن پہنچا تھا،،

عنائشہ کو اُس کی محبت کی طاقت اور مخلصی کے آگے اپنی محبت بہت کمزور لگی تھی،،

وہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی اور سیدھی ذاکوان کے سینے سے جا لگی تھی،،،

مگر آج زندگی میں پہلی بار اُس کے سردار نے اُسے اپنے مضبوط حصار میں نہیں لیا تھا،،

"اُس گھٹیا شخص نے ماما کو زہر دے دیا ہے،، پلیز اُن کی جان بچا لو،، پلیز،،،،"

عنائشہ اُس کے سامنے ہچکیوں سے روتے اُس سے فریاد کر گئی تھی،،،

جس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی دیکھ عنائشہ کو اِس لمحے اُس سے بے پناہ خوف محسوس ہوا تھا،،،

ذاکوان نے باہر کھڑے سجاول کو اندر آنے کا اشارہ کیا تھا،،،

عنائشہ اِس وقت بھی ذاکوان کی اُسی شال میں پوری طرح لپٹی ہوئی تھی،،،

سجاول مہناز بیگم کو اُٹھاتا جلدی سے وہاں سے نکل گیا تھا،،،

ذاکوان نے ابھی بھی عنائشہ کی جانب نہیں دیکھا تھا،،، وہ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتا وہاں سے نکل گیا تھا،،،

نیچے کھڑے خان حویلی کے تمام افراد کو جیسے سانپ سونگھ چکا تھا،،،

"سردار سائیں ہمیں معاف کردیں،،، ہم نے کچھ نہیں کیا،،، سردارنی اپنی مرضی سے وہاں سے نکلنا چاہتی تھی،،، میں نے تو صرف مدد کی،،،،"

جابر خان ذاکوان کو وہاں آتے دیکھ اُس کے پیر پکڑ گیا تھا،،،

وہ سردار ذاکوان جتوئی تھا،،، جس نے اب تک خان حویلی والوں کو بہت زیادہ مہلت دی تھی،،،

لیکن اِس بار تو اُس کی سردارنی کو نشانہ بنا کر اُنہوں نے سیدھا اُس کے دل پر وار کیا تھا،،،

وہ کیسے بخشتا اُنہیں،،

ذاکوان نے گن لیتے اُس میں موجود تمام گولیاں جابر خان پر خالی کر دی تھیں،،، وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ ایک جانب لڑھک گیا تھا،،

عنائشہ جو خوف کے مارے ذاکوان کے ساتھ لگی کھڑی تھی،،، جابر خان کے اِس انجام پر اُس کی جانب سے نفرت سے نگاہیں پھیر گئی تھی،،،،

ذاکوان رُکا نہیں تھا،،

وہاں جابر خان کی پلاننگ میں شریک تمام افراد کو ایک ایک گولی مارتے وہیں پر اُن سے انتقام پورا کرتے وہ فہیم خان کی جانب پلٹا تھا،،

"اپنے بیٹے کے قاتل اور اپنے خاندان کی اِس تباہی کے زمہ دار تم خود ہو،،،، کیونکہ اتنے سالوں سے میرا اقتدار حاصل کرنے کی تمہاری بھوک ہی ختم نہیں ہوئی،،،، تمہیں میں ماروں گا نہیں،،،، کیونکہ تمہاری سزا مرنا نہیں ہے،،،، بلکہ اپنی اگلی ساری زندگی معذور بن کر اپنے بیٹے کی موت کا سوگ منانا ہے تمہاری سزا،،،،،"

ذاکوان یہ بات بولتے رُکا نہیں تھا،،، اُس نے فہیم خان کی ٹانگوں پر گولیاں چلاتے اُسے ساری زندگی چلنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا،

اِن لوگوں نے اب تک اُس کے خلاف بہت سازشیں کی تھیں،،، جن پر ہمیشہ وہ سردار ہونے کی اعلی ظرفی دیکھاتا درگزر سے کام لیتا آیا تھا،،، مگر آج جو حرکت اُنہوں نے کی تھی،،، وہ سب ایسی ہی عبرت ناک سزا کے مستحق تھے،،،

ذاکوان جتوئی نے سجاول کے علاوہ خان حویلی کے تمام مردوں کو چلنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا،،، کیونکہ وہ سب اِس سازش میں جابر خان کے ساتھ شریک تھے،،،

عنائشہ یہ سب دیکھتی سختی سے آنکھیں میچے کھڑی تھی،،، اُسے ذاکوان سے بہت خوف محسوس ہوا تھا،،، اُس کا وجود سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا،

اور پچھتاوا کئی گنا بڑھ گیا تھا کہ اُس نے اپنے سردار پر بھروسہ کرکے اُسے سب کچھ کیوں نہیں بتایا تھا،،،

جو شخص دشمنوں کے گھر میں کھڑا ہو کر اُنہیں اپنے پیروں پر لے آیا تھا وہ بھلا اُس کی ماما کو جابر جان سے کیسے نہ بچاتا،،

مگر اب وہ پچھتانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی،،،

ذاکوان اُسے کا ہاتھ ویسے ہی سختی سے تھامے اُسے لیے خان حویلی سے نکل آیا تھا،،

عنائشہ اُس کے ہاتھ کی سختی سے اپنے لیے اُس کے غصے کا اندازہ لگا گئی تھی،،،

لیکن آج اُسے یہ سختی بھی بہت عزیز تھی،،، اُس کا دل اِسی بات کا دعا گو تھا کہ سختی سے ہی سہی مگر وہ اُس کا ہاتھ تھامے تو رکھے،،،

لیکن ذاکوان کے خطرناک تیور دیکھ اُس کا دل انجانے خوف سے لرز رہا تھا،،

★★★★★★★★★★

یزدان شاہ کے خاندان کو ختم کرنے والے اور اُس کے جان کے دشمن کوئی اور نہیں بلکہ زرجان کے گھر والے ہی تھے،،،

زرجان کے دادا، باپ اور چچا نے یہ گھناؤنا اور انسانیت سے گرا ہوا فعل سرزد کیا تھا،، اُن دونوں خاندانوں کی شروع دن سے ہی روایتی دشمنی چلتی آ رہی تھی،،،

مگر کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ دشمنی قتل و غارت پر آن پہنچے گی،،،

اُن لوگوں کو اِس بات کا علم نہیں تھا کہ اکبر شاہ کا بیٹا اِس وقت اُن کے ساتھ موجود نہ ہونے کی وجہ سے زندہ بچ گیا ہے،،،

اُنہوں نے شاہ خاندان کو اِس سازش سے ختم کیا تھا کہ کسی کو بھی اُن کے خلاف کوئی ثبوت نہیں مل پایا تھا، مہرین بیگم اور اُن کے شوہر نے انصاف کی خاطر کوئی در نہیں چھوڑا تھا،، مگر اتنا پیسہ پانی کی طرح بہا دینے کے بعد بھی اُنہیں مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملا تھا،

مگر اُنہوں نے وہ ساری جائیداد اپنے دشمنوں کے پاس جانے سے بچا لی تھی،،، یزدان کو اُن لوگوں سے بچانے کے لیے مہرین بیگم اپنی پوری فیملی کے ساتھ امریکہ شفٹ ہو گئے تھے،،،

یہاں اُنھوں نے اپنی دور کی رشتہ دار مہرجان جو کہ ایک بے سہارا اور بیوہ عورت تھیں،،، اُنہیں وہاں اکبر شاہ کی بہن کے نام سے گدی نشین بنا کر بیٹھا دیا تھا،، جو واقعی ایک نیک خاتون تھیں،،، اور اِس گدی کو سنبھالنے کے قابل بھی،،،

زرجان کے خاندان والے پہلے جو ظلم ڈھا چکے تھے،،، اُس کے بعد وہ اپنے پیر مضبوط نہیں کر پائے تھے کہ مہرجان کو ڈرا دھمکا کر وہ سب حاصل کرسکتے،،

اور کچھ عرصے بعد جیسے ہی اُنہیں موقع ملا کچھ کرنے کا،،، تب ذاکوان جتوئی کے اقتدار میں آنے کی وجہ سے اُن کے ہاتھ جیسے پھر سے بندھ گئے تھے،،

کیونکہ ذاکوان جتوئی کے بنائے گئے قانون کافی سخت تھے،،،

وہ بھی خان حویلی والوں کے ہی قبیلے میں آتے تھے اِس لیے اُن دونوں کی خصلتیں کافی ملتی جلتی تھیں،،،

زرجان کا بھائی جابر خان کا بہت اچھا دوست اور اُسی کے جیسی عادتوں کا مالک تھا،، مخالف قبیلے والوں سے لڑائی کے نتیجے میں گولیاں چلی تھیں،،، جس میں ایک شخص کے قتل کا الزام زرجان کے بھائی پر آیا تھا،،

جس کے نتیجے میں زرجان کو ونی میں دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا،،

جسے ذاکوان نے دل شیر کو بھیج کر بروقت رکوا بھی دیا تھا،، اُس دن عنائشہ کے وہاں سب لوگوں کے سامنے جاکر زرجان سے محبت کے حوالے سے دل شیر سے کیے جانے والے استفسار سے بہت سے لوگوں تک یہ بات پہنچ گئی تھی،،، جن میں سے کچھ مخبروں سے زرجان کے بھائی کو علم ہوا تھا،، کہ دل شیر اور اُس کی بہن ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں،،،

زرجان کا بھائی یہ بات جان کر اپنی اُسی بہن کو ختم کردینا چاہتا تھا جو خود کو اُس کی خاطر اپنی محبت کو قربان کرکے ونی ہونے کو بھی تیار ہوگئی تھی،،،،

مگر زرجان کے باپ نے اُسے ایسا کوئی بھی جذباتی قدم اُٹھانے سے روک دیا تھا،،

وہ کچھ ایسا کرنا چاہتے تھے،، کہ جس کے بعد زرجان کو بھی سزا ملتی اور ذاکوان کا خاص آدمی دل شیر بھی اُن کے قدموں میں آجاتا،،

اِسی لیے اُنہوں نے زرجان کا رشتہ طے نہیں کیا تھا بلکہ سفاکیت کی انتہا کرتے اُنہوں نے اپنی بیٹی کی قیمت لگائی تھی،،،

وہ صرف دل شیر کو اپنے سامنے لانا چاہتے تھے،،، اور اِسے ذاکوان کے خلاف سازش کے طور پر استعمال کرنا چاہتے تھے،،،

مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اُن کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھنے والا یزدان شاہ اور ذاکوان جتوئی ہمیشہ اُن سے ایک قدم آگے ہی رہے تھے،،،،

خان حویلی والوں کی جانب سے کی جانے والی سازش میں اُنہوں نے اُنہیں لوگوں کو اُلجھا دیا تھا،،

اور زرجان کے گھر والے جس دل شیر کے لیے جال بچھائے بیٹھے تھے،،، اُنہوں نے خود ہی اُس کے قتل ہوجانے کی خبر عام کردی تھی،،،

جبکہ حقیقت یہ تھی کہ اُس حملے میں نہ تو دل شیر عرف یزدان شاہ کو کچھ ہوا تھا اور نہ ہی ذاکوان کو،،،

یہ پلاننگ خان حویلی والوں کی تھی،،، جس کا فائدہ اُن دونوں نے اُٹھایا تھا،،

اِدھر سے زرجان کے گھر والوں تک دل شیر کے مرنے کی خبر پہنچی تھی،،، جس کے بعد اُن کی سوچی گئی پلاننگ دھری کی دھری رہ گئی تھی،،،

اور دوسری جانب جس شخص سے اُنہوں نے زرجان کا رشتہ طے کیا تھا،، شادی کے دن ہی نہ صرف اُس نے شادی سے انکار کردیا تھا،، بلکہ زرجان کے گھر والوں کی دی گئی ساری رقم بھی واپس لے لی تھی،،،

جو وہ لوگ اچھی خاصی خرچ کرکے چکے تھے،،، اُنہیں کچھ فہیم خان سے مانگ کر واپس کرنی پڑی تھی،،

مگر اُن کو اب تک اِس بات کی خبر نہیں ہو پائی تھی کہ وہ سب یزدان شاہ نے ہی کروایا تھا،، یزدان کے دھمکانے پر ہی،،، اُس شخص نے شادی سے انکار کر دیا تھا اور پیسے واپس مانگے تھے،،،

ایسے وقت میں جب زرجان کے خاندان والوں کو مدد کی اشد ضرورت تھی،،، تب یزدان شاہ نے اُن سے رابطہ کر کے زرجان کا ہاتھ مانگا تھا،،

زرجان کے گھر والے اِس بات سے انجان تھے کہ وہ اُسی خاندان کا بیٹا ہے جسے اُنہوں نے انتہائی بے دردی سے موت کے گھاٹ اُتارا تھا،، وہ بس اتنا جانتے تھے کہ وہ اکبر شاہ کی رشتہ کی کزن مہرجان کا بیٹا ہے،،، اپنی بیٹی کو اُس حویلی میں بھیج کر وہ اُس جائیداد کو حاصل کر سکتے تھے،،،،

اُنہوں نے یزدان کے سامنے پیسوں کی ڈیمانڈ رکھی تھی،،، یزدان کا دل چاہا تھا اپنی زری کا سودا لگانے والے اُس کے اِس بھائی کو جان سے مار دے،،، مگر اُس وقت اُسے صرف اپنی زری، اپنی محبت چاہیے تھی،،،

اُنھوں نے یزدان کے سامنے پیسوں کی ڈیمانڈ رکھی تھی،،، یزدان کا دل چاہا تھا اپنی زری کا سودا لگانے والے اُس کے اِس بھائی کو جان سے مار دے،،، مگر اُس وقت اُسے صرف اپنی زری، اپنی محبت چاہیے تھی،،، اُس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا،،،

اور اُن کی سوچ سے بھی کہیں گنا بڑھ کر اُنہیں اپنی محبت کی قیمت دے دی تھی،،،

اور نکاح سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ زرجان سے اب اُن کا کوئی رشتہ نہیں ہو گا،،، نہ وہ لوگ اُس کی حویلی میں قدم رکھ سکتے ہیں،،،

اُس وقت وہ لوگ حامی بھر گئے تھے،،، کیونکہ وہ جانتے تھے اُن کی بیٹی ابھی بھی اُنہیں ہی اپنا مانتی تھی،،،

وہ یزدان شاہ سے زیادہ اُنہیں ہی اہمیت دے گی،،

یزدان بھی شاید یہ جانتا تھا کہ اُس کی محبت اُس سے زیادہ اُن لوگوں پر بھروسہ کرتی تھی جو بدقسمتی سے اُس کے خون کے رشتے تھے،،، صرف زرجان کی تکلیف کے خیال سے یزدان نے اُسے سچائی نہیں بتائی تھی،،

وہ جانتا تھا اپنے گھر والوں کا اصلی چہرا دیکھ کر زرجان اندر سے ٹوٹ جائے گی،، اور وہ زرجان کی نفرت تو برداشت کر سکتا تھا،، مگر اُسے کمزور پڑتا اور ٹوٹتا نہیں دیکھ سکتا تھا،،

یہی وجہ تھی کہ وہ خاص وقت کے آنے کا انتظار کرتا زرجان کی بے رخی اور نفرت بہت ضبط سے برداشت کررہا تھا،،،،

★★★★★★★★★★

ذاکوان نے پورے راستے عنائشہ سے بات کرنا تو دور اُس کی جانب نگاہ اُٹھا کر دیکھا تک نہیں تھا،،

عنائشہ کا دل اِس وقت شدت سے اپنی ماں کی سلامتی کا دعا گو تھا،، جنہیں ذاکوان کے کہنے پر سجاول سیدھا شہر لے گیا تھا،،

وہ دونوں بھی ابھی اُدھر ہی جارہے تھے،،،

ذاکوان کا یہ سرد رویہ اور بے رخی بھرا انداز عنائشہ کی جان نکال رہا تھا،، مگر وہ اِس وقت بہت غصے میں تھا،، عنائشہ کا دل اُس کے خوف سے کانپ رہا تھا،،

ہاسپٹل کے آتے ہی ذاکوان باہر نکلا تھا اور اُس کی جانب آتے اُسی ریسپکٹ کے ساتھ اُس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا،، جیسے پہلے عزت دیتا تھا اُسے،،،

عنائشہ کی ندامت اور اذیت ہر گزرتے پل کے ساتھ بڑھتی جارہی تھی،،،

وہ دونوں آئی سی یو کے باہر آئے تھے،،، جہاں سجاول پہلے سے موجود تھا،، عنائشہ کی خاطر وہ ماریہ کو بھی ساتھ لے آیا تھا،،،

"سردارنی آپ فکر مت کریں پھوپھو سائیں کو کچھ نہیں ہو گا،،،"

ذاکوان اور سجاول ڈاکٹر کے پاس کھڑے تھے جب ماریہ وہاں بینچ پر گم صم سی بیٹھی عنائشہ کے پاس آتے اُسے اپنے ساتھ لگا گئی تھی،،،

"میری غلطی ہے ساری،،، میں ہوں اپنی ماں کی اِس حالت کی زمہ دار،،،، بہت بُری ہوں میں،،، زندگی میں کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی خود کو،،، کبھی نہیں،،،"

عنائشہ اُس کے کندھے پر سر رکھتی بے آواز رو دی تھی،،،

"ایکسکیوزمی میم،،، آپ ہمارے ساتھ آئیں،،، آپ کی بینڈیج کرنی ہے ہم نے،،،"

نرس کی پکار پر عنائشہ نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تھا،،

"وہ وہاں جو کھڑے ہیں سردار ذاکوان،،، اُنہوں نے کہا ہے،،، آپ پلیز آجائیں میرے ساتھ،،،"

نرس کی بات پر عنائشہ نے نمی بھری محبت پاش نگاہوں سے ذاکوان کی جانب دیکھا تھا،، جو فون کان سے لگائے دور کھڑا اُس کی جانب سے رُخ موڑے ہوئے تھا،،

عنائشہ کا دل مزید بھاری ہوا تھا،،، اُسے لگا تھا وہ اِس شخص کی محبتوں کا حساب کبھی نہیں دے پائے گی،،،،

جو اُس سے شدید غصہ تھا،،، مگر اُس کے لیے فکر اب بھی ختم نہیں ہوئی تھی،،، اُس نے کتنا غلط کیا تھا اُس کے ساتھ،،، بھلا کوئی مرد اتنا اعلیٰ ظرف بھی ہوسکتا تھا،،، جتنا اُس کا سردار تھا،،،

عنائشہ کو اپنی قسمت پر بے اختیار رشک آیا،، جسے وہ خود اپنے ہاتھوں سے داؤ پر لگانے چلی تھی،،،،

★★★★★★★★★

زرجان نے یزدان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا،، اُس کی اِس خاموشی پر وہ اُس کی کلائی آزاد کرتا صوفے کی بیک سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند گیا تھا،،

زرجان اُس کے آزاد کرنے کے باوجود اُس کے پاس سے نہیں اُٹھی تھی،،،

وہ خاموش نگاہوں سے اُس کے وجیہہ چہرے کی جانب دیکھے گئی تھی،،،

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،، تم وہاں بیڈ پر جاکر ریسٹ کرو،،،"

زرجان کو اُس کا زرد چہرا دیکھ کر فکر ہوئی تھی،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں زری،،، مجھے ابھی پانچ منٹ تک ایک ضروری کام سے نکلنا ہے،،،"

یزدان نے آنکھیں اب بھی نہیں کھولی تھیں،،

"یزدان شاہ ہمیشہ ہر بات میں تمہاری مرضی چلے ضروری نہیں ہے،،،، تمہاری طبیعت خراب ہے تم کہیں نہیں جاؤ گے،،،،"

زرجان اُس کا بازو تھامتے اُسے اُٹھنے کو کہا تھا،، مگر وہ اُس کا بازو زرا سا بھی ہلا نہیں پائی تھی،،، یزدان کو بہت تیز بخار تھا،، زرجان کے دل کو کچھ ہوا تھا،،،

یزدان نے اُس کی بات پر جلتی آنکھیں کھول کر اپنے بہت قریب بیٹھی اپنی دشمنِ جاں کو دیکھا تھا،،

اُس کی روہانسی صورت دیکھ وہ بنا کچھ بولے اُٹھ کر بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا،،

وہ چت بیڈ پر لیٹتا بازو اپنی جلتی آنکھوں پر رکھ گیا تھا،،

زرجان کو آج وہ بہت اذیت کا شکار لگا تھا،، ورنہ جو شخص گولی کھانے کے بعد بھی بالکل ٹھیک رہا تھا،، وہ زرا سے بخار پر اتنا نڈھال کیسے ہوسکتا تھا،،

زرجان اُس کے قریب آتی پیروں کے قریب بیٹھ گئی تھی،،،

اُس نے یزدان کے شوز اُتارنے کے لیے اُس کے پیروں کو چھوا تھا جس پر یزدان نے فوراً پاؤں واپس کھینچ لیے تھے،،،

"زری یہ کیا کررہی ہو تم ؟؟؟"

یزدان نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر اُسے گھورا تھا،،

"تمھارے ساتھ مسئلہ کیا ہے،،،، ہر بات میں اپنی من مانی کرنا ضروری ہے،، اور تم میرے شوہر ہو،، تمھارے پیروں کو چھونے میں کوئی گناہ نہیں ہے میرے لیے،،،،"

زرجان اُس کے شدید ری ایکشن پر طنز کرتے بولی تھی،، جبکہ یزدان نے جواباً اُسے جن نگاہوں سے دیکھا تھا،، زرجان اپنے الفاظ پر غور کرتی چہرا موڑ گئی تھی،،

اُس کا دل بہت زور سے دھڑک اُٹھا تھا،

لیکن بنا کوئی جواب دیئے وہ واپس اُس کے پیروں کی جانب ہاتھ بڑھا گئی تھی،،

یزدان آنکھیں موندے اُن پر بازو رکھے لیٹا تھا،، زرجان کی گداز اُنگلیوں کا لمس اپنے پیروں پر محسوس کرتے اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سرایت کر گئی تھی،،،

زرجان اُس پر کمبل ڈالتی باہر نکل گئی تھی،،،

"زری یزدان کی طبیعت کیسی ہے اب،،،؟؟؟"

مہرجان زرجان کو باہر آتا دیکھ فوراً اُس کے قریب آئی تھیں،،،

"وہ ٹھیک ہیں،،، بس ہلکا سا بخار ہے،،، آپ کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے،،، میں سنبھال لوں گی اُنہیں،،،،"

زرجان اُن کے ہاتھ تھامتے محبت سے بولی تھی،،،

"جیتی رہو میری بچی،،"

مہرجان کو آج بہت عرصے بعد زرجان کے انداز میں یزدان کے لیے فکر نظر آئی تھی،،،

"آپ ہی دوا ہیں اُن کی،،، اُن کے ساتھ رہیں،،، دیکھیں کیسے ٹھیک ہوتے ہیں وہ،،،،"

حنا نے مہرین بیگم کی جانب سے بھجوایا سوپ اور میڈیسن ٹرے میں سجائے اُس کی جانب بڑھاتے چھیڑا تھا،،،

زرجان لال چہرے کے ساتھ اُسے گھور کر رہ گئی تھی،،

"نہیں سچی کہہ رہی ہوں،،، زرا محبت سے پیش تو آئیں،،، دیکھیں پھر کیسے ایک دم ٹھیک ہوتے ہیں،،،"

حنا نے اُسے واپس پلٹتے دیکھ پیچھے سے ہانک لگائی تھی،،،

روم میں داخل ہوتے زرجان کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا،،

یزدان اُسی طرح چت لیٹا تھا،،

زرجان ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتی اُس کے قریب آن بیٹھی تھی،،،

مگر یزدان کا بازو چھوتے ہی اُسے گہرا جھٹکا لگا تھا،،

یزدان کا بخار مزید بڑھ گیا تھا،،

"یزدان،،، پلیز آنکھیں کھولیں،،"

زرجان نے اُس کا بازو ہٹاتے اُسے پکارا تھا،،

"میں ٹھیک ہوں زری،،،،"

یزدان لال چہرے کے ساتھ اُسے مسکرا کر دیکھتے بولا تھا،،

"تم ٹھیک نہیں ہو،،، تمہیں کس بات کی ٹینشن ہے،،، تم خود کو کیوں اذیت میں مبتلا کیے ہوئے ہو،،،؟؟"

زرجان اُسے ایسے نہیں دیکھ پا رہی تھی،،،

"میں نے کہا نا زری میں بالکل ٹھیک ہوں،،، تم ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو،،، ٹھنڈ کی وجہ سے شاید بخار ہو گیا ہو،،،، ابھی شاور لوں گا تو ٹھیک ہو جائے گا،،،

مجھے ابھی کسی بہت اہم کام سے نکلنا ہے،،،،"

یزدان نے کمبل ہٹاتے اُٹھنا چاہا تھا،،،

"تم کہیں نہیں جا رہے،،، سنا تم نے،،،"

زرجان اُس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جماتے اُسے واپس تکیے کی جانب دھکیل گئی تھی،،،

جب یزدان نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے بھی اپنے اُوپر گرا لیا تھا،،

"تم مجھے یہاں روک کر مزید اذیت میں مبتلا کررہی ہو،،،"

یزدان کے سنجیدگی بھرے انداز پر زرجان نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،
وہ کیسے اُسے اذیت دے رہی تھی،،،

"کیسی اذیت،،،،؟؟؟"

زرجان اُس سے دور نہیں ہوئی تھی،،،

"اِس دوا سے بھی زیادہ مجھے اِس وقت تمہاری طلب ہے،،، جو نشہ بن کر میرے اعصاب کو کمزور کررہی ہے،،، میں اپنی جنگ لڑتے لڑتے تھک رہا ہوں،،،، میں اکیلا نہیں جینا چاہتا اب،،،، ہر شے سے پہلے تم چاہیے ہو مجھے،،، اگر یہاں رہا تمہارے اتنے قریب،،، تو میرا دل یہ قریب ہوکر بھی دور رہنے والا ستم برداشت نہیں کر پائے گا،،،"

یزدان کی اُس کے چہرے کو اپنی اُنگلی سے چھوتا زرجان کی سانسوں میں تغیانی برپا کر گیا تھا،،

وہ فوراً اُس سے دور ہوئی تھی،،، اُس کی اِس حرکت پر یزدان نے زخمی مسکراہٹ سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،،

"تم پلیز یہ سوپ پی لو،،،"

زرجان اب کی بار اُس کے سامنے نظریں نہیں اُٹھا پائی تھی،،،

اُس نے باؤل میں چمچ رکھ کر اُس کی جانب بڑھایا تھا،،، یزدان نے ایک نگاہ اُس ظالم کو دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے باؤل سے چمچ نکالتا وہ اُس گرما گرم سوپ کو اپنے اندر اُنڈیل گیا تھا،،،

زرجان نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،،،

"یہ،،،،"

زرجان کو اپنا منہ جلتا محسوس ہوا تھا،،،،

یزدان نے ٹرے میں رکھا پانی کا گلاس اُٹھاتے وہاں رکھی میڈیسن لی تھیں،،،

"کیا اب میں آرام کر سکتا ہوں،،،؟؟"

یزدان نے اُس کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا،،،

جس کا مطلب سمجھتی زرجان اپنی جگہ سے اُٹھ گئی تھی،،،

یزدان کمبل کو سر تک اوڑھتا کروٹ بدل کر لیٹ گیا تھا،،،

اُس نے زرجان کی کہی بات کا مان رکھ لیا تھا،،،

زرجان کچھ لمحوں تک کھڑے ہوکر اُسے دیکھتی صوفے پر جا بیٹھی تھی،،،

مگر اُس کے بے قرار دل کو کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا،،، یزدان کی بات سن کر عجیب سی بے چینی تھی جو رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی،،،

اُسے شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ وہ یزدان کے ساتھ کتنا غلط کر رہی تھی،،، وہ اُسے اتنے سالوں سے جانتی تھی،،، وہ بنا کسی ٹھوس ریزن اور سچ جھوٹ کا فیصلہ کیے بغیر یزدان کو مجرم ٹھہرا کر کیسے سزا دے سکتی تھی،،،

اپنی سنگدلی پر اُسے بہت زیادہ غصہ آیا تھا،،،

اُس نے بھیگی آنکھوں سے یزدان کی جانب دیکھا تھا،، وہ تو اُس کی محبت تھا جس نے پل پل اُسے اپنے ہونے کا احساس دلایا تھا،،

زرجان اُٹھی تھی اور بیڈ پر یزدان کے قریب آن بیٹھی تھی،،، جس رُخ پر یزدان نے کروٹ بدلی ہوئی تھی،،،

زرجان نے اُس کے قریب ہوتے ہاتھ بڑھا کر اُس کے چہرے کو چھوا تھا،،،

وہ اب بھی ویسے ہی بخار میں تپ رہا تھا،،

زرجان کا دل مٹھی میں جکڑا گیا تھا،،

" یزدان،،"

زرجان نے اُسے دھیرے سے پکارا تھا،،

مگر یزدان نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا،،

★★★★★★★★★

عنائشہ بینڈیج کرواتے باہر آئی تھی،،، جب اُس کی نظر وہاں کھڑے ذاکوان پر پڑی تھی،،،

وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا،، عنائشہ کو دیکھ وہ اُس کی جانب سے نگاہیں پھیر گیا تھا،،،

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے،،،

وہ خوف سے لرزتے دل کے ساتھ اُس کی جانب بڑھی تھی،،، ذاکوان اُسی لمحے کال بند کرتا واپس پلٹا تھا،، ایک نظر عنائشہ کے ماتھے پر بندھی پٹی کو دیکھتا وہ اُس کے سامنے سے ہٹنے لگا تھا،، جب عنائشہ نے دھیمی آواز میں اُسے پکارا تھا،،

"ذاکوان،،،،،"

عنائشہ کی نم آواز شدید غصے میں ہونے کے باوجود ذاکوان نظر انداز نہیں کر پایا تھا،،

وہ بنا پلٹے ویسے ہی کھڑا رہا تھا،،،

عنائشہ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے اُس کے مقابل آئی تھی،،، اور بنا کچھ بولے اُس کے گرد بازو حمائل کرتی وہ اُس کے سینے میں سما گئی تھی،،،

اِس وقت اُسے اِس لمس اور سہارے کی سب سے زیادہ ضرورت تھی،،،

اُسے ایک پل کے لیے لگا تھا کہ شاید ذاکوان اُسے خود سے دور دھکیل دے،، مگر اُس کا سردار یہاں بھی اُس کا دل جیت گیا تھا،،

ذاکوان نے اُسے تھامنے کی کوشش نہیں کی تھی،،، وہ مٹھیاں بھینچے خاموشی سے اُس کی نرم گرم سانسیں اور آنسو کا لمس اپنے سینے پر محسوس کرتا سرد و سپاٹ چہرے کے ساتھ کھڑا رہا تھا،،

عنائشہ اُس کے ساتھ لگی روتی دھیرے دھیرے لرز رہی تھی،،

یہیں ذاکوان کا ضبط ختم ہوا تھا،،،

"عنائشہ اعظم خان بس بہت ہوگیا،، اگر اِس کے بعد میں نے تمہیں ایسے ہی آنسو بہاتے دیکھا تو،،، مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،، میرے قہر کو جگانے کی کوشش مت کرو،، ورنہ اُسے سہہ نہیں پاؤ گی،،"

ذاکوان اُس کے کان کے قریب اپنی گرم سانسوں کا لمس چھوڑتا عنائشہ کو سہما گیا تھا،،

مگر اُس نے اب بھی عنائشہ کو اپنے حصار سے جدا نہیں کیا تھا،، وہاں آتی جاتی نرسز اور ڈاکٹرز اُنہیں دیکھ رہے تھے،،، مگر فلحال اردگرد کی پرواہ نہ ہی ذاکوان جتوئی کو تھی،،، نہ ہی اُس کی سردارنی کو،،،،

"سردار سائیں،،،،"

سجاول کی پکار پر عنائشہ ذاکوان سے دور ہوئی تھی،،، ذاکوان نے بھی پلٹ کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"میری ماما کیسی ہیں سجاول،،،؟؟"

عنائشہ نے سامنے نگاہیں جھکائے کھڑے سجاول کو دیکھا تھا،، جو رشتے میں اُس کے ماموں کا بیٹا تھا،،، مگر اِس وقت اُس کی ایک سردارنی کی حیثیت کی وجہ سے اُس کی جانب نگاہیں جھکائے کھڑا تھا،،،

"ڈاکٹر کا کہنا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں،،، زہر کی بہت کم مقدار اُن کے وجود میں داخل ہوئی ہے،،، دیر ہوجانے کی وجہ سے اُن کی طبیعت بگڑ گئی تھی،،، مگر اب اُن کا

معدہ واش کر دیا گیا ہے،،، وہ ٹھیک ہیں اب،،، جلد ہی ہوش آجائے گا، اُنہیں روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے،"

سجاول نے نہایت کی مودبانہ لہجے میں جواب دیا تھا،،

عنائشہ اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتی مہناز بیگم کے روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

"آئم سوری ماما،،، آئم رئیلی سوری،،، میری وجہ سے آپ کو اتنی تکلیف برداشت کرنی پڑی،،،،"

عنائشہ اُن کا ہاتھ تھامتی ہونٹوں سے لگا گئی تھی،،،

جب اپنی بیٹی کا مزید تڑپنا برداشت نہ کر پاتے کچھ لمحوں بعد مہناز بیگم ہوش میں آتیں آنکھیں کھول گئی تھیں،،،

"عنائشہ،،،،"

عنائشہ کا صحیح سلامت اپنے سامنے کھڑے دیکھ مہناز بیگم کی آنکھیں خوشی کے مارے آنسوؤں سے بھر گئی تھیں،،،

"ماما میں بالکل ٹھیک ہوں،،،"

عنائشہ اُن کے چہرے پر بکھرتے آنسو صاف کرتے بولی تھی،،،

"ماما میں بالکل ٹھیک ہوں،،،"

عنائشہ اُن کے چہرے پر بکھرتے آنسو صاف کرتے بولی تھی،،

مہناز بیگم نے اپنے چہرے سے ماسک ہٹا دیا تھا،،

اپنی بیٹی کو صحیح سلامت اپنے سامنے دیکھ اُن کی ساری تکلیفیں دور ہوچکی تھیں،،

"ہماری مدد یقیناً سردار ذاکوان نے ہی کی ہے،، کیونکہ اُن کے علاوہ کوئی بھی اُس گھٹیا جابر کو عقل نہیں سکھا سکتا تھا،،"

مہناز بیگم بہت خوش لگ رہی تھیں،،

"ذاکوان کہا ہے،،،؟"

مہناز بیگم کے سوال پر عنائشہ کا چہرا ایک دم مرجھا گیا تھا۔

"کیا ہوا میرے بچے،،،؟؟؟"

مہناز بیگم اُس زرد پڑتا چہرا دیکھ گھبرا گئی تھیں،،، جس پر عنائشہ اُن کے قریب بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی،،،،

"میں بہت بُری ہوں نا ماما،،، ذاکوان کی محبت کے قابل بالکل بھی نہیں ہوں اُنھوں نے مجھے کتنی محبت دی،،، عزت دی،، اور میں نے کیا کیا اُسے شخص کی عزت مٹی میں ملا دی،،،"

عنائشہ کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی،،،

اُس کی تکلیف دیکھتے مہناز بیگم کی آنکھیں بھی نم ہوئی تھیں،،،، وہ جانتی تھی بلیک میل ہوکر ہی سہی مگر اُس نے جو غلطی کی تھی وہ معاف کیے جانے کے قابل بالکل بھی نہیں تھی،،،

اور ذاکوان جتوئی کے اصول قوانین تو مزید سخت تھے،،،،

"تم خود کہتی ہو نا کہ تمہارا سردار بہت محبت کرتا ہے تم سے،،، پھر وہ زیادہ دیر تک تم سے ناراض نہیں رہ پائے گا،، ضرور معاف کردے گا تمہیں" .

مہناز بیگم اُسے تسلی دیتے بولی تھیں،،،

"اگر معاف نہ کیا،، اور غصے میں آکر خولہ سے دوسری اور پھر تیسری شادی کر لی تو،،، تو میں کیا کروں گی،،، ذاکوان جتوئی صرف میرا ہے،،،، میں اُسے کسی کے ساتھ نہیں بانٹ سکتی،،،،"

عنائشہ کو جو غم کھائے جارہا تھا،، وہ اُسے زبان پر لے ہی آئی تھی،،،،

"ایسا کچھ نہیں ہو گا،،، اپنے رب پر بھروسہ رکھو عنائشہ،،،"

مہناز بیگم خود بھی بہت اچھے سے واقف تھیں اُس قبیلے کے قوائد و قوانین،،، اور جتوئی حویلی کی سیاست سے،،، اب اِس بات کو وہاں کے لوگ کیسے اپنے فائدے کے طور پر استعمال کرنے والے تھے،،،

اُن کا اپنا دل بہت خوفزدہ تھا،،

عنائشہ کی سہمی سے حالت دیکھ وہ اُسے سینے سے لگائے تسلیاں دیتی رہی تھیں،،،۔

جب اُسی لمحے ماریہ اندر داخل ہوئی تھی،،،

"ماریہ سردار ذاکوان کہاں ہیں،،،؟؟؟"

مہناز بیگم کے سوال پر عنائشہ کا دل زور سے دھڑکا تھا،،

"وہ تو آپ کے ہوش میں آنے کا سن،،، ڈاکٹرز سے سارے معاملات کلیئر کر کے ابھی تھوڑی دیر پہلے حویلی کے لیے نکل چکے ہیں،،،"

ماریہ کی بات سنتے عنائشہ جھٹکے سے مہناز بیگم سے الگ ہوئی تھی،،،،

جبکہ مہناز بیگم کا ری ایکشن بھی کچھ ایسا ہی تھا،،،

"سردارنی آپ پریشان نہ ہوں،،، دیکھیئے گا جلد ہی سب ٹھیک ہوجائے گا،، سردار سائیں اِس وقت غصے میں ہیں،،، لیکن جس طرح وہ یہاں آپ کے ساتھ رہے اُس کا یہی مطلب ہے کہ وہ آپ کو نہیں چھوڑیں گے،،، وہ اب بِھی آپ سے بہت محبت کرتے ہیں،،،"

ماریہ اُس کے قریب آتے اُسے تسلی دیتے بولی تھی،،،

مگر عنائشہ اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھی،،، آج پہلی بار اُس کا سردار اُسے یوں چھوڑ کر گیا تھا،،، اِسی لیے اِس بات کو برداشت کرنا اُس کے لیے سوہانے روح تھا،،،

"عنائشہ میری جان سب ٹھیک ہوجائے گا،،،"

مہناز بیگم نے بھی اُس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ ہاتھ تھام کر اُسے تسلی دی تھی،،،

عنائشہ اُن کی طبیعت کے خیال سے اُنہیں پریشان نہ کرنے کی خاطر خود کو مضبوط ظاہر کرتی اثبات میں سر ہلا گئی تھی،،،،

مگر اُس کا دل انجانے خوف سے دھڑکتا اُسے بے چین کرگیا تھا،،، اگر ذاکوان نے اُسے چھوڑ دیا تو وہ کیا کرے گی،،؟؟؟؟

اِس خیال کے آتے ہی اُسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا،،، وہ بنا کچھ بولے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

★★★★★★★★★★★★

"میں نے کہا تھا سردار سائیں اُسے کچھ نہیں کہیں گے۔"

گلناز بیگم غصے سے کھولتیں پورے کمرے میں ٹہل رہی تھیں۔

اُن لوگوں کو اطلاع مل چکی تھی کہ ذاکوان نے خان حویلی والوں کو نہ صرف اُن کے کیے کی سزا دے دی تھی،،،۔ بلکہ عنائشہ اور مہناز بیگم کو ہاسپٹل بھی لے گیا تھا،،

یہ خبر وہاں خولہ کی ہمدرد اور سردارنی کے عہدے کے لالچ میں بیٹھی گلناز بیگم اور ثمینہ بیگم کو ہضم نہیں ہو پائی تھی،،

"ابھی ایسے ہی کوئی نتائج اخذ نہیں کرنے چاہیے۔ وہ سردار سائیں کی بیوی ہے وہ اُسے کیسے دشمنوں کے پاس رہنے دے سکتے تھے،،،، ابھی اصل فیصلہ تو وہ یہاں آکر کریں گی،،، دعا کرو وہ اُس سردارنی کو واپس یہاں لے کر نہ آئیں بس،،،"

اب کی بار ثمینہ بیگم نے اپنی رائے کا اظہار کیا تھا،،

"آپ لوگ کیسے ہیں سب،،،؟ خدا کا خوف کرلیں کچھ۔ ہر وقت دوسروں کے بارے میں بُرا ہی سوچتی رہتی ہیں آپ لوگ،،، کتنے خوش تھے نا سردار سائیں سردارنی عنائشہ کے ساتھ،،، آپ سب نے نظر لگا دی اُنہیں۔"

غزالہ اُن سب کی باتیں سن چکی تھی،،، اس لیے اندر آتی اذیت بھرے تاثرات سے بولی تھی،،،

"تو کیوں آئی ہو تم یہاں،،،، جاؤ واپس اپنی اُس سردارنی کے پاس،،، بڑی حمایت کرتی تھی نا تم اُس کی،،، دیکھو کیسے کالک مل کر چلی گئی،،"

خولہ کو اُس کا عنائشہ کی حمایت کرنا سخت زہر لگا تھا،، اِس لیے وہ تپ کر بولی تھی،،،

"خولہ ادی،،، آپ تو خوش بالکل مت ہوں،،، چاہے سردار سائیں سردارنی کو معاف کریں یا کہ کریں،،،، مگر آپ سے کبھی شادی نہیں کریں گے،،،،"

غزالہ بھی حویلی کا بدلتا اور ایک دم عنائشہ کے خلاف ہوتا ماحول دیکھ چڑچڑی سی ہو چکی تھی،،،،

وہ خولہ کو منہ توڑ جواب دیتی پلٹی ہی تھی،،، جب اُسی لمحے ملازمہ بھاگتے ہوئے اندر آئی تھی،،،

"سردار سائیں واپس آچکے ہیں،،، مگر وہ اکیلے آئے ہیں،،، اُن کے ساتھ سردارنی سائیں نہیں ہیں،،،،"

ملازمہ کی کہی گئی بات پر غزالہ پریشان سی باہر نکلی تھی،،، جبکہ وہاں موجود باقی خواتین اپنی بے پناہ خوشی نہیں روک پائی تھیں،،،

"بہت ہی آرام سے وہ تو ہمارے راستے سے ہٹ گئی،،،، اب اگلی سردارنی بنے گی خولہ،،،،"

گلناز بیگم خولہ کو مسکرا کر گلے لگاتے بولی تھیں،،، جبکہ دل سے وہ اِس کے لیے بھی خوش نہیں تھیں،،،، وہ اِس مقام پر اپنی بیٹی کو دیکھنا چاہتی تھیں،،،، خولہ کو بھی وہ ایک مہرے کی طرح استعمال کرکے بہت جلد وہاں سے ہٹوانا چاہتی تھیں،،

جبکہ ثمینہ بیگم کا اُن کے ساتھ جڑے ہونے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ سردار ذاکوان جتوئی کی جگہ اپنے بیٹے کو دیکھنا چاہتی تھیں،،،، اور بس کسی موقع کی تلاش میں تھیں،، کیونکہ اُنہیں ابھی یہی لگ رہا تھا کہ عنائشہ کی اِس حرکت کے بعد ذاکوان سے اُس کی سرداری چھن جائے گی،،،

وہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی تھیں،، مگر تینوں کے مقصد ایک دوسرے سے بہت مختلف تھے،،، اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ مخلص نہیں تھیں،،، غزالہ یہ بات جانتی تھی اِس لیے اُسے اُن سب پر بہت غصہ آتا تھا،،،

★★★★★★★★★

وہ اب بھی ویسے ہی بخار میں تپ رہا تھا،،

زرجان کا دل مٹھی میں جکڑا گیا تھا،،

" یزدان،،"

زرجان نے اُسے دھیرے سے پکارا تھا،،

مگر یزدان نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا تھا،،

زرجان نے اُس کو آنکھیں نہ کھولتا دیکھ گھبرا کر اُس کے پاس سے اُٹھتے باقی سب کو بلانے باہر جانا چاہا تھا،،

جب یزدان نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

اُس میں اب بھی اُتنی ہی طاقت تھی،،

زرجان اُس کے نہایت قریب آن گری تھی،،

"تم میرے پاس رہو،، میں ٹھیک ہو جاؤں گا،، مجھے اِس وقت صرف تمہاری ضرورت ہے،،، تمہارے سوا کچھ نہیں چاہیے،،،"

یزدان اُس کا نرم و ملائم ہاتھ تھامتے اپنی جلتی آنکھوں پر رکھ گیا تھا،،

زرجان کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا،، اُس کے الفاظ زرجان پر بہت گہرا اثر چھوڑ گئے تھے،،،

یہ شخص اُس کی وجہ سے اتنی اذیت میں تھا،،، یہ خیال ہی اُس کے دل میں خنجر کھونپ گیا تھا،،،

"میں تمہارے پاس ہوں،،،، کبھی تم سے دور جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی،،،، بہت محبت کرتی ہوں تم سے،، تمہاری محبت کا میرے گرد کھینچا گیا حصار ہی اتنا مضبوط کے وہ کبھی مجھے تم سے جدا نہیں ہونے دے گا،،،"

زرجان نے اُس کے چہرے کے قریب جھکتے اُس کے ماتھے پر لب رکھ دیئے تھے،،،،

مگر یزدان اُس وقت دوائیوں کے زیرِ اثر غنودگی میں جاچکا تھا،،،

زرجان اُس کا ہاتھ تھامے وہیں اُس کے قریب بیٹھی رہی تھی،،،،

اُس نے ایک بار بھی وہاں سے اُٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی،،، رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب یزدان کی آنکھ کھلی تھی،،،،

اُس کے بخار کی شدت کافی حد تک کم ہوچکی تھی،،،

یزدان کی نگاہیں اپنے نہایت قریب بیٹھی زرجان پر ٹک سی گئی تھیں،،،،

وہ اُس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے بنا کسی گرم شے کے سکڑی سمٹی سی بیٹھی تھی،،، یزدان کے دل کو کچھ ہوا تھا،،

وہ اُٹھا تھا اور نہایت ہی احتیاط کے ساتھ اُس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھرتے اُسے اپنے کمفرٹر میں لے گیا تھا،،

اور جھک کر مہرِ محبت اُس کی پیشانی پر ثبت کی تھی،،، یزدان کا لمس پاتے ہی زرجان کسمساتی مزید اُس کے قریب ہوتی اُس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی،،

نیند میں بھی وہ صرف اور صرف یزدان کی پناہ گاہ کی ہی متلاشی تھی،،،

یزدان اُسے بھی اُسی مضبوطی کے ساتھ اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا،،

" تھینکس میرے ساتھ رہنے کے لیے،، اور میرے تکلیف دہ لمحوں میں میرا خیال رکھنے کے لیے،،،"

یزدان نے نہایت ہی آہستہ سرگوشی نما لہجے میں اُس کے کان کے قریب جھکتے دھیرے سے کہا تھا،،،

زرجان آنکھیں موندے ہوئے تھی،،، مگر یزدان نے اپنی بات کے جواب میں اُس کی پلکیں لرزتی محسوس کی تھیں،،،

جس کا مطلب تھا کہ وہ جاگ رہی تھی،، اور صرف اُس کی قربت اور وارفتگی سے گھبرا کر سونے کا ناٹک کررہی تھی،،،،

★★★★★★★★★★

عنائشہ مہناز بیگم کو گھر لے آئی تھی،،، اور اُن کا پورا پورا خیال بھی رکھ رہی تھی،،

جن کی طبیعت اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی،،،

اُنہیں میڈیسن وغیرہ دے کر اور سلا کر عنائشہ اپنے روم میں آگئی تھی،،،، جس روم میں اُسے سب سے زیادہ سکون ملتا تھا،، اور یہ اُس کی سب سے فیورٹ جگہ تھی،،، آج وہی اُسے اجنبی اور کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا،،

"میں نے بہت غلط کیا ہے ذاکوان کے ساتھ،،، وہ مجھے خود سے دور رکھ کر جو سزا دے رہا ہے،،، میں اِسی کی حقدار ہوں،،، میں اُس جیسے محبت کرنے والے اچھے انسان کی سردارنی بننے کے قابل نہیں ہوں،،،"

عنائشہ سرد ہواؤں کے تھپیڑے کھاتے خود کو مزید اذیت دینے کے لیے ٹیرس پر آن کھڑی ہوئی تھی،،،

رات کے پہر باہر بہت زیادہ ٹھنڈ تھی،،،، لیکن آج یہ ٹھنڈ بھی اُس کا کچھ نہیں بگاڑ پارہی تھی،،، وہ بالکل بے حس بنی اپنے کیے گئے جرم کی اذیت دے رہی تھی خود کو،،،

جب اُسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اُس کا موبائل بج اُٹھا تھا،،

عنائشہ کو لگا تھا کہ شاید مہناز بیگم کی کال ہو،،، مگر سکرین پر جگمگاتا نمبر دیکھ عنائشہ پل بھر کے لیے ساکت ہوئی تھی،،، کیونکہ وہ حویلی کا نمبر تھا،،،،

عنائشہ نے زرا سی بھی دیر کیے بغیر فوراً کال پک کی تھی،،،

"سردارنی سائیں،،،، کیسی ہیں آپ،،،،؟؟؟"

شبنم کی روتی ہوئی نم آواز عنائشہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئی تھی،،،

"تم بہت اچھے سے جانتی ہو اِس وقت کیسی ہو سکتی ہوں میں،،،"

عنائشہ اپنے آنسو بہنے سے نہیں روک پائی تھی،،

"تو واپس آجائیں نا سردارنی،،، یہاں حویلی میں پھر سے ویسی ہی سازشیں شروع ہو چکی ہیں،،، آپ کی جگہ لینے کی کوشش کی جا رہی ہے،،، سردار سائیں کل صبح کوئی بڑا فیصلہ سنانے والے ہیں،،، یہاں سب اِسی بات پر پُر امید ہیں کہ وہ آپ کو سردارنی کے مقام سے ہٹا کر خولہ بی بی سے دوسری شادی کر کے اُسے اپنی سردارنی بنا دیں گے،،،، چند لوگوں کے سوا ایسا کوئی نہیں چاہتا خولہ بی بی حویلی کو جنگ کا میدان بنا کر رکھ دے گی،،، وہ نہ تو ہمارے سردار سائیں کی بیوی بننے کے قابل ہے اور نہ ہی یہاں کی سردارنی،،، اتنے سالوں سے وہ گلناز بیگم کے ساتھ مل کر سازشیں کرتی آرہی ہیں،،، جو کہ وہ اب بھی جاری رکھیں گی،،، اور حویلی کا ماحول خراب کر کے رکھ دیں گی،،،، آپ واپس آجائیں نا،،، سردار سائیں غصے میں تھے اِسی لیے چھوڑ کر آئیں ہونگے آپ کو وہاں،،، مگر وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں،،، آپ کو معاف کردیں گے،،،"

شبنم اپنے ہی دھیان میں بولتی اُسے راضی کرنے کی کوشش کر رہی تھی،،،

جب اپنے پیچھے اُٹھتی بھاری قدموں کی چاپ نہیں سن پائی تھی،،،

"فون مجھے دو شبنم،،،،"

ذاکوان کی بھاری گھمبیر آواز پر جہاں خوف کے مارے شبنم کے ہاتھ سے ریسیور گرتے گرتے بچا تھا وہیں دوسری جانب سرد ہوا میں اپنے برف ہوتے وجود کے ساتھ کھڑی عنائشہ کا دل شدت سے دھڑک اُٹھا تھا،،،

کئی آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے تھے،،

"عنائشہ تم میری قصوروار ہو،،،، میری سزا دینے سے پہلے تم خود کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی،،،، میری نظر فل ٹائم تم پر ہے،،، اگر اگلے ایک منٹ کے اندر تم ٹیرس سے ہٹ کر اپنے کمرے میں نہ گئی تو جو سزا میں تمہیں سناؤں گا اُسے سہہ نہیں پاؤ گی،،،"

ذاکوان کی بات سن کر عنائشہ کے چہرے پر تکلیف کے باوجود مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،،

چاہے وہ غصے اور کرختگی کا لبادہ اوڑھ کر بول رہا تھا،، مگر عنائشہ اِس میں بھی چھپی اُس کی فکر سمجھ چکی تھی،،،

مگر ذاکوان کا آج سردارنی کے بجائے صرف عنائشہ پکارنا اُس کا دل اذیت سے چیر گیا تھا،،،

دور جاتی شبنم کا بھی ذاکوان کی بات سن کر خوشی سے ناچنے کو دل چاہا تھا،،، اور ساتھ ہی اپنے سردار اور سردارنی پر بے پناہ پیار بھی آیا تھا،، جن کی محبت واقعی کسی غرض اور لالچ سے پاک بے لوث تھی،،،

نہ عنائشہ کو کبھی سردارنی بننے کا لالچ تھا اور نہ ہی وہ اِس غرض سے ذاکوان کے قریب آئی تھی،،،،

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتے تھے،،،

"فکر مت کریں سردار سائیں آپ کی سزا جھیلے بغیر خود کو کچھ نہیں ہونے دوں گی،،، مگر اِس وقت آپ کی سزا سے پہلے میں خود کو سزا دینا چاہتی ہوں،،، میں آپ کی گناہگار ہوں

سردار سائیں آپ کو مجھے تکلیف میں دیکھ کر خوش ہونا چاہیئے،،، آئی پرامس میں واقعی بہت تکلیف میں ہوں،،،"

اپنے لہجے کو مضبوط رکھنے کی پوری کوشش کرنے کے باوجود آخر میں اُس کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی،،،

"فکر مت کریں سردار سائیں آپ کی سزا جھیلے بغیر خود کو کچھ نہیں ہونے دوں گی،، مگر اِس وقت آپ کی سزا سے پہلے میں خود کو سزا دینا چاہتی ہوں،،، میں آپ کی گناہگار ہوں سردار سائیں آپ کو مجھے تکلیف میں دیکھ کر خوش ہونا چاہیئے،،، آئی پرامس میں واقعی بہت تکلیف میں ہوں،،،"

اپنے لہجے کو مضبوط رکھنے کی پوری کوشش کرنے کے باوجود آخر میں اُس کے ہونٹوں سے سسکی نکلی تھی،،،

دوسری جانب ذاکوان جتوئی اپنی مُٹھیاں سختی سے بھینچ گیا تھا،،

"عنائشہ اعظم خان میرے قہر کو آواز مت دو،،،،،"

ذاکوان جس لڑکی کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی آتا نہیں دیکھ سکتا تھا،،

اِس وقت وہ اُس کے سامنے سسک رہی تھی،،، مگر وہ اُسے اتنی آسانی سے معاف نہیں کرسکتا تھا،، کیونکہ اِس بار پھر اُس کی سردارنی نے اُس پر اعتبار نہ کرکے خود کو خطرے میں ڈالا تھا،،

پچھلی بار وہ یہ غلطی آسانی سے معاف کرگیا تھا،، مگر اِس بار وہ ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا،،،

"میں نہیں جاؤں گی اندر،، مجھے خود بھی خود کو سزا دینے کا اختیار حاصل ہے،،،"

عنائشہ اِس وقت جیسے خود سے شدید نفرت محسوس کررہی تھی،،، کیونکہ اُسے لگ رہا تھا وہ اتنا غلط قدم اُٹھانے کے بعد اپنے سردار کی نگاہوں سے گرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے دل سے بھی اُتر چکی ہے،،،

"تو ٹھیک ہے جو سزا میں کل سنانے والا تھا وہ تم آج ہی سن لو،،،، میں اپنے خاندان کے رسم و رواج کو فالو کرتے ہوئے اور اپنی دلی رضامندی کے ساتھ خولہ سے دوسری شادی

کر رہا ہوں،،، جس کا اعلان میں کل سب کے سامنے کر دوں گ،، اب میری سردارنی بنے گی خولہ،،،"

ذاکوان نے سزا نہیں سنائی تھی بلکہ عنائشہ کو لگا تھا اُس سے اُس کی سانسیں چھین لی تھیں،،،

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو گرتے اُس کا گریبان تک بھیگو گئے تھے،،،،

ذاکوان اُس کی جانب سے کچھ بولنے کا منتظر رہا تھا،، مگر عنائشہ کچھ نہیں بولی تھی،،، اُس کے پاس بولنے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا،، اُسے بتایا گیا تھا کہ ذاکوان جتوئی کی دی جانے والی سزائیں بہت دردناک ہوتی تھیں،، آج اُسے اندازہ ہوچکا تھا،،

عنائشہ کو اپنے سردار سے جیسے اِس سنگدلی کی اُمید نہیں تھی،،،، اُس کے دل میں شدت سے درد اُٹھا تھا،،

ذاکوان اُس کے بولنے کا بے چینی سے منتظر تھا،، کیونکہ وہ بھی جانتا تھا یہ سزا عنائشہ جیسی پوزیسیو اور اُس پر پوری طرح اپنا حق جتانے والی لڑکی کے لیے کتنی بڑی تھی،،،،

ذاکوان نے فون بند نہیں کیا تھا،،،، جب کچھ سیکنڈز بعد عنائشہ بنا کچھ بولے فون بند کر گئی تھی،،

"تم نے قسم کھا رکھی ہے نا مجھے تڑپانے کی،،،،، تمہاری اتنی بڑی غلطی کے بعد بھی کیوں نہیں دیکھ سکتا تمہیں اذیت میں،،، کیوں ہو اتنی عزیز تم مجھے،،،،"

ذاکوان اِس وقت کس قدر تکلیف میں تھا وہ بیان نہیں کر سکتا تھا،،

★★★★★★★★★★

یزدان صبح سے کہیں باہر گیا ہوا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا تھا،،، زرجان لان میں بیٹھی اُس کا ویٹ کر رہی تھی،،، وہ صبح اُس کے اُٹھنے سے پہلے ہی کسی ضروری کام سے جا چکا تھا،،

رات کو ہی زرجان فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ اب یزدان کے ساتھ اپنا رویہ ٹھیک کر لے گی،،، بنا سچ جانے ابھی تک اُس نے یزدان کے ساتھ جو رویہ رواں رکھا تھا،، اُسے اُس بات پر بھی بہت پشیمانی ہورہی تھی،،،

زرجان اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی،،، جب عالیہ اُس کے قریب آن بیٹھی تھی،،،

"ارے کیسی ہیں آپ،،،؟؟"

زرجان چونک کر اُس کی جانب متوجہ ہوئی تھی،،

"میں ٹھیک ہوں،،، مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے زرجان،،،، اُمید ہے تم اِس بات کو سمجھو گی،،، اور یزدان کو غلط نہیں سمجھو گی،،،"

عالیہ کا پر اسرار انداز زرجان کو ٹھٹھکا گیا تھا،،،

"جی بولیں،،،"

زرجان نے نہایت تحمل کا مظاہرہ کرتے اُس سے پوچھا تھا،،،،

"یہ بہت اہم بات ہے جو یزدان نے صرف مجھ سے شیئر کی ہے،،، اور سختی سے منع کیا ہے کہ میں تمہیں تو کسی قیمت پر نہ بتاؤں،،، مگر ایک عورت ہونے کے ناطے میں تمہاری تکلیف سمجھتی ہوں اور تمہیں ایسے کسی درد میں نہیں دیکھنا چاہتی،،"

عالیہ کا رویہ ایک دو دن سے اُس کے ساتھ ایسے ہی دوستانہ ہی تھا،،، جس پر زرجان نے زیادہ توجہ نہیں دی تھی،،،، مگر آج اُس کا یہ ہمدردی بھرا انداز زرجان کو مشکوک کر گیا تھا،،،

"ایسی کونسی بات ہے بھلا جو میرے شوہر نے آپ کو بتا کر مجھے ہی بتانے سے منع کیا ہے،،،"

زرجان اپنے غصے پر ضبط پانے کی کوشش کرتی بہت مشکل سے بولی پائی تھی،،،

"تمہارے متعلق ہی ہے،،، یزدان تمہارے گھر والوں سے بے پناہ نفرت کرتا ہے،،، اور بہت جلد اُن سب کو موت کے گھاٹ اُتارنے کا ارادہ رکھتا ہے،،، تمہارے بھائی اور بھابھی

پر قاتلانہ حملہ بھی کروا چکا ہے،،، تمہارے بھائی تو بچ گئے مگر بھابھی ابھی تک لاپتہ ہیں،،، کہا یہی جارہا ہے کہ یزدان نے اُنہیں اغوا کرلیا ہے،،،"

عالیہ کی باتیں سنتے زرجان کو اپنی جان فنا ہوتی محسوس ہوئی تھی،،،

اُسی لمحے یزدان کی گاڑی اندر داخل ہوئی تھی،،

"تم پلیز یزدان کے سامنے میرا نام مت لینا،،، ورنہ وہ مجھ سے بدگمان ہوجائے گا،، میں نے یہ سچ تمہیں صرف تمہاری بھلائی کے لیے بتایا ہے،،،"

عالیہ یزدان کو دیکھ تھوڑی خوفزدہ ہوئی تھی،،

مگر اندر سے اِس بات پر خوش بھی بہت تھی کیونکہ یزدان بالکل ٹھیک وقت پر آیا تھا،،، اور گاڑی کا دروازہ پوری قوت سے بند کرتا کافی غصے میں بھی لگ رہا تھا،،،

ابھی اگر زرجان اُس پر یہ ساری الزام تاشی کردیتی تو دونوں کے رشتے کا بگڑنا لازم تھا،،،

یزدان اُن کی جانب نہیں آیا تھا،،، وہ اُنہیں نظر انداز کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا،،،

زرجان بھی اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،، عالیہ کی اتنی ساری باتوں کے جواب میں اُس نے کچھ نہیں کہا تھا،،

جس کا مطلب عالیہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اُس کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے یقین کرچکی ہے،،،

"یزدان کو کیا ہوا ہے،،، وہ اتنے غصے میں روم میں کیوں گیا ہے،،، اُس کو موڈ بھی کافی خراب لگ رہا تھا،،،"

ڈرائینگ روم میں بیٹھی مہرجان اور مہرین بیگم بھی پریشان ہوئی تھیں،،،

مگر زرجان اُنہیں بنا کوئی جواب دیئے بغیر روم کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

زرجان نے جیسے ہی روم میں قدم رکھا وہ اُسے سامنے ہی صوفے پر نیم دراز ٹانگیں ٹیبل پر رکھے نظر آیا تھا،،،

ایک ہاتھ میں جلتا سیگریٹ تھا،،

اور دوسرے سے وہ اپنی پیشانی مسل رہا تھا،،،

زرجان کچھ لمحے اُسے تکے گئی تھی،،،

چوڑا لمبا مضبوط وجود، کسرتی سینہ اور سیاہ مونچھیں،،، اُس کی سفید رنگت کو مزید انکھار دیتی تھیں،،،،

زرجان کتنے ہی لمحے مبہوت سی اُسے تکے گئی تھی،،،

اگلے ہی لمحے آگے بڑھی تھی اور بنا کسی بات کا لحاظ کیے وہ اُس کی گود میں بیٹھ کر اُس کی گردن کے گرد باہیں حمائل کرتی،،، اُس کے سینے پر چہرا ٹکا گئی تھی،،،،

یزدان کو قطعاً بھی زرجان سے ایسے کسی عمل کی توقع نہیں تھی،،،۔

اُس نے فوراً زرجان کے گرد بازو کا حصار قائم کیا تھا،،،

"زری تم ٹھیک ہو،،،،"

یزدان اُس کی جانب چہرا جھکائے بولا تھا،،،

"نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں،،، اور نہ تمہیں ٹھیک رہنے دے سکتی ہوں،،،"

زرجان اُس کے ہاتھ سے سیگریٹ چھین کر نیچے پھینک چکی تھی،،،

یزدان اُس کے اِس استحقاق بھرے انداز پر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوا تھا،،،

"تم کیا کہنا چاہتی ہو زری،،،"

یزدان اُسے چھوٹے بچوں کی طرح اُٹھاتے اپنی گود میں بیٹھا چکا تھا،،،

"وہی جو تم سمجھ رہے ہو،،،"

زرجان اُس کی وارفتگی بھری نگاہوں سے ایک دم گھبرا گئی تھی،،،

"میں کچھ سمجھ نہیں پارہا مائی لو،،، پلیز سمجھا دو مجھے،،، میں نہیں چاہتا اپنے دل کو کسی خوش فہمی میں ڈال کر اِسے مزید اذیت کا شکار کروں،،،"

یزدان اُس کی گردن کو پیچھے سے اپنی چوڑی ہتھیلی کی شکنجے میں لیتا اُس کا چہرا اپنے چہرے کے بہت قریب کرتے بولا تھا،،،،

★★★★★★★★★★

عنائشہ نے پوری رات وہیں ٹیرس پر بیٹھے گزار دی تھی،، اُس کی حالت بہت خراب ہوچکی تھی،،، مگر اُسے تو جیسے پرواہ ہی نہیں تھی،،،

ملازمین کئی بار آکر اُسے بلا چکے تھے،،، وہ جانتی تھی اُس کے گھر میں کام کرنے والا ہر ملازم ذاکوان جتوئی کا وفادار تھا،،، اِس لیے اُس نے اُن سب کو راتوں رات ہی جاب سے فارغ کردیا تھا،،،

وہ نہیں چاہتی تھی اُس کی اذیت کی داستان ذاکوان جتوئی تک پہنچے،،،،

پوری رات ٹیرس پر بیٹھے رہنے کے بعد فجر کے قریب عنائشہ واش روم میں جاکر ٹھنڈ پانی سے شاور لینے لگی تھی،،،، مگر اندر جلتی آگ جیسے کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی،،،،

شاور لے کر نماز پڑھتے وہ اپنے رب کے آگے سجدہ بسجود ہوتے گڑگڑاتے اُس سے اپنے ذاکوان جتوئی کو مانگنے لگی تھی،،،،

"اے میرے پروردگار تو رحیم ہے تو کریم ہے،،، ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے، میرے مولا مجھ سے اُس شخص کو مت چھیننا، جس کے لیے میرے دل میں تو نے اتنی محبت ڈالی ہے،،، وہ صرف میرا ہے،،، اُسے میرا ہی رہنے دینا،،،"

عنائشہ سجدے میں گری،،، اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی،،

بہت دیر اپنے اللہ کے سامنے دل کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کرتی وہ مہناز بیگم کا خیال آتے اُٹھ گئی تھی،، جائے نماز فولڈ کرتی وہ بنا بالوں کو خشک کیے اور کوئی گرم لیے بغیر روم سے نکل آئی تھی،،

ملازمین اُس نے سارے فارغ کر دیئے تھے،،،

پہلے مہناز بیگم کو جا کر دیکھا تھا،،، جو شاید واش روم میں تھیں،، اُن کی جانب سے تسلی کرتے وہ کچن کی جانب بڑھ گئی تھی،،

"ماما آپ یہاں کیوں آگئیں،،،؟ پلیز آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی،،، آپ کو آرام کرنا چاہیے،،،"

عنائشہ مہناز بیگم کو روم میں آتے دیکھ خفگی سے بولی تھی،،،

"میں اب بالکل ٹھیک ہوں میری گڑیا،، مگر تم یہ سب کیا کر رہی ہو،، اور یہ سارے ملازمین کہاں ہیں،،،؟"

مہناز بیگم اُسے کمر پر دوپٹہ باندھے کام میں جتا دیکھ حیران ہوتے بولیں،،،

جس پر عنائشہ نے مختصر الفاظ میں اپنا کارنامہ کہہ سنایا تھا،،

"عنائشہ تم اتنی جذباتی کیوں ہو،، ؟ ہر فیصلہ غصے اور جذبات میں آکر نہیں کیا جاتا،،،"

مہناز بیگم اُس کا ہاتھ تھامے ایک جانب رکھے چھوٹے سے ڈائینگ ٹیبل پر آن بیٹھی تھیں،،

مگر عنائشہ کا ہاتھ چھوتے ہی اُنہیں شدید جھٹکا لگا تھا،، کیونکہ عنائشہ کو بہت تیز بخار تھا،،،

اُنہیں اپنی ضدی بیٹی کو دیکھ افسوس ہوا تھا،، جو ضد میں خود کو نقصان پہنچانے سے بھی گریز نہیں کرتی تھی،،

"تمہیں تو بہت تیز بخار ہے عنائشہ،،،"

مہناز بیگم اُس کے ماتھے کو چھوتی گھبرا کر ڈاکٹر کو کال کرنے کے لیے اُٹھی تھیں،،

"میں بالکل ٹھیک ہوں ماما،،، مجھے کچھ نہیں ہوا،،،"

عنائشہ اُن کا بازو تھام کر واپس بیٹھا گئی تھی،،، مہناز بیگم سمجھ گئی تھیں کہ اب اُن کی ضدی بیٹی کسی صورت بھی دوا نہیں لے گی،،،

اِس لیے وہ خاموشی سے وہاں ٹک گئی تھیں،،، مگر عنائشہ کا شدید بخار اُن کا دل ہولا رہا تھا،،

"عنائشہ تم نے جو کیا ذاکوان جتوئی کے ساتھ،،، اتنا بڑا سردار ہونے کی وجہ سے جو یہ قدم اُٹھا کر اُس کی بے عزتی کروائی،، اُس کی جگہ پر اگر کوئی اور انسان ہوتا نا تو اب تک تمہیں چھوڑ چکا ہوتا،، مگر تم بہت خوش قسمت ہو جو تم سردار ذاکوان جتوئی کی محبت بنی ہو،،،، وہ انسان تم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ تمہاری طرف سے ملنے والی ہر اذیت کو درگزر کرسکتا ہے،،،،

اور مجھے یقین ہے وہ تمہاری اِس غلطی کو بھی معاف کردے گا،، لیکن تم یہ سب کرکے اُس مرد کی ضد اور انا کو چیلنج کر رہی ہو،،،

وہ تمہیں یہاں صرف اِس لیے چھوڑ کر گیا کیوں تم خود اُس کی حویلی اپنی مرضی سے چھوڑ کر آئی ہو،،، اُس نے نکالا نہیں تھا تمہیں،،، اب تمہیں خود واپس وہاں جاکر اپنے سردار کا مان بڑھانا ہے،، وہ بہت بار تمہارے آگے جھکا ہے،،، مگر اب محبت میں جھکنے پر تمہاری باری ہے،،، جتوئی حویلی میں مرد کے لیے عام بات ہے دوسری شادی کرنا،،، جو وہاں سے سب مردوں نے کر بھی رکھی ہے،،، یا سمجھو کہ یہ وہاں کی روایت ہے،،،"

مہناز بیگم اپنی جذباتی اور سردار ذاکوان کے عشق میں پاگل بیٹی کو سمجھاتے ہوئے بول رہی تھیں۔

جو اب پھر جذبات میں آکر غلط ضد پکڑے خود کو اذیت دے رہی تھی۔۔۔

"مگر ذاکوان ایسا نہیں کرسکتا،،، وہ صرف میرا ہے،،، وہ میری جگہ کسی اور کو کیسے دے سکتا ہے،،، اگر اُس نے ایسا کیا تو میں خود کو ختم کردوں گی،،،"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب ایک بار پھر سے رواں ہوچکا تھا،،

"تو پھر تمہیں لگتا ہے،،، تمہارے اِس طرح یہاں خود کو اذیت دینے سے وہ وہاں شادی نہیں کرے گا،، اُس نے تمہارے لیے یہ سزا تجویز کی ہے،،، تم اگر معافی مانگو گی تو وہ تمہیں ضرور معاف کردے گا،،،"

مہناز بیگم اُسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولیں،،

"وہ بہت غصے میں ہے،،، مجھے وہاں جانے سے ڈر لگ رہا ہے،،، وہاں سب پہلے ہی سب میرے خلاف تھے،،، اب تو مزید ہوگئے ہونگے،،،، وہ پتا نہیں مجھے اپنی حویلی میں داخل بھی ہونے دے گا یا نہیں،،،،"

عنائشہ کو یہی محسوس ہورہا تھا جیسے ذاکوان بھی اُس سے نفرت کرنے لگ گیا ہوگا،،

"تم ہار ماننا چاہتی ہو،،،،؟؟؟ چھوڑنا چاہتی ہو ذاکوان کو،،،"

مہناز بیگم نے سوالیہ نگاہوں سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"نہیں،،"

عنائشہ نے تڑپ کر نفی میں سر ہلایا تھا،،،

"تو پھر جاؤ اور اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے جنگ لڑو،،، محبت حاصل کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا،،، بہت چوٹیں لگتی ہیں،،، جو سچی محبت کرتے ہیں وہ اِن چوٹوں کو بھی خوشی خوشی سہہ جاتے ہیں،،،"

مہناز بیگم اُسے ایک دوست کی طرح ہی سمجھا رہی تھیں،،

"میں ہار نہیں مانو گی ماما،،، میں نے غلطی کی ہے،، اپنے شوہر کا دل دکھایا ہے، اب میں اُسے منانے کے لیے سب کچھ کروں گی،،، مگر اُسے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گی،،،،"

عنائشہ اپنی جگہ سے اُٹھی تھی،،،

"ارے کہاں جارہی ہو،،،،؟؟"

مہناز بیگم اُس کو بخار میں تپتا دیکھ پریشان ہوئی تھیں،،

"اپنے سردار کے پاس،،،، اُس کی بے رخی سہنے اور اپنی محبت سے واپس حاصل کرنے کے لیے،،،"

عنائشہ کو اپنی محبت کی طاقت پر پورا بھروسہ تھا،، اِس لیے وہ اب کافی حد تک مطمئین ہوچکی تھی،،،

"مگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،، آج ریسٹ کر لو کل چلی جانا،،،،"

مہناز بیگم نے اُسے ٹوکا تھا،، جو بُری طرح سے بخار میں تپتی ٹھیک سے کھڑی بھی نہیں ہو پارہی تھی،،

"وہاں جاکر ٹھیک ہوجاؤں گی،،،، میری دوا ذاکوان جتوئی ہے ماما،، اُسے دیکھوں گی تو خود ہی ٹھیک ہوجاؤں گی،،،"

عنائشہ دلکشی سے مسکراتی وہاں سے ہٹ گئی تھی،،

اگر ذاکوان جتوئی اپنے لیے اپنی سردارنی کی یہ دیوانگی دیکھ لیتا تو سارا غصہ بھول جاتا،،

" میں کچھ سمجھ نہیں پارہا مائی لو،،، پلیز سمجھا دو مجھے،،، میں نہیں چاہتا اپنے دل کو کسی خوش فہمی میں ڈال کر اِسے مزید اذیت کا شکار کروں،،،"

یزدان اُس کی گردن کو پیچھے سے اپنی چوڑی ہتھیلی کی شکنجے میں لیتا اُس کا چہرا اپنے چہرے کے بہت قریب کرتے بولا تھا،،،،

زرجان نے خاموشی سے اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں،،، تم کبھی مجھے خود سے جدا تو نہیں کرو گے نا،،،"

زرجان نم لہجے میں خوف سموئے بولتی یزدان کو تڑپا گئی تھی،،

"زری،،،"

یزدان نے اپنا چہرا اُس کے چہرے سے مزید قریب کیا تھا،،

"تم میرے لیے کیا ہو،،، کیا تمہیں اب بھی اِس بات کا اندازہ نہیں ہو پایا،،،،"

یزدان جھکا تھا اور اُس کے گلابی پڑتے گالوں پر لب رکھ گیا تھا،،

"تم میرے گھر والوں سے نفرت کرتے ہو نا،،،"

زرجان کی آنکھوں سے آنسو پھسلا تھا،،

"زری میں اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا،،،"

یزدان نے لبوں سے اُس کا آنسو چنتے انکار کیا تھا،،

"مگر میں کرنا چاہتی ہو،،، میں ہم دونوں کے بیچ سب کلیئر کرنا چاہتی ہوں،،، میں اب مزید اذیت برداشت نہیں کرسکتی،،،"

زرجان بضد ہوئی تھی،،،

یزدان نے گہرا سانس لیتے اُس کی جانب دیکھا تھا،،، اُس کی روئی روئی سوجی آنکھیں دیکھ وہ انکار نہیں کر پایا تھا،،

اور اُسے اپنے ساتھ لگائے اپنے خاندان پر بیتے ظلم اور اپنی محرومیوں میں گزری زندگی کا ایک ایک پہلو اُس کے سامنے رکھتا چلا گیا تھا،،،

زرجان پھٹی پھٹی آنکھوں سے یزدان کی جانب دیکھ رہی تھی،،، جس نے تمام ثبوتوں کے ساتھ اُس کے سامنے سچائی کو اِس طرح بیان کیا تھا کہ اُسے جھٹلانے کی کوئی وجہ ہی نہیں بچتی تھی،،،

زرجان کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا،، اُس کے گھر والے اتنے ظالم ہو سکتے تھے،،
زرجان کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی،،،،

یزدان اور اُس کے گھر والوں کو تو پھر وہ دشمن مانتے تھے،،،

مگر زرجان کو یہ جان کر دوہری اذیت ملی تھی کہ اُس کے اپنے بابا اور بھائی صرف اُسے محبت کرنے کے جرم میں اتنی بڑی سزا دینا چاہتے تھے کہ اُسی کا سودا انجان لوگوں کے آگے کرنے لگے،،،،

زرجان اِس وقت خود کو یزدان سے نگاہیں ملانے کے قابل نہیں سمجھ پا رہی تھی،،

اُس کے گھر والوں نے تو یزدان اور اُس کی فیملی پر ظلم کیا ہی تھا،، مگر اُس نے بھی یزدان کے ساتھ کچھ کم بُرا نہیں کیا تھا،،

بنا سچ جانے وہ اُس پر الزامات لگاتی اُسے خود سے دور رکھتی آئی تھی،،، اور یزدان نے یہاں بھی اعلٰی ظرفی اور بے پناہ محبت دکھاتے اُس پر زبردستی اپنی مرضی مصلحت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی،،،

زرجان بنا کچھ بولے یزدان کا حصار توڑتی اُٹھی تھی،،،

"زری،،،"

یزدان نے اُسے پکارا تھا،،، اور اُس کے دور جانے سے پہلے ہی اُس کا ہاتھ تھامتا اُسے وہیں روک گیا تھا،،،

"میں تمہارے دشمنوں کی بیٹی تھی،،، تم مجھ تکلیف دے کر یا بدنام کر کے میرے گھر والوں سے بدلہ لے سکتے تھے،،، پھر تم نے ایسا کیوں نہیں کیا،،،؟؟؟ کیوں کی مجھ سے اتنی محبت،،،؟؟ وہ محبت جس کی میں حقدار نہیں ہوں،،،،"

زرجان اُس کے مقابل آ کر کھڑے ہونے پر روتے ہوئے بولی تھی،،، جب یزدان اُس کے آنسو صاف کرتا اُسے اپنے قریب کر گیا تھا،،،

"زری بس،،،، میں اتنے ٹائم سے تم سے سچائی اِسی لیے چھپا رہا تھا کہ میں تمہیں کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا،،، اور تم میرے دل کی اولین چاہت،،، اور میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو،،، جسے پہلی نظر دیکھ کر ہی میں اپنا دل ہار بیٹھا تھا،،،

تم کبھی بھی میرے لیے خانوں کی بیٹی نہیں رہی ہو،، تم ہمیشہ سے میرے لیے میری زری تھی،،، وہ لڑکی جو میری روح میں بستی ہے،،، جس کے ہونے سے میں ہوں،، جس کے مسکرانے سے میری زندگی میں بہار آجاتی ہے،، جو روتی ہے تو دل چاہتا ہے سب کچھ تہس نہس کر دوں،،،،"

یزدان جذب کے عالم میں بولتا اُس کے چہرے پر جھکا تھا،،، اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا وہ لمحے بھر کو زرجان کو واقعی وہ تلخ حقیقت بھلا گیا تھا،،

زرجان اُس کے شدت بھرے لمس سے کانپ اُٹھی تھی،،،

گہرے گہرے سانس لیتی وہ اُس کے آزاد کرتے ہی اُسی دشمنِ جاں کے ستم سے بچنے کے لیے اُسی کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی،،،

"کہا تھا تم جتنا ٹائم مجھے خود سے دور رکھ رہی ہو،، اُتنا حساب بڑھتا جائے گا،، اب میری ایک ایک تڑپ کا سود سمیت حساب دینے کے لیے تیار ہو جاؤ،،،،"

یزدان اُسے اپنے سینے میں بھینچتا اُسے اُس اذیت ناک سچائی کے اثر سے بچاتا دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا،،،

زرجان نے اُس کا حصار توڑ کر نکلنا چاہا تھا، جب یزدان نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنے مزید قریب کرلیا تھا۔

★★★★★★★★★★

ذاکوان کے فیصلہ سناتے ہی جتوئی حویلی میں اور پورے قبیلے میں ایک عجیب سی سچویشن پیدا ہوچکی تھی۔ کیونکہ حویلی کے اندر اور باہر بہت سے لوگ عنائشہ کو ہی سردارنی کے روپ میں دیکھنا چاہتے تھے۔

خولہ کی عادات اور مزاج سے وہ سب بہت اچھے سے واقف تھے۔ وہ جانتے تھے خولہ کے سردارنی بننے سے سب خواتین کو ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑنا تھا۔

شہربانو اور غزالہ عنائشہ سے رابطہ کرنے کی پوری کوشش کررہی تھیں۔

مگر عنائشہ سے رابطہ نہ ہوتا دیکھ اُن دونوں کی حالت غیر ہوچکی تھی۔

"دیکھا میں نے کہا تھا،، وہ لڑکی اپنی اِس حرکت کے بعد سردار سائیں کے دل سے اُتر جائے گی۔ اور دیکھو وہی ہوا۔"

خولہ کا خوشی کے مارے بھنگڑا ڈالنے کو دل چاہ رہا تھا۔ وہ بہت زیادہ خوش تھی۔ اور اپنی اِس خوشی میں کسی کو خاطر میں ہی نہیں لا رہی تھی۔۔۔

جب سے ذاکوان نے شادی کا اعلان کیا تھا،، تب سے خولہ کا دماغ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔ وہ کسی اور سے تو کیا گلناز بیگم اور ثمینہ بیگم تک سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی۔

حویلی کی سب خواتین اتنی جلدی اُس کے مزاج بدلتے دیکھ دھنگ رہ گئی تھیں۔

سب کو پتا تھا خولہ سردارنی بن کر کچھ ایسا ہی کرنے والی تھی۔ وہ شروع دن سے اِس مقام کے پیچھے پاگل تھی۔ اور اب اُس کا پاگل پن کھل کر سامنے آرہا تھا۔

"کیا ہوا اماں سائیں آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھی ہیں،، اپنی ہونے والی نئی سردارنی کے پاس کیوں نہیں گئیں،، کیا وہ اب آپ کو اپنے کمرے میں بھی نہیں گھسنے دے رہی تھی۔

غزالہ ڈرائینگ روم میں آتی اپنی ماں پر چوٹ کرتے بولی تھی۔

جو باقی سب خواتین کے ساتھ بیٹھیں،،، خولہ کے اتنی جلدی گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے پر حیران پریشان سی تھی۔

"غزالہ میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں میرا دماغ خراب مت کرو۔"

گلناز بیگم کے انداز سے اُن کی پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔

"میں ابھی بھی کہہ رہی ہوں،،، کچھ کرکے خولہ کا سردارنی بننے سے رکوا لیں،،، ورنہ یہ ہمارا جینا حرام کردے گی۔ وہ سردارنی عنائشہ کی طرح بالکل بھی نہیں بن سکتی،،، جو ہم عورتوں کے حق کی خاطر سردار سائیں کے آگے لڑ جائے۔ اور سردار سائیں سے اپنی بات منوا کر رہے۔ شہربانو والا معاملہ یاد ہے نا آپ سب کو،،، اِس حویلی کے لیے سردارنی عنائشہ ہی بہترین ہیں،،، اُن کے علاوہ جو بھی آئے گی۔ وہ ہمارے حق میں نہیں،،، بلکہ ہمیں مزید دبانے کے لیے آواز اُٹھائے گی۔

خولہ کا گھمنڈ تو دیکھ ہی لیا ہوگا آپ سب نے،،"

غزالہ ایک ہی سانس میں بولتی وہاں آتی خولہ کو نہیں دیکھ پائی تھی۔

"کیا بکواس کررہی ہو تم،،،، تم بھول رہی ہو ایک دن بعد میری شادی ہے سردار ذاکوان جتوئی کے ساتھ،،، تم ایک ہونے والی سردارنی کے خلاف اتنا زہر کیسے اُگل سکتی ہو۔ ایک بات یاد رکھنا سردارنی کی پاور آتے ہی سب سے پہلے تمہارا پتا ہی کاٹوں گی۔ اتنے سالوں سے تمہارا جو امجد کے ساتھ افیئر چل رہا ہے،، اُسے سردار سائیں کے سامنے ایسے رکھوں گی کہ وہ تمہیں تمہاری اصل جگہ خود پہنچا کے آئیں گے۔"

خولہ بنا کسی کا لحاظ رکھے غزالہ کی جانب بڑھتے بولی تھی۔

جبکہ اُس کی بات سن کر گلناز بیگم کا کلیجہ منہ کو آیا تھا۔ وہ کیسے سرعام اُن کی بیٹی کو اتنی بڑی دھمکی دے رہی تھی۔

اگر یہ بات ملازمین یا مردوں میں سے کوئی سن لیتا تو،،،،، گلناز بیگم کو اِس وقت خود پر بے پناہ غصہ آیا تھا،، وہ اتنے وقت سے اِس لڑکی کا ساتھ دیتی آئی تھیں،،، جس کے دل میں اُن کی بیٹی کے لیے ہی اتنی نفرت تھی۔

"تم لائق ہی کہاں ہو سردارنی بننے کے،،،، اور نہ کبھی بن پاؤ گی،،، کیونکہ جتوئی حویلی اور سردار ذاکوان جتوئی کی سردارنی تو صرف سردارنی عنائشہ ہی رہیں گی،،، تم اپنی اِسی بکواس کو لے کر دفع ہوگی یہاں سے،،، مجھے ڈرانے کی کوشش بھی مت کرنا،،،"

غزالہ ابھی بول ہی رہی تھی جب خولہ نے اُس پر ہاتھ اُٹھا دیا تھا،،،

اِس سے پہلے کہ وہ غزالہ کو تھپڑ مار پاتی،،، راستے میں ہی کسی نے اُس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

خولہ سمیت سب نے حیرت بھری شاکی نگاہوں سے وہاں آتی عنائشہ کو دیکھا تھا۔ جو آنکھوں میں آگ کے شعلے بھرے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔

عنائشہ کے بخار میں تپتے ہاتھ سے خولہ کو اپنا ہاتھ جلتا محسوس ہوا تھا۔

عنائشہ نے ایک جھٹکے سے اُسے غزالہ سے دور دھکیلا تھا۔ شاک میں کھڑی خولہ اِس کے لیے تیار نہیں تھی۔ وہ لڑکھڑاتی دور ہوئی تھی۔

"سردارنی آپ واپس آگئیں،،، میں بتا نہیں سکتی آپ کو دیکھ کر میں کتنی خوش ہوں،،"

عنائشہ کو وہاں دیکھ جہاں خولہ کے تن بدن میں آگ لگ چکی تھی۔ وہیں باقی سب خواتین کے مرجھائے چہرے جیسے کِھل اُٹھے تھے۔

ایک جانب بیٹھ کر یہ سارا تماشا دیکھتیں سفینہ بیگم بھی دھیرے سے مسکرا دی تھیں،،،، وہ دل میں اِس لڑکی کو شیرنی کا خطاب دے چکی تھیں۔ جو نہ ہی ڈرتی تھی نہ دبتی تھی۔

"میں اِس حویلی اور ذاکوان جتوئی کو اب مرتے دم تک نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ بات سب کو اچھی طرح ذہن نشین کرنی ہوگی۔"

عنائشہ نے خولہ کی جانب طنزیا نگاہوں سے دیکھتے اُسے جواب دیا تھا۔

"تم نہیں چھوڑو گی نا،،، مگر سردار سائیں تو تمہیں چھوڑ چکے ہیں نا۔ پھر کیا لینے آئی ہو یہاں،، یا سردار سائیں نے تمہیں طلاق دینے کے لیے بلوایا ہے،،،"

خولہ کا بس نہیں چل رہا تھا عنائشہ کو اِس حویلی سے غائب کردے۔

"تمہیں کس نے کہا سردار سائیں مجھے چھوڑ چکے ہیں،،، محبت کرتے ہیں ہم ایک دوسرے سے،، یہ چھوٹے موٹے اختلافات ہمیں دور نہیں کرسکتے۔ اور نہ میں تم جیسی شاطر لڑکی کو اپنے ذاکوان کے قریب بھٹکنے دوں گی۔"

عنائشہ اُس کے چلانے پر اُس سے بھی زیادہ تیز آواز میں بولی تھی۔

اُسے بہت تیز بخار تھا،، اتنا لمبا سفر کر کے آنے کی وجہ سے اُس کی حالت مزید خراب ہوچکی تھی۔

وہ بہت مشکل سے وہاں کھڑی یہ سب بول رہی تھی،، کیونکہ اُسے اِس وقت خولہ زہر سے بھی زیادہ بُری لگ رہی تھی۔

"وہ سردار ذاکوان جتوئی ہیں،،، حو دھوکے بازوں کو معاف نہیں کرتے،، تمہیں جب دھکے مار کر اِس حویلی سے نکالیں گے تب تمہیں اچھے سے اِس بات کا اندازہ ہوجائے،،،،"

خولہ ابھی بول ہی رہی تھی جب ذاکوان نے وہاں قدم رکھا تھا،،

خولہ کی زبان کو وہیں بریک لگی تھی۔

عنائشہ کی اُس جانب پشت تھی وہ ذاکوان کو آتا نہیں دیکھ پائی تھی۔

"سردار ذاکوان جتوئی صرف سردارنی عنائشہ کا ہے،،، یہ اپنے دل و دماغ میں اچھے سے ازبر کرلو،،، وہ میرا ہے اور ہمیشہ اُسے میرا ہی رہنا ہوگا۔ میں نے اپنے سردار کو درگزر کرنا سکھا دیا تھا۔ وہ معاف کردے گا مجھے بھی،،، تم اپنا بندوبست کرلو،،"

عنائشہ بات کرتے کرتے پلٹی تھی۔ جب اپنے عین پیچھے کھڑے ذاکوان کو دیکھ لمحے بھر کو تو وہ کانپ اُٹھی تھی،،،،

کیونکہ ذاکوان کے سرد و سپاٹ تاثرات سے اُسے بے اختیار خوف محسوس ہوا تھا۔

اُسے بالکل اندازہ ہی نہیں تھا کہ ذاکوان وہاں آچکا ہے۔ خولہ بہت زیادہ خوش تھی،،، جبکہ باقی سب بھی پریشانی کے عالم میں اُن دونوں کو دیکھ رہی تھیں،،

اُن سب کو ہی ذاکوان کے غصے سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا،،

مگر عنائشہ خود سے عزم کرکے آئی تھی کہ وہ اپنے سردار کو منا کر ہی رہے گی۔

"کیا ہورہا ہے یہ سب،،،؟؟؟"

ذاکوان نے خولہ کی جانب دیکھتے اُس سے پوچھا تھا۔ جو بات عنائشہ کو مزید آگ لگا گئی تھی،،، وہ اُس کی بیوی تھی تو پھر وہ خولہ سے کیوں پوچھ رہا تھا۔

" وہ یہ مجھے،،،،"

خولہ کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئی تھی وہ کیا بولے،،، وہ نہیں جانتی تھی اب بھی وہ عنائشہ کے خلاف بولنے پر ذاکوان نے غصہ کرنا تھا یا نہیں،،،

مگر ذاکوان کے سامنے وہ ایسا کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ تو ابھی تک یہی سمجھ رہی تھی کہ ذاکوان عنائشہ کو دیکھتے ہی حویلی سے باہر نکلوا دے گا۔

لیکن عنائشہ اپنے سامنے ذاکوان کا یوں کسی اور کو اہمیت دینا برداشت نہیں کر پائی تھی۔

وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپانے کی کوشش کرتی وہاں سے جلدی سے ہٹنے ہی والی تھی۔ جب اُس کا سر بہت زور سے چکرایا تھا۔

صبح سے وہ خود کو جو تکلیف دے رہی تھی اُس کی حد اب جیسے ختم ہو چکی تھی۔

وہ لہرا کر زمین بوس ہونے ہی والی تھی۔ جب ذاکوان نے فوراً آگے ہوتے اُسے اپنی مضبوط بانہوں میں اُٹھا لیا تھا۔

خولہ یہ منظر دیکھ جل بھن چکی تھی۔

جبکہ گلناز جتوئی سمیت وہاں موجود تمام خواتین کے چہرے خوشی سے جگمگا اُٹھے تھے۔

اُن کی سردارنی ابھی تک سردار ذاکوان جتوئی کے دل سے نہیں نکل پائی تھی،، اُنہیں آج بھی ذاکوان کے انداز میں عنائشہ کے لیے وہ پہلے دن والی فکر ہی لگی تھی۔

تب اُن سب کو ذاکوان کا عنائشہ کی فکر کرنا اور اُسے بانہوں میں اُٹھا کر لے کر جانا بہت بُرا لگا تھا۔

مگر آج اُن سب کو یہ منظر سب سے بہترین منظر لگا تھا۔

عنائشہ کو چھوتے ہی ذاکوان کا دل جیسے کسی نے سختی سے کچل دیا ہو۔

وہ اتنے شدید بخار میں تپ رہی تھی۔ اور اِس وقت بنا کسی گرم شے کے اتنی ٹھنڈ میں کھڑی تھی۔

عنائشہ نے آج ذاکوان کی شال اپنے گرد نہیں اوڑھی تھی۔ جو بات ذاکوان کو بہت بُری لگی تھی۔

آج پہلی بار ذاکوان نے اُسے اپنی شال کے بغیر یوں دیکھا تھا۔

وہ اُسے اُٹھائے سیدھا بیڈ روم میں آیا تھا۔

شبنم اُن دونوں کے پیچھے بڑھی تھی۔ جب غزالہ نے اُس کا ہاتھ تھام کر وہیں روک لیا تھا۔

"سردار سائیں کو خود خیال رکھنے دو سردارنی کا،، تم پلیز اُن کی تھوڑی سی ڈانٹ برداشت کر لینا اور اُن کے بلانے پر بھی مت جانا،،"

غزالہ کی بات پر شبنم مسکراتی وہی ٹک گئی تھی۔

"سردار سائیں کو خود خیال رکھنے دو سردارنی کا،، تم پلیز اُن کی تھوڑی سی ڈانٹ برداشت کر لینا اور اُن کے بلانے پر بھی مت جانا،،"

غزالہ کی بات سمجھ کر شبنم مسکراتی وہی ٹک گئی تھی۔

جبکہ خولہ غصے سے پیر پٹختی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

ذاکوان عنائشہ کو بیڈ پر لٹاتے اُس کے اوپر کمبل ڈال گیا تھا۔۔۔

مگر اُس نے جیسے ہی پیچھے ہونا چاہا عنائشہ اُس کی گردن میں بانہیں حمائل کرتی اُسے خود سے دور ہونے سے روک گئی تھی۔

ذاکوان نے اُسے بخار کی حدت سے دہکتے لال چہرے کی جانب دیکھا تھا۔ ذاکوان اُس کے اوپر بہت قریب جھکا ہوا تھا۔

"مجھ سے دور مت جاؤ،،، میں مر جاؤں گی،،،"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

ذاکوان نے خاموشی سے اپنی دل کی ملکہ کو اپنے لیے تڑپتے دیکھا تھا۔

"تمہارے چھوڑ کر جانے سے جب مجھے کچھ نہیں ہوا تو تمہیں بھی کچھ نہیں ہو گا،،"

ذاکوان سرد وسپاٹ لہجے میں کہتا اُس کی بانہیں اپنی گردن سے نکالتا اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اِس شخص کی اِس قدر بے رُخی پر عنائشہ کا دل کئی ٹکڑوں میں بٹا تھا۔

اُسے ذاکوان کے خود سے دور جانے کا خوف شدت سے محسوس ہوا تھا۔

ذاکوان کو پلٹتا دیکھ عنائشہ کمبل ہٹاتی بیڈ سے اُٹھی تھی۔

"عنائشہ اعظم خان،،، تم کیوں چاہتی ہو،،، اِن سب گستاخیوں کے نتیجے میں،، میں تمہیں کوئی نئی سزا سنا دوں،،،"

ذاکوان اُس کے بستر سے اُٹھنے پر غصے سے بولا تھا۔

"تم مجھے جو سزا ابھی دے رہے ہو اُس سے بڑھ کر دردناک سزا میرے لیے کوئی نہیں ہو سکتی،،، بڑی غلطی اتنی بڑی نہیں تھی جتنی تم مجھے سزا دے رہے ہو۔ میں تمہیں اِس درد کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گی۔،،،"

عنائشہ اُس کے قریب جاتے اُس کا گریبان مُٹھیوں میں جکڑے بولی تھی۔

وہ لڑکھڑائی تھی جب ذاکوان نے اُس کے نازک وجود کے گرد اپنی آہنی گرفت قائم کرتے اُسے خود سے قریب تر کر لیا تھا۔

شاید وہ دونوں ہی اِس وقت ایک دوسرے کی قربت کے خواہاں تھے۔

"تمہاری غلطی بڑی نہیں تھی،،، اگر میں وہاں ٹائم پر نہ پہنچتا، وہ جابر اور اُس کے گھٹیا خاندان والے اگر تمہیں نقصان پہنچا دیتے تو،،، وہ سب جانی دشمن تھے میرے،،، تمہیں کچھ بھی کر سکتے تھے،،، جب بھی یہ سوچتا ہوں اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوتا ہے،،، میرے قبیلے کا ہر فرد مجھ پر بھروسہ کرتا کے،،، کسی کا کوئی بھی مسئلہ ہو وہ لے کر میرے پاس آتے ہیں،،، کیونکہ وہ اُنہیں اپنے سردار کی طاقت کا اندازہ ہے،،،، مگر میری اپنی بیوی نے میرا بھروسہ نہیں کیا،،، تمہیں کیا لگا تھا میں تمہاری اور تمہاری فیملی کی حفاظت نہیں کر سکتا،،

میرے ٹرسٹ کو بہت بُری طرح چکنا چور کیا ہے تم نے،،، اِس بات کو بھی معاف کر سکتا ہوں میں،، مگر جو تم نے وہاں جا کر اپنی زندگی کو رسک میں ڈالا ہے وہ کیسے بھول جاؤں میں،،،،؟"

ذاکوان اُس کو تقریباً اپنی بانہوں میں اُٹھائے ہوئے تھا۔

عنائشہ کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ جو اُس کی باتیں سنتی مزید آنسوؤں میں بھیگ گئی تھی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے،،، تمہیں ریسٹ کرنا چاہیے،،،"

ذاکوان نے اُسے بیڈ پر بیٹھایا تھا۔

وہ کیا کرتا اپنے دل میں اِس لڑکی کے لیے ٹھاٹھیں مارتے محبت کے اِس سمندر کا،، جو عنائشہ کو تکلیف میں دیکھ جیسے پاگل ہو اُٹھا تھا۔

"تم میرے پاس رہو گے میں تب ہی آرام کروں گی،،، اور میڈیسن بھی لوں گی،، تم سزا تو دے ہی رہے ہو مجھے،،، کیا اب میری اتنی سی بات بھی نہیں مان سکتے،،،"

عنائشہ اُس کا چہرا دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرے جس معصومیت سے بولی تھی،،، ذاکوان جتوئی کا دل اُسے انکار کرنے کا سنگین جرم نہیں کر پایا تھا۔

عنائشہ کو اپنی بانہوں میں بھرتے وہ اُسے بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

اُس نے کال کر کے شبنم کو کہہ کر میڈیسن اور کھانا منگوایا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کی ضدی سردارنی نے کچھ بھی نہیں کھایا ہو گا،،،

شبنم خوشی سے بلیوں اُچھلتی کھانے کی ٹرے اور میڈیسن ذاکوان کو دروازے میں ہی تھما کر پلٹ گئی تھی۔ غزالہ نے اُسے اندر جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔

"کھانا کھائیں عنائشہ،،،،"

ذاکوان نے اُس کے سامنے ٹرے رکھتے اُسے سپاٹ لہجے میں آرڈر دیا تھا۔

"میں صرف میڈیسن کھاؤں گی،،، مجھے کھانا نہیں کھانا،،،"

عنائشہ کو ذاکوان کے منہ سے بار بار سردارنی کے بجائے اپنا نام سننا بہت بُرا لگ رہا تھا۔ اِس لیے وہ نروٹھے لہجے میں بولی تھی،،،

"آپ مجھے سختی پر مجبور کر رہی ہیں،،،"

ذاکوان کھانے کی ٹرے لیے اُس کے سامنے آن بیٹھا تھا،، عنائشہ کی حالت اُسے تشویش ناک لگی تھی۔

اُس نے موبائل اُٹھا کر ڈاکٹر کو کال کرنی چاہی تھی۔

مگر عنائشہ اُس کا ہاتھ تھام کر روک گئی تھی۔

اُسے ٹھیک ہونے کے لیے اِس وقت صرف ذاکوان جتوئی کی ضرورت تھی۔

"آپ نے کل جو کرنا ہے آپ بے شک کیجیے گا،، مگر پلیز آج میرے سردار کو صرف میرا رہنے دیں،،،"

یہ الفاظ ادا کرتے اذیت کے مارے عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

جب اُسی لمحے ذاکوان اُسے بازو سے تھام کر اپنے قریب کرتے اُس کے بھیگے چہرے پر جھکا تھا اور اُس کا ایک ایک آنسو اپنے ہونٹوں سے چننے لگا تھا۔

عنائشہ اُس کے اِس جارحانہ عمل کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی،، وہ پوری جان سے لرز اُٹھی تھی۔ مگر اُس نے ذاکوان سے دور ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"اب اگر اِس کے بعد میں نے اِن آنکھوں میں آنسو دیکھے تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،، آپ نے غلطی کی ہے سردارنی تو اُس کی سزا بھگتنے کا حوصلہ بھی رکھیں خود میں،،، اور صرف دوسری نہیں بلکہ میری تیسری شادی کے لیے بھی خود کو تیار رکھیں،،، میں یہاں کا سردار ہوں،،، اور ایک سردار ہونے کے ناطے مجھے اپنی حویلی کی اِس روایت کو تو پورا کرنا ہی ہو گا،،،"

ذاکوان اُس کی ٹھوڑی تھام کر چہرا اپنے مقابل کرتا انتہائی سنجیدگی سے بولا تھا۔

"آپ کو لگتا ہے میں ایسا ہونے دوں گی سردار سائیں،،،"

عنائشہ نے اپنی دلنشین رونے کی وجہ سے گلابی ہوئی آنکھیں اُٹھا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،

ذاکوان یک ٹک اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"تم صرف عنائشہ کے ہو ذاکوان جتوئی،،، اور تمہاری لائف میں میری جگہ کوئی نہیں لے سکتا،، کوئی بھی نہیں،،،"

عنائشہ دیوانگی بھرے انداز میں بولتی ذاکوان جتوئی کے غصے اور ناراضگی کو کافی حد تک کم کر گئی تھی۔

"اگر ایسا کچھ ہوا،، تو وہ دن میرا اس دنیا میں آخری دن ہو گا،، کیونکہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے تمہیں کسی کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی،،،"

عنائشہ کی شدت پسندی اور جنونیت بتا رہی تھی کہ اُس کی سردارنی اُس سے کتنی محبت کرتی تھی۔

ذاکوان کا دل چاہا تھا اپنے پیار میں تڑپتی اپنی شہہ رگ سے بھی قریب تر اِس لڑکی کو اپنے سینے میں بھینچ لے،،، اُسے پوری دنیا سے چھپا کر خود میں رکھ لے،،،

★★★★★★★★★★

"کہا تھا تم جتنا ٹائم مجھے خود سے دور رکھ رہی ہو،،، اُتنا حساب بڑھتا جائے گا،،، اب میری ایک ایک تڑپ کا سود سمیت حساب دینے کے لیے تیار ہو جاؤ،،،،"

یزدان اُسے اپنے سینے میں بھینچتا اُسے اُس اذیت ناک سچائی کے اثر سے بچاتا دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا،،،

زرجان نے اُس کا حصار توڑ کر نکلنا چاہا تھا، جب یزدان نے اُس کی کلائی تھام کر اُسے اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔

وہ دونوں اِس وقت ایک دوسرے کے بہت زیادہ قریب تھے۔

آج اتنے دنوں بعد یزدان کی روشن آنکھیں دیکھ زرجان کا دل خوش ہوا تھا۔

اُسے دیر سے ہی سہی مگر یہ بہت اچھے سے سمجھ آچکا تھا کہ یہ شخص اُس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔

اتنے دنوں سے اُس نے یزدان کی بے لوث محبت کو ٹھکرا کر جو گناہ کیا تھا۔ وہ اب اُس کا ازالہ کرنے کا پورا ارادہ رکھتی تھی۔

عالیہ نے اُس کے سامنے ساری باتیں یزدان سے بدگمان کرنے کے لیے کی تھیں۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ سب اُلٹ ہو جائے گا۔

زرجان کو عالیہ کی باتوں سے ہی اِس بات کی سمجھ آئی تھی کہ یزدان کے قصوروار اُس کے خاندان والے ہیں۔ اور یہ تو پورے یقین سے کہہ سکتی تھی کہ یزدان اُس کی بھابھی کو اغوا کرنے والا گھناؤنا فعل نہیں کر سکتا تھا۔

"آئم سوری،،،"

زرجان زرا سا اُوپر ہوتی اُس کی پیشانی پر لب رکھتے بولی تھی۔

جبکہ یزدان شاہ تو اپنی بیوی کی اِن اداؤں میں ہی جیسے بہک چکا تھا۔

اِس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا۔ زرجان اُس کی نرم پڑتی گرفت کو توڑتی جلدی سے اُس کی گود سے اُٹھ آئی تھی۔

"باہر سب پریشان ہو رہی تھیں آپ کا خراب موڈ دیکھ کر،، میں اُن کو بتا آؤں،،،"

زرجان نے یزدان کے گھورنے پر فوراً وضاحت دی تھی۔

جب یزدان اپنی جگہ سے اُٹھا تھا۔

"تم وضاحت نہیں مانگو گی مجھ سے،،،،؟؟ اُن باتوں کی جو عالیہ نے تم سے کہیں،،،،؟؟"

یزدان کی سنجیدگی سے کہی بات پر زرجان چونکی تھی۔

وہ یہ سب کیسے جانتا تھا۔

"آپ کیسے جانتے ہیں اِس بارے میں؟؟"

زرجان نے بے حد حیرانگی سے اُس کی جانب دیکھا تھا۔

"تمہارے ارد گرد کیا ہو رہا ہے،،، کون تمہیں مجھ سے جس طرح دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے میں سب جانتا ہوں،،،"

یزدان کی وارفتگی بھری نگاہیں اُس کے حسین چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

زرجان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔

"یہ لوگ اب جتنی بڑی سازش بھی کر لیں،،، ہم دونوں کو جدا نہیں کر پائیں گے،،،،"

یزدان کے چوڑے سینے میں سماتی زرجان پر سکون سی آنکھیں موند گئی تھی۔

★★★★★★★★★

"یہ عنائشہ واپس کیسے آسکتی ہے،،، اور سردار سائیں نے اِسے دھکے مار کر حویلی سے نکالا کیوں نہیں،،، کتنی مشکل سے میں اپنی منزل کے قریب پہنچی ہوں،،، یہ پھر سے پہنچ گئی میرا کام خراب کرنے،،، اِس کا کوئی نہ کوئی بندوبست تو کرنا ہی پڑے گا،،،"

خولہ جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے کمرے میں دندناتی پھر رہی تھی،،،

اُسے تو یہی لگا تھا کہ اب عنائشہ کبھی واپس نہیں آئے گی۔ اور ذاکوان جتوئی اب پوری طرح سے اُس کا ہو گا، وہی سردارنی ہو گی یہاں کی،،، اِسی وجہ سے اُس نے حویلی میں موجود اپنی حمایت کرنے والیوں کو بھی اپنے خلاف کر دیا تھا۔

مگر عنائشہ کے تیور اُسے اتنی آسانی سے ہار ماننے والے نہیں لگ رہے تھے۔

وہ بہت بُری طرح سے پریشان ہو چکی تھی،،،

اِس وقت اُس کے ساتھ صرف اُس کی ایک ملازمہ تھی،،، جو اُس کے دکھ سکھ سن رہی تھی۔

"آپ پریشان نہ ہو بی بی سائیں،،، سردار سائیں نے آپ سے شادی کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے تو وہ اِسے نہیں بدلیں گے۔ اب سردارنی سائیں چاہے جتنا بھی چیخیں چلائیں،،، کل ہونے والی شادی کو نہیں روک پائیں گی،،،"

ملازمہ کے منہ سے عنائشہ کے لیے سردارنی کا نام سن کر خولہ نے اُسے زہر خند نگاہوں سے گھورا تھا،،،

"تم بھی دفع ہو جاؤ یہاں سے،،،، میں اب کوئی رسک نہیں لینا چاہتی،،، میں بہت اچھے سے جانتی ہوں کہ سردار سائیں کا دل،،،، صرف اپنی سردارنی کے لیے ہی دھڑک رہا ہے،،،، وہ مجھے شاید دھتکار بھی دیں،،، ایسا نہ ہونے دینے کے لیے اب جو میں کروں گی وہ بھی کوئی سوچ نہیں سکتا،،،"

خولہ کی آنکھوں میں عنائشہ کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

"آپ کیا کرنے والی ہیں بی بی سائیں،،،"

ملازمہ نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا تھا۔

"وہی جس سے میرے راستے کا کانٹا ہٹ جائے گا اور سردار ذاکوان جتوئی صرف میرے ہونگے،،،"

خولہ نے سیدھی بات ابھی بھی نہیں بتائی تھی۔خولہ کے کہنے پر وہ خاموشی سے روم سے نکل گئی تھی۔

اُس کے جاتے ہی خولہ اپنی الماری کی جانب بڑھی تھی،،،اور وہاں کے لاکر میں رکھی زہر کی چھوٹی سی ڈبیا باہر نکالی تھی۔

"خان حویلی والوں کے وار سے تو بچ گئی تھی تم،، مگر اب میرے وار سے نہیں بچ پاؤ گی،،، تمہارے ہوتے ہوئے میں سردار سائیں کو حاصل نہیں کر سکتی،اِس لیے تمہیں مرنا ہو گا،،،"

خولہ کے لہجے میں عنائشہ کے لیے نفرت ہی نفرت تھی۔

★★★★★★★★★★★

زرجان روم میں داخل ہوئی تھی جب اُسے اپنا موبائل بجتا ہوا سنائی دیا تھا۔

وہ جلدی سے آگے بڑھتی کال اٹینڈ کر گئی تھی۔

"کیسی ہو زری،،،؟"

زرجان جو انجان نمبر دیکھ کر کچھ سوچتے کال اٹینڈ کر گئی تھی،،، دوسری جانب سے اپنے بھائی کی آواز سن کر وہ جیسے اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔

اتنے دنوں بعد اُس کے بھائی کو اُس کی یاد کیسے آ گئی تھی۔ اگر وہ اُس کی اصلیت سے واقف نہ ہوتی تو اِس وقت اپنے بھائی سے بات کرتے بے پناہ خوش ہوتی،،،

مگر اِس وقت اُسے اپنے سگے بھائی کی آواز سن کر بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ وہ بھی اُنہیں روایتی مردوں جیسا نکلا تھا۔ جو خود تو محبت کرنے اور اپنی مرضی کی شادی کرنا اپنا حق سمجھتا تھا۔ لیکن اپنی بہن کو صرف محبت کرنے کے جرم میں مارنا یا پیسوں کے عوض ظالموں کے حوالے کر دینا چاہتا تھا۔

یزدان جانتا تھا کہ زرجان اپنی فیملی کے خلاف ایسی باتوں پر یقین نہیں کرے گی. اِس لیے اُس نے اُن لوگوں سے ہوئی بات کی ساری ریکارڈنگ زرجان کو سنائی تھی۔

جو سننے کے بعد زرجان کا دل اپنے گھر والوں کی سچائی جان کر بہت بُری طرح سے ٹوٹا تھا۔

اُس کی بھابھی اب تک اُسے جو بھی سچ جھوٹ بتاتی آئی تھیں وہ صرف اُس کے بھائی کی زبردستی کرنے پر کیا تھا اُنھوں نے،،،،

زرجان کو اِس وقت اپنے بھائی سے شدید نفرت ہوئی تھی۔ جس کے لیے سگی بہن سے زیادہ اپنی روایات اور نام نہاد غیرت عزیز تھی۔ اُن کے علاقے کے اکثر مرد عورتوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے عورت اپنی خواہش اور احساسات کو ختم کرکے صرف اُن کے کہے پر سر جھکائے۔ صرف وہی کرے جو وہ لوگ کہیں،، اُن کی مرضی کے خلاف جانے والی لڑکی کے ساتھ وہی سلوک ہوتا تھا جو زرجان کے ساتھ ہونے والا تھا۔

مگر اُس کی قسمت اچھی تھی جو اُسے یزدان شاہ جیسا ہمسفر ملا تھا۔ جس نے نہ صرف اُس سے محبت کی تھی، بلکہ اُس کی عزت کا بھی پورا خیال رکھا تھا۔

اُس کی مرضی اور خواہش کو ہمیشہ سر آنکھوں پر رکھ کر خود اذیت جھیلتا رہا تھا۔

جو صرف اُس کی نہیں سب عورتوں کی عزت کرنا جانتا تھا۔ اُن کے علاقے میں اپنی مرضی سے شادی کرنے والی لڑکیوں کو کاری کر دیا جاتا تھا۔

زرجان خود گھر سے بھاگ کر اپنے ماں باپ کے سر میں خاک ڈالنے والی لڑکیوں کے سخت خلاف تھی۔

مگر وہ لڑکیوں کی زبردستی شادیاں کروانے والی رسم کے حق میں بھی نہیں تھی۔وہ چاہتی تھی ہر لڑکی کے پیرنٹس اُسے اتنا حق ضرور دیں کہ وہ ایسا کوئی غلط قدم اُٹھانے کے بجائے اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی مرضی اور پسند رکھ سکیں۔

کیونکہ اِس بات کا حق ہمارے اسلام میں بھی دیا گیا تھا۔

تو پھر ایک عام انسان کون ہوتا ہے یہ حق چھیننے والا،،،

زرجان جو پہلے سردار ذاکوان جتوئی کو انتہائی بُرا سردار سمجھتی تھی۔

یزدان کے بتانے پر ہی اُسے پتا چلا تھا کہ ذاکوان نے اِن فرسودہ رسومات پر کتنی سختی سے پابندی لگادی تھی۔وہ اِس چیز کو جرم قرار دے چکا تھا۔

اب کوئی بھی کھلے عام ایسا نہیں کر سکتا تھا،،،بہت سے لوگ اپنے سردار کے اِس فیصلے کو سمجھ چکے تھے۔مگر کچھ اب بھی اپنی نام نہاد غیرت کو قائم رکھتے اپنی بیٹیوں سے اُن کی مرضی پوچھنا اپنی توہین سمجھتے تھے۔

جو بعد میں سچ سامنے آنے پر پھر اپنے سردار کے قہر کا نشانہ ہی بنتے تھے۔ کیونکہ ذاکوان جتوئی نے اپنا فرض بہت اچھے سے نبھاتے ایسے قبیلوں میں اپنے جاسوس چھوڑ رکھے تھے۔

"کیوں کال کی ہے آپ نے مجھے،، اب میرا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے، شاید آپ بھول رہے ہیں آپ اپنی بہن کی بہت بڑی قیمت لگا کر اُسے بیچ چکے ہیں،،،"

زرجان تکلیف کے مارے خود کو رونے سے نہیں روک پائی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے زری، وہ شخص انتہائی گھٹیا ہے،، پہلے فراڈ سے اُس نے تم سے شادی کی،، اور اب وہ تمہیں ہم سے بدگمان کر کے پوری طرح سے چھیننا چاہتا ہے،، تم اُس کی باتوں میں مت آنا۔ وہ اچھا انسان نہیں ہے،،،"

اپنے بھائی کی کہی جانے والی بات پر زرجان کو بے پناہ غصہ آیا تھا،،

اب بھی کتنی ڈھٹائی سے وہ اُس کے سامنے جھوٹ بول رہا تھا۔

"اچھا وہ گھٹیا انسان ہے تو آپ نے اپنی بہن کی شادی ایک گھٹیا انسان سے کیوں کی،، اُس کی اصلیت جانے بغیر آپ اپنی سگی بہن اُسے کیسے سونپ سکتے ہیں،،،؟؟"

زرجان نے شدید غصے میں آتے اُسے بالکل لاجواب کر دیا تھا۔

"تم ایک بار مجھ سے ملو،، حویلی آؤ میں تمہیں ساری حقیقت بتاؤں گا،،، مگر تمہارا اب مزید اُس انسان کے ساتھ رہنا ٹھیک نہیں ہے،،، تمہیں خطرہ ہے اُس سے،،"

اُس نے انتہائی ہوشیاری سے اپنی بہن کو پہلے کی طرح معصوم سمجھتے اپنے جال میں پھنسانا چاہا تھا۔

"تمہیں اگر بات کرنی ہی ہے،،، تو یہاں شاہ حویلی آجاؤ،،، میں تمہاری بات سنوں گی بھی اور یقین بھی کروں گی،،،"

زرجان یہی کہہ کر دیکھ لینا چاہتی تھی کہ اُس کے بھائی کے دل میں اُس کے لیے جو محبت جاگی تھی۔

وہ سچ تھی یا پھر ایک فریب،،،

"میں وہاں نہیں آسکتا،،، تمہیں ہی ہمارے پاس واپس آنا ہوگا،،، تم جو کر رہی ہو وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے،،، وہ یزدان شاہ تمہارے ساتھ زیادہ دیر نہیں ٹکنے والا،،، بہت جلد میں اُسے مار دوں گا،،، اور جس کے بل بوتے پر تم اپنے بھائی کو یوں منہ پھاڑ کر جواب دینے کی گستاخی کر رہی ہو،،، جب وہ ہی نہیں رہے گا تو دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں،،، پہلے ہمارے ہی دشمن سے محبت کا کھیل رچا کر تم

نے جو جرم کیا ہے،،، اُس کے لیے معاف نہیں کیا میں نے تمہیں،،، اور اب جو تم کر رہی ہو،، اُس کے بعد تو تم کسی قیمت پر زندہ نہیں بچنے والی،،،"

اُس کا بھائی اُسے یزدان کے خلاف کچھ بھی نہ سنتے دیکھ فوراً اپنی اصلیت پر آیا تھا۔

جو سنتے زرجان کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

"مجھے میرے رب کے بعد اپنے شوہر کے زورِ بازو پر پورا بھروسہ ہے،،، وہ مجھے کچھ نہیں ہونے دے گا،، چاہے جتنا بھی جھٹلاؤں مگر تم سے میرا خون کا رشتہ تو ہمیشہ رہے گا،، اُسی کی خاطر کہہ رہی ہوں، ایسا کچھ مت کرنا ورنہ یزدان شاہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا،،، تم پہلے ہی اُس کا بہت بڑا نقصان کر چکے ہو،،،،"

زرجان اُسے منہ توڑ جواب دیتی کال کاٹ گئی تھی۔

اُس کا دل جیسے بند سا ہوا تھا۔ کاش اُس کے بابا اور بھائی ایسے نہ ہوتے،،، کاش باقی لڑکیوں کے باپ بھائی کی طرح وہ بھی اُس کی خوشی سمجھتے،،،

اور کاش اُس کے بابا اتنے سفاک نہ ہوتے،،، کسی کے خاندان کو اُجاڑنے سے پہلے ایک بار مکافاتِ عمل کے بارے میں سوچ لیتے،،، تو آج اُن کا اپنا گھرانہ تباہی کے دہانے پر نہ آن کھڑا ہوتا،،،

زرجان اُنہیں یزدان سے بچانے کی کوشش ضرور کرتی،، خود یزدان کے پیروں میں گر کر اُن کے لیے معافی مانگ لیتی،،، لیکن وہ ایسا تب کرتی جب اُس کے گھر والے اپنے کیے پر پیشمان ہوتے،،،

وہ تو اب بھی اُس کے شوہر کے ساتھ ساتھ اُسے بھی مروانے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ جس انسان کے ساتھ اُنہوں نے خود اُس کا نکاح کروا کر رخصت کیا تھا،،، ابھی وہ اُسے کو ہی چھوڑنے کا کہہ رہے تھے،،،

زرجان پہلے یزدان کے ساتھ جو کر چکی تھی،،، اب مزید وہ ایسا کچھ بھی کر کے اپنے رب کے آگے گنہگار نہیں ہونا چاہتی تھی،،، اور نہ ہی ابھی اُس کا دل ایسا کچھ کرنے پر ایک پرسنٹ بھی اجازت دے رہا تھا اُسے،،،

"بی بی سائیں،،، بی بی سائیں وہ مہر جان اچانک بے ہوش ہو کر گر گئی ہیں،،، پتا نہیں اُنہیں کیا ہوا ہے،،،"

زرجان گم صم سی بیٹھی تھی جب ملازمہ بھاگتی ہوئی اُس کے پاس آئی تھی،،،

"کیا ہوا ہے اُنہیں،،،"

ملازمہ کی بات سنتے ہی زرجان پریشان سی نیچے کی جانب بڑھی تھی،،،

یزدان گھر پر نہیں تھا،،، اُن کی بہت کوشش کے بعد بھی مہرجان کو ہوش نہیں آیا تھا،،

زرجان نے ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا تھا،،

وہ ڈرائیور اور مہرین بیگم کے بیٹے کو ساتھ لیے مہرجان کو لے کر ہاسپٹل کی جانب نکل آئی تھی،،

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ راستے میں اُسی کا بھائی اُس کی جان کا دشمن بنا بیٹھا ہے،،،

آدھے راستے میں پہنچ کر اچانک اُن کی گاڑی جھٹکے سے رکی تھی،،،

"کیا ہوا ڈرائیور،،،؟؟"

زرجان مہرجان کی حالت دیکھ بہت زیادہ پریشان ہوئی تھی،،،

"بی بی سائیں آگے کسی نے پتھر جمع کر رکھے ہیں،، آگے جانے کا راستہ بند ہے،،،، پتھر ہٹانے پڑیں گے،،"

ڈرائیور اُسے بتا تا جیسے ہی گاڑی سے نکلا،، باہر سے کسی نے اُس پر فائر کیا تھا،،،

جس پر ڈرائیور وہیں گرتے ڈھیر ہوا تھا،،،

زرجان نے خوف کے عالم میں فہد کو گاڑی سے اُترنے سے روکا تھا،،

وہ بنا دیکھے ہی جان گئی تھی کہ یہ حرکت کس کی تھی،، زرجان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جیسے مفقود ہو چکی تھی،،،

اُس نے اپنا موبائل نکال کر یزدان کو کال ملانی چاہی تھی مگر تب تک اُس کا بھائی اپنے آدمیوں کو لیے اُس کے سر پر آن پہنچا تھا۔

"باہر نکلو زرجان،،،، کیا ہوا،،،؟ تم تو بالکل اکیلی ہو،،، کہاں ہے تمہارا شوہر،،،، اُس نے تمہیں اکیلے باہر نکلنے دیا،،، کچھ گھنٹے پہلے تو اپنے شوہر کی جھوٹی تعریفیں کر رہی تھی تم،،،"

وہ اُس کی کلائی کو سختی سے دبوچے اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جا رہا تھا،،

زرجان کے چیخنے چلانے کا بھی اُس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا،،

"چھوڑو مجھے،،،، گھٹیا میرا شوہر نہیں تم ہو،،، جو اپنی ہی بہن کو اغوا کر کے بے غیرتی کی نئی مثال قائم کر رہا ہے،،،،"

زرجان اُس کے ہاتھ پر دانت کھبوتی چلا کر بولی تھی،،،

اپنے سامنے پہلی باریوں اپنی بہن کو یوں اونچی آواز میں بے خوفی کے ساتھ بات کرتے دیکھ وہ برداشت نہیں کر پایا تھا،،،

اور کھینچ کر ایک زوردار تھپڑ زرجان کے چہرے پر جڑ دیا تھا،،،

وہ یہ وار برداشت نہ کر پاتے زمین پر جا گری تھی،،،

زرجان کے چہرے سے نقاب پھسل گیا تھا،،، جس کی وجہ سے اُس نے چہرا جھکائے ہی رکھا تھا،،،

اُس کا بھائی اُسے بالوں سے پکڑنے کے لیے جیسے ہی اُس کے قریب ہوا،،، دور سے کسی نے اُس پر فائر کھول دیئے تھے،،،

زرجان نے جھٹکے سے چہرا موڑ کر اپنے بھائی کی جانب دیکھا تھا۔

جو بے یقینی کے عالم میں پلٹا تھا،، دور سے یزدان کو آتا دیکھ اُس نے گن پر اپنی گرفت مضبوط کرنی چاہی تھی،، دو گولیاں کھا لینے کے بعد بھی اُسے سکون نہیں ملا تھا،،

وہ زرجان کی جانب اپنی گن کا رخ کرتے ٹریگر دبانے ہی والا تھا،،

مگر یزدان اُس کا ارادہ سمجھتا اُس کے سینے پر وار کرتا اُسے وہیں ڈھیر کر گیا تھا،،

زرجان نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بھائی کو گرتے دیکھا تھا،، جو اُس کی جان کا دشمن بنا بیٹھا تھا،، لیکن بدلے میں اپنی زندگی ہی گنوا بیٹھا تھا،،،

"زری،،؟؟؟"

یزدان بے قراری بھرے لہجے میں اُسے پکارتا اُس کے قریب آیا تھا،، اور زمین پر گری روتی بلکتی زرجان کو اُٹھاتا اپنے سینے سے لگا گیا تھا،،

وہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ زرجان یہ سب دیکھے مگر اِس سب کا زمہ دار اُس کا اپنا بھائی ہی نکلا تھا۔

یزدان وہاں سے زرجان کو لیے واپس آ گیا تھا،،

مہر جان کو عالیہ نے کھانے میں کوئی زہریلی دوا ملا کر دی تھی،،، جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھیں،،، اور حواس باختگی میں زر جان اُنہیں لیے ہاسپٹل نکل گئی تھی،،،،

یہ سب ایک پلان کے تحت کیا گیا تھا،،، جو ترتیب دیا تھا زر جان کے بھائی نے،،،، اُس کی بد قسمتی ہی تھی کہ یہ پلان اُس کی زندگی ختم کرنے کا باعث بن گیا تھا۔

زر جان کے بابا اپنے جوان بیٹے کی موت کی خبر سن کر اپنے حواس کھو بیٹھے تھے،،،

اُن سے بدلہ لینے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا،،

عالیہ نے ایک دوست ہوتے یزدان کی پیٹھ میں چھرا کھونپا تھا،،، زر جان اور مہر جان دونوں یزدان کی زندگی اہم ترین ہستیوں کو خطرے میں ڈالنے کی کوشش کی تھی،،، جس کے لیے یزدان کی طرف سے عالیہ کے لیے کوئی معافی نہیں تھی،،،

عالیہ کو حویلی کے زندان خانے میں قید کر دیا گیا تھا۔

زر جان کو تھوڑا ٹائم لگا تھا،،، مگر یزدان کی بے پناہ محبت اور چاہت نے اُسے پوری طرح سنبھال لیا تھا۔

★★★★★★★★★★★★

جتوئی حویلی میں سردار ذاکوان جتوئی کی دوسری شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں،، سب خواتین کو یہی لگا تھا کہ عنائشہ کے واپس آنے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا،، مگر یہ سب ہوتا دیکھ اُن کی پریشانی میں اضافہ ہو چکا تھا،،،

عنائشہ ابھی تک روم سے نہیں نکلی تھی،،، اور نہ ہی ذاکوان کل رات کے بعد سے روم میں گیا تھا،،، اُن سب کو شدید تشویش ہو رہی تھی،،، مگر اُن میں سے کوئی بھی ذاکوان جتوئی کے کمرے میں جا پانے کی جرأت نہیں کر پا رہا تھا،،،،

وہ سب ہی عنائشہ سے ملنا چاہتی تھیں،،، مگر صبح سے اُن کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی۔

"سردارنی سائیں کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا،،، پتا نہیں وہ ابھی تک نکل کیوں نہیں رہیں،، ابھی پانچ منٹ تک خولہ کی مہندی شروع ہو جانی ہے اور دو گھنٹوں کے بعد نکاح اور پھر رخصتی،،،، میرا دل بیٹھا جا رہا ہے،،، یہ بہت غلط ہو رہا ہے،، اور ہم ایسا ہونے سے روک بھی نہیں پا رہے،، لیکن سردارنی چپ بیٹھنے والوں میں سے تو نہیں ہیں،،،

وہ کیسے صبح سے خاموش بیٹھی ہیں،،،"

غزالہ بے چینی سے بولی تھی،،،

سفینہ بیگم کے حکم پر وہ سب خواتین ہی تیار ہو کر نیچے آچکی تھیں،،، جہاں مہندی کے فنکشن کے حساب سے ساری سجاوٹ کی گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اُنہیں اپنی کزنز کے جھرمٹ میں خولہ وہاں آتے دکھائی دی تھی۔

"وہ دیکھو سردارنی سائیں آگئی ہیں،،،،"

خولہ ابھی صوفے پر بیٹھی بھی نہیں تھی جب اچانک شبنم کی پر جوش آواز پر سب نے سیڑھیوں کی جانب دیکھا تھا،،

جہاں یلو رنگ کے بلوچی لباس پہنے پوری طرح سے تیار عنائشہ حُسن اور دلکشی کا پیکر معلوم ہو رہی تھی۔

اُس کے ہونٹوں پر سجی دھیمی مسکراہٹ وہاں موجود خواتین کے ساتھ ساتھ خولہ کو بھی حیران کر گئی تھی۔

"لگتا ہے بہت بڑے صدمے کی وجہ سے تم لوگوں کی یہ بچاری سابقہ سردارنی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی ہے،،،"

خولہ استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اُن سب کی جانب دیکھتی اپنی مطلوبہ نشست پر کا بیٹھی تھی۔

"سردارنی سائیں آپ ٹھیک ہیں،،،؟؟"

غزالہ پریشان سی اُس کی جانب بڑھی تھی۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں غزالہ،،، سردار سائیں کہاں ہیں،،،؟؟"

عنائشہ کے لہجے میں پریشانی بالکل مفقود تھی۔

"تیار ہو رہے ہونگے،،، اُنہوں نے میرے ساتھ یہاں آکر رسم بھی کرنی ہے نا،،،"

خولہ اب بھی بولنے سے باز نہیں آئی تھی،،،

"تمہیں اتنی خوش فہمی کس بات کی ہے،،، سردار سائیں صرف میرے ہیں،،، اگر وہ تمہارے ساتھ یہاں آکر بیٹھ گئے تو میرا نام بدل دینا،،،،"

عنائشہ سب کے سامنے اُسے چیلنج کرتی ذاکوان کی سٹڈی کی جانب بڑھ گئی تھی،،،

جب وہاں موجود سب خواتین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی،،، عنائشہ کا فریش اور خوشگوار موڈ دیکھ اُنہیں بہت زیادہ تسلی ہوئی تھی،،،

مگر اندر سے دھڑکا ابھی لگا ہوا تھا،،،

عنائشہ کو اتنا ترو تازہ دیکھ خولہ نے اپنی ملازمہ کو اشارے سے قریب بلوایا تھا،، بے دھیانی میں وہ پیچھے بیٹھی شبنم کو نہیں دیکھ پائی تھی۔

"تم نے اِس کے کھانے میں میری دی ہوئی زہر نہیں ڈالی کیا، اِسے تو وہیں بیڈ پر گر جانا تھا یہ یہاں کیسے دندناتی پھر رہی ہے،،،"

خولہ اندر ہی اندر دلفریب روپ سجائے ذاکوان کے پاس جاتی عنائشہ کو دیکھ اندر سے جل بھن چکی تھی.

"بی بی سائیں میں نے تو ڈال دی تھی،،، آپ فکر مت کریں آپ کے نکاح ہوتے ہی اِس سے آپ کی جان چھوٹ جائے گی،،، پھر آپ ہی راج کریں گی اِس حویلی پر،،،"

ملازمہ اپنی ہونے والی سردارنی کی ٹینشن کم کرتے بولی تھی،،، وہیں پیچھے چھپ کر اُن کی باتیں سنتی شبنم گہرے شاک میں چلی گئی تھی،،،

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ خولہ اتنا بڑا قدم بھی اُٹھا سکتی ہے،،،

اُس نے جلدی سے عنائشہ کو یہ بات بتانی چاہی تھی مگر تب تک عنائشہ اندر داخل ہو چکی تھی،،،

اندر داخل ہوتے ہی عنائشہ کی نگاہیں ذاکو ان کی جانب اُٹھی تھیں،،،

جو بلیک لباس میں ملبوس کریم کلر کی گرم شال کندھوں پر پھیلائے فون پر بات کرتا دوسری جانب رُخ کیے کھڑا تھا،،

آہٹ پر اُس نے پلٹ کر عنائشہ کی جانب دیکھا تھا،،، اور پھر جیسے دیکھتا رہ گیا تھا،،،

یہ لڑکی جانتی تھی کہ اُس کا یہ دلنشین رُوپ اُس کے سردار کی کمزوری تھا،،، اِس لیے وہ جان بوجھ کر آج اُس کے سامنے تمام ہتھیاروں سے لیس ہو کر آئی تھی،،،

عنائشہ روم کا درازہ اندر سے لاک کرتی اُس کی جانب بڑھی تھی،،،

جو اُسے دیکھ کر بھی اگنور کر گیا تھا،،،

مگر وہ اپنے سردار کی ضبط سے لال ہوتی آنکھیں دیکھ چکی تھی،،

ذاکوان فون پر بات کرتا اُسے صاف اگنور کرنے کے چکر میں تھا،، عنائشہ اُسے ایسا کوئی بھی موقع دیئے بغیر اُس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی،،،

"مجھے تم سے بات کرنی ہے ذاکوان جتوئی،،،"

عنائشہ اُس کے سامنے کھڑی اپنے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے بولی تھی،،، جو بار بار اُس کے چہرے پر آجاتی تھی،،،،

"میں مصروف ہوں،،،،"

ذاکوان اپنے سامنے کھڑی پری پیکر کو دیکھنے سے گریز برتتا وہاں سے پلٹا تھا،،،

مگر اُس سے پہلے ہی عنائشہ اُس کے ہاتھ سے موبائل چھینتے دور صوفے پر اُچھال چکی تھی،،،

ذاکوان کو اُس سے ایسی بہادری کی توقع بالکل بھی نہیں تھی،،، جواب اُس کی گردن میں بازو حمائل کرتے اُس کے نہایت قریب آن کھڑی ہوئی تھی،،،

آج وہ پوری طرح ایکشن میں تھی،،، مگر اُس کا دل بُری طرح دھڑک رہا تھا،،،

ذاکوان خاموش کھڑا اپنی سردارنی کی حرکتیں ملاحظہ کر رہا تھا۔

جو اُس کے پیروں پر پیر جماتی اُس کے قریب ہوئی تھی،،، ایک دو بار اُس کا پیر پھسلا تھا،،، ذاکوان نے فوراً اُس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتے اُسے گرنے سے بچاتے اُس کے پھول جیسے گداز وجود کو اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

"ذاکوان جتوئی میری زندگی کے سب سے اہم انسان ہو تم،،، اپنی لائف کی ہر شے میں بہت زیادہ پوزیسو رہی ہوں،، تمہیں یہ غلط فہمی کیوں کر ہے کہ میں تمہیں اتنی آسانی سے کسی اور کا ہونے دوں گی،،،"

عنائشہ اُس کے چہرے کے قریب اپنا چہرا لاتے وارفتگی سے بولی تھی،،،

"تو تم کیا کرنے والی ہو،،،؟؟"

اُس کی بات ذاکوان کو زرا سا چونکا گئی تھی۔

"وہی جو کل بتایا تھا میں نے تمہیں،،، تمہیں اپنے سامنے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی میں،،،"

عنائشہ کی آنکھوں میں چھائی اُداسی اور ضدی پن ذاکوان کو جیسے کسی انہونی کا پتا دے گیا تھا۔

اگر تم نے خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی،،، تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا،،،"

ذاکوان اُس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامے سرد و سپاٹ لہجے میں بولتا عنائشہ کو خوفزدہ کر گیا تھا۔

"تم دوسری شادی نہیں کرو گے،،، نہ ہی کبھی میری جگہ پر کسی اور عورت کو آنے دو گے،،، یہ تصور ہی میرے لیے جان لیوا ہے،،، کہ تم کسی اور لڑکی کی جانب دیکھو بھی،،،"

عنائشہ کی آنکھوں سے آنسو پھسلے تھے۔

جب ذاکوان اُسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کرتا اپنی گرم سانسوں سے اُس کے چہرے کو جھلساتا جیسے بے بس ہوا تھا۔

"تم کیا ہو سردارنی عنائشہ،،، کیوں میں تمہیں کوئی سزا نہیں دے پا رہا،،، کیوں تمہیں اتنی محبت کرتا ہوں کہ تمہاری اتنی بڑی غلطی پر بھی کچھ نہیں کر پایا،،، تم سے ناراض تک نہیں رہ پایا میں،،،"

ذاکوان کے لب اُس کے چہرے کو چھو رہے تھے،،، وہ دونوں اِس وقت ایک دوسرے کے بے حد قریب تھے۔

ذاکوان کی اپنے کیے بے قراری اور دیوانگی دیکھ عنائشہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

وہ اُس کا تھا،، خولہ تو کیا کوئی بھی ذاکوان جتوئی کو اُس کی سردارنی سے نہیں چھین سکتا تھا۔

ذاکوان کو اتنے دنوں بعد عنائشہ کے ہونٹوں پر سجی دلنشین مسکراہٹ دیکھ اپنے دل میں سکون اُترتا محسوس ہوا تھا،،

اِس سے پہلے کہ وہ اِن لبوں کی ہنسی چھتنا،، سائیڈ ٹیبل پر رکھا لینڈ لائن زور وشور سے بج اُٹھا تھا۔

ذاکوان نے آگے ہوتے ریسور اُٹھاتے کان سے لگایا تھا،،

مگر دوسری جانب ہڑبڑاہٹ میں اُسے جو خبر دی گئی تھی،، اُس نے ذاکوان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی،،،

"سردارنی دن میں جو کھانا آپ کے لیے بھیجا گیا تھا وہ کھایا ہے کیا،،"

ریسور وہیں پھینکتا وہ عنائشہ کا چہرا چھوتے بہت مشکل سے یہ سوال پوچھ پایا تھا۔

جس کے جواب میں عنائشہ نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا تھا،،،

ذاکوان کو لگا تھا کیسے کسی نے اُس کے جسم سے روح کھینچ لی ہو،،،

اُسی لمحے عنائشہ کا سر چکرایا تھا اور وہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ ذاکوان کی گود میں لڑھک گئی تھی،،،

"سردارنی،،،"

ذاکوان چلایا تھا،،

اُس نے ایسا تو بالکل بھی نہیں چاہا تھا،،،

اُسے اِس وقت خود پر بے پناہ غصہ آیا تھا،اُس نے خولہ سے شادی کا اعلان صرف عنائشہ کو سزا دینے کے لیے ناٹک کے طور پر ہی کیا تھا،،،

لیکن اُس سب کا یہ نتیجہ نکلے گا اُسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا،،

وہ عنائشہ کو بانہوں میں اُٹھائے باہر کی جانب نکلا تھا۔

جہاں سب لوگ فکر مندی سے کھڑے تھے،،،

"اگر میری سردارنی کو کچھ ہوا تو چھوڑو گا نہیں تمہیں،،"

ذاکوان نے کاٹ کھانے والی نگاہوں سے خولہ کو گھورا تھا۔

جو دیکھ خولہ پیچھے ڈھے سی گئی تھی،، اُسے لگا تھا اُس کی اِس حرکت کا کسی کو پتا نہیں لگ پائے گا،،

ذاکوان کا چہرا اس وقت صاف بتا رہا تھا کہ اُس کی زندگی میں عنائشہ کی کیا اہمیت تھی،،

ذاکوان کے جاتے ہی سفینہ بیگم خوالہ کے قریب جاتیں ایک زور دار تھپڑ اُس کے منہ پر رسید کر گئی تھیں،،،

"تم جانتی بھی ہو جتوئی حویلی کی سردارنی کو زہر دے کر تم نے کتنا بڑا جرم کیا ہے،،، سردار ذاکوان جتوئی تم سے نہ تو کبھی شادی کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی سردارنی عنائشہ کو چھوڑنا چاہتے تھے،،،

اُنہوں نے صرف سردارنی کو تھوڑی سی سزا دے کر اپنی غلطی کا احساس دلانے کے لیے یہ بات کہلوائی تھی،، اُنہوں نے یہ فیصلہ سب کے سامنے کرنے سے پہلے ہی مجھے تمہیں بتانے کو کہہ دیا تھا،،، تاکہ تم کسی طرح کی غلط فہمی کا شکار نہ ہو،،

مگر میں نے ہی جان بوجھ کر تمہیں اِس لیے نہیں بتایا کیونکہ میں تمہاری اصلیت گلناز اور باقی سب کے سامنے لانا چاہتی تھی، بہت پہلے میری بھی خواہش تھی تمہیں اِس حویلی کی سردارنی بنانے کی،،، لیکن

اللہ کا شکر ہے میری آنکھیں جلد ہی کھل گئیں اور مجھے پتا چل گیا کہ تمہیں میرے ذاکوان میں نہیں بلکہ صرف اُس کے عہدے سے پیار ہے،، اور تم آگے چل کر میرے پوتے کے لیے بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہو،،، ابھی اور اِسی وقت نکل جاؤ اِس حویلی سے،،، اور آئندہ کبھی مُڑ کر اِس جانب مت دیکھنا،،،

سردار ذاکوان جتوئی کے لیے سردارنی عنائشہ سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا،،، جو نہ صرف اپنے سردار سے بے لوث محبت کرتی ہے بلکہ اُن کی خاطر اپنی جان قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کر سکتی،،، اپنی ماں کی خاطر میں جذبات میں آ کر اُس سے ایک غلطی سرزد ہوئی ہے،،، جسے جب سردار سائیں نے معاف کر دیا تو ہم میں سے کسی کے پاس اعتراض کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا،،،"

سفینہ بیگم اپنی بات مکمل کرتیں ملازمہ کو کہہ کر خولہ کو وہاں سے نکلوانے لگی تھیں،،

جبکہ شمیم جتوئی کو آج زندگی میں پہلی بار سفینہ بیگم اچھی اور حق پر لگی تھیں،،، سفینہ بیگم کو ہار ماننی پڑی تھی تو ذاکوان جتوئی اور عنائشہ کی محبت کی طاقت کا دیکھ کر،،،

"واؤ سردار سائیں کتنی زیادہ محبت کرتے ہیں سردارنی سائیں سے،، دل خوش ہو گیا دادی سائیں کی بات سن کر،،،، اب بس سردارنی سائیں ٹھیک ہوں،،،"

غزالہ اور باقی سب اِس خبر کی خوشی پوری طرح سے انجوائے بھی نہیں کر پائی تھیں،،، سب کو عنائشہ کی بے پناہ فکر ہوئی تھی،،،

"سردارنی سائیں بالکل ٹھیک ہونگی بی بی سائیں،،، کیونکہ میں نے خولہ بی بی سائیں کے کہنے پر سردارنی سائیں کو زہر نہیں دی تھی،،، بلکہ اُنہیں ساری سچائی بتادی تھی،،، وہ بالکل ٹھیک ہونگی،،"

خولہ کی خاص ملازمہ کی بات سن کر جتوئی حویلی میں چھائی سوگواریت کی فضا ختم ہوئی تھی،،

عنائشہ کے آنے سے حویلی ایک بار پھر سے سازشیوں سے پاک ہو چکی تھی،، اب وہاں موجود تمام خواتین کے دلوں میں اُس کے لیے محبت تھی،،،

★★★★★★★★★★

"تمہاری بی بی سائیں کہاں ہیں،،،؟؟"

یزدان کو حویلی لوٹے تین گھنٹے ہو چکے تھے،،، مگر زرجان اُسے کہیں دکھائی نہیں دی تھی،،، اُس نے زرجان کو کہہ رکھا تھا کہ وہ جب بھی حویلی میں داخل ہو اُسے سب سے پہلے بس زرجان کا چہرا ہی دیکھنا تھا،،،

وہ اِسی خفگی میں کافی دیر سے ڈرائینگ روم میں بیٹھا تھا،،، مگر زرجان کو نہ آتا دیکھ اب اُس کا ضبط جواب دے چکا تھا،،، اِس لیے اُس نے ملازمہ کو بلا کر پوچھا تھا،

مگر ملازمہ کی بات سنتے ہی اُسے تشویش ہوئی تھی،،

زرجان دوپہر کے بعد سے روم سے ہی نکلی تھی،،،

یزدان بنا ایک سیکنڈ کا بھی انتظار کیے جلدی سے کمرے کی جانب بڑھا تھا،،،

درازہ کھولتے جیسے ہی اُس نے اندر قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھ یزدان شاہ کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے،،،

روم کی لائٹ آف تھیں،،، پورا کمرا گلاب کے پھولوں اور کینڈلز سے سجایا گیا تھا۔

پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی،،،

یزدان مسمرائز سا آگے بڑھا تھا،، کیونکہ اُسے بیڈ پر گلاب کے پھولوں کی سیج میں بیٹھی اپنی دلہن دکھائی دی تھی،،

یزدان کا خراب موڈ ایکدم فریش ہو چکا تھا،، اُسے قطعاً اندازہ نہیں تھا کہ اُس کی بیوی اُسے اتنا حسین سرپرائز دینے والی ہے،،،

یزدان بیڈ پر زرجان کے قریب جا بیٹھا تھا،، جو پور پور سجی،، اپنے سہانے روپ کو نیٹ کے دوپٹے کے گھونگھٹ سے چھپائے ہوئے تھی،،،

جبکہ یزدان تو اُس کے اِس دلفریب روپ پر اپنا دل ہار گیا تھا،، یزدان کے قریب بیٹھنے پر زرجان کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں،،،

اُس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ چکی تھیں،، اپنی کی گئی غلطیوں کے ازالے کے طور پر اُس نے یہ سب کیا تھا،، مگر اب یزدان کے قریب آنے پر گھبراہٹ کے مارے اُسے اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی،،،

یزدان نے جیسے ہی اُس کا گھونگھٹ اُلٹا زرجان سختی سے آنکھیں میچ گئی تھی،،،

"میری زندگی کے سب سے بہترین سرپرائز کے لیے بہت شکریہ میری جان،،، تم نے اب تک مجھے خود سے دور رکھ کر بہت تڑپایا ہے،، مگر آج تمہارا یہ دلفریب رُوپ دیکھ کر یہی لگ رہا ہے کہ تم اپنی اُن تمام زیادتیوں کا ازالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو،،،"

یزدان اُس کی بھیگی ہتھیلیاں تھامتا اس کی کیفیت کا اندازہ کرتے اُسے چھیڑتے ہوئے بولا تھا،،

گہری گہری سانسیں لیتی زرجان نے گھبرا کر اُس کی جانب دیکھا تھا،،

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے،،،"

زرجان نے اُس کے بے باک تیور دیکھ اُسے گھورتے بیڈ سے اُٹھنا چاہا تھا.

"مگر میرا ایسا ہی ارادہ ہے،، اور آج کے دن مجھے میرے ارادے پر عمل پیرا ہونے سے تم نہیں روک پاؤ گی،،"

یزدان اُس کی کلائی تھام کر اپنے قریب کھینچ چکا تھا،،

زرجان سیدھی اُس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔

"یہ دلفریب روپ میرے لیے سجایا گیا ہے،،، اور آج میں اِس کے پور پور کو سراہنے کا خواہشمند ہوں،،، آج میں اپنے دل 9 کو یہ باور کروا دینا چاہتا ہوں کہ تم صرف میری ہو،،، تمہارا یہ دلفریب رُوپ صرف میرے لیے ہے،،،"

یزدان اُس کے چہرے کو چھوتا بہکے لہجے میں بولتا زرجان کی نتھ کھول گیا تھا،،،

زرجان کی دھڑکنیں جیسے ہر حد پار کر چکی تھیں،،،

"یزدان وہ،،،،"

زرجان نے کچھ بولنا چاہا تھا،،، جس پر اُس کے لرزتے ہونٹ مزید کانپ اُٹھے تھے،،،

یزدان اُن رس بھری گلابی پنکھڑیوں کو دیکھتا خود پر ضبط نہیں رکھ پایا تھا،،، اُس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ زرجان کی ہونٹوں کو اپنے شدت بھرے لمس میں مقید کرتا اُس کے سامنے اپنی دیوانگی اور بے چین دل کی وحشتیں واضح کر گیا تھا،،،

زرجان کا بھاری ریشمی دوپٹہ اُس کے سر سے پھسل چکا تھا،،، جس کے ساتھ ہی اُس کا ہوش ربا حُسن اب پوری طرح سے یزدان کی نگاہوں کے سامنے تھا،،،

زرجان کی سانسوں کو خود میں اُتارتے یزدان پوری طرح اُس کے دلفریب وجود کے نشیب و فراز میں گم ہونے لگا تھا،،،

زرجان اُس کی وارفتگیوں سے کپکپاتی اُسی کے سینے میں چہرا چھپا گئی تھی،،،

"آئم سوری،،، اینڈ آئی لو یو،،، آپ میری زندگی میں کیا مقام رکھتے ہو یہ میں آپ کو شاید کبھی نہ بتا پاؤں،،، مگر میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ میں آپ کے بغیر ادھوری ہوں،، آپ کے بغیر زندگی کا ایک پل بھی گزارنا میرے لیے ناممکن ہے،،،"

زرجان اُس کے چوڑے سینے سے لگی دھیمے سروں میں بولتی یزدان شاہ کو اپنا مزید دیوانہ کر گئی تھی،،،

"میں تمہیں اپنی آخری سانس تک ایسے ہی اپنے سینے سے لگا کر رکھنا چاہتا ہوں،،، تم میرے دل کی اولین ترجیح اور میری روح کی مکین ہو،،، جس کی جگہ صرف اور صرف میرے دل میں ہے،،، میری بے قراریوں کا حساب سود سمیت دینے کے لیے تیار ہو جاؤ مائی لو،،،"

یزدان اُس کے خوبصورت اظہار پر اُسے اپنے قریب تر کرتا پوری طرح خود میں سمیٹ گیا تھا،،

زرجان اُس کی لمحہ بالمحہ بڑھتی شدتوں پر لال ہو چکی تھی،،، وہ واقعی اپنا کہا پورا کر رہا تھا،،

زرجان اُس کی گستاخیوں سے فرار پانے کی کوشش کرتی اُسی کی مضبوط پناہ گاہ میں سماگئی تھی،،، اپنی بیوی کی اِس معصوم ادا پر وہ نہال ہوتا اُسے اپنی محبت کی بارش میں بھیگوتا چلا گیا تھا،،

★★★★★★★★★★

"عنائشہ،،،،"

یزدان اپنے کندھے پر رکھا عنائشہ کا چہرا تھپتھپاتے اُسے جگانے کی پوری کوشش کر رہا تھا،، مگر عنائشہ ہوش میں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی،،،

عنائشہ کی حالت دیکھ ذاکوان اِس وقت اتنی ٹینشن میں آچکا تھا کہ وہ گاڑی چلاتے اسجد کی جانب غور ہی نہیں کر پایا تھا،،

جو گاڑی کو ہاسپٹل لے جانے کے بجائے فارم ہاؤس کی جانب موڑ چکا تھا،، ذاکوان نے اِس بات پر دھیان تو اُس وقت دیا جب گاڑی فارم ہاؤس کا گیٹ عبور کرتی اندر جا رکی تھی،،

"اسجد تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے کیا،،،؟؟ یہ کہاں لے کر آئے ہو تم ہمیں،،،"

ذاکوان اتنی زور سے چلایا تھا کہ اُس کے کندھے سے لگی عنائشہ کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے تھے،،،،

"معاف کیجیئے گا سردار سائیں،،، مگر ہمیں ایسا کرنے کا ہی حکم ملا تھا،،،"

اسجد نہایت ہی مودبانہ لہجے میں جواب دیتا گاڑی سے نکل گیا تھا،،

"کس نے دیا تھا تمہیں یہ حکم،،،"

ذاکوان جتوئی کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اسجد کو شوٹ کر دے،،،

"میں نے،،،،"

عنائشہ اُس کے کندھے سے سر اُٹھاتے مسکرا کر بولتی ذاکوان جتوئی کو لمحے بھر کے لیے جیسے ساکت سا کر گئی تھی،،

"تم،،، تم ٹھیک ہو،،،"

ذاکوان عنائشہ کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامے خوشی سے چور لہجے میں بولا تھا،،

اور اُس کے صحیح سلامت ہونے کا یقین کرتا اُسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا،،

عنائشہ بھی اُس کے گرد اپنی نازک بانہیں حمائل کرتی دھیرے سے مسکرادی تھی،،،

ذاکوان اُسے یوں ہی ساتھ لگائے گاڑی سے نکل آیا تھا،، جہاں سے اب سب لوگ جا چکے تھے،،،

"تو یہ سب تم نے جان بوجھ کر کیا تھا،،،"

ذاکوان اُس کے دور ہونے پر ساری صورتحال سمجھتا اُسے کڑے تیوروں سے گھور گیا تھا،،

"آپ نے مجھے بہت تڑپایا ہے پچھلے دو دن،،، اُس کا اتنا سا بدلہ تو لے سکتی ہوں نا،،،"

عنائشہ اُس کے غصے سے بنا ڈرے اُلٹے قدموں پیچھے جاتے بولی تھی،،،

"میں وہ سب اُسی تڑپ کا بدلہ لینے کے لیے ہی کر رہا تھا جو تم نے مجھ سے دور جا کر درد دیا تھا مجھے،،،"

ذاکوان اُس کی جانب پیش قدمی کرتے بولا تھا،،

ییلو کلر کے نہایت ہی خوبصورت لباس میں بلوچن بنی وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ ذاکوان جتوئی اب مزید خود کو اُس کے سامنے پتھر نہیں بنا پایا تھا،،

"میں مانتی ہوں میں نے غلط کیا،، جس کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں میں،،،"

عنائشہ اپنی بات مکمل کرتی اُسے کے مقابل گھٹنوں کے بل آن بیٹھی تھی،،، ذاکوان خاموشی سے کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا،،،

"میں ہمیشہ سے پیار محبت جیسی باتوں اور جذبات سے بہت دور بھاگتی آئی تھی،، آپ میری زندگی میں آنے والے پہلے اور آخری مرد ہیں،،، آپ نے مجھے محبت کے معنی سے روشناس کروایا،،، مردوں کو بہت بُرا سمجھتی تھی،، مگر آپ کو جان کر اور آپ کی محبت پا کر مجھے آپ سے عشق ہو چکا ہے سردار سائیں،،، میں نے اُس دن جو بھی کیا اُس کے لیے شاید خود کو کبھی معاف نہ کر پاؤں،،، مگر اُس دن کے بعد سے میرا عشق آپ کے لیے مزید بڑھ چکا ہے،،، آپ کی اعلیٰ ظرفی، عزت اور محبت کا کبھی بدلہ نہیں اُتار سکتی،،، مگر آپ کو بس اتنا بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کی یہ سردارنی دل و جان سے آپ کی اسیر ہے،، جو بس آپ پر ہی مر مٹنے کی خواہش رکھتی ہے،،، اور آپ کی زرا سی دوری بھی برداشت نہیں کر سکتی،،، پلیز آئندہ کبھی مجھ سے یوں ناراض مت ہونا،،"

عنائشہ اُس کا ہاتھ تھام کر عقیدت اور محبت بھرے انداز میں اپنے ہونٹوں سے لگاتے ذاکوان جتوئی کا رہا سہا غصہ بھی ختم کر گئی تھی،،،

ذاکوان اُسے کندھوں سے تھام کر اُٹھاتا اپنے مقابل کر گیا تھا،،

"میں آپ سے کبھی ناراض ہو بھی نہیں سکتا سردارنی، نہ ہی آپ کا یہ سردار آپ پر غصہ کرنے اور کوئی سزا دینے کا حوصلہ رکھتا ہے،،، مجھے غصہ صرف اِس بات پر آیا تھا کہ آپ نے مجھ پر بھروسہ نہیں کیا،،، اور بھروسہ نہ کر کے اپنی ہی جان خطرے میں ڈالی،،، جو کبھی برداشت نہیں کر سکتا،،، صرف اُسی غلطی کا احساس دلانے کے لیے یہ چھوٹی سی سزا دی،،، ورنہ جانتی تو آپ بھی ہیں سردارنی،،، آپ کے ذاکوان جتوئی کو آپ کے سوا نہ کچھ دکھائی دیتا ہے اور نہ سنائی،،،"

ذاکوان جھکا تھا اور اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کے چہرے پر محبت کے پھول کھلاتا عنائشہ کو گلنار کر گیا تھا،،،

"ذاکوان جتوئی تم صرف میرے ہو،،، آئندہ کبھی ایسی سزا مذاق میں بھی مت دینا،،"

عنائشہ کی آنکھوں سے ایک بار پھر سے آنسو بہہ نکلے تھے،،،

"سردارنی سائیں میں اِن آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا،،، آپ بار بار میرا ضبط کیوں آزماتی ہیں،،،"

ذاکوان اُس کی دونوں کلائیاں کمر پر باندھتا خفگی سے بولتا اُسے اپنے قریب تر کر گیا تھا،،

عنائشہ اُس کی لال آنکھیں دیکھ لمحے بھر کو سہم گئی تھی،، جو اُس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتا اب اُس کے چہرے پر جھک رہا تھا،،

"سردارنی سائیں آپ کو میں نے کہا تھا کہ آپ جب جب اِس روپ میں میرے سامنے آئیں گی اپنے سردار کی دیوانگی سے نہیں بچ پائیں گی،،، تو اب تیار ہو جائیں اپنے سردار کی بے پناہ چاہت اور محبت کا عملی اظہار سہنے کے لیے،،، دو دن کی دوری میں جو میں تڑپا ہوں اُن سب باتوں کا ایک ایک حساب وصولنے کے لیے،،،"

ذاکوان عنائشہ کی چمکتی شفاف گردن پر جگمگاتے سیاہ تل کو دیکھتا خود کو روک نہیں پایا تھا،،

اِس سے پہلے کہ عنائشہ کچھ سمجھ پاتی ذاکوان اُس پر جھکا تھا اور اُس کے تل کو اپنے ہونٹوں کا شدت بھرا دہکتا لمس بخش گیا تھا،،،

عنائشہ اُس کی ہلکی ہلکی شیو کی چبھن برداشت کرتی اُس کی گرفت میں کسمسائی تھی،،،

"سردار سائیں،،،"

عنائشہ نے اُس کی بڑھتی گستاخیوں پر اُس کا کالر اپنی مُٹھی میں دبوچا تھا،،

"اتنے سے ہی گھبرا گئی سردارنی،،، ابھی تو آپ کو اپنی دو دن کی تڑپ کا حال سنانا ہے،، تاکہ آپ پھر کبھی اپنے سردار کو تنہا چھوڑ کر جانے کے بارے میں سوچ بھی نہ سکیں،،،"

ذاکوان اُس کی ہر مزاحمت اپنے چوڑے وجود میں اُتارتے اُس کے نازک وجود کو بانہوں میں اُٹھائے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا،، جبکہ عنائشہ اُس کی وارفتگیوں پر سمٹی شرم سے لال ہوتی اُس کی پناہوں میں خود کو چھپا گئی تھی،،،

وہ بے پناہ خوش تھی اور اپنے رب کی شکر گزار بھی جس نے اُسے بے آسرا اور خالی ہاتھ نہیں چھوڑا تھا،،، اُس کی دعا قبول کر کے اُسے واپس سے اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اُسے سونپ دی تھی،،،

دور آسمان پر چمکتا چاند اُن کے اِس خوبصورت ملن پر شرماتا بدلیوں می جا چھپا تھا،،

ختم شد،،،،،